آئیے! قرآن سمجھتے ہیں

برائے طلبہ و طالبات



حصّہ دوم

پیشکش:
مجلس المدینۃ العلمیۃ (دعوتِ اسلامی)

آیئے! قرآن سمجھتے ہیں

(حصہ 2)

نام کتاب : آیئے! قرآن سمجھتے ہیں (حصہ 2)

پہلی بار : رجب المرجب ۱۴۳۹ھ ، اپریل 2018ء

تعداد :

فہرست

آئیے! قرآن سمجھتے ہیں (حصہ 2)

انسان نے جب بھی دنیا کی گہما گہمی میں کھو کر اپنی **پیدائش کا مقصد** فراموش کیا تو بھولے ہوئے سبق کو یاد دلانے کے لیے اللہ تعالیٰ نے مختلف ذرائع سے اس کی راہنمائی فرمائی۔ امتِ مسلمہ کو اللہ تعالیٰ نے **قرآنِ کریم** کی صورت میں وہ نسخۂ کیمیا عطا فرمایا جس میں تمام مسائل کا حل موجود ہے۔ چونکہ قرآنِ حکیم کی تعلیم **شخصیت کی تعمیر** اور **معاشرے کی ترقی** کے لیے نہایت ناگزیر ہے اسی لیے ابتدائی جماعتوں کے لیے قرآن کا یہ نصاب **عصرِ حاضر** کے تقاضوں کو پیش نظر رکھ کر مرتب کیا گیا ہے۔

نصاب کی خصوصیات

چھٹی سے آٹھویں جماعت تک کے نصاب کی تیاری میں ان اُمور کا بالخصوص خیال رکھا گیا ہے:

۞ ... اعمال کے **فائدہ مند** ہونے کے لیے **عقیدے کا درست ہونا** ضروری ہے اسی لیے طلبہ کی **ذہنی نشوونما** کے لیے **عقائد کی بنیادی معلومات** پر مشتمل اسباق شامل کیے گئے ہیں۔ مثلاً اللہ تعالیٰ ایک ہے، نبیِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم آخری نبی ہیں وغیرہ۔

حصّہ 2 میں یہ دو عقائد شامل ہیں:

(1) قرآنِ پاک (2) انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام کے معجزات

۞ ... **انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام** انسانوں میں سب سے کامل ہستیاں ہے۔ ان کی زندگیاں تمام انسانیت کے لیے **مکمل ضابطۂ حیات** (Complete Code of Life) ہیں۔ ان کی سیرت سے آگاہی کے لیے حصہ 2 میں درج ذیل انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام کی حیاتِ مبارکہ کا احاطہ کیا گیا ہے:

(1) حضرت آدم عَلَیْہِ السَّلَام (2) حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام (3) حضرت سلیمان عَلَیْہِ السَّلَام (4) حضرت نوح عَلَیْہِ السَّلَام

۞ ... قرآنِ کریم میں کئی واقعات ہیں جن کو اسباق کی صورت میں پیش کیا گیا ہے نیز ان سے حاصل ہونے والے درس بھی شامل ہیں، حصّہ 2 میں یہ **قرآنی واقعات** شامل ہیں:

(1) اصحابِ کہف (2) ظلم کا انجام (3) سمجھدار چیونٹی (4) حضرت سلیمان عَلَیْہِ السَّلَام، ہد ہد اور ملکۂ سبا

۞ ... قرآن کریم کی جامعیت کے لیے اتنا ہی کافی ہے کہ اس میں ہدایت کا ہر عنوان موجود ہے لہٰذا طلبہ کی ذہنی صلاحیت کو مدِ نظر رکھتے ہوئے ان باتوں کو حصّہ 2 میں شامل کیا گیا ہے:

(1) باجماعت نماز کی اہمیت (2) عفو و درگزر (3) کامیابی کیسے ملتی ہے؟ (4) روزہ

۞ ... بعض مکمل سورتیں بھی اس نصاب کا حصہ ہیں۔ حصہ دوم میں یہ دس سورتیں شامل ہیں:

(1) سورۃُ التِّیْن (2) سورۃُ البَیِّنَة (3) سورۃُ الزِّلْزَال (4) سورۃ العٰدِیٰت
(5) سورۃُ القَارِعَةِ (6) سورۃُ التَّکَاثُر (7) سورۃُ العَصْر (8) سورۃُ الھُمَزَةِ
(9) سورۃ قریش (10) سورۃُ اللَّھَب

۞ ... تمام اسباق آسان زبان میں تحریر کیے گئے ہیں البتہ جن مشکل الفاظ یا اصطلاحات (Terminology) کا استعمال ضروری تھا

ان کے معانی تقریباً ہر سبق کی ابتداء میں ذکر کر دیئے گئے ہیں۔

۞... ہر سبق میں آیات کے مضامین **مستند تفاسیر** سے لیے گئے ہیں۔

۞... اسباق کی ترتیب میں طلبہ کی **ذہنی صلاحیت اور دلچسپی** کا خصوصی خیال رکھا گیا ہے۔

۞... ہر سبق میں مضمون سے متعلق **"آیات، لفظی ترجمہ اور آسان بامحاورہ ترجمہ"** خاص طور پر شامل کیا گیا ہے۔

۞... طلبہ کی آسانی کے لیے آیات میں موجود مضامین کو **" ذہن نشین کیجیے "** کے عنوان سے دیا گیا ہے تاکہ طلبہ میں قرآنِ کریم سمجھنے کی صلاحیت پیدا ہو۔

۞... سبق، ترجمہ اور سورت کے مضامین پڑھنے کے بعد طلبہ کی ذہنی صلاحیت **جانچنے**(Examine) کے لیے **"ذہنی مشق "** کے تحت یہ مشقیں دی گئی ہیں: (1) **مختصر سوالات کے جوابات** (2) **قرآنی الفاظ سے جملے بنائیے** (3) **خالی جگہ پر کیجیے** (4) **لفظ درست کیجیے** (5) **درست نشانات لگائیے** (6) **قرآنی الفاظ معنی کے ساتھ یاد کیجیے** وغیرہ۔ ان مشقوں کو حل کرنے کے بعد طالبِ علم اپنے علم میں ترقی محسوس کرے گا۔ اِنْ شَآءَاللہ

۞... علم کا تقاضا ہے کہ انسان اپنے اندر خوبیوں کو بڑھائے اور خامیوں کو دور کرے اسی بات کو پیشِ نظر رکھتے ہوئے **" اپنا جائزہ لیجیے "** کے عنوان سے چند سوالات دیے گئے ہیں تاکہ طالبِ علم سبق کی روشنی میں **خود احتسابی**(Self-Accountability) اور اپنے اخلاق و کردار کا جائزہ لے سکے۔

۞... **"کرنے کے کام"** کے عنوان سے ایسی غیر نصابی سرگرمیاں دی گئیں ہیں جو طلبہ کو اپنے اسباق ترو تازہ رکھنے میں نہایت معاون ثابت ہوں گی۔

۞... طلبہ کی دلچسپی کے لیے بعض اسباق کو **مکالمے کی صورت** میں ترتیب دیا گیا ہے۔

۞... کسی بھی قرآنی واقعے یا آیات سے ماخوذ سبق کو بطورِ درس کتاب میں شامل کرنے سے قبل **مستند تفاسیر** کی روشنی میں اس کی **ثقاہت**(Authoritativeness) کا خیال رکھا گیا ہے تاکہ ابتدا ہی سے طلبہ تک درست بات پہنچے اور ان کے ذہن میں پختہ ہو جائے۔

۞... طلبہ قوم کی " قوت " ہوتے ہیں، یہ قوت درسگاہوں میں پھلتی پھولتی ہے اور اسے مؤثر بنانے میں سب سے اہم کردار اساتذہ کا ہوتا ہے اسی بات کو مدِ نظر رکھتے ہوئے اسباق کی تیاری کے لیے **"ہدایات برائے اساتذۂ کرام"** کی صورت میں ایک گائیڈ بک (Guide Book) بھی دی گئی ہے۔

قرآنِ پاک

آسمانی کتابیں:

اللہ تعالیٰ نے بندوں کی ہدایت اور رہنمائی کے لیے کئی انبیا اور رسول بھیجے، انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام میں سے بعض کو آسمانی کتابیں اور صحیفے بھی عطا فرمائے چار آسمانی کتابیں بہت مشہور ہیں:

(1) **توریت:** یہ حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام پر نازل ہوئی۔[1]

(2) **زبور:** یہ حضرت داؤد عَلَیْہِ السَّلَام پر نازل ہوئی۔[2]

(3) **انجیل:** یہ حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام پر نازل ہوئی۔[3]

(4) **قرآن مجید:** یہ ہمارے نبی حضرت محمد صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر نازل ہوئی۔[4]

صحیفے اور آسمانی کتابیں نازل کرنے کا بنیادی مقصد یہ تھا کہ بندے اللہ تعالیٰ کو جانیں، اس کی مرضی کے کام کریں اور اس کی ناراضی کے کاموں سے بچیں۔ تمام آسمانی کتابوں اور صحیفوں پر ایمان لانا ضروری ہے۔ البتہ قرآنِ مجید کے علاوہ آسمانی کتابیں اب اصلی حالت میں باقی نہیں ہیں،[5] کیونکہ پہلے کے لوگوں نے انہیں بدل دیا ہے۔[6]

قرآنِ پاک کیا ہے؟

قرآنِ پاک اللہ تعالیٰ کا کلام ہے، اس نے یہ کلام سب سے آخری نبی حضرت محمد صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر نازل فرمایا۔ قرآنِ پاک ہمارے نبی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا سب سے بڑا معجزہ ہے کیونکہ آج تک کوئی بھی اس جیسا کلام نہیں بنا پایا اور نہ قیامت تک بنا سکتا ہے، اس لیے کہ یہ انسانوں کا نہیں بلکہ رب تعالیٰ کا کلام ہے۔ قرآنِ پاک کے نازل ہونے کی ابتدا رمضان کے بابرکت مہینے میں ہوئی۔[7] حضرت جبریل عَلَیْہِ السَّلَام اسے نبیِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے پاس لے کر آتے تھے،[8] اسے تھوڑا تھوڑا کرکے تقریباً 23 سال کے عرصے میں نازل کیا گیا۔[9]

نزولِ قرآن کے مقاصد:

قرآنِ پاک کو نازل کرنے کے بنیادی طور پر چار مقاصد ہیں:

(1) حضرت محمد صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اس کے ذریعے لوگوں کو اللہ تعالیٰ کے عذاب سے ڈرائیں۔

(2) انہیں کفر و جہالت کے اندھیروں سے نکال کر ایمان کے نور سے منور کریں۔

(3) جو خوش نصیب افراد ایمان لے آئیں ان تک اللہ تعالیٰ کے احکامات پہنچائے جائیں تاکہ وہ ان پر عمل کریں۔

(4) قرآنِ پاک کی آیتوں میں غور و فکر کریں تاکہ انہیں نصیحت حاصل ہو۔

قرآن میں کیا ہے؟

قرآنِ عظیم مسلمانوں کے لیے سرچشمۂ ہدایت ہے اس لیے دینِ اسلام کے تمام بنیادی احکام قرآنِ پاک میں بیان کیے گئے

ہیں۔ جیسے پانچ نمازوں کا ہونا، ماہِ رمضان کے روزے رکھنا، زکوٰۃ کا فرض ہونا اور حج وغیرہ کے احکام، ان کے علاوہ بھی کئی چیزیں قرآنِ پاک میں بیان میں فرمائی گئی ہیں، جن میں سے کچھ یہ ہیں:

(1) قرآنِ پاک میں پہلے نبیوں اور ان کی امتوں کے حالات اور قصے بیان کیے گئے ہیں۔

(2) پہلے کی آسمانی کتابوں کے بعض مضامین بھی قرآنِ پاک میں موجود ہیں۔

(3) نزولِ قرآن کے وقت لوگوں کے دلوں میں آنے والے خیالات بھی قرآن میں موجود ہیں جیسے منافقین اور کفار کے ارادے۔

(4) قرآنِ پاک میں آئندہ پیش آنے والے بعض واقعات بھی بیان کیے گئے ہیں، ان میں سے کچھ پیش آچکے ہیں جبکہ بعض پیش آئیں گے۔

(5) قرآنِ پاک میں زندگی کے ہر شعبے سے متعلق رہنمائی موجود ہے، خود قرآنی آیات کا مفہوم ہے کہ اس میں ہر شے کا بیان ہے۔

قرآنِ پاک پر ایمان:

چونکہ "دینِ اسلام" قیامت تک باقی رہے گا اس لیے قرآنِ پاک کی حفاظت اللہ تعالیٰ نے اپنے ذمہ رکھی۔ قرآنِ پاک جیسا نازل ہوا ویسا ہی موجود ہے اور ایسا ہی رہے گا۔ اس کی ہر ہر آیت حق و سچ اور اس پر ایمان لانا فرض ہے۔ یاد رکھئے! قرآن پاک کو چھونے کے لیے وضو کرنا فرض اور بے وضو قرآنِ مجید یا کسی آیت کو چھونا حرام ہے، البتہ چھوئے بغیر زبانی یا دیکھ کر کوئی آیت پڑھنے میں حرج نہیں۔

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ				
اَعُوْذُ	بِاللّٰهِ	مِنَ	الشَّيْطٰنِ	الرَّجِيْمِ
میں پناہ مانگتا ہوں	اللہ کی	سے	شیطان	مردود، راندا ہوا
اللہ کی پناہ مانگتا ہوں میں شیطان مردود سے۔				

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ			
بِسْمِ	اللّٰهِ	الرَّحْمٰنِ	الرَّحِيْمِ
نام سے (شروع)	اللہ	نہایت مہربان	رحمت والا
اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔			

پارہ 1، البقرۃ: 1، 2

الٓمّٓ ۚ﴿۱﴾ ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَا رَيْبَ ۛۚ فِيْهِ ۛۚ هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ ۙ﴿۲﴾						
الٓمّٓ ﴿۱﴾ [1]	ذٰلِكَ	الْكِتٰبُ	لَا رَيْبَ	فِيْهِ	هُدًى	لِّلْمُتَّقِيْنَ ﴿۲﴾
الٓمّٓ	وہ (بلند رتبہ)	خاص کتاب	کوئی شک نہیں	اس میں	ہدایت	پرہیز گاروں، ڈرنے والوں کے لئے
الٓمّٓ ○ وہ بلند رتبہ کتاب جس میں کسی شک کی گنجائش نہیں۔ اس میں ڈرنے والوں کے لئے ہدایت ہے ○						

---

① یہ حروف اللہ تعالیٰ کے راز ہیں اور متشابہات میں سے ہیں، ان کی مراد اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم جانتے ہیں اور ہم ان کے حق ہونے پر ایمان لاتے ہیں۔

پارہ4، اٰل عمران:138

هٰذَا بَيَانٌ لِّلنَّاسِ وَهُدًى وَّمَوْعِظَةٌ لِّلْمُتَّقِيْنَ ﴿۱۳۸﴾

هٰذَا	بَيَانٌ	لِّلنَّاسِ	وَ	هُدًى	وَّ	مَوْعِظَةٌ	لِّلْمُتَّقِيْنَ ﴿۱۳۸﴾
یہ	ایک بیان (ہے)	لوگوں کے لئے	اور	ہدایت	اور	نصیحت	پرہیزگاروں کے لئے

یہ لوگوں کے لئے ایک بیان اور رہنمائی ہے اور پرہیزگاروں کے لئے نصیحت ہے ○

پارہ7، الانعام:38

وَمَا مِنْ دَآبَّةٍ فِي الْاَرْضِ وَلَا طٰٓئِرٍ يَّطِيْرُ بِجَنَاحَيْهِ اِلَّآ اُمَمٌ اَمْثَالُكُمْ ؕ

وَ	مَا	مِنْ دَآبَّةٍ فِي الْاَرْضِ	وَ	لَا	طٰٓئِرٍ يَّطِيْرُ	بِجَنَاحَيْهِ	اِلَّآ	اُمَمٌ اَمْثَالُكُمْ [1]
اور	نہیں	زمین میں چلنے والا کوئی جاندار	اور	نہ	کوئی پرندہ اڑتا ہے	اپنے پروں کے ساتھ	مگر	(وہ) تمہارے جیسی امتیں (ہیں)

اور زمین میں چلنے والا کوئی جاندار نہیں ہے اور نہ ہی اپنے پروں کے ساتھ اڑنے والا کوئی پرندہ ہے مگر وہ تمہاری جیسی امتیں ہیں۔

مَا فَرَّطْنَا فِي الْكِتٰبِ مِنْ شَيْءٍ ثُمَّ اِلٰى رَبِّهِمْ يُحْشَرُوْنَ ﴿۳۸﴾

مَا فَرَّطْنَا	فِي الْكِتٰبِ	مِنْ شَيْءٍ	ثُمَّ	اِلٰى رَبِّهِمْ	يُحْشَرُوْنَ ﴿۳۸﴾
ہم نے کوئی کمی نہیں چھوڑی	کتاب میں	کسی چیز سے	پھر	ان کے رب کی طرف	انہیں اٹھایا جائے گا

ہم نے اس کتاب میں کسی شے کی کوئی کمی نہیں چھوڑی۔ پھر یہ اپنے رب کی طرف ہی اٹھائے جائیں گے ○

پارہ7، الانعام:92

وَهٰذَا كِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ مُبٰرَكٌ مُّصَدِّقُ الَّذِيْ بَيْنَ يَدَيْهِ

وَ	هٰذَا	كِتٰبٌ	اَنْزَلْنٰهُ	مُبٰرَكٌ	مُّصَدِّقُ	الَّذِيْ	بَيْنَ يَدَيْهِ
اور	یہ	کتاب	ہم نے نازل کیا اسے	برکت والی	تصدیق کرنے والی	(ان کتابوں کی) جو	اس سے پہلے (نازل ہوئیں)

اور یہ برکت والی کتاب ہے جسے ہم نے نازل فرمایا ہے، پہلی کتابوں کی تصدیق کرنے والی ہے اور اس لئے (اتری)

وَلِتُنْذِرَ اُمَّ الْقُرٰى وَمَنْ حَوْلَهَا ؕ وَالَّذِيْنَ

وَ	لِتُنْذِرَ	اُمَّ الْقُرٰى	وَ	مَنْ	حَوْلَهَا	وَ	الَّذِيْنَ
اور	تاکہ تم ڈراؤ	مرکزی شہر (والوں کو)	اور	جو	اس کے اردگرد (ہیں)	اور	وہ لوگ جو

تاکہ تم اس کے ذریعے مرکزی شہر اور اس کے اردگرد والوں کو ڈر سناؤ اور جو

يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ يُؤْمِنُوْنَ بِهٖ وَهُمْ عَلٰى صَلَاتِهِمْ يُحَافِظُوْنَ ﴿۹۲﴾

يُؤْمِنُوْنَ	بِالْاٰخِرَةِ	يُؤْمِنُوْنَ	بِهٖ	وَ	هُمْ	عَلٰى صَلَاتِهِمْ	يُحَافِظُوْنَ ﴿۹۲﴾
ایمان لاتے ہیں	آخرت پر	وہ ایمان لاتے ہیں	اس (کتاب) پر	اور	وہ	اپنی نمازوں پر	محافظت کرتے ہیں

آخرت پر ایمان لاتے ہیں وہی اس کتاب پر ایمان لاتے ہیں اور وہ اپنی نماز کی حفاظت کرتے ہیں ○

---

① یہ مماثلت تمام اعتبارات سے نہیں بلکہ بعض اعتبار سے ہے اور ان وجوہ کے بیان میں بعض مفسرین نے فرمایا کہ حیوانات تمہاری طرح اللہ عَزَّوَجَلَّ کو پہچانتے اور اسے واحد و یکتا جانتے، اس کی تسبیح پڑھتے اور اس کی عبادت کرتے ہیں۔ بعض کا قول ہے کہ وہ مخلوق ہونے میں تمہاری مثل ہیں۔ بعض نے کہا کہ وہ انسان کی طرح باہمی الفت رکھتے اور ایک دوسرے کو سمجھتے سمجھاتے ہیں۔ بعض کا قول ہے کہ روزی طلب کرنے، ہلاکت سے بچنے، نر مادہ کا امتیاز رکھنے میں تمہاری مثل ہیں۔ بعض نے کہا کہ پیدا ہونے، مرنے، مرنے کے بعد حساب کے لئے اُٹھنے میں تمہاری مثل ہیں۔

پارہ 8، الانعام:155

وَهٰذَا كِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ مُبٰرَكٌ فَاتَّبِعُوْهُ وَاتَّقُوْا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ﴿۱۵۵﴾

وَ	هٰذَا	كِتٰبٌ	اَنْزَلْنٰهُ	مُبٰرَكٌ	فَاتَّبِعُوْهُ	وَ	اتَّقُوْا	لَعَلَّكُمْ	تُرْحَمُوْنَ ﴿۱۵۵﴾
اور	یہ	کتاب	ہم نے نازل کیا اسے	برکت والی	تو تم پیروی کرو اس کی	اور	پرہیز گار بنو	تاکہ تم	تم پر رحم کیا جائے

اور یہ برکت والی کتاب ہے جسے ہم نے نازل کیا ہے، تو تم اس کی پیروی کرو اور پرہیز گار بنو تاکہ تم پر رحم کیا جائے ○

پارہ 12، یوسف: 1، 2

الٓرٰ تِلْكَ اٰيٰتُ الْكِتٰبِ الْمُبِيْنِ ﴿۱﴾ اِنَّاۤ اَنْزَلْنٰهُ قُرْءٰنًا عَرَبِيًّا لَّعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ﴿۲﴾

الٓرٰ	تِلْكَ	اٰيٰتُ الْكِتٰبِ الْمُبِيْنِ ﴿۱﴾	اِنَّاۤ	اَنْزَلْنٰهُ	قُرْءٰنًا	عَرَبِيًّا	لَّعَلَّكُمْ	تَعْقِلُوْنَ ﴿۲﴾
الٓرٰ	یہ	روشن کتاب کی آیتیں (ہیں)	بیشک	ہم نے نازل کیا اسے	قرآن	عربی	تاکہ تم	سمجھو

الٓرٰ، یہ روشن کتاب کی آیتیں ہیں ○ بیشک ہم نے اس قرآن کو عربی نازل فرمایا تاکہ تم سمجھو ○

پارہ 14، النحل:89

وَيَوْمَ نَبْعَثُ فِيْ كُلِّ اُمَّةٍ شَهِيْدًا عَلَيْهِمْ مِّنْ اَنْفُسِهِمْ وَجِئْنَا بِكَ

وَ	يَوْمَ	نَبْعَثُ	فِيْ كُلِّ اُمَّةٍ	شَهِيْدًا	عَلَيْهِمْ	مِّنْ اَنْفُسِهِمْ	وَ	جِئْنَا بِكَ
اور	(جس) دن	ہم اٹھائیں گے	ہر امت میں	ایک گواہ	ان پر	ان کی جانوں میں سے	اور	لائیں گے تمہیں

اور جس دن ہم ہر امت میں انہیں میں سے ان پر ایک گواہ اٹھائیں گے اور اے حبیب! تمہیں

شَهِيْدًا عَلٰى هٰۤؤُلَآءِ ؕ وَنَزَّلْنَا عَلَيْكَ الْكِتٰبَ تِبْيَانًا لِّكُلِّ شَيْءٍ

شَهِيْدًا	عَلٰى هٰۤؤُلَآءِ	وَ	نَزَّلْنَا	عَلَيْكَ	الْكِتٰبَ	تِبْيَانًا	لِّكُلِّ شَيْءٍ ①
گواہ (بنا کر)	ان سب پر	اور	ہم نے نازل کی	تم پر	کتاب	(جو) روشن بیان (ہے)	ہر چیز کا

ان سب پر گواہ بنا کر لائیں گے اور ہم نے تم پر یہ قرآن اتارا جو ہر چیز کا روشن بیان ہے

وَّهُدًى وَّرَحْمَةً وَّبُشْرٰى لِلْمُسْلِمِيْنَ ﴿۸۹﴾

وَّ	هُدًى	وَّ	رَحْمَةً	وَّ	بُشْرٰى	لِلْمُسْلِمِيْنَ ﴿۸۹﴾
اور	ہدایت	اور	رحمت	اور	بشارت (ہے)	مسلمانوں کے لئے

اور مسلمانوں کیلئے ہدایت اور رحمت اور بشارت ہے ○

پارہ 15، بنی اسرائیل:9

اِنَّ هٰذَا الْقُرْاٰنَ يَهْدِيْ لِلَّتِيْ هِيَ اَقْوَمُ وَيُبَشِّرُ

اِنَّ	هٰذَا الْقُرْاٰنَ	يَهْدِيْ	لِلَّتِيْ	هِيَ	اَقْوَمُ	وَ	يُبَشِّرُ
بیشک	یہ قرآن	ہدایت دیتا ہے	(اس راستے) کی جو	وہ	سب سے سیدھا (ہے)	اور	بشارت دیتا ہے

بیشک یہ قرآن وہ راہ دکھاتا ہے جو سب سے سیدھی ہے اور نیک اعمال کرنے والے مومنوں کو

① اس سے معلوم ہوا کہ قرآن مجید وہ عظیم الشان کتاب ہے جو تمام علوم کی جامع ہے۔

الْمُؤْمِنِیْنَ الَّذِیْنَ یَعْمَلُوْنَ الصّٰلِحٰتِ اَنَّ لَهُمْ اَجْرًا كَبِیْرًا ۙ۝۹

الْمُؤْمِنِیْنَ	الَّذِیْنَ	یَعْمَلُوْنَ	الصّٰلِحٰتِ	اَنَّ	لَهُمْ	اَجْرًا كَبِیْرًا ۝۹
(اُن) ایمان والوں (کو)	جو	عمل کرتے ہیں	اچھے، نیک	کہ	ان کے لیے	بڑا ثواب (ہے)

خوشخبری دیتا ہے کہ ان کے لیے بہت بڑا ثواب ہے ○

پارہ 15، بنی اسرائیل:82

وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَا هُوَ شِفَآءٌ وَّ رَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِیْنَ ۙ

وَ	نُنَزِّلُ	مِنَ الْقُرْاٰنِ	مَا	هُوَ	شِفَآءٌ[1]	وَّ	رَحْمَةٌ	لِّلْمُؤْمِنِیْنَ
اور	ہم اتارتے ہیں	قرآن سے (میں)	(وہ چیز) جو	وہ	شفا	اور	رحمت (ہے)	ایمان والوں کے لیے

اور ہم قرآن میں وہ چیز اتارتے ہیں جو ایمان والوں کے لیے شفا اور رحمت ہے

وَلَا یَزِیْدُ الظّٰلِمِیْنَ اِلَّا خَسَارًا ۝۸۲

وَ	لَا یَزِیْدُ	الظّٰلِمِیْنَ	اِلَّا	خَسَارًا ۝۸۲
اور	وہ زیادہ نہیں کرتا	ظالموں (کو)	مگر	نقصان، خسارے (میں)

اور اس سے ظالموں کو خسارہ ہی بڑھتا ہے ○

پارہ 15، الکہف:1، 2

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْۤ اَنْزَلَ عَلٰی عَبْدِهِ الْكِتٰبَ وَلَمْ یَجْعَلْ لَّهٗ عِوَجًا ۜ۝۱

اَلْحَمْدُ	لِلّٰهِ	الَّذِیْۤ	اَنْزَلَ	عَلٰی عَبْدِهِ	الْكِتٰبَ	وَ	لَمْ یَجْعَلْ	لَّهٗ	عِوَجًا ۝۱[2]
تمام تعریفیں	اللہ کے لئے (ہیں)	جس نے	نازل کی	اپنے بندے پر	کتاب	اور	نہیں رکھی	اس میں	کوئی ٹیڑھ

تمام تعریفیں اس اللہ کیلئے ہیں جس نے اپنے بندے پر کتاب نازل فرمائی اور اس میں کوئی ٹیڑھ نہیں رکھی ○

قَیِّمًا لِّیُنْذِرَ بَاْسًا شَدِیْدًا مِّنْ لَّدُنْهُ وَیُبَشِّرَ الْمُؤْمِنِیْنَ الَّذِیْنَ

قَیِّمًا	لِّیُنْذِرَ	بَاْسًا شَدِیْدًا	مِّنْ لَّدُنْهُ	وَ	یُبَشِّرَ	الْمُؤْمِنِیْنَ	الَّذِیْنَ
سیدھی، معتدل (کتاب)	تاکہ وہ ڈرائے	سخت عذاب (سے)	اللہ کی طرف سے	اور	بشارت دے	ایمان والوں (کو)	جو

لوگوں کی مصلحتوں کو قائم رکھنے والی نہایت معتدل کتاب تاکہ اللہ کی طرف سے سخت عذاب سے ڈرائے اور اچھے اعمال

یَعْمَلُوْنَ الصّٰلِحٰتِ اَنَّ لَهُمْ اَجْرًا حَسَنًا ۙ۝۲

یَعْمَلُوْنَ	الصّٰلِحٰتِ	اَنَّ	لَهُمْ	اَجْرًا حَسَنًا ۝۲
عمل کرتے ہیں	اچھے، نیک	کہ	ان کے لیے	اچھا ثواب (ہے)

کرنے والے مومنوں کو خوشخبری دے کہ ان کے لیے اچھا ثواب ہے ○

① قرآنِ کریم کی حقیقی شفا تو روحانی امراض سے ہے لیکن جسمانی امراض کی بھی اس میں شفا موجود ہے اور حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اقوال و افعال سے ثابت ہے۔

②یعنی قرآن میں نہ کوئی لفظی خرابی، نہ معنوی، نہ اس کی آیتوں میں آپس میں اختلاف ہے اور نہ تضاد۔

پارہ 19، الشعراء: 192 تا 196

وَ اِنَّهٗ لَتَنْزِیْلُ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ﴿۱۹۲﴾ نَزَلَ بِهِ الرُّوْحُ الْاَمِیْنُ ﴿۱۹۳﴾ عَلٰى قَلْبِكَ					
وَ	اِنَّهٗ	لَتَنْزِیْلُ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ﴿۱۹۲﴾	نَزَلَ بِهِ	الرُّوْحُ الْاَمِیْنُ ﴿۱۹۳﴾ [1]	عَلٰى قَلْبِكَ
اور	بیشک وہ (قرآن)	ضرور تمام جہانوں کے رب کا اتارا ہوا (ہے)	اتارا ہے اسے	روحُ الامین (نے)	تمہارے دل پر

اور بیشک یہ قرآن ربُّ العالمین کا اتارا ہوا ہے ○ اسے روح الامین لے کر نازل ہوئے ○ تمہارے دل پر

لِتَكُوْنَ مِنَ الْمُنْذِرِیْنَ ﴿۱۹۴﴾ بِلِسَانٍ عَرَبِیٍّ مُّبِیْنٍ ﴿۱۹۵﴾ وَ اِنَّهٗ لَفِیْ زُبُرِ الْاَوَّلِیْنَ ﴿۱۹۶﴾					
لِتَكُوْنَ	مِنَ الْمُنْذِرِیْنَ ﴿۱۹۴﴾	بِلِسَانٍ عَرَبِیٍّ مُّبِیْنٍ ﴿۱۹۵﴾	وَ	اِنَّهٗ	لَفِیْ زُبُرِ الْاَوَّلِیْنَ ﴿۱۹۶﴾
تاکہ تم ہو جاؤ	ڈر سنانے والوں میں سے	روشن عربی زبان میں	اور	بیشک وہ (یعنی اس کا ذکر)	ضرور پہلی کتابوں میں (موجود) ہے

تاکہ تم ڈر سنانے والوں میں سے ہو جاؤ ○ روشن عربی زبان میں ○ اور بیشک اس کا ذکر پہلی کتابوں میں موجود ہے ○

پارہ 23، الزمر: 23

اَللّٰهُ نَزَّلَ اَحْسَنَ الْحَدِیْثِ كِتٰبًا مُّتَشَابِهًا مَّثَانِیَ ۖ تَقْشَعِرُّ						
اَللّٰهُ	نَزَّلَ	اَحْسَنَ الْحَدِیْثِ	كِتٰبًا	مُّتَشَابِهًا	مَّثَانِیَ	تَقْشَعِرُّ
اللہ (نے)	اتاری	سب سے اچھی بات	(یعنی) ایک کتاب	(جو ساری) ایک جیسی (ہے)	بار بار دہرائی جاتی (ہے)	کھڑے ہو جاتے ہیں

اللہ نے سب سے اچھی کتاب اتاری کہ ساری ایک جیسی ہے، بار بار دہرائی جاتی ہے۔ اس سے

مِنْهُ جُلُوْدُ الَّذِیْنَ یَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ ۚ ثُمَّ تَلِیْنُ جُلُوْدُهُمْ وَ								
مِنْهُ	جُلُوْدُ	الَّذِیْنَ	یَخْشَوْنَ	رَبَّهُمْ	ثُمَّ	تَلِیْنُ	جُلُوْدُهُمْ	وَ
اس سے	کھالوں (کے بال)	ان لوگوں کے جو	ڈرتے ہیں	اپنے رب (سے)	پھر	نرم پڑ جاتی ہیں	ان کی کھالیں	اور

ان لوگوں کے بدن پر بال کھڑے ہوتے ہیں جو اپنے رب سے ڈرتے ہیں پھر ان کی کھالیں اور

قُلُوْبُهُمْ اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ ؕ ذٰلِكَ هُدَى اللّٰهِ یَهْدِیْ بِهٖ مَنْ						
قُلُوْبُهُمْ	اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ	ذٰلِكَ	هُدَى اللّٰهِ	یَهْدِیْ	بِهٖ	مَنْ
ان کے دل (نرم پڑ جاتے ہیں)	اللہ کی یاد کی طرف	یہ	اللہ کی ہدایت (ہے)	وہ ہدایت دیتا ہے	اس کے ذریعے	جسے

دل اللہ کی یاد کی طرف نرم پڑ جاتے ہیں۔ یہ اللہ کی ہدایت ہے وہ جسے

یَّشَآءُ ؕ وَ مَنْ یُّضْلِلِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ هَادٍ ﴿۲۳﴾							
یَّشَآءُ	وَ	مَنْ	یُّضْلِلِ	اللّٰهُ	فَمَا	لَهٗ	مِنْ هَادٍ ﴿۲۳﴾
چاہتا ہے	اور	جسے	گمراہ کر دے	اللہ	تو نہیں	اس کو	کوئی راہ دکھانے والا

چاہتا ہے اس کے ذریعے ہدایت دیتا ہے اور جسے اللہ گمراہ کرے اسے کوئی راہ دکھانے والا نہیں ○

---

① حضرت جبریل عَلَیْہِ السَّلَام کو "روح" اس لئے کہا گیا کہ جس طرح روح بدن کی زندگی کا سبب ہوتی ہے اسی طرح حضرت جبریل عَلَیْہِ السَّلَام مکلف لوگوں کے دلوں کی زندگی کا سبب ہیں کیونکہ یہ وحی لے کر نازل ہوتے ہیں جس سے جہالت کے سبب مردہ دل علم و معرفت پا کر زندہ ہوتے ہیں اور آپ عَلَیْہِ السَّلَام کو امین اس لئے کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے وحی کی امانت لے کر انبیاء عَلَیْہِمُ السَّلَام تک آپ ہی پہنچاتے تھے۔

پارہ 27، الواقعۃ: 77 تا 81

اِنَّهٗ لَقُرْاٰنٌ كَرِیْمٌۙ(۷۷) فِیْ كِتٰبٍ مَّكْنُوْنٍۙ(۷۸) لَّا یَمَسُّهٗۤ اِلَّا الْمُطَهَّرُوْنَؕ(۷۹)					
اِنَّهٗ	لَقُرْاٰنٌ كَرِیْمٌ(۷۷)	فِیْ كِتٰبٍ مَّكْنُوْنٍ(۷۸)	لَّا یَمَسُّهٗۤ	اِلَّا	الْمُطَهَّرُوْنَ(۷۹)
بیشک وہ	ضرور عزت والا قرآن (ہے)	پوشیدہ کتاب میں (ہے)	نہیں چھوتے اسے	مگر	پاک لوگ
بیشک یہ عزت والا قرآن ہے پوشیدہ کتاب میں (ہے) ○ اسے پاک لوگ ہی چھوتے ہیں ○					

تَنْزِیْلٌ مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِیْنَ(۸۰) اَفَبِهٰذَا الْحَدِیْثِ اَنْتُمْ مُّدْهِنُوْنَۙ(۸۱)				
تَنْزِیْلٌ	مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِیْنَ(۸۰)	اَفَبِهٰذَا الْحَدِیْثِ	اَنْتُمْ	مُّدْهِنُوْنَ(۸۱)
اتارا ہوا (ہے)	تمام جہانوں کے رب کی طرف سے	تو کیا اس بات میں	تم	سستی کرنے والے (ہو)
یہ تمام جہانوں کے مالک کا اتارا ہوا ہے ○ تو کیا تم اس بات میں سستی کرتے ہو؟ ○				

ذہن نشین کیجیے

﴿1﴾... قرآنِ پاک تقویٰ اختیار کرنے والوں کے لیے رہنمائی اور نصیحت ہے۔

﴿2﴾... قرآنِ پاک میں ہر شے کا بیان ہے۔

﴿3﴾... قرآنِ پاک اور آخرت کے دن پر ایمان رکھنے والے اپنی نمازوں کی حفاظت کرتے ہیں۔

﴿4﴾... قرآنِ پاک کی پیروی کرنے اور نیک بننے والے پر اللہ تعالٰی رحم فرماتا ہے۔

﴿5﴾... وہ مسلمان جو نیک اعمال کرتے ہیں ان کے لیے اللہ تعالٰی کے ہاں اچھا اور بہت بڑا ثواب ہے۔

﴿6﴾... مومنوں کے لیے قرآنِ پاک رحمت اور فائدہ مند ہے جبکہ ظالم اس سے نقصان اٹھاتے ہیں۔

﴿7﴾... قرآنِ پاک اللہ تعالٰی نے حضرت جبریلِ امین عَلَیْہِ السَّلَام کے ذریعے عربی زبان میں نبیِ اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے دل پر نازل فرمایا۔

﴿8﴾... قرآنِ پاک سب سے اچھی کتاب ہے جو بار بار پڑھی جاتی ہے۔

﴿9﴾... قرآنِ پاک کی تلاوت سے دل نرم ہوتے ہیں اور خوفِ خدا پیدا ہوتا ہے۔

﴿10﴾... قرآنِ پاک کو رمضان کے بابرکت مہینے کی لیلۃ القدر میں نازل کیا گیا۔

ذہنی مشق

سوالات کے جوابات دیجئے:

سوال 1: حضرت محمد صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر قرآنِ پاک کیوں نازل کیا گیا؟

جواب: ______________________________

____

سوال 2: قرآنِ پاک کونسی زبان میں نازل ہوا نیز قرآنِ پاک کے کوئی تین نام بھی بتائیے۔

جواب :

سوال 3: قرآنِ پاک کی حفاظت کس کے ذمہ ہے نیز یہ بھی بتائیے کہ کیا قرآنِ پاک میں کچھ کمی بیشی ہوسکتی ہے؟

جواب :

سوال 4: سبق میں موجود سورۃُ الشعراء کی آیات کی روشنی میں قرآنِ پاک کی کوئی تین صفات بیان کیجیے۔

جواب :

سوال 5: سبق میں موجود سورۃ الواقعہ کی روشنی میں بتائیے کہ قرآنِ پاک کو کون لوگ چھو سکتے ہیں؟

جواب :

اپنا جائزہ لیجیے:

﴿1﴾ ... کیا آپ روزانہ قرآنِ پاک کی تلاوت کرتے ہیں؟

﴿2﴾ ... کیا آپ نے قرآنِ پاک کا کچھ حصہ زبانی یاد کرلیا ہے؟

﴿3﴾ ... کیا آپ پنج وقتہ نمازوں کی پابندی کرتے ہیں؟

کرنے کے کام:

﴿1﴾ ... قرآنِ پاک کے بارے میں ہمیں کیا کیا جاننا چاہیے یہ ذہن نشین کرکے اپنے دوستوں اور گھر والوں کو بتائیے۔

﴿2﴾ ... قرآنِ پاک کی تصویر بنا کر اس پر ذیل میں دی گئی آیت کو خوشخطی سے مع ترجمہ تحریر کرکے کلاس روم میں مناسب مقام پر چسپاں کریں۔

ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَا رَیْبَ ۛۚ فِیْهِ ۛۚ

دستخط ٹیچر: ____________ دستخط سرپرست: ____________

حضرت آدم عَلَیْہِ السَّلَام

مشکل الفاظ	معانی	مشکل الفاظ	معانی
تاک میں بیٹھنا	انتظار کرنا، نظر رکھنا	تکبر بھرا	جس میں تکبر ہو
خیر خواہ	بھلائی چاہنے والا	سرزد ہونا	واقع ہونا

حضرت آدم عَلَیْہِ السَّلَام کی تخلیق:

سب سے پہلے انسان حضرت آدم عَلَیْہِ السَّلَام ہیں۔ اسی لیے آپ کو "ابو البشر" یعنی انسانوں کے باپ کہا جاتا ہے۔ قرآن پاک میں حضرت آدم عَلَیْہِ السَّلَام کا نام مبارک کم و بیش 25 مرتبہ آیا ہے۔ فرشتوں سے حضرت آدم عَلَیْہِ السَّلَام کو سجدہ کروانے کا واقعہ اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں سات مقامات پر بیان فرمایا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے آپ عَلَیْہِ السَّلَام کو مٹی سے بنایا اور پھر حضرت حواء رَحْمَۃُاللہِ تَعَالٰی عَلَیْہَا کو آپ کی بائیں پسلی سے پیدا فرمایا۔ آپ کی تخلیق سے دو ہزار سال پہلے زمین پر جنات آباد تھے، انہوں نے زمین میں فساد پھیلایا، اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کو بھیجا جنہوں نے جنات کو مار کر سمندری جزیروں اور جنگلوں کی طرف بھگا دیا۔ فرشتے یہ دیکھ چکے تھے کہ زمین پر آباد مخلوق فساد کرتی ہے لہٰذا جب اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم عَلَیْہِ السَّلَام کی تخلیق سے پہلے فرشتوں سے فرمایا کہ میں زمین میں ایک خلیفہ بنانے والا ہوں۔ تو انہوں نے عرض کی: یاربّ! کیا تو زمین میں اسے نائب بنائے گا جو اس میں فساد پھیلائے گا، خون بہائے گا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: جو مجھے معلوم ہے وہ تم نہیں جانتے۔[1] پھر اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم عَلَیْہِ السَّلَام کو پیدا فرما کر چھوٹی بڑی تمام چیزوں حتی کہ برتنوں اور جانوروں کے بھی نام سکھا دیئے اور اپنی حکمت کے اظہار کے لیے اُنہی چیزوں کو فرشتوں کے سامنے پیش کرکے فرمایا: ان کے نام بتاؤ! فرشتے ان کے نام نہ بتا سکے تو اللہ تعالیٰ کے حکم سے حضرت آدم عَلَیْہِ السَّلَام نے ان تمام اشیاء کے نام بتا دیئے۔ یوں فرشتوں پر حضرت آدم عَلَیْہِ السَّلَام کی فضیلت ظاہر ہو گئی۔[2]

ابلیس کا سجدہ کرنے سے انکار:

اللہ تعالیٰ نے تمام فرشتوں کو حکم فرمایا کہ حضرت آدم عَلَیْہِ السَّلَام کو سجدہ کریں۔ شیطان اگرچہ جنّ تھا مگر بہت زیادہ عبادت کرنے کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے اسے فرشتوں کی جماعت میں شامل فرما دیا تھا لہٰذا سجدے کے حکم میں وہ بھی شامل تھا۔ تمام فرشتوں نے سجدہ کیا لیکن شیطان نے حسد کی وجہ سے سجدے کا انکار کرتے ہوئے یہ تکبر بھرا جملہ بولا: میں اس سے بہتر ہوں، مجھے تو نے آگ سے بنایا اور آدم کو مٹی سے پیدا کیا۔ اللہ تعالیٰ نے اس کی نافرمانی کی وجہ سے اُسے جنت سے نکال دیا۔[3]

حضرت آدم عَلَیْہِ السَّلَام کی زمین پر تشریف آوری:

شیطان کو ذلیل و رسوا کر کے جنت سے نکال دینے کے بعد اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم عَلَیْہِ السَّلَام اور ان کی بیوی حضرت حوا رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہَا کو جنت میں رہنے کا حکم دیا اور ایک درخت کے سوا تمام درختوں سے کھانے پینے کی اجازت دی۔[4]

ایک بار شیطان نے حضرت آدم عَلَیْہِ السَّلَام سے کہا: تمہارے رب نے اس درخت سے اس لیے منع فرمایا ہے کہ کہیں تم فرشتے نہ بن جاؤ یا تم ہمیشہ زندہ رہنے والے نہ ہو جاؤ اور اس کے ساتھ شیطان نے قسم کھا کر کہا کہ میں تم دونوں کا خیر خواہ ہوں۔ اُس کی قسم پر اعتبار کرتے ہوئے اس ممنوعہ درخت کا پھل کھالیا۔ پھل کھاتے ہی جنتی لباس جسم سے جدا ہو گئے تو انہوں نے انجیر کے پتوں سے اپنے جسم کو چھپایا۔[5] حکمِ الٰہی ہوا کہ تم زمین پر اتر جاؤ۔ زمین پر تشریف آوری کے بعد حضرت آدم عَلَیْہِ السَّلَام ایک عرصے تک اِستغفار کرتے رہے حتی کہ آپ عَلَیْہِ السَّلَام کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے چند کلمات سکھائے گئے، جب آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے ان مخصوص کلمات کے ساتھ دُعا کی تو وہ قبول ہوئی۔[6]

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

پارہ 1، البقرۃ: 30 تا 38

وَ اِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلٰٓىٕكَةِ اِنِّیْ جَاعِلٌ فِی الْاَرْضِ خَلِیْفَةًؕ

وَ	اِذْ	قَالَ	رَبُّكَ	لِلْمَلٰٓىٕكَةِ[1]	اِنِّیْ	جَاعِلٌ	فِی الْاَرْضِ	خَلِیْفَةً
اور	جب	کہا، فرمایا	تیرے رب (نے)	فرشتوں سے	بیشک میں	بنانے والا (ہوں)	زمین میں	نائب، خلیفہ

اور یاد کرو جب تمہارے رب نے فرشتوں سے فرمایا: میں زمین میں اپنا نائب بنانے والا ہوں

قَالُوْۤا اَتَجْعَلُ فِیْهَا مَنْ یُّفْسِدُ فِیْهَا وَ یَسْفِكُ الدِّمَآءَۚ وَ

قَالُوْۤا	اَتَجْعَلُ	فِیْهَا	مَنْ	یُّفْسِدُ	فِیْهَا	وَ	یَسْفِكُ	الدِّمَآءَ	وَ
انہوں نے کہا	کیا تو بنائے گا	اس میں	جو	فساد کرے، پھیلائے گا	اس میں	اور	بہائے گا	خون	اور (حالانکہ)

تو انہوں نے عرض کیا: کیا تو زمین میں اسے نائب بنائے گا جو اس میں فساد پھیلائے گا اور خون بہائے گا حالانکہ

نَحْنُ نُسَبِّحُ بِحَمْدِكَ وَ نُقَدِّسُ لَكَؕ قَالَ اِنِّیْۤ اَعْلَمُ مَا

نَحْنُ	نُسَبِّحُ	بِحَمْدِكَ	وَ	نُقَدِّسُ	لَكَ	قَالَ	اِنِّیْۤ	اَعْلَمُ	مَا
ہم	تسبیح کرتے ہیں	تیری حمد کے ساتھ	اور	پاکی بیان کرتے ہیں	تیری	فرمایا	بیشک میں	جانتا ہوں	جو

ہم تیری حمد کرتے ہوئے تیری تسبیح کرتے ہیں اور تیری پاکی بیان کرتے ہیں۔ فرمایا: بیشک میں وہ جانتا ہوں جو

لَا تَعْلَمُوْنَ(۳۰) وَ عَلَّمَ اٰدَمَ الْاَسْمَآءَ كُلَّهَا ثُمَّ عَرَضَهُمْ عَلَى

لَا تَعْلَمُوْنَ(۳۰)	وَ	عَلَّمَ	اٰدَمَ	الْاَسْمَآءَ	كُلَّهَا	ثُمَّ	عَرَضَهُمْ	عَلَى
تم نہیں جانتے	اور	اس نے سکھا دیے	آدم (کو)	نام	تمام (اشیاء کے)	پھر	پیش کیا انہیں	پر

تم نہیں جانتے ○ اور اللہ تعالیٰ نے آدم کو تمام اشیاء کے نام سکھا دیے پھر ان سب اشیاء کو

---

① فرشتوں کو خلیفہ بنانے کی خبر ظاہری طور پر مشورے کے انداز میں دی گئی ورنہ اللہ تعالیٰ اس سے پاک ہے کہ اسے کسی سے مشورے کی حاجت ہو۔

الْمَلٰٓىٕكَةِۙ فَقَالَ اَنْۢبِـُٔوْنِیْ بِاَسْمَآءِ هٰۤؤُلَآءِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ ﴿۳۱﴾ قَالُوْا سُبْحٰنَكَ

الْمَلٰٓىٕكَةِ	فَقَالَ	اَنْۢبِـُٔوْنِیْ	بِاَسْمَآءِ [1]	هٰۤؤُلَآءِ	اِنْ	كُنْتُمْ	صٰدِقِیْنَ ﴿۳۱﴾	قَالُوْا	سُبْحٰنَكَ
فرشتوں	تو فرمایا	مجھے بتاؤ	نام	ان کے	اگر	تم ہو	سچے	انہوں نے کہا	تو پاک ہے

فرشتوں کے سامنے پیش کرکے فرمایا: اگر تم سچے ہو تو ان کے نام تو بتاؤ ○ (فرشتوں نے) عرض کی: (اے اللہ!) تو پاک ہے

لَا عِلْمَ لَنَاۤ اِلَّا مَا عَلَّمْتَنَاؕ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَلِیْمُ الْحَكِیْمُ ﴿۳۲﴾ قَالَ

لَا	عِلْمَ	لَنَاۤ	اِلَّا	مَا	عَلَّمْتَنَا	اِنَّكَ	اَنْتَ	الْعَلِیْمُ	الْحَكِیْمُ ﴿۳۲﴾	قَالَ
نہیں	علم	ہمیں	مگر	جو	تو نے سکھایا ہمیں	بیشک تو	تو	علم والا	حکمت والا	فرمایا

ہمیں تو صرف اتنا علم ہے جتنا تو نے ہمیں سکھا دیا، بے شک تو ہی علم والا، حکمت والا ہے ○ (پھر اللہ نے) فرمایا:

یٰۤاٰدَمُ اَنْۢبِئْهُمْ بِاَسْمَآىٕهِمْۚ فَلَمَّاۤ اَنْۢبَاَهُمْ بِاَسْمَآىٕهِمْۙ قَالَ اَلَمْ اَقُلْ لَّكُمْ

یٰۤاٰدَمُ	اَنْۢبِئْهُمْ	بِاَسْمَآىٕهِمْ	فَلَمَّاۤ	اَنْۢبَاَهُمْ	بِاَسْمَآىٕهِمْ	قَالَ	اَلَمْ اَقُلْ	لَّكُمْ
اے آدم	بتادو انہیں	ان (اشیاء) کے نام	تو جب	اس نے بتادیئے انہیں	ان (اشیاء) کے نام	فرمایا	کیا میں نے نہ کہا	تم سے

اے آدم! تم انہیں ان اشیاء کے نام بتادو۔ تو جب آدم نے انہیں ان اشیاء کے نام بتادیئے تو (اللہ نے) فرمایا: (اے فرشتو!) کیا میں نے تمہیں نہ کہا تھا

اِنِّیْۤ اَعْلَمُ غَیْبَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِۙ وَ اَعْلَمُ مَا تُبْدُوْنَ

اِنِّیْۤ	اَعْلَمُ	غَیْبَ	السَّمٰوٰتِ	وَ	الْاَرْضِ	وَ	اَعْلَمُ	مَا	تُبْدُوْنَ
بیشک میں	جانتا ہوں	پوشیدہ، چھپی	آسمانوں	اور	زمین (کی)	اور	جانتا ہوں	جو	تم ظاہر کرتے ہو

کہ میں آسمانوں اور زمین کی تمام چھپی چیزیں جانتا ہوں اور میں جانتا ہوں جو کچھ تم ظاہر کرتے

وَ مَا كُنْتُمْ تَكْتُمُوْنَ ﴿۳۳﴾ وَ اِذْ قُلْنَا لِلْمَلٰٓىٕكَةِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ فَسَجَدُوْۤا

وَ	مَا	كُنْتُمْ تَكْتُمُوْنَ ﴿۳۳﴾	وَ	اِذْ	قُلْنَا	لِلْمَلٰٓىٕكَةِ	اسْجُدُوْا	لِاٰدَمَ	فَسَجَدُوْۤا [2]
اور	جو	تم چھپاتے تھے	اور	جب	ہم نے کہا	فرشتوں سے	سجدہ کرو	آدم کو	تو انہوں نے سجدہ کیا

اور جو کچھ تم چھپاتے ہو ○ اور یاد کرو جب ہم نے فرشتوں کو حکم دیا کہ آدم کو سجدہ کرو

اِلَّاۤ اِبْلِیْسَؕ اَبٰى وَ اسْتَكْبَرَ ﱪ وَ كَانَ مِنَ الْكٰفِرِیْنَ ﴿۳۴﴾ وَ

اِلَّاۤ	اِبْلِیْسَ	اَبٰى	وَ	اسْتَكْبَرَ [3]	وَ	كَانَ	مِنَ	الْكٰفِرِیْنَ ﴿۳۴﴾	وَ
مگر	ابلیس، شیطان	اس نے انکار کیا	اور	تکبر کیا	اور	ہوگیا	سے	کافروں	اور

تو ابلیس کے علاوہ سب نے سجدہ کیا۔ اس نے انکار کیا اور تکبر کیا اور کافر ہوگیا ○ اور

① اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم عَلَیْہِ السَّلَام کے فرشتوں پر افضل ہونے کا سبب علم ظاہر فرمایا، اس سے معلوم ہوا کہ علم خلوتوں اور تنہائیوں کی عبادت سے افضل ہے۔

② فرشتوں نے حضرت آدم عَلَیْہِ السَّلَام کو تعظیمی سجدہ کیا تھا اور وہ باقاعدہ پیشانی زمین پر رکھنے کی صورت میں تھا، صرف سر جھکانا نہ تھا۔

③ اس واقعہ سے معلوم ہوا کہ تکبر ایسا خطرناک عمل ہے کہ یہ بعض اوقات بندے کو کفر تک پہنچا دیتا ہے، اس لئے ہر مسلمان کو چاہیے کہ وہ تکبر کرنے سے بچے۔

قُلْنَا یٰۤاٰدَمُ اسْكُنْ اَنْتَ وَ زَوْجُكَ الْجَنَّةَ وَ كُلَا مِنْهَا

قُلْنَا	یٰۤاٰدَمُ	اسْكُنْ	اَنْتَ	وَ	زَوْجُكَ	الْجَنَّةَ	وَ	كُلَا	مِنْهَا
ہم نے کہا	اے آدم	رہو	تم	اور	تمہاری بیوی	جنت (میں)	اور	کھاؤ	اس سے

ہم نے فرمایا: اے آدم! تم اور تمہاری بیوی جنت میں رہو اور

رَغَدًا حَیْثُ شِئْتُمَا۪ وَ لَا تَقْرَبَا هٰذِهِ الشَّجَرَةَ فَتَكُوْنَا مِنَ

رَغَدًا	حَیْثُ	شِئْتُمَا	وَ	لَا تَقْرَبَا	هٰذِهِ	الشَّجَرَةَ	فَتَكُوْنَا	مِنَ
روک ٹوک کے بغیر	جہاں	تم چاہو	اور	قریب نہ جانا تم دونوں	اس	درخت (کے)	(اگر گئے) تو ہو جاؤ گے	سے

بغیر روک ٹوک کے جہاں تمہارا جی چاہے کھاؤ البتہ اس درخت کے قریب نہ جانا ورنہ حد سے

الظّٰلِمِیْنَ ﴿۳۵﴾ فَاَزَلَّهُمَا الشَّیْطٰنُ عَنْهَا فَاَخْرَجَهُمَا مِمَّا كَانَا فِیْهِ۪

الظّٰلِمِیْنَ ﴿۳۵﴾ [1]	فَاَزَلَّهُمَا [2]	الشَّیْطٰنُ	عَنْهَا	فَاَخْرَجَهُمَا	مِمَّا	كَانَا	فِیْهِ
ظالموں	پس پھسلا دیا، لغزش دی انہیں	شیطان (نے)	اس (جنت یا درخت) سے	تو نکلوا دیا انہیں	(اس) سے جو	وہ تھے	اس میں

بڑھنے والوں میں شامل ہو جاؤ گے ○ تو شیطان نے ان دونوں کو جنت سے لغزش دی پس انہیں وہاں سے نکلوا دیا جہاں وہ رہتے تھے

وَ قُلْنَا اهْبِطُوْا بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّۚ وَ لَكُمْ فِی الْاَرْضِ مُسْتَقَرٌّ

وَ	قُلْنَا	اهْبِطُوْا	بَعْضُكُمْ	لِبَعْضٍ	عَدُوٌّ	وَ	لَكُمْ	فِی الْاَرْضِ	مُسْتَقَرٌّ
اور	ہم نے کہا	نیچے اتر جاؤ	تمہارے بعض	بعض کے	دشمن	اور	تمہارے لئے	زمین میں	جائے قرار، ٹھکانہ

اور ہم نے فرمایا: تم نیچے اتر جاؤ۔ تم ایک دوسرے کے دشمن بنو گے اور تمہارے لئے ایک خاص وقت تک زمین میں ٹھکانہ

وَّ مَتَاعٌ اِلٰى حِیْنٍ ﴿۳۶﴾ فَتَلَقّٰۤى اٰدَمُ مِنْ رَّبِّهٖ كَلِمٰتٍ

وَّ	مَتَاعٌ	اِلٰى	حِیْنٍ ﴿۳۶﴾	فَتَلَقّٰۤى	اٰدَمُ	مِنْ	رَّبِّهٖ	كَلِمٰتٍ
اور	سامانِ زندگی	تک	وقت	پھر سیکھ لئے	آدم (نے)	سے	اپنے رب	کچھ کلمات

اور (زندگی گزارنے کا) سامان ہے ○ پھر آدم نے اپنے رب سے کچھ کلمات سیکھ لئے

فَتَابَ عَلَیْهِؕ اِنَّهٗ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِیْمُ ﴿۳۷﴾ قُلْنَا اهْبِطُوْا مِنْهَا

فَتَابَ عَلَیْهِ [3]	اِنَّهٗ	هُوَ	التَّوَّابُ	الرَّحِیْمُ ﴿۳۷﴾	قُلْنَا	اهْبِطُوْا [4]	مِنْهَا
تو اللہ نے توبہ قبول کی اس کی	بیشک وہ	وہ	بہت توبہ قبول کرنے والا	بڑا مہربان	ہم نے کہا	اتر جاؤ	اس سے

تو اللہ نے اس کی توبہ قبول کی۔ بیشک وہی بہت توبہ قبول کرنے والا بڑا مہربان ہے ○ ہم نے فرمایا: تم سب جنت سے اتر جاؤ

---

① اللہ تعالٰی مالک ہے، وہ اپنے مقبول بندوں کو جو چاہے فرمائے، کسی دوسرے کو یہ حق حاصل نہیں کہ اسے بنیاد بنا کر انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام کے بارے میں خلافِ ادب کلمات کہے۔

② تلاوت قرآن کے علاوہ اپنی طرف سے حضرت آدم عَلَیْہِ السَّلَام کی طرف نافرمانی و گناہ کی نسبت کرنا حرام بلکہ علمائے کرام کی ایک جماعت نے اسے کفر بتایا ہے۔

③ جب توبہ کی نسبت اللہ تعالٰی کی طرف ہو تو اس سے مراد "توبہ قبول کرنا" یا "اللہ تعالٰی کا اپنی رحمت کے ساتھ بندے پر رجوع فرمانا" ہوتا ہے۔

④ یہاں جمع کے صیغے کے ساتھ سب کو اترنے کا فرمایا؛ اس میں حضرت آدم عَلَیْہِ السَّلَام اور حضرت حوا رَضِیَ اللہُ عَنْہَا کے ساتھ ان کی اولاد بھی مراد ہے جو ابھی حضرت آدم عَلَیْہِ السَّلَام کی پشت میں تھی۔

جَمِیْعًا ۚ فَاِمَّا یَاْتِیَنَّكُمْ مِّنِّیْ هُدًى فَمَنْ تَبِعَ

جَمِیْعًا	فَاِمَّا	یَاْتِیَنَّكُمْ	مِّنِّیْ	هُدًى	فَمَنْ	تَبِعَ
سب	پھر اگر	آئے تمہارے پاس	میری طرف سے	ہدایت	تو جو	پیروی کرے

پھر اگر تمہارے پاس میری طرف سے کوئی ہدایت آئے تو جو میری ہدایت کی پیروی کریں گے

هُدَایَ فَلَا خَوْفٌ عَلَیْهِمْ وَ لَا هُمْ یَحْزَنُوْنَ ﴿۳۸﴾

هُدَایَ	فَلَا	خَوْفٌ	عَلَیْهِمْ	وَ	لَا	هُمْ	یَحْزَنُوْنَ ﴿۳۸﴾
میری ہدایت (کی)	تو نہیں	خوف	ان پر	اور	نہ	وہ	غمگین ہوں گے

انہیں نہ کوئی خوف ہو گا اور نہ وہ غمگین ہوں گے ○

پارہ 8، الاعراف: 11 تا 27

وَ لَقَدْ خَلَقْنٰكُمْ ثُمَّ صَوَّرْنٰكُمْ ثُمَّ قُلْنَا لِلْمَلٰٓىٕكَةِ اسْجُدُوْا

وَ	لَقَدْ	خَلَقْنٰكُمْ	ثُمَّ	صَوَّرْنٰكُمْ	ثُمَّ	قُلْنَا	لِلْمَلٰٓىٕكَةِ	اسْجُدُوْا
اور	ضرور بیشک	ہم نے پیدا کیا تمہیں	پھر	ہم نے صورتیں بنائیں تمہاری	پھر	ہم نے فرمایا	فرشتوں سے	تم سجدہ کرو

اور بیشک ہم نے تمہیں پیدا کیا پھر تمہاری صورتیں بنائیں پھر ہم نے فرشتوں سے فرمایا کہ آدم کو سجدہ کرو

لِاٰدَمَ ۖ فَسَجَدُوْۤا اِلَّاۤ اِبْلِیْسَ ؕ لَمْ یَكُنْ مِّنَ السّٰجِدِیْنَ ﴿۱۱﴾ قَالَ مَا مَنَعَكَ

لِاٰدَمَ	فَسَجَدُوْۤا	اِلَّاۤ	اِبْلِیْسَ	لَمْ یَكُنْ	مِّنَ السّٰجِدِیْنَ ﴿۱۱﴾	قَالَ	مَا	مَنَعَكَ
آدم کو	تو انہوں نے سجدہ کیا	سوائے	ابلیس (کے)	وہ نہیں ہوا	سجدہ کرنے والوں میں سے	فرمایا	کس چیز نے	روکا تجھے

تو ابلیس کے سوا سب نے سجدہ کیا، وہ سجدہ کرنے والوں میں سے نہ ہوا ○ اللہ نے فرمایا: جب میں نے تجھے حکم دیا تھا تو تجھے

اَلَّا تَسْجُدَ اِذْ اَمَرْتُكَ ؕ قَالَ اَنَا خَیْرٌ مِّنْهُ ۚ خَلَقْتَنِیْ مِنْ نَّارٍ

اَلَّا تَسْجُدَ	اِذْ	اَمَرْتُكَ	قَالَ	اَنَا	خَیْرٌ	مِّنْهُ	خَلَقْتَنِیْ	مِنْ نَّارٍ [1]
کہ تو نے سجدہ نہ کیا	جب	میں نے حکم دیا تمہیں	(ابلیس نے) کہا	میں	بہتر (ہوں)	اس سے	تو نے بنایا مجھے	آگ سے

سجدہ کرنے سے کس چیز نے روکا؟ ابلیس نے کہا: میں اس سے بہتر ہوں۔ تو نے مجھے آگ سے بنایا

وَّ خَلَقْتَهٗ مِنْ طِیْنٍ ﴿۱۲﴾ قَالَ فَاهْبِطْ مِنْهَا فَمَا یَكُوْنُ لَكَ اَنْ

وَّ	خَلَقْتَهٗ	مِنْ طِیْنٍ ﴿۱۲﴾	قَالَ	فَاهْبِطْ	مِنْهَا	فَمَا یَكُوْنُ	لَكَ	اَنْ
اور	بنایا اسے	مٹی سے	(اللہ نے) فرمایا	پس تو اتر جا	اس (جنت) سے	تو (جائز) نہیں ہے	تیرے لئے	کہ

اور اسے مٹی سے بنایا ○ اللہ نے فرمایا: تو یہاں سے اُتر جا، پس تیرے لئے جائز نہیں کہ

---

① اس سے ابلیس کی مراد یہ تھی کہ آگ مٹی سے افضل اور اعلیٰ ہے تو جس کی اصل آگ ہو گی وہ اس سے افضل ہو گا جس کی اصل مٹی ہو اور شیطان کا یہ خیال غلط تھا کیونکہ افضل وہ ہے جسے مالک و مولیٰ فضیلت دے، اللہ عَزَّوَجَلَّ کے حضور فضیلت کا معیار مالک کی اطاعت و فرمانبرداری ہے۔

تَتَكَبَّرَ فِيْهَا فَاخْرُجْ اِنَّكَ مِنَ الصّٰغِرِيْنَ ۝۱۳ قَالَ اَنْظِرْنِيْۤ اِلٰى يَوْمِ

تَتَكَبَّرَ	فِيْهَا	فَاخْرُجْ	اِنَّكَ	مِنَ الصّٰغِرِيْنَ ۝۱۳	قَالَ	اَنْظِرْنِيْۤ	اِلٰى يَوْمِ
تو تکبر کرے	اس (جنت) میں	پس نکل جا	بیشک تو	ذلت والوں میں سے (ہے)	(ابلیس نے) کہا	تو مہلت دیدے مجھے	(اس) دن تک

تو اس مقام میں تکبر کرے، نکل جا، بیشک تو ذلت والوں میں سے ہے ۝ شیطان نے کہا: تو مجھے اس دن تک مہلت دیدے

يُبْعَثُوْنَ ۝۱۴ قَالَ اِنَّكَ مِنَ الْمُنْظَرِيْنَ ۝۱۵ قَالَ فَبِمَاۤ اَغْوَيْتَنِيْ

يُبْعَثُوْنَ ۝۱۴	قَالَ	اِنَّكَ	مِنَ الْمُنْظَرِيْنَ ۝۱۵	قَالَ	فَبِمَاۤ	اَغْوَيْتَنِيْ ①
(جس میں) لوگ اٹھائے جائیں گے	(اللہ نے) فرمایا	بیشک تو	مہلت دیئے ہوؤں میں سے (ہے)	کہا	تو (اس کی) قسم کہ	تونے گمراہ کیا مجھے

جس میں لوگ اٹھائے جائیں گے ۝ اللہ نے فرمایا: تجھے مہلت ہے ۝ شیطان نے کہا: مجھے اِس کی قسم کہ تونے مجھے گمراہ کیا،

لَاَقْعُدَنَّ لَهُمْ صِرَاطَكَ الْمُسْتَقِيْمَ ۝۱۶ ثُمَّ لَاٰتِيَنَّهُمْ مِّنْۢ بَيْنِ اَيْدِيْهِمْ وَ

لَاَقْعُدَنَّ	لَهُمْ	صِرَاطَكَ الْمُسْتَقِيْمَ ۝۱۶	ثُمَّ	لَاٰتِيَنَّهُمْ	مِّنْۢ بَيْنِ اَيْدِيْهِمْ ②	وَ
میں ضرور تاک میں بیٹھوں گا	ان کی	تیرے سیدھے راستے پر	پھر	میں ضرور آؤں گا ان کے پاس	ان کے آگے سے	اور

میں ضرور تیرے سیدھے راستہ پر لوگوں کی تاک میں بیٹھوں گا ۝ پھر ضرور میں ان کے آگے اور

مِنْ خَلْفِهِمْ وَعَنْ اَيْمَانِهِمْ وَعَنْ شَمَآئِلِهِمْ ؕ وَلَا تَجِدُ اَكْثَرَهُمْ

مِنْ خَلْفِهِمْ	وَ	عَنْ اَيْمَانِهِمْ	وَ	عَنْ شَمَآئِلِهِمْ	وَ	لَا تَجِدُ	اَكْثَرَهُمْ
ان کے پیچھے سے	اور	ان کے دائیں سے	اور	ان کے بائیں سے	اور	تو نہ پائے گا	ان میں سے اکثر (کو)

ان کے پیچھے اور ان کے دائیں اور ان کے بائیں سے ان کے پاس آؤں گا اور تو ان میں سے اکثر کو

شٰكِرِيْنَ ۝۱۷ قَالَ اخْرُجْ مِنْهَا مَذْءُوْمًا مَّدْحُوْرًا ؕ لَمَنْ تَبِعَكَ مِنْهُمْ

شٰكِرِيْنَ ۝۱۷	قَالَ	اخْرُجْ	مِنْهَا	مَذْءُوْمًا	مَّدْحُوْرًا	لَمَنْ	تَبِعَكَ	مِنْهُمْ
شکر کرنے والے	(اللہ نے) فرمایا	تو نکل جا	اس سے	ذلیل	مردود (ہوکر)	ضرور جو	پیروی کرے گا تیری	ان میں سے

شکر گزار نہ پائے گا ۝ اللہ نے فرمایا: تو یہاں سے ذلیل و مردود ہو کر نکل جا۔ بیشک ان میں سے جو تیری پیروی کرے گا

لَاَمْلَئَنَّ جَهَنَّمَ مِنْكُمْ اَجْمَعِيْنَ ۝۱۸ وَيٰۤاٰدَمُ اسْكُنْ اَنْتَ وَزَوْجُكَ الْجَنَّةَ

لَاَمْلَئَنَّ	جَهَنَّمَ	مِنْكُمْ اَجْمَعِيْنَ ۝۱۸ ③	وَ	يٰۤاٰدَمُ	اسْكُنْ	اَنْتَ	وَ	زَوْجُكَ	الْجَنَّةَ
میں ضرور بھر دوں گا	جہنم	تم سب سے	اور	اے آدم	رہو	تم	اور	تمہاری بیوی	جنت (میں)

تو میں ضرور تم سب سے جہنم بھر دوں گا ۝ اور اے آدم! تم اور تمہاری بیوی جنت میں رہو

---

① شیطان نے یہاں گمراہ کرنے کی نسبت اللہ عَزَّوَجَلَّ کی طرف کی، اِس میں یا تو شیطان نے خود کو مجبور محض مان کر یوں کہا یا پھر اللہ تعالیٰ کی بے ادبی کے طور پر اس طرح کہا۔

② سامنے سے مراد یہ ہے کہ میں ان کی دنیا کے متعلق وسوسے ڈالوں گا اور پیچھے سے مراد یہ ہے کہ ان کی آخرت کے متعلق وسوسے ڈالوں گا اور دائیں سے مراد یہ ہے کہ ان کے دین میں شبہات ڈالوں گا اور بائیں سے مراد یہ ہے کہ ان کو گناہوں کی طرف راغب کروں گا۔

③ اس سے معلوم ہوا کہ دوزخ میں شیطان، جنات اور انسان سب ہی جائیں گے اور اللہ تعالیٰ ان سے جہنم کو بھر دے گا۔

فَكُلَا مِنْ حَيْثُ شِئْتُمَا وَلَا تَقْرَبَا هٰذِهِ الشَّجَرَةَ فَتَكُوْنَا مِنَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۱۹﴾

فَكُلَا	مِنْ حَيْثُ	شِئْتُمَا	وَ	لَا تَقْرَبَا	هٰذِهِ الشَّجَرَةَ	فَتَكُوْنَا	مِنَ الظّٰلِمِيْنَ ۱۹
تو دونوں کھاؤ	جہاں سے	تم چاہو	اور	تم دونوں قریب نہ جانا	اس درخت (کے)	(اگر گئے) تو ہو جاؤ گے	حد سے بڑھنے والوں میں سے

پھر اُس میں سے جہاں چاہو کھاؤ اور اُس درخت کے پاس نہ جانا ورنہ حد سے بڑھنے والوں میں سے ہو جاؤ گے ○

فَوَسْوَسَ لَهُمَا الشَّيْطٰنُ لِيُبْدِيَ لَهُمَا مَا وٗرِيَ عَنْهُمَا مِنْ

فَوَسْوَسَ	لَهُمَا	الشَّيْطٰنُ	لِيُبْدِيَ	لَهُمَا	مَا	وٗرِيَ	عَنْهُمَا	مِنْ
پھر وسوسہ ڈالا	ان دونوں کو	شیطان (نے)	تاکہ ظاہر کر دے	ان کے لئے	وہ جو	چھپائی گئیں	ان دونوں سے	سے (یعنی)

پھر شیطان نے انہیں وسوسہ ڈالا تاکہ ان پر ان کی چھپی ہوئی

سَوْاٰتِهِمَا وَقَالَ مَا نَهٰىكُمَا رَبُّكُمَا عَنْ هٰذِهِ الشَّجَرَةِ اِلَّاۤ اَنْ تَكُوْنَا

سَوْاٰتِهِمَا	وَ	قَالَ	مَا نَهٰىكُمَا	رَبُّكُمَا	عَنْ هٰذِهِ الشَّجَرَةِ	اِلَّاۤ	اَنْ	تَكُوْنَا
ان کی شرمگاہیں	اور	کہنے لگا	نہیں منع کیا تمہیں	تمہارے رب (نے)	اس درخت سے	مگر	(اس لیے) کہ	تم (نہ) ہو جاؤ

شرم کی چیزیں کھول دے اور کہنے لگا تمہیں تمہارے رب نے اس درخت سے اسی لیے منع فرمایا ہے کہ کہیں تم

مَلَكَيْنِ اَوْ تَكُوْنَا مِنَ الْخٰلِدِيْنَ ﴿۲۰﴾ وَقَاسَمَهُمَاۤ اِنِّيْ لَكُمَا

مَلَكَيْنِ	اَوْ	تَكُوْنَا	مِنَ الْخٰلِدِيْنَ ۲۰	وَ	قَاسَمَهُمَاۤ	اِنِّيْ	لَكُمَا
فرشتے	یا	(نہ) ہو جاؤ	ہمیشہ رہنے والوں سے	اور	اس نے قسم کھائی ان دونوں سے	کہ میں	تمہارے لئے

فرشتے نہ بن جاؤ یا تم ہمیشہ زندہ رہنے والے نہ بن جاؤ ○ اور ان دونوں سے قسم کھا کر کہا کہ بیشک میں

لَمِنَ النّٰصِحِيْنَ ﴿۲۱﴾ فَدَلّٰىهُمَا بِغُرُوْرٍ ۚ فَلَمَّا ذَاقَا الشَّجَرَةَ بَدَتْ

لَمِنَ النّٰصِحِيْنَ ۲۱	فَدَلّٰىهُمَا	بِغُرُوْرٍ	فَلَمَّا	ذَاقَا	الشَّجَرَةَ	بَدَتْ
ضرور خیر خواہوں میں سے (ہوں)	تو وہ اتار لایا ان دونوں کو	دھوکے سے	پھر جب	دونوں نے چکھ لیا	درخت (کا پھل)	(تو) ظاہر ہو گئیں

تم دونوں کا خیر خواہ ہوں ○ تو وہ دھوکا دے کر ان دونوں کو اُتار لایا پھر جب انہوں نے اس درخت کا پھل کھایا تو

لَهُمَا سَوْاٰتُهُمَا وَطَفِقَا يَخْصِفٰنِ عَلَيْهِمَا مِنْ وَّرَقِ الْجَنَّةِ ؕ وَنَادٰىهُمَا رَبُّهُمَاۤ

لَهُمَا	سَوْاٰتُهُمَا	وَ	طَفِقَا يَخْصِفٰنِ	عَلَيْهِمَا	مِنْ وَّرَقِ الْجَنَّةِ	وَ	نَادٰىهُمَا	رَبُّهُمَاۤ
ان دونوں کے لئے	ان کی شرمگاہیں	اور	وہ چپکانے لگ گئے	ان پر	جنت کے پتوں سے	اور	فرمایا انہیں	ان کے رب (نے)

ان کی شرم کے مقام ان پر کھل گئے اور وہ جنت کے پتے ان پر ڈالنے لگے اور انہیں ان کے رب نے فرمایا:

اَلَمْ اَنْهَكُمَا عَنْ تِلْكُمَا الشَّجَرَةِ وَاَقُلْ لَّكُمَاۤ اِنَّ الشَّيْطٰنَ لَكُمَا عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ﴿۲۲﴾

اَلَمْ اَنْهَكُمَا	عَنْ تِلْكُمَا الشَّجَرَةِ	وَ	اَقُلْ	لَّكُمَاۤ	اِنَّ	الشَّيْطٰنَ	لَكُمَا	عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ۲۲
کیا میں نے منع نہیں کیا تھا تمہیں	اس درخت سے	اور	(نہیں) کہا	تم سے	کہ	شیطان	تمہارا	کھلا دشمن (ہے)

کیا میں نے تمہیں اس درخت سے منع نہیں کیا تھا؟ اور میں نے تم سے یہ نہ فرمایا تھا کہ شیطان تمہارا کھلا دشمن ہے؟ ○

قَالَا رَبَّنَا ظَلَمْنَآ اَنْفُسَنَا ۫ وَ اِنْ لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا وَ

قَالَا	رَبَّنَا	ظَلَمْنَآ ①	اَنْفُسَنَا	وَ	اِنْ	لَّمْ تَغْفِرْ	لَنَا	وَ
دونوں نے عرض کی	اے ہمارے رب	ہم نے زیادتی کی	اپنی جانوں (پر)	اور	اگر	تو نے مغفرت نہ فرمائی	ہماری	اور

دونوں نے عرض کی: اے ہمارے رب! ہم نے اپنی جانوں پر زیادتی کی اور اگر تو نے ہماری مغفرت نہ فرمائی اور

تَرْحَمْنَا لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ﴿٢٣﴾ قَالَ اهْبِطُوْا بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ ۚ

تَرْحَمْنَا	لَنَكُوْنَنَّ	مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ﴿٢٣﴾	قَالَ	اهْبِطُوْا	بَعْضُكُمْ	لِبَعْضٍ	عَدُوٌّ
ہم پر رحم (نہ) کیا	(تو) ہم ضرور ہو جائیں گے	نقصان اٹھانے والوں میں سے	فرمایا	تم اتر جاؤ	تمہارے بعض	بعض کے	دشمن (ہیں)

ہم پر رحم نہ فرمایا تو ضرور ہم نقصان والوں میں سے ہو جائیں گے ○ اللہ نے فرمایا: تم اتر جاؤ، تم میں ایک دوسرے کا دشمن ہے

وَ لَكُمْ فِي الْاَرْضِ مُسْتَقَرٌّ وَّ مَتَاعٌ اِلٰى حِيْنٍ ﴿٢٤﴾ قَالَ فِيْهَا

وَ	لَكُمْ	فِي الْاَرْضِ	مُسْتَقَرٌّ	وَّ	مَتَاعٌ	اِلٰى حِيْنٍ ﴿٢٤﴾	قَالَ	فِيْهَا
اور	تمہارے لئے	زمین میں	ٹھہرنا (یا) ٹھہرنے کی جگہ	اور	نفع اٹھانا (ہے)	ایک مدت تک	فرمایا	اس میں

اور تمہارے لئے زمین میں ایک وقت تک ٹھہرنا اور نفع اٹھانا ہے ○ (اللہ نے) فرمایا: تم اسی میں

تَحْيَوْنَ وَ فِيْهَا تَمُوْتُوْنَ وَ مِنْهَا تُخْرَجُوْنَ ﴿٢٥﴾ يٰبَنِيْۤ اٰدَمَ قَدْ اَنْزَلْنَا

تَحْيَوْنَ	وَ	فِيْهَا	تَمُوْتُوْنَ	وَ	مِنْهَا	تُخْرَجُوْنَ ﴿٢٥﴾	يٰبَنِيْۤ اٰدَمَ	قَدْ	اَنْزَلْنَا
تم جیو گے (زندگی گزارو گے)	اور	اس میں	تم مرو گے	اور	اس سے	تم نکالے جاؤ گے	اے آدم کی اولاد	بیشک	ہم نے اتارا

زندگی بسر کرو گے اور اسی میں مرو گے اور اسی سے اٹھائے جاؤ گے ○ اے آدم کی اولاد! بیشک ہم نے تمہاری طرف

عَلَيْكُمْ لِبَاسًا يُّوَارِيْ سَوْاٰتِكُمْ وَ رِيْشًا ؕ وَ لِبَاسُ التَّقْوٰى ۙ ذٰلِكَ

عَلَيْكُمْ	لِبَاسًا ②	يُّوَارِيْ	سَوْاٰتِكُمْ	وَ	رِيْشًا	وَ	لِبَاسُ التَّقْوٰى ③	ذٰلِكَ
تم پر	ایک لباس	وہ چھپاتا ہے	تمہاری شرمگاہیں	اور	زیب و زینت (کا لباس اتارا)	اور	پرہیز گاری کا لباس	یہ

ایک لباس وہ اُتارا جو تمہاری شرم کی چیزیں چھپاتا ہے اور (ایک لباس وہ جو) زیب و زینت ہے اور پرہیز گاری کا لباس سب سے

خَيْرٌ ؕ ذٰلِكَ مِنْ اٰيٰتِ اللّٰهِ لَعَلَّهُمْ يَذَّكَّرُوْنَ ﴿٢٦﴾ يٰبَنِيْۤ اٰدَمَ لَا يَفْتِنَنَّكُمُ الشَّيْطٰنُ

خَيْرٌ	ذٰلِكَ	مِنْ اٰيٰتِ اللّٰهِ	لَعَلَّهُمْ	يَذَّكَّرُوْنَ ﴿٢٦﴾	يٰبَنِيْۤ اٰدَمَ	لَا يَفْتِنَنَّكُمُ	الشَّيْطٰنُ
سب سے بہتر (ہے)	یہ	اللہ کی نشانیوں میں سے	تاکہ وہ	نصیحت حاصل کریں	اے آدم کی اولاد	فتنہ میں نہ ڈال دے تمہیں	شیطان

بہتر ہے۔ یہ اللہ کی نشانیوں میں سے ہے تاکہ وہ نصیحت حاصل کریں ○ اے آدم کی اولاد! تمہیں شیطان فتنہ میں نہ ڈالے

① اِس آیت میں اپنی جانوں پر زیادتی کرنے سے مراد گناہ کرنا نہیں بلکہ اپنا نقصان کرنا ہے اور وہ اس طرح کہ جنت کی بجائے زمین پر آنا پڑا اور وہاں کی آرام کی زندگی کی جگہ یہاں مشقت کی زندگی اختیار کرنا پڑی۔ حضرت آدم عَلَیْہِ السَّلَام نے اپنی لغزش کے بعد جس طرح دعا فرمائی اس میں مسلمانوں کے لئے یہ تربیت ہے کہ ان سے جب کوئی غلطی سرزد ہو جائے تو وہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں ندامت کا اظہار کرتے ہوئے اس کا اعتراف کریں اور اللہ تعالیٰ سے مغفرت و رحمت کا انتہائی لجاجت کے ساتھ سوال کریں تاکہ اللہ تعالیٰ ان کا گناہ بخش دے اور ان پر اپنا رحم فرمائے۔

② اس سے معلوم ہوا کہ زمینی مخلوق میں لباس صرف انسانوں کے لئے بنایا گیا اسی لئے جانور بے لباس ہی ہوتے ہیں۔ ستر عورت چھپانے کے قابل لباس پہننا فرض ہے اور لباسِ زینت پہننا مستحب ہے۔ لباس اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بہت بڑی نعمت ہے اس لئے اس کے پہننے پر اللہ عَزَّوَجَلَّ کا شکر ادا کرنا چاہئے۔

③ لباسِ تقویٰ کا مطلب ہے "برے عقائد اور برے اعمال کو ترک کر دینا اور پاکیزہ سیرت اپنانا"، جس طرح کپڑوں کا لباس انسان کو سردی، گرمی اور برسات کے موسموں کی شدت سے محفوظ رکھتا ہے اسی طرح تقویٰ کا لباس انسان کو اخروی عذاب سے بچاتا ہے۔

كَمَآ اَخْرَجَ اَبَوَيْكُمْ مِّنَ الْجَنَّةِ يَنْزِعُ عَنْهُمَا لِبَاسَهُمَا لِيُرِيَهُمَا

كَمَآ	اَخْرَجَ	اَبَوَيْكُمْ	مِّنَ الْجَنَّةِ	يَنْزِعُ	عَنْهُمَا	لِبَاسَهُمَا	لِيُرِيَهُمَا
جیسے	اس نے نکال دیا	تمہارے ماں باپ (کو)	جنت سے	اس نے اتروا دیا	ان سے	ان کا لباس	تاکہ وہ دکھادے انہیں

جیسے اس نے تمہارے ماں باپ کو جنت سے نکال دیا، ان دونوں سے ان کے لباس اتروا دیئے تاکہ انہیں

سَوْاٰتِهِمَا ؕ اِنَّهٗ يَرٰىكُمْ هُوَ وَقَبِيْلُهٗ مِنْ حَيْثُ لَا تَرَوْنَهُمْ ؕ اِنَّا جَعَلْنَا

سَوْاٰتِهِمَا	اِنَّهٗ	يَرٰىكُمْ	هُوَ	وَ	قَبِيْلُهٗ	مِنْ حَيْثُ	لَا تَرَوْنَهُمْ	اِنَّا	جَعَلْنَا
ان کی شرمگاہیں	بیشک وہ	دیکھتا ہے تمہیں	وہ	اور	اس کا قبیلہ	جہاں سے	تم نہیں دیکھتے انہیں	بیشک	ہم نے بنا دیا

ان کی شرم کی چیزیں دکھادے۔ بیشک وہ خود اور اس کا قبیلہ تمہیں وہاں سے دیکھتے ہیں جہاں سے تم انہیں نہیں دیکھتے۔ بیشک ہم نے

الشَّيٰطِيْنَ اَوْلِيَآءَ لِلَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿۲۷﴾

الشَّيٰطِيْنَ	اَوْلِيَآءَ	لِلَّذِيْنَ	لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿۲۷﴾
شیطانوں (کو)	دوست	ان لوگوں کا جو	ایمان نہیں لاتے

شیطانوں کو ایمان نہ لانے والوں کا دوست بنا دیا ہے ○

پارہ 14، الحجر: 39 تا 43

قَالَ رَبِّ بِمَآ اَغْوَيْتَنِيْ لَاُزَيِّنَنَّ لَهُمْ فِي الْاَرْضِ وَ

قَالَ	رَبِّ	بِمَآ	اَغْوَيْتَنِيْ	لَاُزَيِّنَنَّ	لَهُمْ	فِي الْاَرْضِ	وَ
عرض کی	اے میرے رب	(اس بات کی) قسم کہ	تو نے گمراہ کیا مجھے	ضرور میں خوشنما بنا دوں گا (نافرمانی)	ان کے لئے	زمین میں	اور

اس نے کہا: اے رب میرے! مجھے اس بات کی قسم کہ تو نے مجھے گمراہ کیا، میں ضرور زمین میں لوگوں کیلئے (نافرمانی) خوشنما بنا دوں گا اور

لَاُغْوِيَنَّهُمْ اَجْمَعِيْنَ ﴿۳۹﴾ اِلَّا عِبَادَكَ مِنْهُمُ الْمُخْلَصِيْنَ ﴿۴۰﴾ قَالَ هٰذَا صِرَاطٌ

لَاُغْوِيَنَّهُمْ اَجْمَعِيْنَ ﴿۳۹﴾	اِلَّا	عِبَادَكَ	مِنْهُمُ	الْمُخْلَصِيْنَ ﴿۴۰﴾ [1]	قَالَ	هٰذَا	صِرَاطٌ
ضرور میں گمراہ کر دوں گا ان سب کو	سوائے	تیرے (ان) بندوں (کے جو)	ان میں سے	چنے ہوئے (ہیں)	فرمایا	یہ	راستہ

میں ضرور ان سب کو گمراہ کر دوں گا ○ سوائے اُن کے جو اِن میں سے تیرے چنے ہوئے بندے ہیں ○ اللہ نے فرمایا: یہ

عَلَيَّ مُسْتَقِيْمٌ ﴿۴۱﴾ اِنَّ عِبَادِيْ لَيْسَ لَكَ عَلَيْهِمْ سُلْطٰنٌ

عَلَيَّ	مُسْتَقِيْمٌ ﴿۴۱﴾ [2]	اِنَّ	عِبَادِيْ	لَيْسَ	لَكَ	عَلَيْهِمْ	سُلْطٰنٌ
میری طرف (آتا ہے)	سیدھا	بیشک	میرے بندے	نہیں ہے	تیرے لئے	ان پر	کچھ قابو

میری طرف آنے والا سیدھا راستہ ہے ○ بیشک میرے بندوں پر تیرا کچھ قابو

---

① یہاں تک ابلیس کا جو کلام مذکور ہوا اس کا مطلب یہ نہیں کہ ابلیس لوگوں کو جبری طور پر یا زبردستی اپنا پیروکار بنا لے گا بلکہ مراد یہ ہے کہ (اس کے بہکانے پر) لوگ خود اپنے اختیار سے اس کی پیروی کریں گے۔

② مفسرین نے اس آیت کے مختلف معنی بیان فرمائے ہیں۔ (1) یہ راستہ اپنے اوپر چلنے والے کو سیدھا چلاتا ہے یہاں تک کہ اس پر چل کر وہ جنت میں پہنچ جاتا ہے۔ (2) دلائل کے ساتھ لوگوں کی سیدھے راستے کی طرف رہنمائی کرنا ہمارے ذمے ہے۔ (3) اخلاص مجھ تک پہنچنے کا سیدھا راستہ ہے۔ (4) چنے ہوئے بندوں کا ابلیس کے بہکاوے سے بچ جانا وہ راستہ ہے جو سیدھا اللہ تعالیٰ تک پہنچا دیتا ہے۔

إِلَّا مَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ الْغٰوِيْنَ ﴿۴۲﴾ وَ إِنَّ جَهَنَّمَ لَمَوْعِدُهُمْ أَجْمَعِيْنَ ﴿۴۳﴾

لَمَوْعِدُهُمْ أَجْمَعِيْنَ ﴿۴۳﴾	جَهَنَّمَ	إِنَّ	وَ	مِنَ الْغٰوِيْنَ ﴿۴۲﴾	اتَّبَعَكَ	مَنِ	إِلَّا
ضرور ان سب کے وعدے کی جگہ (ہے)	جہنم	بیشک	اور	گمراہوں میں سے	پیچھے چلیں تیرے	جو	مگر

نہیں سوائے ان گمراہوں کے جو تیرے پیچھے چلیں ○ اور بیشک جہنم ان سب کا وعدہ ہے ○

پارہ15، الکہف:50

وَ إِذْ قُلْنَا لِلْمَلٰٓئِكَةِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ فَسَجَدُوْٓا إِلَّآ إِبْلِيْسَ

إِبْلِيْسَ	إِلَّآ	فَسَجَدُوْٓا	لِاٰدَمَ	اسْجُدُوْا	لِلْمَلٰٓئِكَةِ	قُلْنَا	إِذْ	وَ
ابلیس (کے)	سوائے	تو انہوں نے سجدہ کیا	آدم کو	سجدہ کرو	فرشتوں سے	ہم نے کہا	جب	اور

اور یاد کرو جب ہم نے فرشتوں سے فرمایا: آدم کو سجدہ کرو تو سب نے سجدہ کیا سوائے ابلیس کے،

كَانَ مِنَ الْجِنِّ فَفَسَقَ عَنْ أَمْرِ رَبِّهٖ ۗ أَفَتَتَّخِذُوْنَهٗ وَ ذُرِّيَّتَهٗ

ذُرِّيَّتَهٗ	وَ	أَفَتَتَّخِذُوْنَهٗ	عَنْ أَمْرِ رَبِّهٖ	فَفَسَقَ	مِنَ الْجِنِّ	كَانَ
اس کی اولاد (کو)	اور	تو کیا تم بناتے ہو اسے	اپنے رب کے حکم سے	تو وہ نکل گیا	جنوں میں سے	وہ تھا

وہ جنوں میں سے تھا تو وہ اپنے رب کے حکم سے نکل گیا تو (اے لوگو!) کیا تم اسے اور اس کی اولاد کو

أَوْلِيَآءَ مِنْ دُوْنِيْ وَ هُمْ لَكُمْ عَدُوٌّ ۗ بِئْسَ لِلظّٰلِمِيْنَ بَدَلًا ﴿۵۰﴾

بَدَلًا ﴿۵۰﴾	لِلظّٰلِمِيْنَ	بِئْسَ	عَدُوٌّ	لَكُمْ	هُمْ	وَ	مِنْ دُوْنِيْ	أَوْلِيَآءَ
بدلہ	ظالموں کے لئے	کیا ہی برا (ہے)	دشمن (ہیں)	تمہارے	وہ	اور (حالانکہ)	میرے سوا	دوست

میرے سوا دوست بناتے ہو حالانکہ وہ تمہارے دشمن ہیں، ظالموں کیلئے کیا ہی برا بدلہ ہے ○

ذہن نشین کیجیے

﴿1﴾... حضرت آدم عَلَیْہِ السَّلَام سب سے پہلے انسان ہیں۔

﴿2﴾... اللہ تعالیٰ نے انسان کو مٹی سے بنایا۔

﴿3﴾... شیطان ہمارا کھلا دشمن ہے۔

﴿4﴾... انسان سے جب گناہ سرزد ہو جائے تو اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں گناہ کا اقرار کرتے ہوئے ندامت و شرمندگی سے بخشش و مغفرت کا سوال کرے۔

﴿5﴾... تکبر شیطانی صفت ہے۔

﴿6﴾... اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم عَلَیْہِ السَّلَام کو علم کے سبب فرشتوں سے افضل فرمایا۔

﴿7﴾... جسم کو چھپانا انسانی فطرت میں داخل ہے۔

﴿8﴾... اللہ تعالیٰ نے انسانوں کو شیطان کے فتنے سے خبردار کیا ہے۔

﴿9﴾... "بے ایمان" شیطان کے دوست ہیں۔

﴿10﴾... اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کے سبب شیطان قیامت تک لعنت کا مستحق قرار پایا۔

ذہنی مشق

سوالات کے جوابات دیجئے:

سوال 1: سورۂ اعراف کی آیت نمبر 11 میں کون سی تین باتوں کا تذکرہ ہے؟

جواب: ____________________

____

سوال 2: حضرت آدم عَلَیْہِ السَّلَام اور حضرت حوا رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہَا کو کس چیز سے بنایا گیا؟

جواب: ____________________

____

سوال 3: شیطان نے سجدے کا انکار کرتے ہوئے کون سا متکبرانہ جملہ بولا؟

جواب: ____________________

____

سوال 4: شیطان کو تکبر کی کیا سزا ملی؟

جواب: ____________________

____

سوال 5: لوگوں کو بہکانے کے لیے شیطان نے کن الفاظ میں اپنے عزم کا اظہار کیا؟

جواب: ____________________

____

سوال 6: شیطان کے فریب میں آ کر اس کی پیروی کرنے والوں کو کیا سزا ملے گی؟

جواب: ____________________

____

سوال 7: سورۂ اعراف کی آیت نمبر 26 میں کون سی عظیم نعمت کا ذکر ہے؟

جواب: ____________________

____

سوال 8: شیطان لوگوں کو گمراہ کرنے کے لیے کہاں تاک میں بیٹھتا ہے؟

جواب: ______

سوال 9: سب سے پہلے جھوٹی قسم کس نے کھائی؟

جواب: ______

نیچے دیئے گئے الفاظ کو جملوں میں استعمال کیجیے:

1	ابوالبشر	
2	شیطان، آگ	
3	فرشتے، سجدہ	
4	جنت، درخت	
5	ابلیس، جِنوں	
6	بے حیائی، لباس	
7	جن، فساد	

اپنا جائزہ لیجیے:

﴿1﴾... آپ شیطان کے بہکاوے میں آکر نیکیاں تو نہیں چھوڑ دیتے؟

﴿2﴾... آپ کسی کو خود سے کم تر تو نہیں سمجھتے؟

﴿3﴾... آپ بھی شیطان کی طرح کسی کی نعمت دیکھ کر اس سے چھن جانے کی تمنا تو نہیں کرتے؟

﴿4﴾... کیا کوئی آپ کی وجہ سے گناہ میں مبتلا تو نہیں ہوتا؟

﴿5﴾... کیا آپ میں غلطی پر اَڑ جانے کی بری عادت تو نہیں؟

کرنے کے کام

﴿1﴾... سورۂ اعراف میں مذکور حضرت آدم عَلَیْہِ السَّلَام اور حضرت حوا رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہَا کی دعا ترجمے کے ساتھ یاد کیجیے۔

﴿2﴾... زمین پر تشریف لانے کے بعد حضرت آدم عَلَیْہِ السَّلَام کے چند کام لکھیے۔

﴿3﴾... حضرت آدم عَلَیْہِ السَّلَام کا قصہ یاد کرکے گھر والوں کو سنائیے۔

دستخط ٹیچر: ______ دستخط سرپرست: ______

اَصحابِ کہف

اصحابِ کہف اُفْسُوس نامی شہر کے شُرفاء و معززین میں سے مسلمان اور نیک لوگ تھے۔ ان کے زمانے میں دقیانوس نامی ظالم و جابر بادشاہ تھا جو لوگوں کو بت پرستی پر مجبور کرتا اور جو بت پرستی پر راضی نہ ہوتا اُسے قتل کر دیا کرتا تھا۔ جب بادشاہ کو اصحاب کہف کے متعلق بتایا گیا کہ وہ بتوں کی پوجا نہیں کرتے تو اُس نے انہیں اپنے دربار میں بلا کر اس کی وجہ دریافت کی۔ اصحاب کہف نے بادشاہ کے دربار میں بتوں کی عبادت کرنے سے انکار اور اللہ تعالیٰ کی عبادت کا اقرار کیا۔ اس پر بادشاہ نے انہیں کچھ دنوں کی مہلت دی اور دوسرے شہر چلا گیا کہ واپسی پر تمہارا فیصلہ کروں گا۔ اسی دوران اصحاب کہف نے بادشاہ سے اپنا ایمان بچانے کی خاطر شہر چھوڑنے کا فیصلہ کیا اور وہاں سے چل پڑے۔ راستے میں ان کی ملاقات ایک چرواہے سے ہوئی جو اپنا ایمان بچانے کے لیے شہر سے باہر جا رہا تھا، اس کے ساتھ ایک کتا بھی تھا، چرواہا اپنے کتے سمیت ان کے ساتھ ہو گیا۔[1] دورانِ سفر ایک غار میں آرام کرنے کی غرض سے لیٹے، غار میں جانے کے بعد ان کے ساتھ کئی عجیب و غریب واقعات ہوئے۔[2]

(1) یہ لوگ غار میں تین سو نو (309) سال تک سوتے رہے۔[3]

(2) تین سو نو سال کے بعد جب اللہ تعالیٰ نے انہیں بیدار فرمایا تو نہ صرف ان کے بدن سلامت تھے بلکہ ان کے کپڑے، پیسے یہاں تک کہ ان کا کتا بھی سلامت تھا۔

(3) وہ غار میں اس طرح سو رہے تھے کہ اگر کوئی انہیں دیکھتا تو بیدار گمان کرتا۔[4]

(4) اللہ تعالیٰ کے حکم سے سورج نکلتے وقت غار سے دائیں طرف ہو جاتا اور غروب ہوتے وقت بائیں طرف ہو جاتا تھا اس طرح یہ نیک لوگ غار کے کھلے حصے میں لیٹنے کے باوجود سورج کی شعاعوں سے محفوظ رہے۔[5]

جب بادشاہ دقیانوس واپس آیا تو اُسے جستجو سے معلوم ہوا کہ وہ لوگ ایک غار میں چلے گئے ہیں۔ اُس نے حکم دیا کہ غار کے منہ پر دیوار بنا کر اُسے بند کر دیا جائے تاکہ وہ لوگ کبھی غار سے نکل نہ سکیں اور اسی میں ہلاک ہو جائیں۔ بادشاہ کے دو درباری تھے جو بہت نیک تھے انہوں نے ان اصحاب کے نام، تعداد اور مکمل حالات ایک تختی پر لکھ کر اسے صندوق میں رکھوائے اور اس صندوق کو دیوار کی بنیاد میں محفوظ کروا دیا۔[6] قوی ترین قول کے مطابق اصحابِ کہف کی تعداد سات ہے اور آٹھواں اُن کا کتا تھا۔[7] ان کے ناموں میں اختلاف ہے۔ حضرت عبدُاللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْهُمَا کی روایت کے مطابق ان کے نام یہ ہیں: (1) مکسلمینا (2) یملیخا (3) مرطونس (4) بینونس (5) ساریونس (6) ذونوانس (7) کشفیططنونس اور اُن کے کتے کا نام قطمیر ہے۔ رقیم اس وادی کا نام ہے جس میں اصحابِ کہف ہیں۔

کچھ عرصے کے بعد ظالم بادشاہ دقیانوس مر گیا۔ وقت گزرتا رہا، اس واقعے کے سینکڑوں سال بعد ایک عادل اور نیک بادشاہ "بیدروس" کا زمانہ آیا۔ اُس کے دورِ حکومت میں ایک گروہ مرنے کے بعد دوبارہ زندہ کیے جانے اور قیامت کا منکر ہو گیا۔ بیدروس اس صورتِ حال سے بہت پریشان تھا، اس نے دعا کی: یارب! کوئی ایسی نشانی ظاہر فرما جس سے لوگوں کو مرنے کے بعد دوبارہ اٹھنے اور قیامت کا یقین ہو جائے۔ اصحابِ کہف کی بیداری کی صورت میں اس کی دعا قبول ہوئی۔[8]

ایک چرواہے نے اپنی بکریاں ٹھہرانے کے لیے اِسی غار کا انتخاب کیا جس غار میں اصحاب کہف سو رہے تھے۔ اُس نے غار پر تعمیر دیوار گرا دی۔ دیوار کے گرتے ہی اس پر خوف طاری ہوا اور وہ وہاں سے فرار ہو گیا۔ اسی دوران اصحابِ کہف اللہ تعالیٰ کے حکم سے نیند سے بیدار ہو کر اٹھ بیٹھے کچھ گفتگو کے بعد انہوں نے اپنے ایک ساتھی "یملیخا" کو کھانا لینے کے لئے بھیجا اور اس سے کہا کہ خوب احتیاط سے کام لینا اور بادشاہ دقیانوس کے بارے میں بھی معلومات لیتے آنا۔[9]

یملیخا بازار گئے تو وہاں اسلامی علامات دیکھ کر بہت حیران ہوئے، آپ نے تندور والے کو اپنے دور کا سکہ دیا تو وہ سمجھا شاید اس شخص کے پاس کوئی پرانا خزانہ ہے، اس نے فوراً سپاہیوں کو اطلاع پہنچائی وہ آئے اور تفتیش شروع کر دی:

سپاہی: بتاؤ! خزانہ کہاں ہے؟

یملیخا: میرے پاس کوئی خزانہ نہیں۔ یہ میرا ہی سکہ ہے۔

سپاہی: اس سکے کو بند ہوئے برسوں گزر گئے ہیں اور تم اب تک جوان ہو؟

یملیخا: تم لوگ یہ بتاؤ کہ دقیانوس بادشاہ کا کیا حال ہے؟

سپاہی: زمین پر آج اس نام کا کوئی بادشاہ نہیں، البتہ سینکڑوں سال پہلے اس نام کا ایک بت پرست بادشاہ گزرا ہے۔

یملیخا: کل ہی تو میں اور میرے ساتھی اس کے خوف سے جان بچا کر بھاگے تھے۔ میرے ساتھی غار میں ہیں، چلو! میں تمہیں ان سے ملواتا ہوں۔

حاکمِ شہر سمیت کثیر لوگوں نے غار کا رُخ کیا۔ اُدھر اصحابِ کہف "یملیخا" کے انتظار میں تھے۔ جب انہوں نے بہت سی آوازیں سنیں تو سمجھے کہ شاید "یملیخا" گرفتار ہو گئے اور دقیانوس کی فوج انہیں گرفتار کرنے آرہی ہے اس لیے وہ نہایت اخلاص کے ساتھ ذکرِ الٰہی اور توبہ واستغفار میں مشغول ہو گئے۔[10]

یملیخا غار میں پہنچے اور اپنے ساتھیوں کو تمام قصہ سنایا، وہ بھی سمجھ گئے کہ ہم اللہ تعالیٰ کے حکم سے اتنا طویل زمانہ سوئے رہے۔ جب حاکمِ شہر غار کے کنارے پہنچا تو اس نے تانبے کا صندوق دیکھا، اسے کھلوایا تو اس میں سے ایک تختی برآمد ہوئی جس میں اصحابِ کہف اور ان کے کتے کا نام لکھا تھا اور یہ بھی لکھا تھا کہ یہ جماعت اپنے دین کی حفاظت کے لئے دقیانوس کے ڈر سے اس غار میں پناہ گزیں ہوئی، دقیانوس نے خبر پا کر ایک دیوار سے انہیں غار میں بند کر دینے کا حکم دیا، تختی لکھنے کی وجہ یہ ہے کہ جب کبھی یہ غار کھلے تو لوگوں کو ان کے بارے میں پتہ چل جائے۔

حاکمِ شہر نے اپنے بادشاہ بیدروس کو واقعے کی اطلاع دی، چنانچہ بادشاہ معززین اور سرداروں کو لے کر وہاں آیا۔ اصحابِ کہف نے غار سے نکل کر بادشاہ کو تمام واقعہ بیان کیا، بادشاہ نے سجدۂ شکر ادا کیا کہ اللہ تعالیٰ نے اس کی دعا قبول کرتے ہوئے اصحاب کہف کی صورت میں ایسی نشانی ظاہر فرمائی جس سے ہر شخص کو مرنے کے بعد زندہ ہونے اور قیامت کے قائم ہونے کا یقین ہو گیا۔

آخر میں اصحابِ کہف بادشاہ سے گلے ملے اور فرمایا: ہم آپ کو اللہ تعالیٰ کے سپرد کرتے ہیں، اللہ تعالیٰ آپ کی اور آپ کے

ملک کی حفاظت فرمائے۔اس کے بعد وہ غار میں جا کر سو گئے اور اسی حالت میں اللہ تعالیٰ نے انہیں وفات دی۔بادشاہ نے لکڑی کا صندوق بنوا کر اصحابِ کہف کے جسموں کو اس میں رکھوادیا۔اللہ تعالیٰ نے اصحابِ کہف کا ایسا رعب لوگوں کے دلوں میں پیدا کر دیا کہ کسی کی یہ مجال نہیں کہ وہ غار کے اندر داخل ہو سکے۔بادشاہ نے غار کے کنارے مسجد بنانے کا حکم دیا اور ایک خوشی کا دن معین کر دیا کہ ہر سال لوگ عید کی طرح وہاں آیا کریں۔(11)

اصحابِ کہف کے ناموں کی برکت:

اللہ تعالیٰ نے اصحابِ کہف کے ناموں میں بڑی برکتیں رکھی ہیں جن میں سے کچھ یہ ہیں:(1)اگر یہ نام لکھ کر دروازے پر لگادیئے جائیں تو مکان جلنے سے محفوظ رہتا ہے۔(2)مال پر رکھ دیئے جائیں تو چوری نہیں ہوتا۔(3) کشتی یا جہاز غرق نہیں ہوتا۔(4) بھاگا ہوا شخص واپس آجاتا ہے۔(5) کہیں آگ لگی ہو اور یہ اسماء کپڑے میں لپیٹ کر ڈال دیئے جائیں تو وہ بجھ جاتی ہے۔(6)بچے کے رونے، باری کے بخار، سر کا درد، اُمُّ الصِّبیان(خاص قسم کے دماغی جھٹکے اور دورے) خشکی و تری کے سفر میں جان و مال کی حفاظت، عقل کی تیزی اور قیدیوں کی آزادی کے لئے یہ اسماء لکھ کر تعویذ کی طرح بازو میں باندھے جائیں۔(12)

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

پارہ 15،الکہف:9تا26

اَمْ حَسِبْتَ اَنَّ اَصْحٰبَ الْكَهْفِ وَ الرَّقِیْمِ كَانُوْا مِنْ اٰیٰتِنَا عَجَبًا ۝۹ اِذْ

اَمْ	حَسِبْتَ	اَنَّ	اَصْحٰبَ الْكَهْفِ وَ الرَّقِیْمِ	كَانُوْا	مِنْ اٰیٰتِنَا	عَجَبًا ۝۹	اِذْ
کیا	تم نے سمجھا	کہ	پہاڑی غار اور جنگل کے کنارے والے	تھے	ہماری نشانیوں میں سے	ایک عجیب (نشانی)	جب

کیا تمہیں معلوم ہوا کہ پہاڑی غار اور جنگل کے کنارے والے وہ ہماری نشانیوں میں سے ایک عجیب نشانی تھے ○ جب

اَوَى الْفِتْیَةُ اِلَى الْكَهْفِ فَقَالُوْا رَبَّنَاۤ اٰتِنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً وَّ

اَوَى	الْفِتْیَةُ	اِلَى الْكَهْفِ	فَقَالُوْا	رَبَّنَاۤ	اٰتِنَا	مِنْ لَّدُنْكَ	رَحْمَةً	وَّ
پناہ لی	نوجوانوں (نے)	غار کی طرف (میں)	پھر کہنے لگے	اے ہمارے رب	ہمیں عطا فرما	اپنے پاس سے	رحمت	اور

ان نوجوانوں نے ایک غار میں پناہ لی، پھر کہنے لگے: اے ہمارے رب! ہمیں اپنے پاس سے رحمت عطا فرما اور

هَیِّئْ لَنَا مِنْ اَمْرِنَا رَشَدًا ۝۱۰ فَضَرَبْنَا عَلٰۤى اٰذَانِهِمْ فِی الْكَهْفِ سِنِیْنَ عَدَدًا ۝۱۱

هَیِّئْ	لَنَا	مِنْ اَمْرِنَا	رَشَدًا ۝۱۰	فَضَرَبْنَا	عَلٰۤى اٰذَانِهِمْ	فِی الْكَهْفِ	سِنِیْنَ عَدَدًا ۝۱۱
مہیا فرما	ہمارے لئے	ہمارے کام سے (میں)	ہدایت کے اسباب	تو ہم نے تھپکا	ان کے کانوں پر	غار میں	گنتی کے کئی سال

ہمارے لئے ہمارے معاملے میں ہدایت کے اسباب مہیا فرما ○ تو ہم نے اس غار میں ان کے کانوں پر گنتی کے کئی سال پردہ لگا رکھا ○

ثُمَّ بَعَثْنٰهُمْ لِنَعْلَمَ اَیُّ الْحِزْبَیْنِ اَحْصٰی لِمَا لَبِثُوْۤا اَمَدًا ﴿۱۲﴾ نَحْنُ

ثُمَّ	بَعَثْنٰهُمْ	لِنَعْلَمَ	اَیُّ الْحِزْبَیْنِ	اَحْصٰی	لِمَا لَبِثُوْۤا	اَمَدًا ﴿۱۲﴾	نَحْنُ
پھر	ہم نے اٹھایا، جگایا انہیں	تا کہ دیکھیں	دو گروہوں میں سے کس نے	زیادہ یاد رکھی	ان کے ٹھہرنے کی	مدت	ہم

پھر ہم نے انہیں جگایا تا کہ دیکھیں کہ دو گروہوں میں سے کون ان کے ٹھہرنے کی مدت زیادہ درست بتاتا ہے ○ ہم

نَقُصُّ عَلَیْكَ نَبَاَهُمْ بِالْحَقِّ ؕ اِنَّهُمْ فِتْیَةٌ اٰمَنُوْا بِرَبِّهِمْ

نَقُصُّ	عَلَیْكَ	نَبَاَهُمْ	بِالْحَقِّ	اِنَّهُمْ	فِتْیَةٌ	اٰمَنُوْا	بِرَبِّهِمْ
ہم بیان کرتے ہیں	تم پر (تمہارے سامنے)	ان کی خبر	حق کے ساتھ	بیشک وہ	کچھ جوان (تھے)	جو ایمان لائے	اپنے رب پر

آپ کے سامنے ان کا ٹھیک ٹھیک حال بیان کرتے ہیں۔ بیشک وہ کچھ جوان تھے جو اپنے رب پر ایمان لائے

وَزِدْنٰهُمْ هُدًی ﴿۱۳﴾ وَّرَبَطْنَا عَلٰی قُلُوْبِهِمْ اِذْ قَامُوْا فَقَالُوْا

وَ	زِدْنٰهُمْ	هُدًی ﴿۱۳﴾	وَّ	رَبَطْنَا	عَلٰی قُلُوْبِهِمْ	اِذْ	قَامُوْا	فَقَالُوْا
اور	ہم نے زیادہ کیا انہیں	ہدایت (میں)	اور	ہم نے گرہ لگادی	ان کے دلوں پر	جب	وہ کھڑے ہوئے	پھر انہوں نے کہا

اور ہم نے ان کی ہدایت میں اضافہ کر دیا ○ اور ہم نے ان کے دلوں کو قوت عطا فرمائی جب وہ کھڑے ہوگئے تو کہنے لگے:

رَبُّنَا رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ لَنْ نَّدْعُوَاۡ مِنْ دُوْنِهٖۤ اِلٰهًا لَّقَدْ

رَبُّنَا	رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ	لَنْ نَّدْعُوَاۡ	مِنْ دُوْنِهٖۤ	اِلٰهًا	لَّقَدْ
ہمارا رب (وہ ہے جو)	آسمانوں اور زمین کا رب (ہے)	ہم ہر گز عبادت نہیں کریں گے	اس کے سوا	کسی معبود (کی)	(اگر ایسا کیا تو) ضرور بیشک

ہمارا رب وہ ہے جو آسمانوں اور زمین کا رب ہے، ہم اس کے سوا کسی معبود کی عبادت ہر گز نہیں کریں گے۔ اگر ہم ایسا کریں

قُلْنَاۤ اِذًا شَطَطًا ﴿۱۴﴾ هٰۤؤُلَآءِ قَوْمُنَا اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِهٖۤ اٰلِهَةً ؕ لَوْ لَا

قُلْنَاۤ	اِذًا	شَطَطًا ﴿۱۴﴾	هٰۤؤُلَآءِ	قَوْمُنَا	اتَّخَذُوْا	مِنْ دُوْنِهٖۤ	اٰلِهَةً	لَوْ لَا
ہم نے کہی	اس وقت	حد سے بڑھی ہوئی بات	یہ	ہماری قوم (ہے)	انہوں نے بنالئے	اس کے سوا	معبود	کیوں نہیں

تو اس وقت ہم ضرور حد سے بڑھی ہوئی بات کہنے والے ہوں گے ○ یہ ہماری قوم ہے انہوں نے اللہ کے سوا اور معبود بنا رکھے ہیں،

یَاْتُوْنَ عَلَیْهِمْ بِسُلْطٰنٍۭ بَیِّنٍ ؕ فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰی عَلَی اللّٰهِ كَذِبًا ﴿۱۵﴾ وَ اِذِ

یَاْتُوْنَ عَلَیْهِمْ بِسُلْطٰنٍۭ بَیِّنٍ	فَمَنْ	اَظْلَمُ	مِمَّنِ	افْتَرٰی	عَلَی اللّٰهِ	كَذِبًا ﴿۱۵﴾	وَ	اِذِ
وہ لاتے ان پر کوئی روشن دلیل	تو کون	زیادہ ظالم	(اس) سے جو	بہتان باندھے	اللہ پر	جھوٹ	اور	جب

یہ ان پر کوئی روشن دلیل کیوں نہیں لاتے؟ تو اس سے بڑھ کر ظالم کون جو اللہ پر جھوٹ باندھے؟ ○ اور (آپس میں کہا:) جب

اعْتَزَلْتُمُوْهُمْ وَمَا یَعْبُدُوْنَ اِلَّا اللّٰهَ فَاْوٗۤا اِلَی الْكَهْفِ یَنْشُرْ لَكُمْ

اعْتَزَلْتُمُوْهُمْ	وَ	مَا	یَعْبُدُوْنَ	اِلَّا اللّٰهَ	فَاْوٗۤا	اِلَی الْكَهْفِ	یَنْشُرْ	لَكُمْ
تم الگ ہو جاؤ ان سے	اور	جن کی	وہ عبادت کرتے ہیں	اللہ کے سوا	تو پناہ لو	غار کی طرف	پھیلا دے گا	تمہارے لیے

تم ان لوگوں سے اور اللہ کے سوا جن کو یہ پوجتے ہیں ان سے جدا ہو جاؤ تو غار میں پناہ لو، تمہارا رب تمہارے لیے

رَبُّكُمْ مِّنْ رَّحْمَتِهٖ وَ يُهَيِّئْ لَكُمْ مِّنْ اَمْرِكُمْ مِّرْفَقًا ﴿۱۶﴾ وَ تَرَى

رَبُّكُمْ	مِّنْ رَّحْمَتِهٖ	وَ	يُهَيِّئْ	لَكُمْ	مِّنْ اَمْرِكُمْ	مِّرْفَقًا ﴿۱۶﴾	وَ	تَرَى
تمہارا رب	اپنی رحمت	اور	مہیا کر دے گا	تمہارے لئے	تمہارے کام سے (میں)	آسانی کا سامان	اور	تم دیکھو گے

اپنی رحمت پھیلا دے گا اور تمہارے کام میں تمہارے لئے آسانی مہیا کر دے گا O اور اے حبیب! تم

الشَّمْسَ اِذَا طَلَعَتْ تَّزٰوَرُ عَنْ كَهْفِهِمْ ذَاتَ الْيَمِيْنِ وَ اِذَا غَرَبَتْ

الشَّمْسَ	اِذَا	طَلَعَتْ	تَّزٰوَرُ	عَنْ كَهْفِهِمْ	ذَاتَ الْيَمِيْنِ	وَ	اِذَا	غَرَبَتْ
سورج (کو)	جب	وہ طلوع ہوتا ہے	(تو) مائل ہو کر نکل جاتا ہے	ان کی غار سے	دائیں طرف	اور	جب	وہ غروب ہوتا ہے

سورج کو دیکھو گے کہ جب نکلتا ہے تو ان کے غار کے دائیں جانب مائل ہو کر نکل جاتا ہے اور جب غروب ہوتا ہے

تَّقْرِضُهُمْ ذَاتَ الشِّمَالِ وَ هُمْ فِيْ فَجْوَةٍ مِّنْهُ ؕ ذٰلِكَ

تَّقْرِضُهُمْ	ذَاتَ الشِّمَالِ	وَ	هُمْ	فِيْ فَجْوَةٍ	مِّنْهُ	ذٰلِكَ
(تو) کترا کر نکل جاتا ہے ان سے	بائیں جانب	اور (حالانکہ)	وہ	کھلے حصے میں (ہوتے ہیں)	اس (غار) سے (کے)	یہ

تو ان سے بائیں طرف کترا کر گزر جاتا ہے حالانکہ وہ اس غار کے کھلے حصے میں ہیں۔ یہ

مِنْ اٰيٰتِ اللّٰهِ ؕ مَنْ يَّهْدِ اللّٰهُ فَهُوَ الْمُهْتَدِ ۚ وَ مَنْ يُّضْلِلْ

مِنْ اٰيٰتِ اللّٰهِ	مَنْ	يَّهْدِ	اللّٰهُ	فَهُوَ	الْمُهْتَدِ	وَ	مَنْ	يُّضْلِلْ
اللہ کی نشانیوں میں سے (ہے)	جسے	ہدایت دے	اللہ	تو وہی	ہدایت پانے والا (ہے)	اور	جسے	وہ گمراہ کر دے

اللہ کی نشانیوں میں سے ہے۔ جسے اللہ ہدایت دیتا ہے تو وہی ہدایت پانے والا ہے اور جسے وہ گمراہ کرے

فَلَنْ تَجِدَ لَهٗ وَلِيًّا مُّرْشِدًا ﴿۱۷﴾ وَ تَحْسَبُهُمْ اَيْقَاظًا وَّ

فَلَنْ تَجِدَ	لَهٗ	وَلِيًّا مُّرْشِدًا ﴿۱۷﴾	وَ	تَحْسَبُهُمْ	اَيْقَاظًا	وَّ
تو تم نہیں پاؤ گے	اس کے لئے	کوئی راہ دکھانے والا مددگار	اور	تم خیال کرو گے انہیں	جاگتے ہوئے	اور (حالانکہ)

تو تم ہرگز اس کیلئے کوئی راہ دکھانے والا مددگار نہ پاؤ گے O اور تم انہیں جاگتے ہوئے خیال کرو گے حالانکہ

هُمْ رُقُوْدٌ ۖۗ وَّ نُقَلِّبُهُمْ ذَاتَ الْيَمِيْنِ وَ ذَاتَ الشِّمَالِ ۖۗ وَ

هُمْ	رُقُوْدٌ	وَّ	نُقَلِّبُهُمْ	ذَاتَ الْيَمِيْنِ	وَ	ذَاتَ الشِّمَالِ	وَ
وہ	سورہے (ہیں)	اور	ہم بدلتے رہتے ہیں انہیں	دائیں طرف	اور	بائیں طرف	اور

وہ سورہے ہیں اور ہم ان کی دائیں اور بائیں کروٹ بدلتے رہتے ہیں اور

كَلْبُهُمْ بَاسِطٌ ذِرَاعَيْهِ بِالْوَصِيْدِ ؕ لَوِ اطَّلَعْتَ عَلَيْهِمْ لَوَلَّيْتَ مِنْهُمْ

كَلْبُهُمْ①	بَاسِطٌ	ذِرَاعَيْهِ	بِالْوَصِيْدِ	لَوِ	اطَّلَعْتَ	عَلَيْهِمْ	لَوَلَّيْتَ	مِنْهُمْ
ان کا کتا	پھیلائے ہوئے (ہے)	اپنی کلائیاں	غار کی چوکھٹ پر	اگر	تو جھانک کر دیکھ لے	ان پر (انہیں)	(تو) ضرور پھر جائے گا	ان سے

ان کا کتا غار کی چوکھٹ پر اپنی کلائیاں پھیلائے ہوئے ہے۔ اے سننے والے! اگر تو انہیں جھانک کر دیکھ لے تو ان سے پیٹھ پھیر کر

① علامہ قرطبی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: جب نیک بندوں اور اولیاءِ کرام کی صحبت میں رہنے کی برکت سے ایک کتا اتنا بلند مقام پا گیا حتی کہ اللہ تعالیٰ نے اس کا ذکر قرآنِ پاک میں فرمایا تو اس مسلمان کے بارے میں تیرا کیا گمان ہے جو اولیاء اور صالحین سے محبت کرنے والا اور ان کی صحبت سے فیضیاب ہونے والا ہے بلکہ اس آیت میں ان مسلمانوں کے لئے تسلی ہے جو کسی بلند مقام پر فائز نہیں۔ (قرطبی، الکھف، تحت الآیۃ: ۱۸، ۲۶۹/۵، الجزء العاشر) کہ وہ اپنی اس محبت و عقیدت کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں سرخرو ہوں گے۔

فِرَارًا وَّلَمُلِئْتَ مِنْهُمْ رُعْبًا ⑱ وَكَذٰلِكَ بَعَثْنٰهُمْ لِيَتَسَآءَلُوْا

فِرَارًا	وَّ	لَمُلِئْتَ	مِنْهُمْ	رُعْبًا ⑱	وَ	كَذٰلِكَ	بَعَثْنٰهُمْ	لِيَتَسَآءَلُوْا
بھاگتے ہوئے	اور	ضرور تو بھر جائے گا	ان سے (کی)	ہیبت (میں)	اور	ایسا ہی	ہم نے اٹھایا، جگایا انہیں	تا کہ وہ ایک دوسرے سے (حالات) پوچھیں

بھاگ جائے اور ان کی ہیبت سے بھر جائے ○ اور ویسا ہی ہم نے انہیں جگایا تا کہ آپس میں ایک دوسرے سے حالات پوچھیں۔

بَيْنَهُمْ ۭ قَالَ قَآئِلٌ مِّنْهُمْ كَمْ لَبِثْتُمْ ۭ قَالُوْا لَبِثْنَا يَوْمًا

بَيْنَهُمْ	قَالَ	قَآئِلٌ	مِّنْهُمْ	كَمْ	لَبِثْتُمْ	قَالُوْا	لَبِثْنَا	يَوْمًا
اپنے درمیان	کہا	ایک کہنے والے (نے)	ان میں سے	کتنی (دیر)	تم ٹھہرے	انہوں نے کہا	ہم ٹھہرے	ایک دن

ان میں سے ایک کہنے والے نے کہا: تم یہاں کتنی دیر رہے ہو؟ چند افراد نے کہا: کہ ہم ایک دن رہے ہیں

اَوْ بَعْضَ يَوْمٍ ۭ قَالُوْا رَبُّكُمْ اَعْلَمُ بِمَا لَبِثْتُمْ ۭ فَابْعَثُوْٓا اَحَدَكُمْ

اَوْ	بَعْضَ يَوْمٍ	قَالُوْا	رَبُّكُمْ	اَعْلَمُ	بِمَا	لَبِثْتُمْ	فَابْعَثُوْٓا	اَحَدَكُمْ
یا	دن کا کچھ حصہ	انہوں نے کہا	تمہارا رب	خوب جانتا ہے	(اس) کو جتنا	تم ٹھہرے	تو تم بھیجو	اپنے میں سے ایک (کو)

یا ایک دن سے کچھ کم وقت۔ دوسروں نے کہا: تمہارا رب خوب جانتا ہے جتنا تم ٹھہرے ہو تو اپنے میں سے ایک کو

بِوَرِقِكُمْ هٰذِهٖٓ اِلَى الْمَدِيْنَةِ فَلْيَنْظُرْ اَيُّهَآ اَزْكٰى طَعَامًا فَلْيَاْتِكُمْ بِرِزْقٍ

بِوَرِقِكُمْ هٰذِهٖٓ①	اِلَى الْمَدِيْنَةِ	فَلْيَنْظُرْ	اَيُّهَآ	اَزْكٰى	طَعَامًا	فَلْيَاْتِكُمْ بِرِزْقٍ
اپنی اس چاندی کے ساتھ	شہر کی طرف	تو اسے چاہیے کہ دیکھے	کون سا	زیادہ عمدہ (ہے)	کھانا	تو وہ لے آئے تمہارے پاس کوئی کھانا

یہ چاندی دے کر شہر کی طرف بھیجو تا کہ وہ دیکھے کہ وہاں کون سا کھانا زیادہ عمدہ ہے پھر تمہارے پاس اسی میں سے کوئی کھانا لے

مِّنْهُ وَلْيَتَلَطَّفْ وَلَا يُشْعِرَنَّ بِكُمْ اَحَدًا ⑲ اِنَّهُمْ اِنْ يَّظْهَرُوْا

مِّنْهُ	وَلْيَتَلَطَّفْ	وَ	لَا يُشْعِرَنَّ	بِكُمْ	اَحَدًا ⑲	اِنَّهُمْ	اِنْ	يَّظْهَرُوْا②
اسی میں سے	اور اسے چاہیے کہ نرمی سے کام لے	اور	ہر گز آگاہ نہ کرے	تم پر	کسی ایک (کو)	بیشک وہ	اگر	آگاہ ہو گئے

آئے اور اسے چاہیے کہ نرمی سے کام لے اور ہر گز کسی کو تمہاری اطلاع نہ دے ○ بیشک اگر انہوں نے تمہیں جان لیا

عَلَيْكُمْ يَرْجُمُوْكُمْ اَوْ يُعِيْدُوْكُمْ فِيْ مِلَّتِهِمْ وَلَنْ تُفْلِحُوْٓا اِذًا اَبَدًا ⑳

عَلَيْكُمْ	يَرْجُمُوْكُمْ	اَوْ	يُعِيْدُوْكُمْ	فِيْ مِلَّتِهِمْ	وَ	لَنْ تُفْلِحُوْٓا	اِذًا	اَبَدًا ⑳
تم پر	(تو) پتھر ماریں گے تمہیں	یا	پھیر لیں گے تمہیں	اپنے دین میں	اور (اگر ایسا ہوا تو)	تم ہر گز فلاح نہ پاؤ گے	اس وقت	کبھی بھی

تو تمہیں پتھر ماریں گے یا تمہیں اپنے دین میں پھیر لیں گے اور اگر ایسا ہوا تو پھر تم کبھی بھی فلاح نہ پاؤ گے ○

---

① اصحابِ کہف اپنے ساتھ دقیانوسی سکے لے کر گئے تھے اور سوتے وقت انہیں اپنے سرہانے رکھ لیا تھا۔ اس سے معلوم ہوا کہ مسافر کو خرچ ساتھ میں رکھنا طریقۂ توکل کے خلاف نہیں ہے، لہٰذا اسے چاہئے کہ اسباب اپنے ساتھ رکھے اور بھروسہ اللہ عَزَّوَجَلَّ پر رکھے۔

② اصحابِ کہف نے آپس میں کہا کہ اگر انہوں نے تمہیں جان لیا تو تمہیں پتھر ماریں گے اور بری طرح قتل کریں گے یا جبر وستم سے تمہیں اپنے دین میں پھیر لیں گے اور اگر ایسا ہوا تو پھر تم کبھی بھی فلاح نہ پاؤ گے۔

وَكَذٰلِكَ اَعْثَرْنَا عَلَيْهِمْ لِيَعْلَمُوْٓا اَنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ وَّ

وَ	كَذٰلِكَ	اَعْثَرْنَا	عَلَيْهِمْ	لِيَعْلَمُوْٓا	اَنَّ	وَعْدَ اللّٰهِ	حَقٌّ	وَّ
اور	اسی طرح	ہم نے مطلع کر دیا	ان پر	تاکہ لوگ جان لیں	کہ	اللہ کا وعدہ	سچا (ہے)	اور

اور اسی طرح ہم نے ان پر مطلع کر دیا تاکہ لوگ جان لیں کہ اللہ کا وعدہ سچا ہے اور

اَنَّ السَّاعَةَ لَا رَيْبَ فِيْهَا ۚ اِذْ يَتَنَازَعُوْنَ بَيْنَهُمْ اَمْرَهُمْ

اَنَّ	السَّاعَةَ	لَا	رَيْبَ	فِيْهَا	اِذْ	يَتَنَازَعُوْنَ	بَيْنَهُمْ	اَمْرَهُمْ
یہ کہ	قیامت	نہیں	کوئی شک، شبہ	اس میں	جب	وہ لوگ جھگڑنے لگے	اپنے درمیان	ان کے معاملے (میں)

یہ کہ قیامت میں کچھ شبہ نہیں، جب وہ لوگ ان کے معاملے میں باہم جھگڑنے لگے

فَقَالُوا ابْنُوْا عَلَيْهِمْ بُنْيَانًا ۗ رَبُّهُمْ اَعْلَمُ بِهِمْ ۗ قَالَ الَّذِيْنَ غَلَبُوْا

فَقَالُوا	ابْنُوْا	عَلَيْهِمْ	بُنْيَانًا	رَبُّهُمْ	اَعْلَمُ	بِهِمْ	قَالَ	الَّذِيْنَ	غَلَبُوْا
تو کہنے لگے	بنادو	ان (کے غار) پر	کوئی عمارت	ان کا رب	خوب جانتا ہے	ان کو	کہا	ان لوگوں نے جو	غالب رہے

تو کہنے لگے: ان کے غار پر کوئی عمارت بنادو، ان کا رب انہیں خوب جانتا ہے، جو لوگ اپنے اس کام میں غالب رہے تھے

عَلٰٓى اَمْرِهِمْ لَنَتَّخِذَنَّ عَلَيْهِمْ مَّسْجِدًا ﴿٢١﴾ سَيَقُوْلُوْنَ ثَلٰثَةٌ رَّابِعُهُمْ

عَلٰٓى اَمْرِهِمْ	لَنَتَّخِذَنَّ	عَلَيْهِمْ	مَّسْجِدًا ﴿٢١﴾	سَيَقُوْلُوْنَ	ثَلٰثَةٌ	رَّابِعُهُمْ
اپنے کام پر	ضرور ہم بنائیں گے	ان پر (کے قریب)	مسجد	عنقریب لوگ کہیں گے	(وہ) تین (ہیں)	(جبکہ) ان کا چوتھا

انہوں نے کہا: ہم ضرور ان کے قریب ایک مسجد بنائیں گے ○ اب لوگ کہیں گے کہ وہ تین ہیں (جبکہ) چوتھا

كَلْبُهُمْ ۚ وَيَقُوْلُوْنَ خَمْسَةٌ سَادِسُهُمْ كَلْبُهُمْ رَجْمًا بِالْغَيْبِ ۚ وَيَقُوْلُوْنَ

كَلْبُهُمْ	وَ	يَقُوْلُوْنَ	خَمْسَةٌ	سَادِسُهُمْ	كَلْبُهُمْ	رَجْمًا بِالْغَيْبِ	وَ	يَقُوْلُوْنَ
ان کا کتا (ہے)	اور	(کچھ) کہیں گے	پانچ (ہیں)	(اور) ان کا چھٹا	ان کا کتا (ہے)	بغیر دیکھے اندازے (ہیں)	اور	(کچھ) کہیں گے

ان کا کتا ہے اور کچھ کہیں گے: وہ پانچ ہیں (اور) چھٹا ان کا کتا ہے (یہ سب) بغیر دیکھے اندازے ہیں اور کچھ کہیں گے:

سَبْعَةٌ وَّثَامِنُهُمْ كَلْبُهُمْ ۗ قُلْ رَّبِّيْٓ اَعْلَمُ بِعِدَّتِهِمْ مَّا يَعْلَمُهُمْ

سَبْعَةٌ	وَّ	ثَامِنُهُمْ	كَلْبُهُمْ	قُلْ	رَّبِّيْٓ	اَعْلَمُ	بِعِدَّتِهِمْ	مَّا يَعْلَمُهُمْ
سات (ہیں)	اور	ان کا آٹھواں	ان کا کتا (ہے)	تم کہو	میرا رب	خوب جانتا ہے	ان کی تعداد کو	نہیں جانتے انہیں

وہ سات ہیں اور آٹھواں ان کا کتا ہے۔ تم فرماؤ! میرا رب ان کی تعداد خوب جانتا ہے۔ انہیں بہت تھوڑے

اِلَّا قَلِيْلٌ ۗ فَلَا تُمَارِ فِيْهِمْ اِلَّا مِرَآءً ظَاهِرًا ۠ وَّلَا تَسْتَفْتِ فِيْهِمْ

اِلَّا	قَلِيْلٌ	فَلَا تُمَارِ	فِيْهِمْ	اِلَّا	مِرَآءً ظَاهِرًا	وَّ	لَا تَسْتَفْتِ	فِيْهِمْ
مگر	تھوڑے (لوگ)	تو تم بحث نہ کرو	ان کے بارے میں	مگر	جتنی بحث ظاہر (ہو چکی)	اور	تم نہ پوچھو	ان کے بارے میں

لوگ جانتے ہیں۔ تو ان کے بارے میں بحث نہ کرو مگر اتنی ہی جتنی ظاہر ہو چکی ہے اور ان کے بارے میں

مِّنْهُمْ اَحَدًا ﴿۲۲﴾ وَّ لَا تَقُوْلَنَّ لِشَایْءٍ اِنِّیْ فَاعِلٌ ذٰلِكَ غَدًا ﴿۲۳﴾

مِّنْهُمْ	اَحَدًا ﴿۲۲﴾	وَ	لَا تَقُوْلَنَّ①	لِشَایْءٍ	اِنِّیْ	فَاعِلٌ	ذٰلِكَ	غَدًا ﴿۲۳﴾
ان میں سے	کسی ایک (سے)	اور	تم ہرگز نہ کہنا	کسی چیز کے متعلق	(کہ) بیشک میں	کرنے والا (ہوں)	یہ	کل

ان میں سے کسی سے کچھ نہ پوچھو○ اور ہرگز کسی چیز کے متعلق نہ کہنا کہ میں کل یہ کرنے والا ہوں○

اِلَّآ اَنْ يَّشَآءَ اللّٰهُ ؗ وَاذْكُرْ رَّبَّكَ اِذَا نَسِيْتَ وَقُلْ عَسٰٓى اَنْ

اِلَّآ	اَنْ	يَّشَآءَ	اللّٰهُ	وَ	اذْكُرْ	رَّبَّكَ	اِذَا	نَسِيْتَ②	وَ	قُلْ	عَسٰٓى	اَنْ
مگر	یہ کہ	چاہے	اللہ	اور	یاد کرلو	اپنے رب (کو)	جب	تم بھول جاؤ	اور	کہو	قریب ہے	کہ

مگر یہ کہ اللہ چاہے اور جب تم بھول جاؤ تو اپنے رب کو یاد کرلو اور یوں کہو کہ قریب ہے کہ

يَّهْدِيَنِ رَبِّيْ لِاَقْرَبَ مِنْ هٰذَا رَشَدًا ﴿۲۴﴾ وَلَبِثُوْا فِيْ كَهْفِهِمْ ثَلٰثَ مِائَةٍ سِنِيْنَ وَازْدَادُوْا

يَّهْدِيَنِ	رَبِّيْ	لِاَقْرَبَ مِنْ هٰذَا رَشَدًا ﴿۲۴﴾	وَ	لَبِثُوْا	فِيْ كَهْفِهِمْ	ثَلٰثَ مِائَةٍ سِنِيْنَ	وَ	ازْدَادُوْا
دکھادے مجھے	میرا رب	اس سے زیادہ قریب کوئی راستہ	اور	وہ ٹھہرے	اپنے غار میں	تین سو سال	اور	انہیں مزید ہوئے

میرا رب مجھے اس واقعے سے زیادہ قریب ہدایت کا کوئی راستہ دکھائے○ اور وہ اپنے غار میں تین سو سال ٹھہرے اور

تِسْعًا ﴿۲۵﴾ قُلِ اللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا لَبِثُوْا ۚ لَهٗ غَيْبُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ اَبْصِرْ بِهٖ

تِسْعًا ﴿۲۵﴾	قُلِ	اللّٰهُ	اَعْلَمُ	بِمَا	لَبِثُوْا	لَهٗ	غَيْبُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ	اَبْصِرْ بِهٖ
نو (سال)	تم کہو	اللہ	خوب جانتا ہے	(اس) کو جتنا	وہ ٹھہرے	اسی کے لیے (ہیں)	آسمانوں اور زمین کے (سب) غیب	وہ کتنا دیکھنے والا

نو سال زیادہ○ تم فرماؤ: اللہ خوب جانتا ہے وہ جتنا ٹھہرے۔ آسمانوں اور زمین کے سب غیب اسی کے لیے ہیں، وہ کتنا دیکھنے والا

وَاَسْمِعْ ؕ مَا لَهُمْ مِّنْ دُوْنِهٖ مِنْ وَّلِيٍّ ؗ وَّلَا يُشْرِكُ فِيْ حُكْمِهٖٓ اَحَدًا ﴿۲۶﴾

وَ	اَسْمِعْ	مَا	لَهُمْ	مِّنْ دُوْنِهٖ	مِنْ وَّلِيٍّ	وَّ	لَا يُشْرِكُ	فِيْ حُكْمِهٖٓ	اَحَدًا ﴿۲۶﴾
اور	کتنا سننے والا (ہے)	نہیں (ہے)	ان کے لئے	اس کے سوا	کوئی مددگار	اور	وہ شریک نہیں کرتا	اپنے حکم میں	کسی ایک (کو)

اور سننے والا ہے۔ ان کیلئے اس کے سوا کوئی مددگار نہیں اور وہ اپنے حکم میں کسی کو شریک نہیں کرتا○

ذہن نشین کیجیے

﴿1﴾... اصحابِ کہف بنی اسرائیل کے اولیاء ہیں۔ ان کا کھائے پیئے بغیر اتنی مدت زندہ رہنا کرامت ہے۔

﴿2﴾... اولیائے کرام کی کرامات برحق ہیں۔

﴿3﴾... کرامت ولی سے سوتے میں بھی صادر ہو سکتی ہے اور اسی طرح انتقال کے بعد بھی۔

﴿4﴾... اللہ تعالیٰ کے ولیوں سے نسبت اور ان کی صحبت اختیار کرنے سے دین و دنیا کی بے شمار بھلائیاں حاصل ہوتی ہیں۔

---

① یہاں سے اسلامی تعلیمات کی ایک بنیادی چیز بیان فرمائی گئی ہے کہ مسلمان کو چاہیے کہ اپنے ارادے میں اِنْ شَآءَ اللہ ضرور کہا کرے، چنانچہ فرمایا گیا کہ اور ہرگز کسی چیز کے متعلق نہ کہنا کہ میں کل یہ کرنے والا ہوں مگر ساتھ ہی یہ کہا کرو کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ چاہے تو میں کرلوں گا۔ مراد یہ ہے کہ جب کسی کام کا ارادہ ہو تو یہ کہنا چاہیے کہ اِنْ شَآءَ اللہ ایسا کروں گا، بغیر اِنْ شَآءَ اللہ کے نہ کہے۔

② اس آیت کے معنی سے متعلق تفسیروں میں کئی قول ہیں، ان میں سے دو یہ ہیں: (1) اگر اِنْ شَآءَ اللہ تعالیٰ کہنا یاد نہ رہے تو جب یاد آئے کہہ لو۔ (2) اگر کسی نماز کو بھول گئے تو یاد آتے ہی ادا کرلو۔

﴾5﴿... اولیاء اور صالحین سے محبت کرنا سعادت مندوں کا طریقہ اور اللہ تعالیٰ کی رضا کا سبب ہے۔

﴾6﴿... مرنے کے بعد زندہ ہو کر اٹھنا حق ہے اور اصحابِ کہف کا واقعہ اس کی دلیل ہے۔

﴾7﴿... جو اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں مقبول ہوتے ہیں وہ جھوٹ نہیں بولتے۔

﴾8﴿... مصیبت سے نجات یا نعمت الٰہی ملنے پر سجدہ شکر ادا کرنا چاہیے۔

ذہنی مشق

سوالات کے جوابات دیجئے:

سوال 1: اصحابِ کہف کون تھے؟

جواب: ________________

سوال 2: دقیانوس بادشاہ کون تھا اور وہ کیا کرتا تھا؟

جواب: ________________

سوال 3: اصحابِ کہف نے شہر چھوڑنے کا فیصلہ کیوں کیا تھا؟

جواب: ________________

سوال 4: اصحابِ کہف کے ناموں کی برکت میں سے چند برکتیں تحریر کیجیے۔

جواب: ________________

سوال 5: بیدروس بادشاہ کون تھا؟ نیز اس کے زمانے میں لوگوں نے کس چیز کا انکار کیا تھا؟

جواب: ________________

سوال 6: جو لوگ قیامت آنے اور مرنے کا بعد دوبارہ زندہ ہونے کا انکار کرتے تھے انہیں یقین کس طرح آیا؟

جواب: ________________

قرآنی الفاظ کے معانی تحریر فرمائیے:

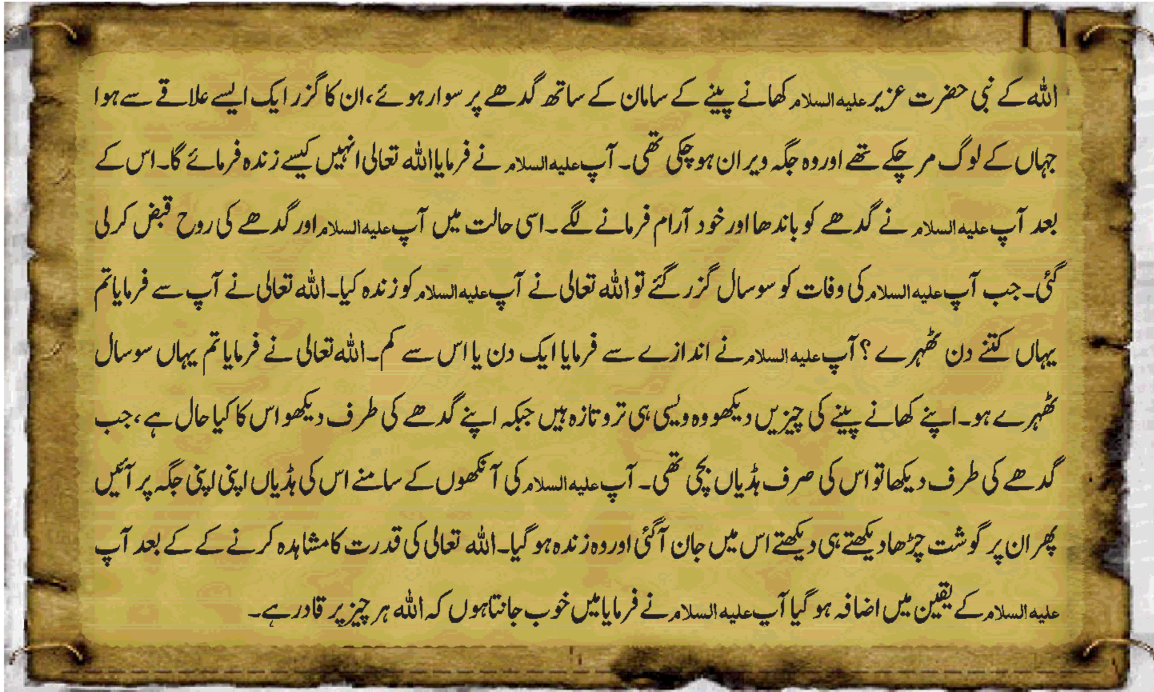
الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
اَلْكَهْف		ذَاتَ الْيَمِيْنِ	
اَلْفِتْيَةُ		ذَاتَ الشِّمَالِ	
اَلْحِزْبَيْنِ		ثَلٰثَ مِائَةٍ	
هُدًى		رَشَدًا	
اٰلِهَةً		اَلشَّمْسُ	

کرنے کے کام:

﴿1﴾...اصحابِ کہف کے واقعے سے ہمیں کیا سیکھنے کو ملا اپنے الفاظ میں تحریر کیجیے۔

﴿2﴾...اصحابِ کہف کے ناموں کو یاد کیجیے۔

دستخط ٹیچر:__________ دستخط سرپرست:__________



اللہ کے نبی حضرت عزیر علیہ السلام کھانے پینے کے سامان کے ساتھ گدھے پر سوار ہوئے، ان کا گزر ایک ایسے علاقے سے ہوا جہاں کے لوگ مرچکے تھے اور وہ جگہ ویران ہوچکی تھی۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا اللہ تعالیٰ انہیں کیسے زندہ فرمائے گا۔ اس کے بعد آپ علیہ السلام نے گدھے کو باندھا اور خود آرام فرمانے لگے۔ اسی حالت میں آپ علیہ السلام اور گدھے کی روح قبض کرلی گئی۔ جب آپ علیہ السلام کی وفات کو سو سال گزر گئے تو اللہ تعالیٰ نے آپ علیہ السلام کو زندہ کیا۔ اللہ تعالیٰ نے آپ سے فرمایا تم یہاں کتنے دن ٹھہرے؟ آپ علیہ السلام نے اندازے سے فرمایا ایک دن یا اس سے کم۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا تم یہاں سو سال ٹھہرے ہو۔ اپنے کھانے پینے کی چیزیں دیکھو وہ ویسی ہی تروتازہ ہیں جبکہ اپنے گدھے کی طرف دیکھو اس کا کیا حال ہے، جب گدھے کی طرف دیکھا تو اس کی صرف ہڈیاں بچی تھی۔ آپ علیہ السلام کی آنکھوں کے سامنے اس کی ہڈیاں اپنی اپنی جگہ پر آئیں پھر ان پر گوشت چڑھا دیکھتے ہی دیکھتے اس میں جان آگئی اور وہ زندہ ہوگیا۔ اللہ تعالیٰ کی قدرت کا مشاہدہ کرنے کے بعد آپ علیہ السلام کے یقین میں اضافہ ہوگیا آپ علیہ السلام نے فرمایا میں خوب جانتا ہوں کہ اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔

باجماعت نماز کی اہمیت

معانی	مشکل الفاظ	معانی	مشکل الفاظ
توہین، بدنامی	ذلت	رُکن کی جمع، ستون، ضروری حصہ	اَرْکان
بار بار کہنا، زور دینا	تاکید	برابری	مُساوات
رحمت سے دور کرنا	لعنت فرمانا	اندھا	نابینا
جاننا	واقف	حاصل ہونا، ملنا	میسر ہونا

"نماز" اسلام کے بنیادی ارکان میں سے ایک اہم رُکن ہے۔ ایمان لانے کے بعد تمام فرائض میں سب سے زیادہ اہم کام نماز ہے۔ اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے زیادہ پسندیدہ عمل وقت پر نماز ادا کرنا ہے۔[1]

نماز پڑھنا تو فرض ہے ہی لیکن جماعت کے ساتھ نماز کا اہتمام کرنا بھی بہت ضروری ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآنِ مجید میں جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے کا حکم دیا ہے۔[2] ہمارے پیارے نبی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم بھی جماعت کے ساتھ ہی نماز ادا فرماتے اور باجماعت نماز پڑھنے کی بہت تاکید بھی فرماتے۔ ایک نابینا صحابی نے آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے جماعت چھوڑنے کی اجازت طلب کی تو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ان سے پوچھا کیا تم اذان کی آواز سنتے ہو؟ انہوں نے جواب دیا: "جی ہاں" تو نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: تب میں تمہارے لیے کوئی رخصت نہیں پاتا۔[3]

باجماعت نماز کے فضائل:

باجماعت نماز ادا کرنا تنہا نماز پڑھنے سے افضل ہے۔ رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: باجماعت نماز ادا کرنا تنہا نماز پڑھنے سے ستائیس (27) درجے افضل ہے۔[4] مسجد میں جاکر جماعت سے نماز پڑھنے کا فائدہ یہ بھی ہے کہ جب کوئی شخص اچھی طرح وضو کر کے مسجد کی طرف جاتا ہے تو اس کے ہر قدم پر اللہ تعالیٰ اس کا ایک درجہ بلند فرماتا ہے اور اس کی ایک خطا معاف فرما دیتا ہے۔ نماز پڑھنے کے بعد جب تک وہ اپنی جگہ پر بیٹھا رہتا ہے فرشتے اس کے لئے دعائے مغفرت کرتے رہتے ہیں۔[5] باجماعت نماز کا سب سے بڑا فائدہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ باجماعت نماز پڑھنے والے سے خوش ہوتا ہے۔[6]

باجماعت نماز ترک کرنے کے نقصانات:

جان بوجھ کر جماعت ترک کرنا اللہ تعالیٰ کو ناراض کرنے کا سبب ہے کیونکہ جو شخص اذان سنے مگر اس کا جواب نہ دے (یعنی نماز پڑھنے نہ آئے) اللہ تعالیٰ ایسے شخص پر لعنت فرماتا ہے۔[7] جان بوجھ کر جماعت چھوڑ دینا رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو سخت ناپسند تھا۔ رحمۃٌ لِّلعالمین (تمام جہان والوں کے لیے رحمت) ہونے کے باوجود آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے جماعت چھوڑنے والوں کے متعلق فرمایا: میں نے چاہا کہ جو لوگ جماعت میں حاضر نہیں ہوتے ان کے گھروں کو آگ لگا دوں۔[8] ایک اور حدیثِ پاک میں رسولِ اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: باجماعت نماز پڑھنا سُنَنِ ہُدیٰ ہے اور سُنَنِ ہُدیٰ کو ترک کرنا گمراہی کا سبب ہے۔[9]

باجماعت نماز کے دنیاوی فائدے:

جماعت کے ساتھ نماز کی ادائیگی میں ہماری دنیا و آخرت دونوں کی بہتری ہے۔ مثلاً

(1) باجماعت نماز کی برکت سے ایک دوسرے کے حالات سے واقف ہونے کا موقع ملتا ہے (2) باجماعت نماز کی برکت سے نیک لوگوں کی صحبت میسر آتی ہے جس سے اخلاق و کردار میں بہتری آتی ہے۔ (3) جماعت سے نماز ادا کرتے ہوئے غریب و امیر ایک ہی صف میں کندھے سے کندھا ملا کر کھڑے ہوتے ہیں جس سے بھائی چارے اور مساوات کا درس ملتا ہے۔

معلوم ہوا کہ جماعت کے ساتھ نماز ادا کرنے سے ہماری دنیا بھی اچھی ہو گی اور آخرت میں بھی اجر ملے گا۔ اس لیے ہمیں نماز جماعت سے ادا کرنے کی عادت ڈالنی چاہیے۔

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

پارہ: 1، البقرۃ: 43

وَ اَقِیْمُوا الصَّلٰوةَ وَ اٰتُوا الزَّكٰوةَ وَ ارْكَعُوْا مَعَ الرّٰكِعِیْنَ ﴿۴۳﴾									
وَ	اَقِیْمُوا	الصَّلٰوةَ	وَ	اٰتُوا	الزَّكٰوةَ	وَ	ارْكَعُوْا	مَعَ	الرّٰكِعِیْنَ ﴿۴۳﴾
اور	قائم رکھو	نماز	اور	ادا کرو	زکوٰۃ	اور	رکوع کرو	ساتھ	رکوع کرنے والوں (کے)
اور نماز قائم رکھو اور زکوٰۃ ادا کرو اور رکوع کرنے والوں کے ساتھ رکوع کرو ○									

ذہن نشین کیجیے

﴾1﴿... ایمان لانے کے بعد بندۂ مومن کے لیے سب سے زیادہ اہم و ضروری کام نماز ہے۔

﴾2﴿... باجماعت نماز ادا کرنا ہم پر لازم ہے۔

﴾3﴿... جماعت سے نماز پڑھنے والوں سے اللہ تعالیٰ خوش ہوتا ہے۔

﴾4﴿... جماعت چھوڑ دینا ہمارے نبی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو سخت ناپسند تھا۔

﴾5﴿... باجماعت نماز ترک کرنے سے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ناراض ہوتے ہیں۔

﴾6﴿... باجماعت نماز تنہا نماز پڑھنے سے ستائیس درجہ افضل ہے۔

﴾7﴿... بلاوجہ نماز باجماعت ادا نہ کرنا گمراہی کا سبب ہے۔

﴾8﴿... باجماعت نماز پڑھنے سے لوگوں میں محبت پیدا ہوتی ہے۔

﴾9﴿... باجماعت نماز کی ادائیگی سے دنیا و آخرت سنور جاتی ہے۔

ذہنی مشق

سوالات کے جوابات دیجئے:

سوال 1: نماز کی اہمیت پر تین جملے تحریر کیجیے۔

جواب: ______________________________

____

سوال 2: قرآنِ مجید میں اللہ تعالیٰ نے باجماعت نماز ادا کرنے کے متعلق کیا فرمایا ہے؟ (سبق کی روشنی میں تحریر کیجیے)

جواب: ______________________________

____

سوال 3: سبق سے باجماعت نماز کے فضائل کی دو احادیث تحریر کیجیے۔

جواب: ______________________________

____

سوال 4: جماعت ترک کرنے والوں کے بارے میں ہمارے پیارے نبی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے کیا فرمایا؟

جواب: ______________________________

____

سوال 5: باجماعت نماز ادا کرنے کے کوئی تین فائدے تحریر کیجیے۔

جواب: ______________________________

____

خالی جگہ پُر کیجیے:

﴿1﴾... مومن اور کافر کے درمیان سب سے بڑا __________ نماز ہے۔

(1) قرض (2) فرق (3) نشانی

﴿2﴾... باجماعت نماز تنہا نماز پڑھنے سے __________ افضل ہے۔

(1) 22 درجے (2) 27 درجے (3) 30 درجے

﴿3﴾... جب تک ہم مسجد میں رہیں گے فرشتے ہمارے لئے __________ کرتے رہیں گے۔

(1) دعائے رحمت (2) دعائے مغفرت (3) دعائے برکت

﴿4﴾... نیک لوگوں کی صحبت سے ہمارے ________ میں بہتری آتی ہے۔

(1) اخلاق (2) حالات (3) معاملات

﴿5﴾... مذکورہ سبق میں باجماعت نماز کے ________ دنیاوی فوائد ذکر کیے گئے ہیں۔

(1) 2 (2) 3 (3) 5

اپنا جائزہ لیجیے:

﴿1﴾... کیا آپ نے باجماعت نماز پڑھنے کی عادت اپنالی؟

﴿2﴾... کیا آپ نماز کے لیے جاتے ہوئے کسی دوست کو اپنے ساتھ لے جاتے ہیں؟

﴿3﴾... کیا آپ اذان سنتے ہی سب کام چھوڑ کر مسجد چلے جاتے ہیں؟

﴿4﴾... کیا آپ مسجد میں رہ کر زیادہ سے زیادہ ثواب حاصل کرنے کی کوشش کرتے ہیں؟

کرنے کے کام:

﴿1﴾... اپنے گھر والوں کو نمازِ باجماعت کے فضائل اور جماعت چھوڑنے کے نقصانات کی احادیث سنائیے۔

﴿2﴾... باجماعت ادا کی جانے والی نمازوں کے نام لکھیے۔

﴿3﴾... دیئے گئے ٹیبل میں فرض، سنت، نفل اور واجب نمازوں کی رکعتوں کی تعداد لکھنے کے ساتھ ہر نماز کی ٹوٹل رکعتیں بھی لکھیے۔

نماز	فرض	سنّت	نفل	واجب	ٹوٹل رکعات
فجر					
ظہر					
عصر					
مغرب					
عشا					
جمعہ					

دستخط ٹیچر: ________ دستخط سرپرست: ________

سُورۃُ التّین

تعارف ومضامین:

انجیر کو عربی میں اَلتِّیْن کہتے ہیں، اور اس سورت کی پہلی آیت میں اللہ تعالیٰ نے انجیر کی قسم ارشاد فرمائی ہے اس مناسبت سے اسے "سورۃُ التِّیْن" کہتے ہیں۔ اس سورت میں انسان اور اس کے عقیدے سے متعلق کلام کیا گیا ہے اور اس میں یہ مضامین بیان ہوئے ہیں: (1) سورت کی ابتداء میں اللہ تعالیٰ نے انجیر، زیتون، مبارک پہاڑ طورِ سینا اور امن والے شہر مکۂ مکرمہ کی قسم کے ساتھ ارشاد فرمایا کہ بیشک ہم نے آدمی کو سب سے اچھی صورت میں پیدا کیا ہے۔[1] (2) یہ بھی بتایا کہ اگر آدمی نے اللہ تعالیٰ کی وحدانیّت کا اقرار نہ کیا اور نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی تصدیق نہ کی تو اسے جہنم کے سب سے نچلے طبقے میں ڈال دیا جائے گا اور جن لوگوں نے اللہ تعالیٰ کو ایک معبود مانا، اس کے حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی تصدیق کی اور انہوں نے اچھے کام کئے تو ان کے لیے بے انتہاء ثواب ہے۔[2]
(3) اس سورت کے آخر میں مرنے کے بعد دوبارہ زندہ کئے جانے اور حساب وجزاء کا انکار کرنے والے کی مذمت بیان کی گئی ہے۔[3]

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

پارہ 30، التین

وَالتِّيْنِ وَالزَّيْتُوْنِ ۙ﴿۱﴾ وَطُوْرِ سِيْنِيْنَ ۙ﴿۲﴾ وَهٰذَا الْبَلَدِ الْاَمِيْنِ ۙ﴿۳﴾ لَقَدْ خَلَقْنَا

وَالتِّيْنِ	وَ	الزَّيْتُوْنِ ﴿۱﴾	وَ	طُوْرِ سِيْنِيْنَ ﴿۲﴾	وَ	هٰذَا الْبَلَدِ الْاَمِيْنِ ﴿۳﴾	لَقَدْ	خَلَقْنَا
انجیر کی قسم	اور	زیتون (کی)	اور	طور سینا (کی)	اور	اس امن والے شہر (مکہ کی)	ضرور بیشک	ہم نے پیدا کیا

انجیر کی قسم اور زیتون کی ○ اور طور سینا کی ○ اور اس امن والے شہر کی ○ بیشک ہم نے

الْاِنْسَانَ فِيْۤ اَحْسَنِ تَقْوِيْمٍ ﴿۴﴾ ثُمَّ رَدَدْنٰهُ اَسْفَلَ سٰفِلِيْنَ ۙ﴿۵﴾ اِلَّا الَّذِيْنَ

الْاِنْسَانَ	فِيْۤ اَحْسَنِ تَقْوِيْمٍ ﴿۴﴾	ثُمَّ	رَدَدْنٰهُ	اَسْفَلَ سٰفِلِيْنَ ﴿۵﴾	اِلَّا	الَّذِيْنَ
آدمی (کو)	سب سے اچھی صورت میں	پھر	ہم نے پھیر دیا اسے	سب نیچوں سے زیادہ نیچے (حال کی طرف)	مگر	وہ لوگ جو

آدمی کو سب سے اچھی صورت میں پیدا کیا ○ پھر اسے ہر نیچی سے نیچی حالت کی طرف پھیر دیا ○ مگر جو

اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فَلَهُمْ اَجْرٌ غَيْرُ مَمْنُوْنٍ ؕ﴿۶﴾ فَمَا

اٰمَنُوْا	وَ	عَمِلُوا	الصّٰلِحٰتِ	فَلَهُمْ	اَجْرٌ غَيْرُ مَمْنُوْنٍ ﴿۶﴾	فَمَا
ایمان لائے	اور	انہوں نے عمل کئے	اچھے، نیک	تو ان کے لئے	نہ ختم ہونے والا ثواب (ہے)	تو کیا چیز

ایمان لائے اور انہوں نے اچھے کام کئے تو ان کے لئے بے انتہاء ثواب ہے ○ تو اب کون سی چیز

یُکَذِّبُکَ بَعۡدُ بِالدِّیۡنِ ؕ اَلَیۡسَ اللّٰہُ بِاَحۡکَمِ الۡحٰکِمِیۡنَ ٪					
یُکَذِّبُکَ	بَعۡدُ	بِالدِّیۡنِ ؕ	اَلَیۡسَ	اللّٰہُ	بِاَحۡکَمِ الۡحٰکِمِیۡنَ ٪
جھٹلانے پر آمادہ کرتی ہے تجھے	(ان دلائل کے) بعد	انصاف، جزاء (کے دن) کو	کیا نہیں ہے	اللہ	سب حاکموں سے بڑا حاکم
تجھے انصاف کے جھٹلانے پر آمادہ کرتی ہے O کیا اللہ سب حاکموں سے بڑھ کر حاکم نہیں؟O					

ذہن نشین کیجیے

﴿1﴾... کسی اہم بات کو بیان کرنے سے پہلے بات میں تاکید اور وزن پیدا کرنے کے لیے قسم کھائی جاسکتی ہے۔

﴿2﴾... جس جگہ کو اللہ تعالیٰ کے مقبول بندوں سے نسبت ہو جائے وہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں عظمت والی ہو جاتی ہے۔

﴿3﴾... نیک اعمال کے ساتھ لمبی زندگی ملنا اللہ تعالیٰ کی بہت بڑی نعمت ہے۔

﴿4﴾... اللہ تعالیٰ نے ہمیں انسان اور مسلمان بنایا ہمیں اس نعمت پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنا چاہیے۔

﴿5﴾... عبادت کے لیے بڑھاپے کا انتظار کرنا عقلمندی نہیں کیونکہ بڑھاپے میں جوانی جیسی طاقت نہیں رہتی۔

﴿6﴾... ایمان، اعمال پر مقدم ہے اور ایمان کے بغیر کوئی نیکی درست نہیں۔

ذہنی مشق

سوالات کے جوابات دیجئے:

سوال 1: سُورَۃُ التِّین کو "التین" کہنے کی کیا وجہ ہے؟

جواب: ____________________

____

سوال 2: اس سورت میں اللہ تعالیٰ نے انسان کی تخلیق کے متعلق کیا ارشاد فرمایا؟

جواب: ____________________

____

سوال 3: اللہ تعالیٰ کی وحدانیت اور نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی نبوت کی تصدیق نہ کرنے والے کی کیا سزا بیان کی گئی ہے؟

جواب: ____________________

____

سوال 4: جو شخص اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر ایمان لائے اور نیک اعمال کرے اس کی جزا کیا ہے؟

جواب: ____________________

____

اپنا جائزہ لیجیے:

﴿1﴾...اللہ تعالیٰ نے ہمیں اَشرفُ المخلوقات بنایا کیا آپ اس نعمت پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتے ہیں؟

﴿2﴾...مرنے کے بعد تمام معاملات کا حساب ہو گا کیا آپ برے کاموں سے بچتے اور نیکیاں کرتے ہیں؟

کرنے کے کام:

﴿1﴾...انجیر کے کوئی پانچ فوائد تحریر کیجیے۔

﴿2﴾...زیتون کے کوئی پانچ فوائد تحریر کیجیے۔

﴿3﴾...اپنے گھر والوں کی مدد سے شہرِ مکہ میں واقع مساجد میں سے کم از کم تین کے نام یاد کیجیے۔

دستخط ٹیچر:__________ دستخط سرپرست:__________

جنتی پھل

ہمارے پیارے نبی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: انجیر کھاؤ، اگر میں کہوں کہ یہ وہ پھل ہے جو کہ جنت سے نازل ہوا ہے تو کہہ سکتا ہوں کیونکہ کہ جنت کے پھل میں گٹھلی نہیں ہوتی تو اسے کھاؤ کیونکہ یہ بواسیر کو ختم کرتا ہے اور گھٹنیا کے درد میں فائدہ پہنچاتا ہے۔

(مسند فردوس، 3/243، حدیث:4716)

برکت والا درخت

حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: برکت والے درخت زیتون کی مسواک بہت اچھی ہے کیونکہ یہ منہ کو خوشبودار کرتی اور اس کی بدبو زائل کرتی ہے یہ میری اور مجھ سے پہلے انبیائے کرام علیہم السلام کی مسواک ہے۔

(معجم الاوسط، 1/201، حدیث:678)

انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام کے معجزات

مشکل الفاظ	معانی	مشکل الفاظ	معانی
بے داغ کردار	صاف ستھرا کردار	مادر زاد اندھے	پیدائشی اندھے
کوڑھ	برص، جذام کا مرض جس میں بدن پر دھبے پڑ جاتے ہیں یا اعضا پر ورم آ کر انگلیاں وغیرہ گرنے لگتی ہیں۔	یدِ بیضا	روشن اور چمکدار ہاتھ۔ حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام اپنا ہاتھ گریبان میں ڈال کر نکالتے تو وہ چمکتا ہوا دکھائی دیتا، یہ آپ کا معجزہ تھا۔

اللہ تعالیٰ نے دنیا میں انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام کو اس لیے بھیجا کہ وہ انسانوں کو گمراہی سے بچائیں اور گمراہوں کو سیدھا راستہ دکھائیں۔ خوش نصیب انسان تو انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام کی پاکیزہ سیرت اور بے داغ کردار دیکھ کر ایمان لے آئے اور جو لوگ یہ ماننے کو تیار نہ ہوئے کہ یہ اللہ تعالیٰ کے نبی ہیں اور ہماری رہنمائی کے لیے آئے ہیں ایسے لوگوں کی رہنمائی کے لیے اللہ تعالیٰ نے انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام کو بے شمار کمالات اور خصوصیات سے نوازا، جن میں سے ایک معجزہ بھی ہے۔ معجزہ نبی کی نبوت کی دلیل ہوتا ہے،[1] معجزے کے ذریعے سچے اور جھوٹے نبی میں فرق ہوتا ہے۔[2] ہمارے پیارے نبی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ہر نبی کو اس قدر معجزات دیئے گئے جن کی وجہ سے انسان ان پر ایمان لے آئے۔[3] قرآنِ پاک کی کئی آیات میں اس بات کا ذکر ہے کہ انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام معجزات لے کر آتے تھے۔

معجزہ کا لغوی معنیٰ ہے عاجز کر دینے والا، معجزے کو معجزہ کہنے کی وجہ یہ ہے کہ اعلانِ نبوت کے بعد نبی سے ایسا عجیب و غریب کام ظاہر ہوتا ہے جو عادتاً ممکن نہیں ہوتا جیسے مُردوں کو زندہ کر دینا، چاند کے دو ٹکڑے کر دینا وغیرہ۔ یہ بھی یاد رہے کہ کوئی جھوٹا "نبوت کا دعویٰ" کر کے معجزہ ہرگز نہیں دکھا سکتا[4] قُدرت اس کی تائید نہیں فرماتی۔ اللہ تعالیٰ نے ہر نبی کو اس وقت کے تقاضوں کے مطابق معجزے عطا کیے، مثلاً

(1) حضرت مُوسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کے دَور میں جادوگروں کے جادوئی کارنامے عروج پر تھے، اس لئے اللہ تعالیٰ نے آپ کو "یدِ بَیضا"[5] اور "عَصا"[6] کے معجزات عطا فرمائے، جن سے آپ نے جادُوگروں پر ایسا غَلَبہ حاصل فرمایا کہ تمام جادوگر سجدے میں گر پڑے اور آپ پر ایمان لے آئے۔[7]

(2) حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کے زمانے میں طبیبوں نے بڑی بڑی بیماریوں کا علاج کر کے اِنسانوں کو متاثر کیا اس لیے اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کو مادَرزاد اَندھوں، کوڑھ کے مریضوں کو شِفا دینے اور مُردوں کو زِندہ کر دینے کا معجزہ عطا فرمایا۔[8]

(3) حضرت صالح عَلَیْہِ السَّلَام نے جب قومِ ثمود کو ایمان لانے کی دعوت دی تو انہوں نے آپ عَلَیْہِ السَّلَام سے ایک ایسی انوکھی اونٹنی کا مطالبہ کیا جو پیدا نہ ہوئی ہو بلکہ پہاڑ سے نکلی ہو۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت صالح عَلَیْہِ السَّلَام کو ایسی اونٹنی عطا فرمائی۔[9]

(4) اہلِ عرب کو اپنی زبان پر بڑا ناز تھا اسی لیے ہمارے نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو بے شمار معجزات کے ساتھ ساتھ قرآنِ کریم کا معجزہ عطا کیا گیا۔

ہمارے پیارے نبی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم چونکہ تمام نبیوں سے افضل ہیں اس لیے اللہ تعالیٰ نے آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو پہلے انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام کے تمام معجزات عطا فرمائے اور بے شمار ایسے معجزات بھی عطا فرمائے جو کسی نبی و رسول کو عطا نہیں کئے گئے۔ "چاند کے دو ٹکڑے کرنا،[10] سورج کو واپس پھیر لینا" [11] رسول اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے مشہور معجزات ہیں۔ ہمارے پیارے نبی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا سب سے بڑا معجزہ قرآنِ مجید ہے کیونکہ رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے دوسرے معجزات تو اپنے وَقت پر ظاہر ہوئے اور آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے زمانے ہی کے لوگوں نے وہ مُعْجِزات مُلاحظہ کئے مگر "قرآنِ مجید" آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا قیامت تک باقی رہنے والا معجزہ ہے۔[12]

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

پارہ 16، طٰہٰ: 17 تا 24

وَمَا تِلْكَ بِیَمِیْنِكَ یٰمُوْسٰى ﴿۱۷﴾ قَالَ هِیَ عَصَایَ ۚ اَتَوَكَّؤُا عَلَیْهَا وَ

وَ	عَلَیْهَا	اَتَوَكَّؤُا	عَصَایَ	هِیَ	قَالَ	یٰمُوْسٰى ﴿۱۷﴾	بِیَمِیْنِكَ	مَا تِلْكَ	وَ
اور	اس پر	میں ٹیک لگاتا ہوں	میرا عصا (ہے)	وہ	عرض کی	اے موسیٰ	تیرے دائیں ہاتھ میں	یہ کیا ہے	اور

اور اے موسیٰ! یہ تمہارے دائیں ہاتھ میں کیا ہے؟ ○ عرض کی: یہ میرا عصا ہے میں اس پر تکیہ لگاتا ہوں اور

اَهُشُّ بِهَا عَلٰى غَنَمِیْ وَلِیَ فِیْهَا مَاٰرِبُ اُخْرٰى ﴿۱۸﴾ قَالَ اَلْقِهَا

اَلْقِهَا	قَالَ	مَاٰرِبُ اُخْرٰى ﴿۱۸﴾	فِیْهَا	لِیَ	وَ	عَلٰى غَنَمِیْ	بِهَا	اَهُشُّ
ڈال دو اسے	فرمایا	دوسری (بھی) کئی ضرورتیں (ہیں)	اس میں	میرے لئے	اور	اپنی بکریوں پر	اس سے	(پتے) جھاڑتا ہوں

اس سے اپنی بکریوں پر پتے جھاڑتا ہوں اور میری اس میں اور بھی کئی ضرورتیں ہیں ○ فرمایا: اے موسیٰ اسے

یٰمُوْسٰى ﴿۱۹﴾ فَاَلْقٰىهَا فَاِذَا هِیَ حَیَّةٌ تَسْعٰى ﴿۲۰﴾ قَالَ خُذْهَا وَلَا تَخَفْ

لَا تَخَفْ	وَ	خُذْهَا	قَالَ	تَسْعٰى ﴿۲۰﴾	حَیَّةٌ [1]	هِیَ	فَاِذَا	فَاَلْقٰىهَا	یٰمُوْسٰى ﴿۱۹﴾
نہ ڈرو	اور	پکڑ لو اسے	فرمایا	جو دوڑ رہا تھا	سانپ (بن گیا)	وہ	تو اچانک	تو موسیٰ نے (نیچے) ڈال دیا اسے	اے موسیٰ

ڈال دو ○ تو موسیٰ نے اسے (نیچے) ڈال دیا تو اچانک وہ سانپ بن گیا جو دوڑ رہا تھا ○ (اللہ نے) فرمایا: اسے پکڑ لو اور ڈرو نہیں،

سَنُعِیْدُهَا سِیْرَتَهَا الْاُوْلٰى ﴿۲۱﴾ وَاضْمُمْ یَدَكَ اِلٰى جَنَاحِكَ تَخْرُجْ بَیْضَآءَ

بَیْضَآءَ	تَخْرُجْ	اِلٰى جَنَاحِكَ	یَدَكَ	اضْمُمْ	وَ	سِیْرَتَهَا الْاُوْلٰى ﴿۲۱﴾	سَنُعِیْدُهَا
خوب سفید (ہو کر)	وہ نکلے گا	اپنے بازو کی طرف	اپنا ہاتھ	ملاؤ	اور	اس کی پہلی حالت (پر)	عنقریب ہم لوٹا دیں گے اسے

ہم اسے دوبارہ اس کی پہلی حالت پر لوٹا دیں گے ○ اور اپنے ہاتھ کو اپنے بازو سے ملاؤ، بغیر کسی مرض کے خوب سفید ہو کر،

[1] ہم کلامی کے وقت عصا کو سانپ اس لئے بنایا گیا تاکہ حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام اس کا پہلے سے مشاہدہ کر لیں اور جب فرعون کے سامنے یہ عصا سانپ بنے تو آپ عَلَیْہِ السَّلَام اسے دیکھ کر خوفزدہ نہ ہوں۔

مِنْ غَیْرِ سُوْٓءٍ اٰیَةً اُخْرٰی ﴿۲۲﴾ لِنُرِیَكَ مِنْ اٰیٰتِنَا الْكُبْرٰی ﴿۲۳﴾ اِذْهَبْ اِلٰی فِرْعَوْنَ اِنَّهٗ طَغٰی ﴿۲۴﴾

مِنْ غَیْرِ سُوْٓءٍ	اٰیَةً اُخْرٰی ﴿۲۲﴾	لِنُرِیَكَ	مِنْ اٰیٰتِنَا الْكُبْرٰی ﴿۲۳﴾	اِذْهَبْ	اِلٰی فِرْعَوْنَ [1]	اِنَّهٗ	طَغٰی ﴿۲۴﴾
کسی مرض کے بغیر	دوسری نشانی	تاکہ ہم دکھائیں تجھے	اپنی بڑی بڑی نشانیوں سے	تم جاؤ	فرعون کی طرف	بیشک وہ	سرکش ہو گیا (ہے)

ایک اور معجزہ بن کر نکلے گا○ تاکہ ہم تجھے اپنی بڑی بڑی نشانیاں دکھائیں○ فرعون کے پاس جاؤ، بیشک وہ سرکش ہو گیا ہے○

پارہ9، الاعراف:101

تِلْكَ الْقُرٰی نَقُصُّ عَلَیْكَ مِنْ اَنْۢبَآىٕهَا ۚ وَ لَقَدْ جَآءَتْهُمْ رُسُلُهُمْ

تِلْكَ	الْقُرٰی	نَقُصُّ	عَلَیْكَ	مِنْ اَنْۢبَآىٕهَا	وَ	لَقَدْ	جَآءَتْهُمْ	رُسُلُهُمْ
یہ	بستیاں (ہیں)	ہم بیان کرتے ہیں	تم پر (تمہارے سامنے)	ان کی کچھ خبریں	اور	ضرور بیشک	آئے ان کے پاس	ان کے رسول

یہ بستیاں ہیں جن کے احوال ہم تمہیں سناتے ہیں اور بیشک ان کے پاس ان کے رسول

بِالْبَیِّنٰتِ ۚ فَمَا كَانُوْا لِیُؤْمِنُوْا بِمَا كَذَّبُوْا مِنْ قَبْلُ ؕ كَذٰلِكَ یَطْبَعُ

بِالْبَیِّنٰتِ	فَمَا كَانُوْا لِیُؤْمِنُوْا [2]	بِمَا	كَذَّبُوْا	مِنْ قَبْلُ	كَذٰلِكَ	یَطْبَعُ
روشن دلیلوں کے ساتھ	تو وہ ہرگز ایمان لانے والے نہ ہوئے	(اس) پر جسے	انہوں نے جھٹلا دیا	(اس) سے پہلے	اسی طرح	مہر لگا دیتا ہے

روشن دلائل لے کر تشریف لائے تو وہ اس قابل نہ ہوئے کہ اس پر ایمان لے آتے جسے پہلے جھٹلا چکے تھے۔ اللہ یونہی

اللّٰهُ عَلٰی قُلُوْبِ الْكٰفِرِیْنَ ﴿۱۰۱﴾

اللّٰهُ	عَلٰی قُلُوْبِ الْكٰفِرِیْنَ ﴿۱۰۱﴾
اللہ	کافروں کے دلوں پر

کافروں کے دلوں پر مہر لگا دیتا ہے○

پارہ1، البقرۃ: 60

وَ اِذِ اسْتَسْقٰی مُوْسٰی لِقَوْمِهٖ فَقُلْنَا اضْرِبْ بِّعَصَاكَ الْحَجَرَ ؕ فَانْفَجَرَتْ مِنْهُ

وَ	اِذِ	اسْتَسْقٰی	مُوْسٰی	لِقَوْمِهٖ	فَقُلْنَا	اضْرِبْ	بِّعَصَاكَ	الْحَجَرَ	فَانْفَجَرَتْ [3]	مِنْهُ
اور	جب	پانی طلب کیا	موسیٰ (نے)	اپنی قوم کے لئے	تو ہم نے کہا	مار	اپنا عصا	پتھر (پر)	تو بہہ نکلے	اس سے

اور یاد کرو، جب موسیٰ نے اپنی قوم کے لئے پانی طلب کیا تو ہم نے فرمایا کہ پتھر پر اپنا عصا مارو، تو فوراً اس میں سے

---

① حقیقت میں تو حضرت موسیٰ عَلَیْهِ السَّلَام کو فرعون اور اس کے تمام ماننے والوں کی طرف بھیجا گیا تھا البتہ فرعون کو خاص طور پر ذکر کرنے کی وجہ یہ ہے کہ اس نے خدا ہونے کا دعویٰ کیا تھا اور کفر میں حد سے گزر گیا تھا۔

② مفسرین نے آیت کے اس حصے کے مختلف معنی بیان کئے ہیں، ان میں سے دو یہ ہیں (1) نبیوں کے معجزات دیکھنے سے پہلے جس چیز کو جھٹلا چکے تھے اسے معجزات دیکھ کر بھی نہ مانے۔ (2) انبیائے کرام عَلَیْهِمُ السَّلَام کی تشریف آوری پر پہلے دن جس کا انکار کر چکے تھے آخر تک اسے نہ مانے جھٹلاتے ہی رہے۔

③ پتھر سے چشمہ جاری کرنا حضرت موسیٰ عَلَیْهِ السَّلَام کا عظیم معجزہ تھا جبکہ ہمارے آقا، حضور سید المرسلین صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم نے اپنی مبارک انگلیوں سے پانی کے چشمے جاری فرمائے اور یہ اس سے بھی بڑھ کر معجزہ تھا۔

اثْنَتَا عَشْرَةَ عَیْنًا ؕ قَدْ عَلِمَ كُلُّ اُنَاسٍ مَّشْرَبَهُمْ ؕ كُلُوْا وَاشْرَبُوْا مِنْ

اثْنَتَا عَشْرَةَ	عَیْنًا	قَدْ	عَلِمَ	كُلُّ	اُنَاسٍ	مَّشْرَبَهُمْ	كُلُوْا	وَ	اشْرَبُوْا	مِنْ
بارہ	چشمے	تحقیق، بیشک	جان، پہچان لیا	تمام، ہر	لوگوں، گروہ (نے)	اپنے پینے کی جگہ	کھاؤ	اور	پیو	سے

بارہ چشمے بہہ نکلے (اور) ہر گروہ نے اپنے پانی پینے کی جگہ کو پہچان لیا (اور ہم نے فرمایا کہ)

رِّزْقِ اللّٰهِ وَلَا تَعْثَوْا فِی الْاَرْضِ مُفْسِدِیْنَ ۝٦٠

رِّزْقِ اللّٰهِ	وَ	لَا تَعْثَوْا	فِی الْاَرْضِ	مُفْسِدِیْنَ ۝٦٠
اللہ کے رزق	اور	نہ پھرو	زمین میں	فساد کرنے والے

اللہ کا رزق کھاؤ اور پیو اور زمین میں فساد نہ پھیلاتے پھرو ○

پارہ 9، الاعراف: 104 تا 107

وَقَالَ مُوْسٰى یٰفِرْعَوْنُ اِنِّیْ رَسُوْلٌ مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۝١٠٤ حَقِیْقٌ عَلٰۤى اَنْ لَّاۤ اَقُوْلَ

وَ	قَالَ	مُوْسٰى	یٰفِرْعَوْنُ	اِنِّیْ	رَسُوْلٌ	مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۝١٠٤	حَقِیْقٌ	عَلٰۤى اَنْ لَّاۤ اَقُوْلَ
اور	فرمایا	موسیٰ (نے)	اے فرعون	بیشک میں	رسول (ہوں)	تمام جہانوں کے رب کی طرف سے	(مجھے) سزاوار (ہے)	کہ میں نہ کہوں

اور موسیٰ نے فرمایا: اے فرعون! میں ربُّ العالمین کا رسول ہوں ○ میری شان کے لائق یہی ہے کہ اللہ کے بارے میں

عَلَى اللّٰهِ اِلَّا الْحَقَّ ؕ قَدْ جِئْتُكُمْ بِبَیِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ فَاَرْسِلْ مَعِیَ

عَلَى اللّٰهِ	اِلَّا	الْحَقَّ	قَدْ	جِئْتُكُمْ بِبَیِّنَةٍ	مِّنْ رَّبِّكُمْ	فَاَرْسِلْ	مَعِیَ
اللہ پر	مگر	حق	بیشک	میں لے کر آیا ہوں تمہارے پاس نشانی	تمہارے رب کی طرف سے	پس تو بھیج دے	میرے ساتھ

سچ کے سوا کچھ نہ کہوں۔ بیشک میں تم سب کے پاس تمہارے رب کی طرف سے نشانی لے کر آیا ہوں تو بنی اسرائیل کو میرے ساتھ

بَنِیْۤ اِسْرَآءِیْلَ ۝١٠٥ قَالَ اِنْ كُنْتَ جِئْتَ بِاٰیَةٍ فَاْتِ بِهَاۤ اِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِیْنَ ۝١٠٦ فَاَلْقٰى

بَنِیْۤ اِسْرَآءِیْلَ ۝١٠٥ ①	قَالَ	اِنْ	كُنْتَ جِئْتَ بِاٰیَةٍ	فَاْتِ بِهَاۤ	اِنْ	كُنْتَ	مِنَ الصّٰدِقِیْنَ ۝١٠٦	فَاَلْقٰى
بنی اسرائیل (کو)	کہا	اگر	تم لے کر آئے ہو کوئی نشانی	تو پیش کرو اسے	اگر	تم ہو	سچوں میں سے	تو اس نے ڈال دیا

چھوڑ دے ○ کہا: اگر تم کوئی نشانی لے کر آئے ہو تو اسے پیش کرو اگر تم سچے ہو ○ تو موسیٰ

عَصَاهُ فَاِذَا هِیَ ثُعْبَانٌ مُّبِیْنٌ ۝١٠٧

عَصَاهُ	فَاِذَا	هِیَ	ثُعْبَانٌ مُّبِیْنٌ ۝١٠٧
اپنا عصا	تو اسی وقت	وہ	ایک ظاہر اژدہا (بن گیا)

نے اپنا عصا ڈال دیا تو وہ فوراً ایک ظاہر اژدہا بن گیا ○

① حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام نے بنی اسرائیل کو فرعون کی غلامی سے نجات دلانے کے لئے فرعون سے یہ کہا۔ ان کی غلامی کا سبب یہ ہوا تھا کہ حضرت یعقوب عَلَیْہِ السَّلَام کی اولاد حضرت یوسف عَلَیْہِ السَّلَام کی وجہ سے اپنے وطن فلسطین سے ہجرت کرکے مصر میں آباد ہوگئی، مصر میں ان کی نسل کافی بڑھی، جب فرعون کی حکومت آئی تو اس نے انہیں اپنا غلام بنالیا اور ان سے جبری مشقت لینا شروع کردی۔

پارہ 8، الاعراف: 73

وَ اِلٰى ثَمُوْدَ اَخَاهُمْ صٰلِحًا ۘ قَالَ یٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ

وَ	اِلٰى ثَمُوْدَ	اَخَاهُمْ	صٰلِحًا	قَالَ	یٰقَوْمِ	اعْبُدُوا	اللّٰهَ	مَا لَكُمْ
اور	ثمود کی طرف	ان کے (قومی) بھائی	صالح (کو بھیجا)	(انہوں نے) فرمایا	اے میری قوم	تم عبادت کرو	اللہ (کی)	تمہارے لئے نہیں

اور قومِ ثمود کی طرف ان کے ہم قوم صالح کو بھیجا۔ صالح نے فرمایا: اے میری قوم! اللہ کی عبادت کرو

مِّنْ اِلٰهٍ غَیْرُهٗ ؕ قَدْ جَآءَتْكُمْ بَیِّنَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ هٰذِهٖ نَاقَةُ اللّٰهِ لَكُمْ اٰیَةً

مِّنْ اِلٰهٍ غَیْرُهٗ	قَدْ	جَآءَتْكُمْ	بَیِّنَةٌ	مِّنْ رَّبِّكُمْ	هٰذِهٖ	نَاقَةُ اللّٰهِ	لَكُمْ	اٰیَةً
اس کے علاوہ کوئی معبود	بیشک	آگئی تمہارے پاس	روشن نشانی	تمہارے رب کی طرف سے	یہ	اللہ کی اونٹنی (ہے)	تمہارے لئے	نشانی

اس کے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں۔ بیشک تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے روشن نشانی آگئی۔ تمہارے لئے نشانی کے طور پر اللہ کی یہ اونٹنی ہے۔

فَذَرُوْهَا تَاْكُلْ فِیْۤ اَرْضِ اللّٰهِ وَ لَا تَمَسُّوْهَا بِسُوْٓءٍ فَیَاْخُذَكُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ ﴿۷۳﴾

فَذَرُوْهَا	تَاْكُلْ	فِیْۤ اَرْضِ اللّٰهِ	وَ	لَا تَمَسُّوْهَا	بِسُوْٓءٍ	فَیَاْخُذَكُمْ	عَذَابٌ اَلِیْمٌ ﴿۷۳﴾
تو تم چھوڑ دو اسے	(تاکہ) وہ کھائے	اللہ کی زمین میں	اور	ہاتھ نہ لگاؤ اسے	برائی کے ساتھ	(اگر ایسا کیا) تو پکڑ لے گا تمہیں	دردناک عذاب

تو تم اسے چھوڑے رکھو تاکہ اللہ کی زمین میں کھائے اور اسے برائی کے ساتھ ہاتھ نہ لگاؤ ورنہ تمہیں دردناک عذاب پکڑ لے گا○

پارہ 3، ال عمران: 49

وَ رَسُوْلًا اِلٰى بَنِیْۤ اِسْرَآءِیْلَ ۙ۬ اَنِّیْ قَدْ جِئْتُكُمْ بِاٰیَةٍ مِّنْ

وَ	رَسُوْلًا	اِلٰى	بَنِیْۤ اِسْرَآءِیْلَ	اَنِّیْ	قَدْ	جِئْتُكُمْ	بِاٰیَةٍ	مِّنْ
اور	رسول	کی طرف	بنی اسرائیل، اولادِ یعقوب	بیشک میں	تحقیق، بیشک	آیا ہوں تمہارے پاس	نشانی کے ساتھ	کی طرف سے

اور (وہ عیسیٰ) بنی اسرائیل کی طرف رسول ہوگا کہ میں تمہارے رب کی طرف سے

رَّبِّكُمْ ۙ اَنِّیْۤ اَخْلُقُ لَكُمْ مِّنَ الطِّیْنِ كَهَیْـٴَـةِ الطَّیْرِ فَاَنْفُخُ فِیْهِ

رَّبِّكُمْ	اَنِّیْۤ	اَخْلُقُ	لَكُمْ	مِّنَ	الطِّیْنِ	كَهَیْـٴَـةِ الطَّیْرِ	فَاَنْفُخُ	فِیْهِ
تمہارے رب	بیشک میں	بناتا ہوں	تمہارے لئے	سے	مٹی	پرندے کی صورت جیسی	پھر پھونک ماروں گا	اس میں

تمہارے پاس ایک نشانی لایا ہوں، وہ یہ کہ میں تمہارے لئے مٹی سے پرندے جیسی ایک شکل بناتا ہوں پھر اس میں پھونک ماروں گا

فَیَكُوْنُ طَیْرًۢا بِاِذْنِ اللّٰهِ ۚ وَ اُبْرِئُ الْاَكْمَهَ وَ الْاَبْرَصَ

فَیَكُوْنُ	طَیْرًا	بِاِذْنِ اللّٰهِ	وَ	اُبْرِئُ①	الْاَكْمَهَ	وَ	الْاَبْرَصَ
تو وہ ہو جاتا ہے	پرندہ	اللہ کے حکم سے	اور	میں تندرست کر دیتا ہوں، شفا دیتا ہوں	پیدائشی اندھے	اور	برص والے، سفید داغ والے (کو)

تو وہ اللہ کے حکم سے فوراً پرندہ بن جائے گی اور میں پیدائشی اندھوں کو اور کوڑھ کے مریضوں کو شفا دیتا ہوں

① شفا دینے، مشکلات دور کرنے وغیرہ کے الفاظ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی اور کیلئے استعمال کرنا جائز ہے کیونکہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے بے جان میں جان ڈالنے، لاعلاج بیماروں کو اچھا کرنے، مردوں کو زندہ کرنے اور غیبی خبریں دینے کی نسبت اپنی طرف کی حالانکہ یہ سب کام حقیقتاً اللہ تعالیٰ کے ہیں۔

وَ اُحۡیِ الۡمَوۡتٰی بِاِذۡنِ اللّٰهِ ۚ وَ اُنَبِّئُكُمۡ بِمَا تَاۡكُلُوۡنَ وَ مَا تَدَّخِرُوۡنَ ۙ

وَ	اُحۡیِ	الۡمَوۡتٰی	بِاِذۡنِ اللّٰهِ	وَ	اُنَبِّئُكُمۡ	بِمَا	تَاۡكُلُوۡنَ	وَ	مَا	تَدَّخِرُوۡنَ
اور	زندہ کرتا ہوں	مردے	اللہ کے حکم سے	اور	خبر دیتا ہوں تمہیں	ساتھ جو (اس کی جو)	تم کھاتے ہو	اور	جو	ذخیرہ کرتے ہو

اور میں اللہ کے حکم سے مردوں کو زندہ کرتا ہوں اور تمہیں غیب کی خبر دیتا ہوں جو تم کھاتے ہو اور جو

فِیۡ بُیُوۡتِكُمۡ ؕ اِنَّ فِیۡ ذٰلِكَ لَاٰیَةً لَّكُمۡ اِنۡ كُنۡتُمۡ مُّؤۡمِنِیۡنَ ﴿۴۹﴾ۚ

فِیۡ	بُیُوۡتِكُمۡ	اِنَّ	فِیۡ	ذٰلِكَ	لَاٰیَةً	لَّكُمۡ	اِنۡ	كُنۡتُمۡ	مُّؤۡمِنِیۡنَ ﴿۴۹﴾
میں	اپنے گھروں	بیشک	میں	اس	ضرور نشانی (ہے)	تمہارے لئے	اگر	تم ہو	ایمان والے

اپنے گھروں میں جمع کرتے ہو، بیشک ان باتوں میں تمہارے لئے بڑی نشانی ہے اگر تم ایمان رکھتے ہو○

پارہ7، المائدۃ:112 تا 115

اِذۡ قَالَ الۡحَوَارِیُّوۡنَ یٰعِیۡسَی ابۡنَ مَرۡیَمَ هَلۡ یَسۡتَطِیۡعُ رَبُّكَ اَنۡ یُّنَزِّلَ عَلَیۡنَا مَآئِدَةً

اِذۡ	قَالَ	الۡحَوَارِیُّوۡنَ	یٰعِیۡسَی ابۡنَ مَرۡیَمَ	هَلۡ	یَسۡتَطِیۡعُ[1]	رَبُّكَ	اَنۡ	یُّنَزِّلَ	عَلَیۡنَا	مَآئِدَةً
جب	کہا	حواریوں (نے)	اے مریم کے بیٹے عیسیٰ	کیا	(ایسا) کرے گا	آپ کا رب	کہ	وہ اتار دے	ہمارے اوپر	دستر خوان

یاد کرو جب حواریوں نے کہا: اے عیسیٰ بن مریم! کیا آپ کا رب ایسا کرے گا کہ ہم پر

مِّنَ السَّمَآءِ ؕ قَالَ اتَّقُوا اللّٰهَ اِنۡ كُنۡتُمۡ مُّؤۡمِنِیۡنَ ﴿۱۱۲﴾ قَالُوۡا نُرِیۡدُ اَنۡ نَّاۡكُلَ مِنۡهَا

مِّنَ السَّمَآءِ	قَالَ	اتَّقُوا	اللّٰهَ	اِنۡ	كُنۡتُمۡ	مُّؤۡمِنِیۡنَ ﴿۱۱۲﴾	قَالُوۡا	نُرِیۡدُ	اَنۡ	نَّاۡكُلَ	مِنۡهَا
آسمان سے	فرمایا	ڈرو	اللہ (سے)	اگر	تم ہو	ایمان والے	انہوں نے کہا	ہم چاہتے ہیں	کہ	کھائیں	اس میں سے

آسمان سے ایک دستر خوان اُتار دے؟ فرمایا: اللہ سے ڈرو، اگر ایمان رکھتے ہو○ (حواریوں نے) کہا: ہم یہ چاہتے ہیں کہ اس میں سے کھائیں

وَ تَطۡمَئِنَّ قُلُوۡبُنَا وَ نَعۡلَمَ اَنۡ قَدۡ صَدَقۡتَنَا وَ نَكُوۡنَ عَلَیۡهَا

وَ	تَطۡمَئِنَّ	قُلُوۡبُنَا	وَ	نَعۡلَمَ	اَنۡ	قَدۡ	صَدَقۡتَنَا	وَ	نَكُوۡنَ	عَلَیۡهَا
اور	مطمئن ہو جائیں	ہمارے دل	اور	(دیکھ کر) جان لیں	کہ	بیشک	آپ نے سچ فرمایا ہم سے	اور	ہم ہو جائیں	اس پر

اور ہمارے دل مطمئن ہو جائیں اور ہم آنکھوں سے دیکھ لیں کہ آپ نے ہم سے سچ فرمایا ہے اور ہم اس پر

مِنَ الشّٰهِدِیۡنَ ﴿۱۱۳﴾ قَالَ عِیۡسَی ابۡنُ مَرۡیَمَ اللّٰهُمَّ رَبَّنَاۤ اَنۡزِلۡ عَلَیۡنَا مَآئِدَةً مِّنَ السَّمَآءِ

مِنَ الشّٰهِدِیۡنَ ﴿۱۱۳﴾[2]	قَالَ	عِیۡسَی ابۡنُ مَرۡیَمَ	اللّٰهُمَّ	رَبَّنَاۤ	اَنۡزِلۡ	عَلَیۡنَا	مَآئِدَةً	مِّنَ السَّمَآءِ
گواہی دینے والوں سے	عرض کی	مریم کے بیٹے عیسیٰ (نے)	اے اللہ	ہمارے رب	اتار دے	ہمارے اوپر	ایک دستر خوان	آسمان سے

گواہ ہو جائیں○ عیسیٰ بن مریم نے عرض کی: اے اللہ! اے ہمارے رب! ہم پر آسمان سے ایک دستر خوان اتار دے

---

① اس سے حواریوں کی مراد یہ تھی کہ کیا اللہ تعالیٰ اس بارے میں آپ کی دُعا قبول فرمائے گا؟ یہ مراد نہیں تھی کہ کیا آپ کا رب عَزَّوَجَلَّ ایسا کر سکتا ہے یا نہیں؟ کیونکہ وہ حضرات اللہ تعالیٰ کی قدرت پر ایمان رکھتے تھے۔

② حواریوں کے جواب نے واضح کر دیا کہ انہوں نے قدرتِ الٰہی میں شک وشبہ کی وجہ سے سابقہ مطالبہ نہیں کیا تھا بلکہ اس کا مقصد کچھ اور تھا۔

تَكُوْنُ لَنَا عِيْدًا لِّاَوَّلِنَا وَاٰخِرِنَا وَاٰيَةً مِّنْكَ ۚ

تَكُوْنُ	لَنَا	عِيْدًا[1]	لِّاَوَّلِنَا	وَ	اٰخِرِنَا	وَ	اٰيَةً	مِّنْكَ
وہ ہو جائے	ہمارے لئے	عید	ہمارے پہلوں کے لئے	اور	ہمارے بعد آنے والوں (کے لئے)	اور	ایک نشانی (ہو جائے)	تیری طرف سے

جو ہمارے لئے اور ہمارے بعد میں آنے والوں کے لئے عید اور تیری طرف سے ایک نشانی ہو جائے

وَارْزُقْنَا وَاَنْتَ خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ ﴿١١٤﴾ قَالَ اللّٰهُ اِنِّيْ مُنَزِّلُهَا عَلَيْكُمْ ۚ فَمَنْ

وَ	ارْزُقْنَا	وَ	اَنْتَ	خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ ﴿١١٤﴾	قَالَ	اللّٰهُ	اِنِّيْ	مُنَزِّلُهَا	عَلَيْكُمْ	فَمَنْ
اور	رزق عطا فرما ہمیں	اور	تو	سب سے بہتر رزق دینے والا	فرمایا	اللّٰه (نے)	بیشک میں	اتارنے والا ہوں اسے	تمہارے اوپر	پھر جو

اور ہمیں رزق عطا فرما اور تو سب سے بہتر رزق دینے والا ہے O اللّٰه نے فرمایا: بیشک میں وہ تم پر اُتار تا ہوں پھر

يَّكْفُرْ بَعْدُ مِنْكُمْ فَاِنِّيْۤ اُعَذِّبُهٗ عَذَابًا لَّاۤ اُعَذِّبُهٗۤ اَحَدًا مِّنَ الْعٰلَمِيْنَ ﴿١١٥﴾

يَّكْفُرْ	بَعْدُ	مِنْكُمْ	فَاِنِّيْۤ	اُعَذِّبُهٗ	عَذَابًا	لَّاۤ اُعَذِّبُهٗۤ	اَحَدًا	مِّنَ الْعٰلَمِيْنَ ﴿١١٥﴾[2]
کفر کرے گا	(اس کے) بعد	تم میں سے	تو بیشک میں	عذاب دوں گا اسے	(ایسا) عذاب	(کہ) نہ دوں گا وہ عذاب	کسی ایک (کو)	سارے جہان والوں سے

اس کے بعد جو تم میں سے کفر کرے گا تو بیشک میں اسے وہ عذاب دوں گا کہ سارے جہان میں کسی کو نہ دوں گا O

ذہن نشین کیجیے

﴿1﴾ ... معجزہ نبی کے دعویٰ نبوّت میں سچے ہونے کی دلیل ہوتا ہے۔

﴿2﴾ ... مسلمان کے لیے معجزہ پر ایمان لانا ضروری ہے۔

﴿3﴾ ... ہمارے نبی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو تمام انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام کے معجزات عطا کیے گئے۔

﴿4﴾ ... "چاند کے دو ٹکڑے کرنا" رسولُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے مشہور معجزات میں سے ہے۔

﴿5﴾ ... ہمارے نبی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا سب سے بڑا اور قیامت تک باقی رہنے والا معجزہ "قرآن مجید" ہے۔

﴿6﴾ ... حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام مُردوں کو زندہ کر دیا کرتے تھے۔

﴿7﴾ ... حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کا عصا اژدھا بن جاتا تھا۔

﴿8﴾ ... حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کو عصا اور یدِ بیضا کے معجزات عطا فرما کر فرعون کے پاس جانے کا حکم ہوا تھا۔

﴿9﴾ ... حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام یہ بتادیتے تھے کہ کس نے گھر میں کیا کھایا ہے اور کیا جمع کیا ہے۔

---

① اس آیت سے معلوم ہوا کہ جس روز اللّٰہ تعالیٰ کی خاص رحمت نازل ہو اُس دن کو عید بنانا، خوشیاں منانا، عبادتیں کرنا اور شکرِ الٰہی بجالانا صالحین کا طریقہ ہے اور بیشک حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی تشریف آوری یقیناً قطعاً حتماً اللّٰہ تعالیٰ کی عظیم ترین نعمت اور بزرگ ترین رحمت ہے۔ اس لئے حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ولادت مبارکہ کے دن عید منانا اور میلاد شریف پڑھ کر شکرِ الٰہی بجالانا اور فرحت و سرور کا اظہار کرنا مستحسن و محمود اور اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے مقبول بندوں کا طریقہ ہے۔

② اللّٰہ تعالیٰ نے آسمان سے دستر خوان نازل فرمایا، اس کے بعد جنہوں نے کفر کیا وہ صورتیں مسخ کر کے خنزیر بنادیئے گئے اور تین دن میں سب مسخ شدہ ہلاک ہو گئے۔

ذہنی مشق

سوالات کے جوابات دیجئے:

سوال 1: معجزہ کسے کہتے ہیں؟

جواب: ____________________

____

سوال2: حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کو عصا اور ید بیضا کا معجزہ کیوں عطا ہوا؟ وجہ لکھیے۔

جواب: ____________________

____

سوال3: انوکھی اونٹنی کا مطالبہ کس نبی سے کیا گیا تھا؟

جواب: ____________________

____

سوال4: کس نبی کے دور میں طِب کو عروج حاصل تھا اور انہیں کیا معجزہ عطا کیا گیا تھا؟

جواب: ____________________

____

سوال5: ہمارے نبی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا سب سے بڑا معجزہ کونسا ہے؟

جواب: ____________________

____

اپنا جائزہ لیجیے:

﴿1﴾... کیا آپ کو معجزہ کی تعریف اچھی طرح یاد ہو گئی؟

﴿2﴾... کیا آپ کو انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام کے چند معجزات پڑھ کر مزید معجزات کے بارے میں جاننے کا شوق پیدا ہوا؟

﴿3﴾... کیا آپ روزانہ کچھ نہ کچھ قرآنِ مجید کی تلاوت کرتے ہیں؟

کرنے کے کام

﴿1﴾ ... ہمارے پیارے نبی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے کوئی پانچ معجزات ٹیچر سے پوچھ کر اپنی کاپی میں تحریر کیجیے۔

دستخط ٹیچر: ____________ دستخط سرپرست: ____________

حضرت موسیٰ عَلَیْهِ السَّلَام (حصہ 2)

معانی	مشکل الفاظ	معانی	مشکل الفاظ
فرعونی	قِبْطِی	ڈانٹنا	سَرزَنِش کرنا
اچھے طریقے سے	خوش اُسلوبی سے	ہکلاپن	لُکْنَت

حضرت موسیٰ عَلَیْهِ السَّلَام کی پرورش:

حضرت موسیٰ عَلَیْهِ السَّلَام کی پرورش کا انتظام فرعون کی طرف سے ہونے لگا۔ جب آپ جوان ہوئے تو تندرست وتوانا تھے، اللہ تعالیٰ نے آپ کو علم وحکمت اور فہم وفراست سے بھی نوازا تھا۔[1] حضرت موسیٰ عَلَیْهِ السَّلَام سے بنی اسرائیل پر ظلم وستم نہ دیکھا گیا چنانچہ آپ عَلَیْهِ السَّلَام نے بنی اسرائیل کو فرعون کے ظلم اور غلامی سے نجات دلوانے کا فیصلہ کیا۔

مصر سے ہجرت کا سبب:

ایک دن حضرت موسیٰ عَلَیْهِ السَّلَام نے دیکھا ایک قبطی اسرائیلی پر ظلم کر رہا ہے۔ اسرائیلی نے آپ سے مدد مانگی۔ آپ نے قبطی سے کہا: اسرائیلی پر ظلم نہ کر، اسے چھوڑ دے لیکن وہ باز نہ آیا اور بدزبانی کرنے لگا تو حضرت موسیٰ عَلَیْهِ السَّلَام نے اسے اس ظلم سے روکنے اور سبق سکھانے کے لیے ایک گھونسا مارا، آپ کا گھونسا (مُکّا) لگنے کی وجہ سے قبطی ہلاک ہو گیا[2] حالانکہ آپ کا اُسے قتل کرنے کا کوئی ارادہ نہیں تھا۔ اگلے دن حضرت موسیٰ عَلَیْهِ السَّلَام نے پھر اسی اسرائیلی کو ایک اور قبطی سے لڑتے دیکھا، اس نے دوبارہ مدد طلب کی، آپ نے اسرائیلی کو ڈانٹتے ہوئے کہا: تم بہت جھگڑالو ہو، ہر روز کسی نہ کسی سے لڑتے ہو۔ اس کی سرزنش کرنے کے بعد حضرت موسیٰ عَلَیْهِ السَّلَام کو اس پر رحم بھی آ گیا، آپ اس کی مدد کے لیے آگے بڑھے، اسرائیلی نے سمجھا کہ حضرت موسیٰ عَلَیْهِ السَّلَام مجھے مارنے کے لیے آگے بڑھے ہیں اس لیے اس نے گھبرا کر کہا: آج آپ مجھے بھی مارنا چاہتے ہیں جیسے کل ایک قبطی کو مارا تھا؟ قبطی نے یہ بات سن لی، جب فرعون کو یہ خبر ملی تو اس نے حضرت موسیٰ عَلَیْهِ السَّلَام کو قتل کرنے کا حکم دے دیا۔[3]

حضرت موسیٰ عَلَیْهِ السَّلَام کا مدین جانا:

حضرت موسیٰ عَلَیْهِ السَّلَام نے فرعون کے شر سے بچنے کے لئے اس کی حدود سے باہر مَدیَن جانے کا ارادہ فرمایا۔ مدین وہ مقام ہے جہاں حضرت شعیب عَلَیْهِ السَّلَام تشریف فرما تھے، یہ مصر سے آٹھ دن کے فاصلے پر ہے، اسے مدینِ ابنِ ابراہیم کہتے ہیں۔ حضرت موسیٰ عَلَیْهِ السَّلَام کے پاس نہ تو سواری تھی اور نہ ہی آپ نے اس کا رستہ دیکھا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے ایک فرشتہ بھیجا جو آپ عَلَیْهِ السَّلَام کو مدین تک لے گیا۔ جب حضرت موسیٰ عَلَیْهِ السَّلَام مدین پہنچے تو اس وقت دھوپ اور گرمی کی شدت تھی۔ آپ عَلَیْهِ السَّلَام نے کئی روز سے کھانا نہیں کھایا تھا۔ آپ شہر کے کنارے پر موجود ایک کنوئیں پر تشریف لائے جہاں سے لوگ پانی لیتے اور اپنے جانوروں کو پلاتے تھے۔ وہاں آپ

عَلَیْہِ السَّلَام کی نظر پانی پلانے والے لوگوں سے علیحدہ دوسری طرف دو عورتوں پر پڑی جو اس انتظار میں تھیں کہ لوگ پانی پلا کر فارغ ہو جائیں تو اپنے جانوروں کو پانی پلائیں۔ یہ دونوں حضرت شعیب عَلَیْہِ السَّلَام کی صاحبزادیاں تھیں۔ حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام نے ان سے پانی نہ پلانے کی وجہ پوچھی تو انہوں نے کہا: ہم نہ تو مردوں کے مجمع میں جاسکتی ہیں اور نہ ہی پانی کھینچ سکتی ہیں، جب یہ لوگ واپس چلے جاتے ہیں تو ہم اپنے جانوروں کو حوض میں بچا ہوا پانی پلا لیتی ہیں۔ ہمارے والد بہت ضعیف ہیں، وہ یہ کام نہیں کر سکتے اس لئے ہمیں پانی پلانے آنا پڑتا ہے۔ ان کی باتیں سن کر حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کو رحم آ گیا۔ آپ نے دیکھا قریب ہی ایک دوسرا کنواں بھی ہے جس پر اتنا بھاری پتھر رکھا ہوا ہے جسے بہت سے آدمی مل کر ہٹا سکتے ہیں۔ آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے اکیلے ہی اُسے ہٹایا اور ان کے جانوروں کو پانی پلا دیا۔ جانوروں کو پانی پلانے کے بعد آپ عَلَیْہِ السَّلَام ایک درخت کے سائے میں بیٹھ گئے اور اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں عرض کی: اے میرے رب! میں اس کھانے کی طرف محتاج ہوں جو تو میرے لیے اتارے۔

حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کی شادی:

جب وہ دونوں صاحبزادیاں جلدی گھر پہنچیں تو حضرت شعیب عَلَیْہِ السَّلَام نے اس کی وجہ پوچھی۔ انہوں نے سارا واقعہ بیان کر دیا۔ آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے ایک صاحبزادی سے فرمایا: جاؤ اس نیک آدمی کو میرے پاس بلا لاؤ۔ آپ کی بڑی صاحبزادی صفوراء حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کے پاس چہرہ آستین سے ڈھکے، جسم چھپائے، شرم سے چلتی ہوئی آئی اور کہا: میرے والد آپ کو بلا رہے ہیں تاکہ جانوروں کو پانی پلانے کی مزدوری دیں۔ حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام اجرت لینے پر تو راضی نہ ہوئے لیکن حضرت شعیب عَلَیْہِ السَّلَام کی زیارت و ملاقات کے ارادے سے چلے۔ آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے پردہ کے اہتمام کے لیے اُن سے فرمایا: آپ میرے پیچھے رہ کر رستہ بتاتی جائیے۔ جب حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام حضرت شعیب عَلَیْہِ السَّلَام کے پاس پہنچے تو کھانا حاضر تھا، حضرت شعیب عَلَیْہِ السَّلَام نے فرمایا: بیٹھئے کھانا کھائیے۔ حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام نے ان کی یہ بات منظور نہ کی اس پر حضرت شعیب عَلَیْہِ السَّلَام نے فرمایا: کھانا نہ کھانے کی کیا وجہ ہے؟ حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام نے فرمایا: مجھے اندیشہ ہے کہ یہ کھانا میرے اُس عمل کا عوض نہ ہو جائے جو میں نے آپ کے جانوروں کو پانی پلا کر انجام دیا ہے کیونکہ ہم نیک عمل پر عوض لینا قبول نہیں کرتے۔ حضرت شعیب عَلَیْہِ السَّلَام نے فرمایا: اے جوان! یہ کھانا تمہارے عمل کے عوض نہیں بلکہ میری اور میرے آباء و اَجداد کی عادت ہے کہ ہم مہمان نوازی کرتے ہیں۔ یہ سن کر حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام نے کھانا تناول فرمایا اور اپنی ولادت شریف سے لے کر قبطی کے قتل اور فرعون کے ساتھ گزرے تمام واقعات و احوال حضرت شعیب عَلَیْہِ السَّلَام سے بیان کر دیئے۔ حضرت شعیب عَلَیْہِ السَّلَام نے فرمایا: فرعون اور فرعونیوں سے نہ ڈریں کیونکہ یہاں فرعون کی حکومت و سلطنت نہیں۔ کھانے اور گفتگو سے فراغت کے بعد حضرت شعیب عَلَیْہِ السَّلَام کی ایک بیٹی نے عرض کی: اباجان آپ انہیں بکریاں چرانے کے لیے ملازم رکھ لیں، بے شک اچھا ملازم وہی ہے جو طاقتور بھی ہو اور امانتدار بھی۔ حضرت شعیب عَلَیْہِ السَّلَام نے فرمایا: تمہیں ان کی قوت و امانت کا کیسے علم ہوا؟ صاحبزادی نے عرض کی: قوت تو اس سے ظاہر ہے کہ اِنہوں نے تنہا کنوئیں سے وہ پتھر اُٹھا لیا جس کو دس سے کم

آدمی نہیں اُٹھا سکتے تھے اور امانت اس سے ظاہر ہے کہ اُنہوں نے ہمیں دیکھ کر سر جھکالیا اور نظر نہ اُٹھائی اور کہا کہ تم میرے پیچھے چلو ایسا نہ ہو کہ ہوا سے تمہارا کپڑا اڑے اور بدن کا کوئی حصہ نمودار ہو۔ یہ سن کر حضرت شعیب عَلَیْہِ السَّلَام نے حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام سے فرمایا: میں چاہتا ہوں کہ اپنی ایک بیٹی سے اس مہر پر تمہارا نکاح کر دوں کہ تم آٹھ سال تک میری ملازمت کرو پھر اگر تم دس سال پورے کر دو تو یہ اضافہ تمہاری طرف سے مہربانی ہو گی اور تم پر واجب نہ ہو گا۔ یوں حضرت شعیب عَلَیْہِ السَّلَام نے حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام سے اپنی بیٹی کا نکاح کر دیا۔ وہاں دس سال رہنے کے بعد حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام اپنی زوجہ کے ساتھ مدین سے دوبارہ مصر کی جانب روانہ ہو گئے۔[4]

حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کو نبوت ملنا:

حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام جب چلتے چلتے رات کے وقت کوہِ طور کے پاس پہنچے تو اللہ تعالیٰ نے آپ عَلَیْہِ السَّلَام کو نبوت کے ساتھ ساتھ دو معجزے عطا فرمائے۔ ایک معجزہ یہ کہ جب آپ اپنا عصا زمین پر ڈالتے تو وہ اژدہا بن جاتا اور دوسرا معجزہ یہ تھا کہ جب آپ عَلَیْہِ السَّلَام اپنا ہاتھ گریبان میں ڈال کر نکالتے تو وہ سورج کی طرح چمکنے لگتا۔[5] نبوت و معجزات عطا فرمانے کے بعد اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کو دین کی دعوت دینے کے لیے فرعون کے پاس جانے کا حکم دیا۔

حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام پر انعامات:

فرعون کے پاس جانے سے پہلے حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی: اے میرے ربّ! میری زبان کی لکنت دور کر دے[6] اور میرے بھائی ہارون کو بھی نبوت عطا فرما دے تاکہ وہ اس اہم کام میں میرا ساتھ دے۔[7] اللہ تعالیٰ نے آپ عَلَیْہِ السَّلَام کی دونوں دعائیں قبول کیں اور حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام سے فرمایا کہ فرعون کے پاس جاؤ! اسے حق بات کی دعوت دو اور سرکشی و نافرمانی کرنے سے ڈراؤ۔ دینِ حق کی دعوت دینے میں نرمی اور خوش اسلوبی سے گفتگو کرنا شاید وہ کچھ سوچ سمجھ کر نصیحت حاصل کر لے۔[8]

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

پارہ 20، القصص: 14 تا 35

وَلَمَّا بَلَغَ اَشُدَّهٗ وَاسْتَوٰۤى اٰتَيْنٰهُ حُكْمًا وَّعِلْمًا									
وَ	لَمَّا	بَلَغَ	اَشُدَّهٗ	وَ	اسْتَوٰۤى	اٰتَيْنٰهُ	حُكْمًا	وَّ	عِلْمًا
اور	جب	(موسیٰ) پہنچا	اپنی جوانی (کو)	اور	(عمر میں) بھرپور ہو گیا	(تو) ہم نے عطا کی اسے	حکمت	اور	علم
اور جب موسیٰ اپنی جوانی کو پہنچے اور بھرپور ہو گئے تو ہم نے اسے حکمت اور علم عطا فرمایا									

وَ كَذٰلِكَ نَجْزِی الْمُحْسِنِیْنَ ﴿۱۴﴾ وَ دَخَلَ الْمَدِیْنَةَ عَلٰى حِیْنِ غَفْلَةٍ

وَ	كَذٰلِكَ	نَجْزِی	الْمُحْسِنِیْنَ ﴿۱۴﴾	وَ	دَخَلَ	الْمَدِیْنَةَ	عَلٰى حِیْنِ غَفْلَةٍ ①
اور	اسی طرح	ہم صلہ دیتے ہیں	نیکی کرنے والوں (کو)	اور	(موسیٰ) داخل ہوا	شہر (میں)	بے خبری (یعنی نیند) کے وقت پر

اور ہم نیکوں کو ایسا ہی صلہ دیتے ہیں ○ اور (ایک دن موسیٰ) شہر والوں کی (دوپہر کی) نیند کے وقت

مِّنْ اَهْلِهَا فَوَجَدَ فِیْهَا رَجُلَیْنِ یَقْتَتِلٰنِ ۫ هٰذَا مِنْ شِیْعَتِهٖ وَ هٰذَا

مِّنْ اَهْلِهَا	فَوَجَدَ	فِیْهَا	رَجُلَیْنِ	یَقْتَتِلٰنِ	هٰذَا	مِنْ شِیْعَتِهٖ	وَ	هٰذَا
اس (شہر) کے باشندوں کی	تو اس نے پایا	اس میں	دو مردوں (کو)	لڑتے ہوئے	یہ	اس (موسیٰ) کے گروہ سے	اور	یہ

شہر میں داخل ہوئے تو اس میں دو مردوں کو لڑتے ہوئے پایا۔ ایک موسیٰ کے گروہ سے تھا اور دوسرا

مِنْ عَدُوِّهٖ ۚ فَاسْتَغَاثَهُ الَّذِیْ مِنْ شِیْعَتِهٖ عَلَى الَّذِیْ

مِنْ عَدُوِّهٖ	فَاسْتَغَاثَهُ	الَّذِیْ	مِنْ شِیْعَتِهٖ	عَلَى	الَّذِیْ
اس کے دشمنوں میں سے (تھا)	تو اس نے مدد مانگی اس سے	جو	اس کے گروہ میں سے (تھا)	(اس) کے خلاف	جو

اس کے دشمنوں میں سے تھا تو وہ جو موسیٰ کے گروہ میں سے تھا اس نے موسیٰ سے اس کے خلاف مدد مانگی جو

مِنْ عَدُوِّهٖ ۙ فَوَكَزَهٗ مُوْسٰى فَقَضٰى عَلَیْهِ ۫ قَالَ هٰذَا مِنْ عَمَلِ الشَّیْطٰنِ ؕ اِنَّهٗ

مِنْ عَدُوِّهٖ	فَوَكَزَهٗ	مُوْسٰى	فَقَضٰى عَلَیْهِ	قَالَ	هٰذَا	مِنْ عَمَلِ الشَّیْطٰنِ	اِنَّهٗ
اس کے دشمنوں میں سے (تھا)	تو گھونسا مارا اس کو	موسیٰ (نے)	تو اس کا کام تمام کر دیا	(پھر) فرمایا	یہ	شیطان کے کام سے (ہے)	بیشک وہ

اس کے دشمنوں سے تھا تو موسیٰ نے اس کے گھونسا مارا تو اس کا کام تمام کر دیا۔ (پھر) فرمایا: یہ شیطان کی طرف سے ہوا ہے۔ بیشک وہ

عَدُوٌّ مُّضِلٌّ مُّبِیْنٌ ﴿۱۵﴾ قَالَ رَبِّ اِنِّیْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ فَاغْفِرْ

عَدُوٌّ	مُّضِلٌّ مُّبِیْنٌ ﴿۱۵﴾	قَالَ	رَبِّ	اِنِّیْ	ظَلَمْتُ ②	نَفْسِیْ	فَاغْفِرْ
دشمن (ہے)	کھلا گمراہ کرنے والا	(موسیٰ نے) عرض کی	اے میرے رب	بیشک میں	میں نے زیادتی کی	اپنی جان (پر)	تو تو بخش دے

کھلا گمراہ کرنے والا دشمن ہے ○ موسیٰ نے عرض کی: اے میرے رب! میں نے اپنی جان پر زیادتی کی تو تو مجھے بخش دے

لِیْ فَغَفَرَ لَهٗ ؕ اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ ﴿۱۶﴾ قَالَ رَبِّ

لِیْ	فَغَفَرَ	لَهٗ	اِنَّهٗ	هُوَ	الْغَفُوْرُ	الرَّحِیْمُ ﴿۱۶﴾	قَالَ	رَبِّ
مجھے	تو (اللہ نے) بخش دیا	اس کو	بیشک وہ	وہی	بخشنے والا	مہربان (ہے)	(موسیٰ نے) عرض کی	اے میرے رب

تو اللہ نے اسے بخش دیا بیشک وہی بخشنے والا مہربان ہے ○ عرض کی: اے میرے رب!

① شہر میں پوشیدہ طور پر داخل ہونے کا سبب یہ تھا کہ حضرت موسیٰ عَلَیْهِ السَّلَام نے حق کا بیان اور فرعون اور فرعونیوں کی گمراہی کا رد اور فرعونیوں کے دین کی ممانعت شروع کر دی تھی۔ بنی اسرائیل آپ کی بات سنتے اور پیروی کرتے تھے۔ جب اس بات کا چرچا ہوا تو فرعونیوں نے آپ عَلَیْهِ السَّلَام کی تلاش شروع کر دی، اس لئے آپ کسی بستی میں داخل ہوتے تو ایسے وقت داخل ہوتے جب وہاں کے لوگ غفلت میں ہوں۔

② انبیائے کرام عَلَیْهِمُ السَّلَام معصوم ہیں، ان سے گناہ نہیں ہوتے اور حضرت موسیٰ عَلَیْهِ السَّلَام کا قبطی کو مارنا در اصل ظلم دور کرنا اور مظلوم کی امداد کرنا تھا اور یہ کسی دین میں بھی گناہ نہیں، پھر بھی اپنی طرف تقصیر کی نسبت کرنا اور عاجزی و انکساری کرتے ہوئے استغفار چاہنا، اللہ تعالیٰ کے مقرب بندوں کا دستور ہے۔

بِمَآ اَنْعَمْتَ عَلَیَّ فَلَنْ اَكُوْنَ ظَهِیْرًا لِّلْمُجْرِمِیْنَ ﴿۱۷﴾ فَاَصْبَحَ فِی الْمَدِیْنَةِ

بِمَآ	اَنْعَمْتَ	عَلَیَّ	فَلَنْ اَكُوْنَ	ظَهِیْرًا	لِّلْمُجْرِمِیْنَ ﴿۱۷﴾	فَاَصْبَحَ	فِی الْمَدِیْنَةِ
(اس کی) قسم جو	تونے احسان کیا	مجھ پر	تو میں ہر گز نہ ہوں گا	مددگار	مجرموں کا	پھر (موسیٰ نے) صبح کی	شہر میں

تونے میرے اوپر جو احسان کیا ہے اس کی قسم کہ اب ہر گز میں مجرموں کا مددگار نہ ہوں گا ○ پھر موسیٰ نے شہر میں

خَآىِٕفًا یَّتَرَقَّبُ فَاِذَا الَّذِی اسْتَنْصَرَهٗ بِالْاَمْسِ یَسْتَصْرِخُهٗ ؕ قَالَ

خَآىِٕفًا	یَّتَرَقَّبُ	فَاِذَا	الَّذِی	اسْتَنْصَرَهٗ	بِالْاَمْسِ	یَسْتَصْرِخُهٗ	قَالَ
ڈرتے ہوئے	انتظار کرتے ہوئے	تو اچانک (دیکھا کہ)	وہ جس نے	مدد مانگی تھی اس سے	کل	وہ فریاد کررہا ہے اس سے	فرمایا

ڈرتے ہوئے، انتظار میں صبح کی تو اچانک دیکھا کہ وہ جس نے کل ان سے مدد مانگی تھی فریاد کررہا ہے

لَهٗ مُوْسٰۤی اِنَّكَ لَغَوِیٌّ مُّبِیْنٌ ﴿۱۸﴾ فَلَمَّاۤ اَنْ اَرَادَ اَنْ یَّبْطِشَ بِالَّذِیْ

لَهٗ	مُوْسٰۤی	اِنَّكَ	لَغَوِیٌّ مُّبِیْنٌ ﴿۱۸﴾	فَلَمَّاۤ	اَنْ	اَرَادَ	اَنْ	یَّبْطِشَ	بِالَّذِیْ
اس سے	موسیٰ (نے)	بیشک تو	ضرور کھلا گمراہ (ہے)	تو جب	کہ	(موسیٰ نے) چاہا	کہ	وہ پکڑلیں	(اس قبطی) کو جو

تو موسیٰ نے اس سے فرمایا بیشک تو ضرور کھلا گمراہ ہے ○ تو جب موسیٰ نے چاہا کہ اس (قبطی) کو پکڑلیں جو

هُوَ عَدُوٌّ لَّهُمَا ۙ قَالَ یٰمُوْسٰۤی اَتُرِیْدُ اَنْ تَقْتُلَنِیْ كَمَا قَتَلْتَ

هُوَ	عَدُوٌّ	لَّهُمَا	قَالَ	یٰمُوْسٰۤی	اَتُرِیْدُ	اَنْ	تَقْتُلَنِیْ	كَمَا	قَتَلْتَ
وہ	دشمن (تھا)	ان دونوں کا	(تو) اس نے کہا	اے موسیٰ	کیا تم چاہتے ہو	کہ	قتل کردو مجھے	جیسے	تم نے قتل کردیا

ان دونوں کا دشمن تھا تو وہ بولا: اے موسیٰ! کیا تم مجھے ویسا ہی قتل کرنا چاہتے ہو جیسا تم نے کل

نَفْسًۢا بِالْاَمْسِ ۖۗ اِنْ تُرِیْدُ اِلَّاۤ اَنْ تَكُوْنَ جَبَّارًا فِی الْاَرْضِ وَ

نَفْسًا	بِالْاَمْسِ	اِنْ	تُرِیْدُ	اِلَّاۤ	اَنْ	تَكُوْنَ	جَبَّارًا	فِی الْاَرْضِ	وَ
ایک جان (کو)	کل	نہیں	تم چاہتے	مگر	یہ کہ	بن جاؤ	زبردستی کرنے والے	زمین میں	اور

ایک شخص کو قتل کردیا تم تو یہی چاہتے ہو کہ زمین میں زبردستی کرنے والے بن جاؤ اور

مَا تُرِیْدُ اَنْ تَكُوْنَ مِنَ الْمُصْلِحِیْنَ ﴿۱۹﴾ وَ جَآءَ رَجُلٌ مِّنْ اَقْصَا الْمَدِیْنَةِ یَسْعٰی ز

مَا تُرِیْدُ	اَنْ	تَكُوْنَ	مِنَ الْمُصْلِحِیْنَ ﴿۱۹﴾	وَ	جَآءَ	رَجُلٌ	مِّنْ اَقْصَا الْمَدِیْنَةِ	یَسْعٰی
تم نہیں چاہتے	کہ	ہو جاؤ	اصلاح کرنے والوں میں سے	اور	آیا	ایک شخص	شہر کے آخری کنارے سے	دوڑتا ہوا

تم اصلاح کرنے والوں میں سے نہیں ہونا چاہتے ○ اور شہر کے پرلے کنارے سے ایک (مومن) شخص دوڑتا ہوا آیا،

قَالَ یٰمُوْسٰۤی اِنَّ الْمَلَاَ یَاْتَمِرُوْنَ بِكَ لِیَقْتُلُوْكَ فَاخْرُجْ

قَالَ	یٰمُوْسٰۤی	اِنَّ	الْمَلَاَ	یَاْتَمِرُوْنَ	بِكَ	لِیَقْتُلُوْكَ	فَاخْرُجْ
اس نے کہا	اے موسیٰ	بیشک	دربار والے	مشورہ کررہے ہیں	آپ کے بارے میں	کہ وہ قتل کردیں آپ کو	تو آپ نکل جائیں

کہا: اے موسیٰ! بیشک دربار والے آپ کے بارے میں مشورہ کررہے ہیں کہ آپ کو قتل کردیں تو آپ نکل جائیں۔

اِنِّيْ لَكَ مِنَ النّٰصِحِيْنَ ﴿٢٠﴾ فَخَرَجَ مِنْهَا خَآئِفًا يَّتَرَقَّبُ ۫ قَالَ

اِنِّيْ	لَكَ	مِنَ النّٰصِحِيْنَ ﴿٢٠﴾	فَخَرَجَ	مِنْهَا	خَآئِفًا	يَّتَرَقَّبُ	قَالَ
بیشک میں	آپ کے	خیر خواہوں میں سے (ہوں)	پھر (موسیٰ) نکلا	اس (شہر) سے	ڈرتے ہوئے	انتظار کرتے ہوئے	اس نے عرض کی

بیشک میں آپ کے خیر خواہوں میں سے ہوں O پھر موسیٰ شہر سے ڈرتے ہوئے انتظار کرتے ہوئے نکلے۔ موسیٰ نے عرض کی:

رَبِّ نَجِّنِيْ مِنَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ﴿٢١﴾ وَلَمَّا تَوَجَّهَ تِلْقَآءَ مَدْيَنَ قَالَ

رَبِّ	نَجِّنِيْ	مِنَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ﴿٢١﴾	وَ	لَمَّا	تَوَجَّهَ	تِلْقَآءَ مَدْيَنَ	قَالَ
اے میرے رب	نجات دیدے مجھے	ظالم لوگوں سے	اور	جب	وہ متوجہ ہوا	مدین کی طرف	(تو) کہا

اے میرے رب! مجھے ظالموں سے نجات دیدے O اور جب وہ مدین کی طرف متوجہ ہوئے تو کہا:

عَسٰى رَبِّيْۤ اَنْ يَّهْدِيَنِيْ سَوَآءَ السَّبِيْلِ ﴿٢٢﴾ وَلَمَّا وَرَدَ مَآءَ مَدْيَنَ وَجَدَ

عَسٰى	رَبِّيْۤ	اَنْ	يَّهْدِيَنِيْ	سَوَآءَ السَّبِيْلِ ﴿٢٢﴾	وَ	لَمَّا	وَرَدَ	مَآءَ مَدْيَنَ	وَجَدَ
قریب ہے	میرا رب	کہ	وہ بتائے گا مجھے	سیدھا راستہ	اور	جب	وہ آیا	مدین کے پانی (پر)	(تو) پایا

عنقریب میرا رب مجھے سیدھا راستہ بتائے گا O اور جب وہ مدین کے پانی پر تشریف لائے تو وہاں

عَلَيْهِ اُمَّةً مِّنَ النَّاسِ يَسْقُوْنَ ۬ وَوَجَدَ مِنْ دُوْنِهِمُ امْرَاَتَيْنِ

عَلَيْهِ	اُمَّةً	مِّنَ النَّاسِ	يَسْقُوْنَ	وَ	وَجَدَ	مِنْ دُوْنِهِمُ	امْرَاَتَيْنِ
اس پر	ایک گروہ	لوگوں میں سے	وہ (جانوروں کو) پانی پلا رہے ہیں	اور	اس نے پائیں	ان کے دوسری طرف	دو عورتیں

لوگوں کے ایک گروہ کو دیکھا کہ اپنے جانوروں کو پانی پلا رہے ہیں اور ان کے دوسری طرف دو عورتوں کو دیکھا

تَذُوْدٰنِ ۚ قَالَ مَا خَطْبُكُمَا ؕ قَالَتَا لَا نَسْقِيْ حَتّٰى

تَذُوْدٰنِ	قَالَ	مَا خَطْبُكُمَا	قَالَتَا	لَا نَسْقِيْ	حَتّٰى
(جو اپنے جانور) روک رہی ہیں	(موسیٰ نے) فرمایا	تم دونوں کا کیا حال ہے	وہ دونوں بولیں	ہم پانی نہیں پلاتیں	یہاں تک کہ

جو اپنے جانوروں کو روک رہی ہیں۔ موسیٰ نے فرمایا: تم دونوں کا کیا حال ہے؟ وہ بولیں: ہم پانی نہیں پلاتیں جب تک

يُصْدِرَ الرِّعَآءُ ٜ وَاَبُوْنَا شَيْخٌ كَبِيْرٌ ﴿٢٣﴾ فَسَقٰى لَهُمَا

يُصْدِرَ	الرِّعَآءُ	وَ	اَبُوْنَا	شَيْخٌ كَبِيْرٌ ﴿٢٣﴾	فَسَقٰى	لَهُمَا
(اپنے جانور) واپس لے جائیں	سب چرواہے	اور	ہمارے والد	بڑے بوڑھے (ہیں)	تو (موسیٰ نے) پانی پلا دیا	ان دونوں کے (جانوروں کو)

سب چرواہے پلا کر پھیر نہ لے جائیں اور ہمارے باپ بہت بوڑھے ہیں O تو موسیٰ نے ان دونوں کے جانوروں کو پانی پلا دیا

ثُمَّ تَوَلّٰۤى اِلَى الظِّلِّ فَقَالَ رَبِّ اِنِّيْ لِمَاۤ اَنْزَلْتَ اِلَيَّ مِنْ خَيْرٍ

ثُمَّ	تَوَلّٰى	اِلَى الظِّلِّ	فَقَالَ	رَبِّ	اِنِّيْ	لِمَاۤ	اَنْزَلْتَ	اِلَيَّ	مِنْ خَيْرٍ
پھر	وہ پھر گیا	سایہ کی طرف	تو عرض کی	اے میرے رب	بیشک میں	(اس) کا جو	تو اتارے	میری طرف	بھلائی

پھر سائے کی طرف پھرے اور عرض کی: اے میرے رب! میں اس خیر (کھانے) کی طرف محتاج ہوں جو تو میرے

فَقِيْرٌ ﴿۲۴﴾ فَجَآءَتْهُ اِحْدٰىهُمَا تَمْشِيْ عَلَى اسْتِحْيَآءٍ ۫ قَالَتْ اِنَّ اَبِيْ

فَقِيْرٌ﴿۲۴﴾	فَجَآءَتْهُ	اِحْدٰىهُمَا	تَمْشِيْ	عَلَى اسْتِحْيَآءٍ	قَالَتْ	اِنَّ	اَبِيْ
محتاج (ہوں)	تو آئی موسیٰ کے پاس	ان دونوں لڑکیوں میں سے ایک	چلتی ہوئی	شرم وحیا (کے طریقے) پر	اس نے کہا	بیشک	میرے والد

لیے اتارے ○ تو ان دونوں لڑکیوں میں سے ایک حضرت موسیٰ کے پاس شرم سے چلتی ہوئی آئی (اور) کہا: میرے والد

يَدْعُوْكَ لِيَجْزِيَكَ اَجْرَ مَا سَقَيْتَ لَنَا ؕ فَلَمَّا جَآءَهٗ

يَدْعُوْكَ	لِيَجْزِيَكَ	اَجْرَ مَا	سَقَيْتَ	لَنَا	فَلَمَّا	جَآءَهٗ
بلا رہے ہیں آپ کو	تاکہ وہ دیں آپ کو	(اس کی) مزدوری جو	آپ نے پانی پلایا	ہماری وجہ سے	تو جب	(موسیٰ) آیا اس (والد) کے پاس

آپ کو بلا رہے ہیں تاکہ آپ کو اس کام کی مزدوری دیں جو آپ نے ہمارے جانوروں کو پانی پلایا ہے۔ تو جب موسیٰ اس (والد) کے پاس آئے

وَقَصَّ عَلَيْهِ الْقَصَصَ ۙ قَالَ لَا تَخَفْ ٚ نَجَوْتَ مِنَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۲۵﴾ قَالَتْ

وَ	قَصَّ	عَلَيْهِ	الْقَصَصَ	قَالَ	لَا تَخَفْ	نَجَوْتَ	مِنَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ﴿۲۵﴾	قَالَتْ
اور	اس نے بیان کئے	اس پر (کے سامنے)	(اپنے) واقعات	(تو) اس نے کہا	ڈرو نہیں	تم نجات پا چکے	ظالم لوگوں سے	بولی

اور اسے (اپنے) واقعات سنائے تو اس نے کہا: ڈرو نہیں، آپ ظالموں سے نجات پا چکے ہو ○ ان میں سے

اِحْدٰىهُمَا يٰۤاَبَتِ اسْتَاْجِرْهُ ۫ اِنَّ خَيْرَ مَنِ اسْتَاْجَرْتَ الْقَوِيُّ

اِحْدٰىهُمَا	يٰۤاَبَتِ	اسْتَاْجِرْهُ	اِنَّ	خَيْرَ	مَنِ	اسْتَاْجَرْتَ	الْقَوِيُّ
ان دونوں میں سے ایک	اے میرے باپ	ملازم رکھ لو ان کو	بیشک	بہتر	جسے	آپ ملازم رکھو	(وہ ہے جو) طاقتور

ایک نے کہا: اے میرے باپ! ان کو ملازم رکھ لو بیشک آپ کا بہتر نوکر وہ ہوگا جو طاقتور اور

الْاَمِيْنُ ﴿۲۶﴾ قَالَ اِنِّيْۤ اُرِيْدُ اَنْ اُنْكِحَكَ اِحْدَى ابْنَتَيَّ هٰتَيْنِ عَلٰۤى

الْاَمِيْنُ﴿۲۶﴾	قَالَ	اِنِّيْۤ	اُرِيْدُ	اَنْ	اُنْكِحَكَ	اِحْدَى ابْنَتَيَّ هٰتَيْنِ	عَلٰۤى
امانتدار (ہو)	اس نے کہا	بیشک میں	چاہتا ہوں	کہ	نکاح کر دوں تجھ سے	اپنی ان دو بیٹیوں میں سے ایک (کا)	(اس شرط) پر

امانتدار ہو ○ (انہوں نے) فرمایا: میں چاہتا ہوں کہ اپنی دونوں بیٹیوں میں سے ایک کے ساتھ اس مہر پر تمہارا نکاح کر دوں

اَنْ تَاْجُرَنِيْ ثَمٰنِيَ حِجَجٍ ۚ فَاِنْ اَتْمَمْتَ عَشْرًا فَمِنْ عِنْدِكَ ۚ

اَنْ	تَاْجُرَنِيْ	ثَمٰنِيَ حِجَجٍ	فَاِنْ	اَتْمَمْتَ	عَشْرًا	فَمِنْ عِنْدِكَ
کہ	تم ملازمت کرو میری	آٹھ سال (تک)	پھر اگر	تم پورے کردو	دس (سال)	تو (وہ اضافہ) تمہاری طرف سے (ہوگا)

کہ تم آٹھ سال تک میری ملازمت کرو پھر اگر تم دس سال پورے کر دو تو وہ (اضافہ) تمہاری طرف سے ہوگا

وَمَاۤ اُرِيْدُ اَنْ اَشُقَّ عَلَيْكَ ؕ سَتَجِدُنِيْۤ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ

وَ	مَاۤ اُرِيْدُ	اَنْ	اَشُقَّ	عَلَيْكَ	سَتَجِدُنِيْۤ	اِنْ	شَآءَ	اللّٰهُ
اور	میں نہیں چاہتا	کہ	مشقت میں ڈالوں	تجھے	عنقریب تم پاؤ گے مجھے	اگر	چاہا	اللہ (نے)

اور میں تمہیں مشقت میں ڈالنا نہیں چاہتا۔ اِنْ شَآءَ اللّٰه عنقریب تم مجھے

مِنَ الصّٰلِحِیْنَ ﴿۲۷﴾ قَالَ ذٰلِكَ بَیْنِیْ وَ بَیْنَكَ ؕ اَیَّمَا الْاَجَلَیْنِ قَضَیْتُ فَلَا

مِنَ الصّٰلِحِیْنَ ﴿۲۷﴾	قَالَ	ذٰلِكَ	بَیْنِیْ وَ بَیْنَكَ	اَیَّمَا الْاَجَلَیْنِ	قَضَیْتُ	فَلَا
نیکوں میں سے	(موسیٰ نے) کہا	یہ (معاہدہ طے ہے)	میرے اور تمہارے درمیان	دو مدتوں میں سے جسے	میں پورا کردوں	تو نہ (ہوگی)

نیکوں میں سے پاؤ گے ○ موسیٰ نے جواب دیا: یہ میرے اور آپ کے درمیان (معاہدہ طے) ہے۔ میں ان دونوں میں سے جو بھی مدت پوری کردوں تو

عُدْوَانَ عَلَیَّ ؕ وَ اللّٰهُ عَلٰى مَا نَقُوْلُ وَكِیْلٌ ﴿۲۸﴾ فَلَمَّا قَضٰى مُوْسَى

عُدْوَانَ	عَلَیَّ	وَ	اللّٰهُ	عَلٰى	مَا	نَقُوْلُ	وَكِیْلٌ ﴿۲۸﴾	فَلَمَّا	قَضٰى	مُوْسَى
کوئی زیادتی	مجھ پر	اور	اللہ	(اس) پر	جو	ہم کہہ رہے ہیں	نگہبان (ہے)	پھر جب	پوری کردی	موسیٰ (نے)

مجھ پر کوئی زیادتی نہیں ہوگی اور ہماری اس گفتگو پر اللہ نگہبان ہے ○ پھر جب موسیٰ نے اپنی مدت

الْاَجَلَ وَ سَارَ بِاَهْلِهٖۤ اٰنَسَ مِنْ جَانِبِ الطُّوْرِ نَارًا ۚ قَالَ لِاَهْلِهِ

الْاَجَلَ	وَ	سَارَ بِاَهْلِهٖۤ	اٰنَسَ	مِنْ جَانِبِ الطُّوْرِ	نَارًا	قَالَ	لِاَهْلِهِ
مدت	اور	وہ لے کر چلا اپنی بیوی (کو)	(تو) اس نے دیکھی	کوہِ طور کی طرف سے	ایک آگ	اس نے کہا	اپنی گھر والی سے

پوری کردی اور اپنی بیوی کو لے کر چلے تو کوہِ طور کی طرف ایک آگ دیکھی۔ آپ نے اپنی گھر والی سے فرمایا:

امْكُثُوْۤا اِنِّیْۤ اٰنَسْتُ نَارًا لَّعَلِّیْۤ اٰتِیْكُمْ مِّنْهَا بِخَبَرٍ اَوْ جَذْوَةٍ مِّنَ النَّارِ

امْكُثُوْۤا	اِنِّیْۤ	اٰنَسْتُ	نَارًا	لَّعَلِّیْۤ	اٰتِیْكُمْ مِّنْهَا بِخَبَرٍ	اَوْ	جَذْوَةٍ مِّنَ النَّارِ
تم ٹھہرو	بیشک میں	میں نے دیکھی ہے	ایک آگ	شاید میں	لاؤں تمہارے پاس وہاں سے کچھ خبر	یا	آگ کی کوئی چنگاری (لاؤں)

تم ٹھہرو، بیشک میں نے ایک آگ دیکھی ہے شاید، میں وہاں سے کچھ خبر لاؤں یا تمہارے لیے کوئی آگ کی چنگاری لاؤں

لَعَلَّكُمْ تَصْطَلُوْنَ ﴿۲۹﴾ فَلَمَّاۤ اَتٰىهَا نُوْدِیَ مِنْ شَاطِئِ الْوَادِ الْاَیْمَنِ فِی الْبُقْعَةِ الْمُبٰرَكَةِ

لَعَلَّكُمْ	تَصْطَلُوْنَ ﴿۲۹﴾	فَلَمَّاۤ	اَتٰىهَا	نُوْدِیَ	مِنْ شَاطِئِ الْوَادِ الْاَیْمَنِ	فِی الْبُقْعَةِ الْمُبٰرَكَةِ
تاکہ تم	گرمی حاصل کرو	پھر جب	وہ آیا آگ کے پاس	(تو) اسے ندا کی گئی	میدان کے دائیں کنارے سے	برکت والی جگہ میں

تاکہ تم گرمی حاصل کرو ○ پھر جب آگ کے پاس آئے تو برکت والی جگہ میں میدان کے دائیں کنارے سے ایک درخت سے

مِنَ الشَّجَرَةِ اَنْ یّٰمُوْسٰۤى اِنِّیْۤ اَنَا اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِیْنَ ﴿۳۰﴾ وَ اَنْ اَلْقِ

مِنَ الشَّجَرَةِ	اَنْ	یّٰمُوْسٰۤى	اِنِّیْۤ	اَنَا	اللّٰهُ	رَبُّ الْعٰلَمِیْنَ ﴿۳۰﴾ [1]	وَ	اَنْ	اَلْقِ
درخت سے	کہ	اے موسیٰ	بیشک میں	میں (ہی)	اللہ (ہوں)	تمام جہانوں کا پالنے والا (ہوں)	اور	یہ کہ	تم ڈال دو

انہیں ندا کی گئی: اے موسیٰ! بیشک میں ہی اللہ ہوں، سارے جہانوں کا پالنے والا ہوں ○ اور یہ کہ تم اپنا عصا

---

(1) منقول ہے کہ یہ کلام حضرت موسیٰ علیہ السلام نے صرف اپنے مبارک کانوں ہی سے نہیں بلکہ اپنے جسمِ اقدس کے ہر ہر جزو سے سنا اور جب آپ علیہ السلام نے سرسبز درخت میں آگ دیکھی تو جان لیا کہ اللہ تعالیٰ کے سوا یہ کسی کی قدرت نہیں اور بیشک جو کلام انہوں نے سنا ہے اس کا متکلم اللہ تعالیٰ ہی ہے۔ پھر حضرت موسیٰ علیہ السلام کو دو معجزات عطا کئے گئے جن کی تفصیل اگلی آیات میں موجود ہے۔

عَصَاكَ ۚ فَلَمَّا رَاٰهَا تَهْتَزُّ كَاَنَّهَا جَآنٌّ وَّلّٰى مُدْبِرًا وَّ

عَصَاكَ	فَلَمَّا	رَاٰهَا	تَهْتَزُّ	كَاَنَّهَا	جَآنٌّ	وَّلّٰى	مُدْبِرًا	وَّ
اپنا عصا	توجب	اس نے دیکھا اسے	لہراتا ہوا	گویا کہ وہ	ایک سانپ (ہے)	(تو) وہ چل پڑا	پیٹھ پھیرتے ہوئے	اور

ڈال دو تو جب اسے لہراتا ہوا دیکھا گویا کہ سانپ ہے تو حضرت موسیٰ پیٹھ پھیر کر چلے اور

لَمْ يُعَقِّبْ ۚ يٰمُوْسٰۤى اَقْبِلْ وَلَا تَخَفْ ۟ اِنَّكَ مِنَ الْاٰمِنِيْنَ ﴿۳۱﴾ اُسْلُكْ يَدَكَ

لَمْ يُعَقِّبْ	يٰمُوْسٰۤى	اَقْبِلْ	وَ	لَا تَخَفْ	اِنَّكَ	مِنَ الْاٰمِنِيْنَ ﴿۳۱﴾	اُسْلُكْ	يَدَكَ
مڑ کر نہ دیکھا	(ہم نے فرمایا) اے موسیٰ	سامنے آؤ	اور	ڈرو نہیں	بیشک تم	امن والوں میں سے (ہو)	تم ڈالو	اپنا ہاتھ

مڑ کر نہ دیکھا۔ (ہم نے فرمایا:) اے موسیٰ! سامنے آؤ اور نہ ڈرو، بیشک تم امن والوں میں سے ہو ○ اپنا ہاتھ

فِيْ جَيْبِكَ تَخْرُجْ بَيْضَآءَ مِنْ غَيْرِ سُوْٓءٍ ۫ وَّاضْمُمْ اِلَيْكَ جَنَاحَكَ مِنَ الرَّهْبِ

فِيْ جَيْبِكَ	تَخْرُجْ	بَيْضَآءَ	مِنْ غَيْرِ سُوْٓءٍ	وَّ	اضْمُمْ	اِلَيْكَ	جَنَاحَكَ	مِنَ الرَّهْبِ①
اپنے گریبان میں	وہ نکلے گا	سفید، چمکتا ہوا	کسی مرض کے بغیر	اور	تم ملالو	اپنی طرف	اپنا ہاتھ	خوف (دور کرنے کی) غرض سے

گریبان میں ڈالو تو وہ بغیر کسی مرض کے سفید چمکتا ہوا نکلے گا اور خوف دور کرنے کیلئے اپنا ہاتھ اپنے ساتھ ملالو

فَذٰنِكَ بُرْهَانٰنِ مِنْ رَّبِّكَ اِلٰى فِرْعَوْنَ وَمَلَا۟ئِهٖ ۚ اِنَّهُمْ كَانُوْا قَوْمًا فٰسِقِيْنَ ﴿۳۲﴾

فَذٰنِكَ	بُرْهَانٰنِ	مِنْ رَّبِّكَ	اِلٰى فِرْعَوْنَ وَمَلَا۟ئِهٖ	اِنَّهُمْ	كَانُوْا	قَوْمًا فٰسِقِيْنَ ﴿۳۲﴾
تو یہ دونوں	دو بڑی دلیلیں (ہیں)	تمہارے رب کی جانب سے	فرعون اور اس کے درباریوں کی طرف	بیشک وہ	وہ ہیں	نافرمانی کرنے والے لوگ

تو تیرے رب کی طرف سے فرعون اور اس کے درباریوں کی طرف یہ دو بڑی دلیلیں ہیں، بیشک وہ نافرمان لوگ ہیں ○

قَالَ رَبِّ اِنِّيْ قَتَلْتُ مِنْهُمْ نَفْسًا فَاَخَافُ اَنْ

قَالَ	رَبِّ	اِنِّيْ	قَتَلْتُ	مِنْهُمْ	نَفْسًا	فَاَخَافُ	اَنْ
(موسیٰ نے) عرض کی	اے میرے رب	بیشک میں	میں نے قتل کردیا تھا	ان میں سے	ایک جان (کو)	تو میں ڈرتا ہوں	(اس سے) کہ

موسیٰ نے عرض کی: اے میرے رب! میں نے ان میں سے ایک شخص کو قتل کردیا تھا تو مجھے ڈر ہے کہ

يَّقْتُلُوْنِ ﴿۳۳﴾ وَاَخِيْ هٰرُوْنُ هُوَ اَفْصَحُ مِنِّيْ لِسَانًا فَاَرْسِلْهُ

يَّقْتُلُوْنِ ﴿۳۳﴾	وَ	اَخِيْ	هٰرُوْنُ②	هُوَ	اَفْصَحُ	مِنِّيْ	لِسَانًا	فَاَرْسِلْهُ
وہ قتل کردیں گے مجھے	اور	میرا بھائی	ہارون	وہ	زیادہ صاف ہے	مجھ سے	زبان (میں)	تو تو رسول بنا اسے

وہ مجھے قتل کردیں گے ○ اور میرا بھائی ہارون اس کی زبان مجھ سے زیادہ صاف ہے تو اسے میری مدد کے لیے

① اس خوف کے بارے میں ایک قول یہ ہے کہ ہاتھ کی چمک دیکھ کر حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کے دل میں خوف پیدا ہوا۔ دوسرا قول یہ ہے کہ اس سے وہی خوف مراد ہے جو سانپ کو دیکھنے سے پیدا ہوا تھا، اسے آیت میں بیان کئے گئے طریقے سے دور کردیا گیا۔

② حضرت ہارون عَلَیْہِ السَّلَام حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کے بڑے بھائی تھے اور بچپن میں فرعون کے ہاں انگارہ منہ میں رکھ لینے کی وجہ سے حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کی زبان شریف میں لکنت آگئی تھی اس لئے آپ نے فرمایا کہ میرے بھائی حضرت ہارون عَلَیْہِ السَّلَام کی زبان مجھ سے زیادہ صاف ہے یعنی اس میں لکنت نہیں اور وہ صحیح صحیح بات کرتے ہیں۔

مَعِیَ رِدْاً یُّصَدِّقُنِیْۤ٘ اِنِّیْۤ اَخَافُ اَنْ یُّكَذِّبُوْنِ ﴿۳۴﴾ قَالَ

مَعِیَ	رِدْاً[1]	یُّصَدِّقُنِیْۤ	اِنِّیْۤ	اَخَافُ	اَنْ	یُّكَذِّبُوْنِ ﴿۳۴﴾	قَالَ
میرے ساتھ	مدد کرنے والا	وہ تصدیق کرے میری	بیشک میں	ڈرتا ہوں	(اس سے) کہ	وہ جھٹلائیں گے مجھے	(اللہ نے) فرمایا

رسول بناتا کہ وہ میری تصدیق کرے، بیشک مجھے ڈر ہے کہ وہ مجھے جھٹلائیں گے ○ اللہ نے فرمایا:

سَنَشُدُّ عَضُدَكَ بِاَخِیْكَ وَ نَجْعَلُ لَكُمَا سُلْطٰنًا فَلَا یَصِلُوْنَ

سَنَشُدُّ	عَضُدَكَ	بِاَخِیْكَ	وَ	نَجْعَلُ	لَكُمَا	سُلْطٰنًا	فَلَا یَصِلُوْنَ
عنقریب ہم قوت دیں گے	تیرے بازو (کو)	تیرے بھائی سے	اور	کردیں گے	تم دونوں کے لئے	غلبہ	تو وہ نہیں پہنچ سکیں گے

عنقریب ہم تیرے بازو کو تیرے بھائی کے ذریعے قوت دیں گے اور تم دونوں کو غلبہ عطا فرمائیں گے تو وہ ہماری نشانیوں کے سبب

اِلَیْكُمَا ۚۛ بِاٰیٰتِنَاۤ ۚۛ اَنْتُمَا وَ مَنِ اتَّبَعَكُمَا الْغٰلِبُوْنَ ﴿۳۵﴾

اِلَیْكُمَا	بِاٰیٰتِنَاۤ	اَنْتُمَا	وَ	مَنِ	اتَّبَعَكُمَا	الْغٰلِبُوْنَ ﴿۳۵﴾
تم دونوں تک	ہماری نشانیوں کے سبب	تم دونوں	اور	جس نے	پیروی کی تمہاری	(وہ) غالب آنے والے (ہیں)

تم دونوں کا کچھ نقصان نہ کرسکیں گے۔ تم دونوں اور تمہاری پیروی کرنے والے غالب آئیں گے ○

پارہ 16، طٰہٰ: 9 تا 37

وَ هَلْ اَتٰىكَ حَدِیْثُ مُوْسٰىۘ ﴿۹﴾ اِذْ رَاٰ نَارًا فَقَالَ لِاَهْلِهِ امْكُثُوْۤا اِنِّیْۤ

وَ	هَلْ	اَتٰىكَ	حَدِیْثُ مُوْسٰى ﴿۹﴾	اِذْ	رَاٰ	نَارًا	فَقَالَ	لِاَهْلِهِ	امْكُثُوْۤا	اِنِّیْۤ
اور	کیا	آئی تمہارے پاس	موسیٰ کی بات، خبر	جب	اس نے دیکھی	ایک آگ	تو کہا	اپنی اہلیہ سے	تم ٹھہرو	بیشک میں (نے)

اور کیا تمہارے پاس موسیٰ کی خبر آئی ○ جب اس نے ایک آگ دیکھی تو اپنی اہلیہ سے فرمایا: ٹھہرو، بیشک میں نے

اٰنَسْتُ نَارًا لَّعَلِّیْۤ اٰتِیْكُمْ مِّنْهَا بِقَبَسٍ اَوْ اَجِدُ عَلَى النَّارِ هُدًى ﴿۱۰﴾

اٰنَسْتُ	نَارًا	لَّعَلِّیْۤ	اٰتِیْكُمْ مِّنْهَا بِقَبَسٍ	اَوْ	اَجِدُ	عَلَى النَّارِ	هُدًى ﴿۱۰﴾
دیکھی ہے	آگ	شاید میں	لے آؤں تمہارے پاس اس میں سے کوئی چنگاری	یا	میں پاؤں	آگ پر (کے پاس)	کوئی راستہ بتانے والا

ایک آگ دیکھی ہے شاید میں تمہارے پاس اس میں سے کوئی چنگاری لے آؤں یا آگ کے پاس کوئی راستہ بتانے والا پاؤں ○

فَلَمَّاۤ اَتٰىهَا نُوْدِیَ یٰمُوْسٰى ﴿۱۱﴾ اِنِّیْۤ اَنَا رَبُّكَ فَاخْلَعْ نَعْلَیْكَ ۚ

فَلَمَّاۤ	اَتٰىهَا	نُوْدِیَ	یٰمُوْسٰى ﴿۱۱﴾	اِنِّیْۤ	اَنَا	رَبُّكَ	فَاخْلَعْ[2]	نَعْلَیْكَ
پھر جب	وہ آیا اس (آگ) کے پاس	(تو) ندا کی گئی	اے موسیٰ	بیشک میں	میں	تمہارا رب (ہوں)	تو تو اتار دے	اپنے جوتے

پھر وہ جب آگ کے پاس آئے تو ندا فرمائی گئی کہ اے موسیٰ ○ بیشک میں تیرا رب ہوں تو تو اپنے جوتے اتار دے

---

① اس سے معلوم ہوا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے بندوں کی مدد لینا انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام کی سنّت ہے۔

② پاک اور مقدس جگہ پر جوتے اتار کر حاضر ہونا چاہئے کہ یہ ادب کے زیادہ قریب ہے نیز مقدس جگہ کا ادب و احترام کرنا انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام کی سنت ہے، اسی وجہ سے انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام اور اولیائے عظام رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِم کے مزارات اور اس سرزمین کا ادب کیا جاتا ہے جہاں وہ آرام فرما ہیں۔

اِنَّكَ بِالْوَادِ الْمُقَدَّسِ طُوًى ﴿۱۲﴾ وَ اَنَا اخْتَرْتُكَ فَاسْتَمِعْ لِمَا یُوْحٰى ﴿۱۳﴾ اِنَّنِیْۤ اَنَا

اِنَّكَ	بِالْوَادِ الْمُقَدَّسِ طُوًى ﴿۱۲﴾	وَ	اَنَا	اخْتَرْتُكَ	فَاسْتَمِعْ	لِمَا	یُوْحٰى ﴿۱۳﴾	اِنَّنِیْۤ	اَنَا
بیشک تو	پاک وادی طویٰ میں (ہے)	اور	میں (نے)	چن لیا تجھے	تو غور سے سن	(اس) کو جو	وحی کی جاتی ہے	بیشک میں	میں (ہی)

بیشک تو پاک وادی طویٰ میں ہے ○ اور میں نے تجھے پسند کیا تو اب اسے غور سے سن جو وحی کی جاتی ہے ○ بیشک میں ہی

اللّٰهُ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّاۤ اَنَا فَاعْبُدْنِیْ ۙ وَ اَقِمِ الصَّلٰوةَ لِذِكْرِیْ ﴿۱۴﴾ اِنَّ

اللّٰهُ	لَاۤ	اِلٰهَ	اِلَّاۤ	اَنَا	فَاعْبُدْنِیْ	وَ	اَقِمِ	الصَّلٰوةَ	لِذِكْرِیْ ﴿۱۴﴾	اِنَّ
اللہ (ہوں)	نہیں	کوئی معبود	سوائے	میرے	تو تم عبادت کرو میری	اور	قائم رکھو	نماز	میری یاد کے لیے	بیشک

اللہ ہوں، میرے سوا کوئی معبود نہیں تو میری عبادت کر اور میری یاد کے لیے نماز قائم رکھ ○ بیشک

السَّاعَةَ اٰتِیَةٌ اَكَادُ اُخْفِیْهَا لِتُجْزٰى كُلُّ نَفْسٍۭ بِمَا تَسْعٰى ﴿۱۵﴾ فَلَا یَصُدَّنَّكَ

السَّاعَةَ	اٰتِیَةٌ	اَكَادُ اُخْفِیْهَا[1]	لِتُجْزٰى	كُلُّ نَفْسٍ	بِمَا	تَسْعٰى ﴿۱۵﴾	فَلَا یَصُدَّنَّكَ
قیامت	آنے والی (ہے)	قریب ہے کہ میں چھپاؤں اسے	تا کہ بدلہ دیا جائے	ہر جان (کو)	(اس) کا جو	اس نے کوشش کی	تو ہرگز باز نہ رکھے تجھے

قیامت آنے والی ہے۔ قریب ہے کہ میں اسے چھپا رکھوں تا کہ ہر جان کو اس کی کوشش کا بدلہ دیا جائے ○ تو قیامت پر

عَنْهَا مَنْ لَّا یُؤْمِنُ بِهَا وَ اتَّبَعَ هَوٰىهُ فَتَرْدٰى ﴿۱۶﴾

عَنْهَا	مَنْ	لَّا یُؤْمِنُ	بِهَا	وَ	اتَّبَعَ	هَوٰىهُ	فَتَرْدٰى ﴿۱۶﴾
اس (کو ماننے) سے	وہ جو	ایمان نہیں لاتا	اس (قیامت) پر	اور	اس نے پیروی کی	اپنی خواہش (کی)	(اگر ایسا ہوا) تو تُو ہلاک ہو جائے گا

ایمان نہ لانے والا اور اپنی خواہش کی پیروی کرنے والا ہرگز تجھے اس کے ماننے سے باز نہ رکھے ورنہ تو ہلاک ہو جائے گا○

وَ مَا تِلْكَ بِیَمِیْنِكَ یٰمُوْسٰى ﴿۱۷﴾ قَالَ هِیَ عَصَایَ ۚ اَتَوَكَّؤُا عَلَیْهَا وَ

وَ	مَا تِلْكَ[2]	بِیَمِیْنِكَ	یٰمُوْسٰى ﴿۱۷﴾	قَالَ	هِیَ	عَصَایَ	اَتَوَكَّؤُا	عَلَیْهَا	وَ
اور	یہ کیا ہے	تیرے دائیں ہاتھ میں	اے موسیٰ	عرض کی	وہ	میرا عصا (ہے)	میں ٹیک لگاتا ہوں	اس پر	اور

اور اے موسیٰ! یہ تمہارے دائیں ہاتھ میں کیا ہے؟○ عرض کی: یہ میرا عصا ہے میں اس پر تکیہ لگاتا ہوں اور

اَهُشُّ بِهَا عَلٰى غَنَمِیْ وَ لِیَ فِیْهَا مَاٰرِبُ اُخْرٰى ﴿۱۸﴾ قَالَ اَلْقِهَا

اَهُشُّ	بِهَا	عَلٰى غَنَمِیْ	وَ	لِیَ	فِیْهَا	مَاٰرِبُ اُخْرٰى ﴿۱۸﴾	قَالَ	اَلْقِهَا
(پتے) جھاڑتا ہوں	اس سے	اپنی بکریوں پر	اور	میرے لئے	اس میں	دوسری (بھی) کئی ضرورتیں (ہیں)	فرمایا	ڈال دو اسے

اس سے اپنی بکریوں پر پتے جھاڑتا ہوں اور میری اس میں اور بھی کئی ضرورتیں ہیں ○ فرمایا: اے موسیٰ اسے

---

① قیامت آنے کا وقت اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں سے چھپایا ہے، اس کا یہ مطلب نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے کسی بھی بندے کو اس کی اطلاع نہیں دی بلکہ دلائل سے یہ بات ثابت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو قیامت آنے کا وقت بھی بتادیا ہے اور نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا قیامت کی نشانیاں بیان فرمانا اور اس کا متعین وقت امت کو نہ بتانا بھی حکمت کے پیشِ نظر ہے۔

② اس سوال کی حکمت یہ ہے کہ حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام اپنے عصا کو دیکھ لیں اور یہ بات قلب میں خوب راسخ ہو جائے کہ یہ عصا ہے تا کہ جس وقت وہ سانپ کی شکل میں ہو تو آپ کی خاطر مبارک پر کوئی پریشانی نہ ہو۔ اس آیت سے معلوم ہوا کہ سوال ہمیشہ پوچھنے والے کی لاعلمی کی بنا پر نہیں ہوتا بلکہ اس میں کچھ اور بھی حکمتیں ہوتی ہیں۔ لہٰذا کسی موقع پر حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا کسی سے کچھ پوچھنا حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے بے خبر ہونے کی دلیل نہیں۔

يٰمُوْسٰى ﴿۱۹﴾ فَاَلْقٰىهَا فَاِذَا هِيَ حَيَّةٌ تَسْعٰى ﴿۲۰﴾ قَالَ خُذْهَا وَ لَا تَخَفْ ۥ وقفة

يٰمُوْسٰى ⑲	فَاَلْقٰىهَا	فَاِذَا	هِيَ	حَيَّةٌ①	تَسْعٰى ⑳	قَالَ	خُذْهَا	وَ	لَا تَخَفْ
اے موسیٰ	تو موسیٰ نے (نیچے) ڈال دیا اسے	تو اچانک	وہ	سانپ (بن گیا)	جو دوڑ رہا تھا	فرمایا	پکڑ لو اسے	اور	نہ ڈرو

ڈال دو○ تو موسیٰ نے اسے (نیچے) ڈال دیا تو اچانک وہ سانپ بن گیا جو دوڑ رہا تھا○ (اللہ نے) فرمایا: اسے پکڑ لو اور ڈرو نہیں،

سَنُعِيْدُهَا سِيْرَتَهَا الْاُوْلٰى ﴿۲۱﴾ وَاضْمُمْ يَدَكَ اِلٰى جَنَاحِكَ تَخْرُجْ بَيْضَآءَ

سَنُعِيْدُهَا	سِيْرَتَهَا الْاُوْلٰى ㉑	وَ	اضْمُمْ	يَدَكَ	اِلٰى جَنَاحِكَ	تَخْرُجْ	بَيْضَآءَ
عنقریب ہم لوٹا دیں گے اسے	اس کی پہلی حالت (پر)	اور	ملاؤ	اپنا ہاتھ	اپنے بازو کی طرف	وہ نکلے گا	خوب سفید (ہو کر)

ہم اسے دوبارہ اس کی پہلی حالت پر لوٹا دیں گے○ اور اپنے ہاتھ کو اپنے بازو سے ملاؤ، بغیر کسی مرض کے خوب سفید ہو کر،

مِنْ غَيْرِ سُوْٓءٍ اٰيَةً اُخْرٰى ﴿۲۲﴾ لِنُرِيَكَ مِنْ اٰيٰتِنَا الْكُبْرٰى ﴿۲۳﴾ اِذْهَبْ اِلٰى فِرْعَوْنَ اِنَّهٗ

مِنْ غَيْرِ سُوْٓءٍ	اٰيَةً اُخْرٰى ㉒	لِنُرِيَكَ	مِنْ اٰيٰتِنَا الْكُبْرٰى ㉓	اِذْهَبْ	اِلٰى فِرْعَوْنَ②	اِنَّهٗ
کسی مرض کے بغیر	دوسری نشانی	تاکہ ہم دکھائیں تجھے	اپنی بڑی بڑی نشانیوں سے	تم جاؤ	فرعون کی طرف	بیشک وہ

ایک اور معجزہ بن کر نکلے گا○ تاکہ ہم تجھے اپنی بڑی بڑی نشانیاں دکھائیں○ فرعون کے پاس جاؤ، بیشک وہ

طَغٰى ﴿۲۴﴾ قَالَ رَبِّ اشْرَحْ لِيْ صَدْرِيْ ﴿۲۵﴾ وَيَسِّرْ لِيْٓ

طَغٰى ㉔	قَالَ	رَبِّ	اشْرَحْ	لِيْ	صَدْرِيْ ㉕	وَ	يَسِّرْ	لِيْٓ
سرکش ہو گیا (ہے)	عرض کی	اے میرے رب	کھول دے	میرے لیے	میرا سینہ	اور	آسان کر دے	میرے لیے

سرکش ہو گیا ہے○ موسیٰ نے عرض کی: اے میرے رب! میرے لیے میرا سینہ کھول دے○ اور میرے لیے میرا کام

اَمْرِيْ ﴿۲۶﴾ وَاحْلُلْ عُقْدَةً مِّنْ لِّسَانِيْ ﴿۲۷﴾ يَفْقَهُوْا قَوْلِيْ ﴿۲۸﴾ وَاجْعَلْ لِّيْ

اَمْرِيْ ㉖	وَ	احْلُلْ	عُقْدَةً	مِّنْ لِّسَانِيْ ㉗	يَفْقَهُوْا	قَوْلِيْ ㉘	وَ	اجْعَلْ	لِّيْ
میرا کام	اور	کھول دے	گرہ	میری زبان کی	(تاکہ) وہ سمجھیں	میری بات	اور	بنا دے	میرے لیے

آسان فرما دے○ اور میری زبان کی گرہ کھول دے○ تاکہ وہ میری بات سمجھیں○ اور میرے لیے

وَزِيْرًا مِّنْ اَهْلِيْ ﴿۲۹﴾ هٰرُوْنَ اَخِي ﴿۳۰﴾ اشْدُدْ بِهٖٓ اَزْرِيْ ﴿۳۱﴾ وَاَشْرِكْهُ

وَزِيْرًا	مِّنْ اَهْلِيْ ㉙③	هٰرُوْنَ اَخِي ㉚	اشْدُدْ	بِهٖٓ	اَزْرِيْ ㉛	وَ	اَشْرِكْهُ
ایک وزیر	میرے گھر والوں سے	میرے بھائی ہارون (کو)	مضبوط کر دے	اس کے ذریعے	میری کمر	اور	شریک کر دے اسے

میرے گھر والوں میں سے ایک وزیر کر دے○ میرے بھائی ہارون کو○ اس کے ذریعے میری کمر مضبوط فرما○ اور اسے میرے کام

---

① ہم کلامی کے وقت عصا کو سانپ اس لئے بنایا گیا تا کہ حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام اسکا پہلے سے مشاہدہ کر لیں اور جب فرعون کے سامنے یہ عصا سانپ بنے تو آپ عَلَیْہِ السَّلَام اسے دیکھ کر خوفزدہ نہ ہوں۔

② حقیقت میں تو حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کو فرعون اور اس کے تمام ماننے والوں کی طرف بھیجا گیا تھا البتہ فرعون کو خاص طور پر ذکر کرنے کی وجہ یہ ہے کہ اس نے خدا ہونے کا دعویٰ کیا تھا اور کفر میں حد سے گزر گیا تھا۔

③ اس سے معلوم ہوا کہ اپنے عزیز کو اپنا جانشین بنانا حرام نہیں۔ اصل مدار اہلیت پر ہے، اگر اولاد اہل ہے تو اسے جانشین بنانا درست ہے، اہل آدمی کا اولاد ہونا کوئی ایسا جرم نہیں کہ اسے جانشین نہ بنایا جاسکے، ہاں کسی خارجی وجہ سے یہ فعل نہ کیا جائے تو وہ جدا بات ہے۔ اس معاملے میں لوگوں کی آراء میں بہت افراط و تفریط پایا جاتا ہے، لہٰذا انہیں اعتدال کی راہ اختیار کرنی چاہئے۔

فِیْۤ اَمْرِیْ ﴿۳۲﴾ۙ كَیْ نُسَبِّحَكَ كَثِیْرًا ﴿۳۳﴾ۙ وَّ نَذْكُرَكَ كَثِیْرًا ﴿۳۴﴾ؕ اِنَّكَ كُنْتَ بِنَا

فِیْۤ اَمْرِیْ ﴿۳۲﴾	كَیْ	نُسَبِّحَكَ	كَثِیْرًا ﴿۳۳﴾	وَّ	نَذْكُرَكَ	كَثِیْرًا ﴿۳۴﴾	اِنَّكَ	كُنْتَ	بِنَا
میرے کام میں	تاکہ	ہم پاکی بیان کریں تیری	کثرت سے	اور	ذکر کریں تیرا	کثرت سے	بیشک تو	ہے	ہمیں

میں شریک کردے ○ تاکہ ہم بکثرت تیری پاکی بیان کریں ○ اور بکثرت تیرا ذکر کریں ○ بیشک تو ہمیں

بَصِیْرًا ﴿۳۵﴾ قَالَ قَدْ اُوْتِیْتَ سُؤْلَكَ یٰمُوْسٰى ﴿۳۶﴾ وَ لَقَدْ مَنَنَّا عَلَیْكَ مَرَّةً اُخْرٰۤى ﴿۳۷﴾ۙ

بَصِیْرًا ﴿۳۵﴾	قَالَ	قَدْ	اُوْتِیْتَ	سُؤْلَكَ	یٰمُوْسٰى ﴿۳۶﴾	وَ	لَقَدْ	مَنَنَّا	عَلَیْكَ	مَرَّةً اُخْرٰۤى ﴿۳۷﴾
دیکھنے والا	فرمایا	بیشک	تجھے دے دیا گیا	تیرا سوال	اے موسیٰ	اور	ضرور بیشک	ہم نے احسان کیا تھا	تجھ پر	ایک مرتبہ اور

دیکھ رہا ہے ○ اللہ نے فرمایا: اے موسیٰ! تیرا سوال تجھے عطا کردیا گیا ○ اور بیشک ہم نے تجھ پر ایک مرتبہ اور بھی احسان فرمایا تھا ○

پارہ 19، النمل: 7تا10

اِذْ قَالَ مُوْسٰى لِاَهْلِهٖۤ اِنِّیْۤ اٰنَسْتُ نَارًاؕ سَاٰتِیْكُمْ مِّنْهَا بِخَبَرٍ اَوْ

اِذْ	قَالَ	مُوْسٰى	لِاَهْلِهٖۤ	اِنِّیْۤ	اٰنَسْتُ	نَارًا	سَاٰتِیْكُمْ مِّنْهَا بِخَبَرٍ	اَوْ
جب	کہا	موسیٰ (نے)	اپنی گھر والی سے	بیشک میں	میں نے دیکھی ہے	آگ	عنقریب میں لاتا ہوں تمہارے پاس اس سے کوئی خبر	یا

(یاد کرو) جب موسیٰ نے اپنی گھر والی سے کہا: میں نے ایک آگ دیکھی ہے (تو میں جاتا ہوں اور) عنقریب میں تمہارے پاس اس کی کوئی خبر لاتا ہوں یا

اٰتِیْكُمْ بِشِهَابٍ قَبَسٍ لَّعَلَّكُمْ تَصْطَلُوْنَ ﴿۷﴾ فَلَمَّا جَآءَهَا نُوْدِیَ اَنْۢ بُوْرِكَ

اٰتِیْكُمْ بِشِهَابٍ قَبَسٍ	لَّعَلَّكُمْ	تَصْطَلُوْنَ ﴿۷﴾	فَلَمَّا	جَآءَهَا	نُوْدِیَ	اَنْ	بُوْرِكَ
میں لاؤں گا تمہارے پاس کوئی چمکتی ہوئی چنگاری	تاکہ تم	گرمی حاصل کرو	پھر جب	وہ آیا اس کے پاس	(تو) ندا دی گئی	کہ	برکت دی گئی

کوئی چمکتی ہوئی چنگاری لاؤں گا تاکہ تم گرمی حاصل کرو ○ پھر جب موسیٰ آگ کے پاس آئے تو (انہیں) ندا کی گئی کہ

مَنْ فِی النَّارِ وَ مَنْ حَوْلَهَاؕ وَ سُبْحٰنَ اللّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ﴿۸﴾

مَنْ	فِی النَّارِ[1]	وَ	مَنْ	حَوْلَهَا	وَ	سُبْحٰنَ اللّٰهِ	رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ﴿۸﴾
(موسیٰ کو) جو	آگ (کی جلوہ گاہ) میں (ہے)	اور	جو (فرشتے)	اس (آگ) کے آس پاس (ہیں)	اور	اللہ پاک ہے	(جو) تمام جہانوں کا رب (ہے)

اُس (موسیٰ) کو جو اس آگ کی جلوہ گاہ میں ہے اور جو اس (آگ) کے آس پاس (فرشتے) ہیں انہیں برکت دی گئی اور اللہ پاک ہے جو سارے جہانوں کا رب ہے ○

یٰمُوْسٰۤى اِنَّهٗۤ اَنَا اللّٰهُ الْعَزِیْزُ الْحَكِیْمُ ﴿۹﴾ۙ وَ اَلْقِ عَصَاكَؕ فَلَمَّا رَاٰهَا

یٰمُوْسٰۤى	اِنَّهٗۤ	اَنَا	اللّٰهُ	الْعَزِیْزُ	الْحَكِیْمُ ﴿۹﴾	وَ	اَلْقِ	عَصَاكَ	فَلَمَّا	رَاٰهَا
اے موسیٰ	بیشک	میں (ہی ہوں)	اللہ	عزت والا	حکمت والا	اور	(زمین پر) ڈال دو	اپنا عصا	تو جب	(موسیٰ نے) دیکھا اسے

اے موسیٰ! بات یہ ہے کہ میں ہی اللہ ہوں جو عزت والا حکمت والا ہے ○ اور اپنا عصا (زمین پر) ڈال دو تو جب آپ نے

---

① جو آگ میں ہے اس سے مراد حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام ہیں اور آگ میں ہونے سے فی نفسہٖ آگ میں ہونا نہیں بلکہ آگ کے قریب ہونا مراد ہے۔

تَهْتَزُّ كَاَنَّهَا جَآنٌّ وَّلّٰى مُدْبِرًا وَّلَمْ يُعَقِّبْ ؕ يٰمُوْسٰى

تَهْتَزُّ	كَاَنَّهَا	جَآنٌّ	وَّلّٰى	مُدْبِرًا	وَّ	لَمْ يُعَقِّبْ	يٰمُوْسٰى
لہراتے ہوئے	گویا کہ وہ	سانپ (ہے)	(تو موسیٰ) چل پڑا	پیٹھ پھیرتے ہوئے	اور	اس نے پیچھے مڑ کر نہ دیکھا	(ہم نے فرمایا) اے موسیٰ

اسے لہراتے ہوئے دیکھا کہ گویا سانپ ہے تو پیٹھ پھیر کر چلے اور مڑ کر نہ دیکھا۔ (ہم نے فرمایا) اے موسیٰ!

لَا تَخَفْ ۫ اِنِّیْ لَا یَخَافُ لَدَیَّ الْمُرْسَلُوْنَ ﴿۱۰﴾

لَا تَخَفْ	اِنِّیْ	لَا یَخَافُ	لَدَیَّ	الْمُرْسَلُوْنَ ﴿۱۰﴾
تم ڈرو نہیں	بیشک میں (وہ ہوں کہ)	نہیں ڈرتے	میری بارگاہ میں	رسول

ڈرو نہیں، بیشک میری بارگاہ میں رسول ڈرتے نہیں ○

پارہ 19، الشعراء: 18 تا 21

قَالَ اَلَمْ نُرَبِّكَ فِیْنَا وَلِیْدًا وَّلَبِثْتَ فِیْنَا مِنْ عُمُرِكَ سِنِیْنَ ﴿۱۸﴾ وَ

قَالَ	اَلَمْ نُرَبِّكَ	فِیْنَا	وَلِیْدًا	وَّ	لَبِثْتَ	فِیْنَا	مِنْ عُمُرِكَ	سِنِیْنَ ﴿۱۸﴾	وَ
(فرعون نے) کہا	کیا ہم نے نہ پالا تجھے	اپنے (گھر) میں	بچپن (میں)	اور	تم رہے	ہم میں	اپنی عمر سے	کئی سال	اور

(فرعون نے) کہا: کیا ہم نے تمہیں اپنے ہاں بچپن میں نہ پالا؟ اور تم نے ہمارے یہاں اپنی عمر کے کئی سال گزارے ○ اور

فَعَلْتَ فَعْلَتَكَ الَّتِیْ فَعَلْتَ وَ اَنْتَ مِنَ الْكٰفِرِیْنَ ﴿۱۹﴾ قَالَ فَعَلْتُهَاۤ اِذًا

فَعَلْتَ	فَعْلَتَكَ	الَّتِیْ	فَعَلْتَ	وَ	اَنْتَ	مِنَ الْكٰفِرِیْنَ ﴿۱۹﴾	قَالَ	فَعَلْتُهَاۤ	اِذًا
تم نے کیا	اپنا کام	وہ جو	تم نے کیا	اور	تم	ناشکروں میں سے (ہو)	(موسیٰ نے) فرمایا	میں نے کیا تھا وہ کام	اس وقت

تم نے اپنا وہ کام کیا جو تم نے کیا اور تم شکریہ ادا کرنے والوں میں سے نہیں ہو ○ موسیٰ نے فرمایا: میں نے وہ کام اس وقت کیا تھا

وَّ اَنَا مِنَ الضَّآلِّیْنَ ﴿۲۰﴾ؕ فَفَرَرْتُ مِنْكُمْ لَمَّا خِفْتُكُمْ فَوَهَبَ لِیْ

وَّ	اَنَا	مِنَ الضَّآلِّیْنَ ﴿۲۰﴾ ①	فَفَرَرْتُ	مِنْكُمْ	لَمَّا	خِفْتُكُمْ	فَوَهَبَ	لِیْ
اور (جبکہ)	میں	راہ کی خبر نہ رکھنے والوں میں سے (تھا)	تو میں نکل گیا	تمہارے (پاس) سے	جب	میں ڈرا تم سے	تو عطا کی	مجھے

جبکہ مجھے راہ کی خبر نہ تھی ○ پھر جب میں نے تم لوگوں سے ڈر محسوس کیا تو میں تمہارے پاس سے نکل گیا تو میرے رب نے

رَبِّیْ حُكْمًا وَّ جَعَلَنِیْ مِنَ الْمُرْسَلِیْنَ ﴿۲۱﴾

رَبِّیْ	حُكْمًا	وَّ	جَعَلَنِیْ	مِنَ الْمُرْسَلِیْنَ ﴿۲۱﴾
میرے رب (نے)	حکمت	اور	کر دیا مجھے	رسولوں میں سے

مجھے حکمت عطا فرمائی اور مجھے رسولوں میں سے کر دیا ○

① فرعون نے پہلے اپنے احسانات گنوائے، پھر قبطی کے قتل کو حضرت موسیٰ عَلَیْهِ السَّلَام کی ناشکری قرار دیا، اس کے جواب میں حضرت موسیٰ عَلَیْهِ السَّلَام نے اپنے فعل کی وضاحت فرمائی کہ میں نے جب قبطی کو گھونسا مارا تو اس وقت مجھے معلوم نہ تھا کہ یہ اس سے مر جائے گا کیونکہ میرا مارنا تو اسے ظلم سے روکنے کیلئے تھا نہ کہ قتل کرنے کیلئے اور یہ کوئی ناشکری نہیں۔

ذہن نشین کیجیے

﴿1﴾... اللہ تعالیٰ نیکی کرنے والوں کو ضرور اچھا بدلہ عطا فرماتا ہے۔

﴿2﴾... شیطان انسان کا سب سے بڑا دشمن ہے۔

﴿3﴾... اللہ تعالیٰ سے گناہوں کی معافی مانگنی چاہیے کیونکہ وہی بخشنے والا ہے۔

﴿4﴾... ظالم کے ظلم سے بچنے کے لیے اللہ تعالیٰ سے دعا مانگنی چاہیے۔

﴿5﴾... پاک اور مقدس جگہ کا ہمیشہ ادب اور احترام کرنا چاہیے۔

﴿6﴾... ہمیں مجبوروں، مظلوموں اور بے سہارا لوگوں کی مدد کرنی چاہیے۔

﴿7﴾... ہر چھوٹے اور بڑے کام میں کامیابی کے لیے اللہ تعالیٰ سے مدد مانگنی چاہیے۔

﴿8﴾... ہمیں کثرت سے اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنا چاہیے۔

﴿9﴾... جس مقام یا شخص سے انسان کو جانی یا مالی خطرہ ہو تو وہاں سے دور جا سکتا ہے۔

﴿10﴾... اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام کا مقام بہت بلند ہوتا ہے۔

ذہنی مشق

سوالات کے جوابات دیجئے:

سوال 1: فرعون بنی اسرائیل کے ساتھ کیا سلوک کرتا تھا؟

جواب: ____________________

____

سوال 2: حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام نے قبطی کو کس کام سے روکا تھا؟

جواب: ____________________

____

سوال 3: حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کو کون سے دو معجزات عطا کیے گئے؟

جواب: ____________________

____

سوال 4: اللہ تعالیٰ نے کس مقام پر حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کو نبوت عطا فرمائی تھی؟

جواب: ____________________

____

سوال 5: اللہ تعالٰی نے حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کو فرعون کے پاس جانے سے پہلے کس چیز کی بشارت دی؟

جواب: ____________________

مضمون میں موجود چند فائدے اور نقصان کی باتیں:

فائدے کی باتیں	نقصان کی باتیں
لوگوں کی پریشانیاں اور مسائل حل کرنا	لوگوں پر ظلم و ستم کرنا
ایک دوسرے کی مدد کرنا	آپس میں لڑائی جھگڑا کرنا
مصیبتوں اور آزمائش پر صبر کرنا	اللہ تعالٰی کی نافرمانی کرنا
برا کام کرنے والے کو نرمی اور اچھے انداز سے سمجھانا	لوگوں کے ساتھ ناانصافی کرنا

کرنے کے کام:

﴿1﴾... سبق پڑھنے سے پہلے اور ہر نماز کے بعد یہ دعا پڑھنے کی عادت بنائیے۔

رَبِّ اشْرَحْ لِیْ صَدْرِیْ ﴿۲۵﴾ وَ یَسِّرْ لِیْۤ اَمْرِیْ ﴿۲۶﴾ وَ احْلُلْ عُقْدَةً مِّنْ لِّسَانِیْ ﴿۲۷﴾ یَفْقَهُوْا قَوْلِیْ ﴿۲۸﴾

﴿2﴾... پانچ مقدس مقامات کے نام اور ان کی تصاویر جمع کیجیے۔

﴿3﴾... بیت المقدس کی ڈائیگرام بنا کر لائیے۔

دستخط ٹیچر: ____________ دستخط سرپرست: ____________

بلعم بن باعوراء اپنے دور کا عابد و عالم تھا، اس کی دعائیں بہت زیادہ قبول ہوا کرتی تھیں۔ حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام اس کی قوم سے جہاد کرنے کے لئے روانہ ہوئے تو بلعم بن باعوراء کی قوم نے کہا: تم حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کے خلاف بددعا کرو کیونکہ تمہاری دعائیں قبول ہوتی ہیں اس نے کہا میں ہرگز بددعا نہیں کروں گا۔ قوم نے جب دیکھا یہ کسی طرح راضی نہیں ہو رہا تو انہوں نے مال و دولت کا لالچ دیکر اس کو بددعا دینے پر راضی کر لیا۔ بلعم بن باعوراء پہاڑ پر جا کر بددعا دینے کے لئے چل پڑا، وہاں پہنچ کر اس نے بددعا دینا شروع کر دی۔ حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کے خلاف بددعا کرنے کا ایسا نتیجہ ہوا کہ اچانک اس کی زبان لٹک کر اس کے سینے پر آ گئی۔ اس وقت اس نے کہا ہائے افسوس! میری دنیا و آخرت دونوں برباد ہو گئیں، میرا ایمان جاتا رہا۔

حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام (حصہ 3)

(فرعون کی سرکشی، دعوت کا انکار، فرعونیوں پر عذابات، غرق ہونا)

مشکل الفاظ	معانی	مشکل الفاظ	معانی
مشیروں	مشورہ دینے والوں	سرکشی	نافرمانی
عصا	لاٹھی	اژدہا	بہت بڑا سانپ

فرعون کی بڑھتی ہوئی سرکشی:

حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کو پیدا ہوئے کئی سال گزر چکے تھے مگر فرعون نے بنی اسرائیل کے لڑکوں کا قتل بند نہیں کیا[1] کیونکہ فرعون اپنی وسیع حکومت و سلطنت، مال و دولت کی کثرت اور طاقت و قوت کی وجہ سے بہت زیادہ مغرور اور ظالم ہو گیا تھا، بنی اسرائیل کے ہزاروں نادار اور بے بس لوگوں کو اس نے اپنا غلام بنایا ہوا تھا[2] اور ان کے ساتھ جانوروں سے بھی بدتر سلوک کرتا تھا، اس نے اپنی سلطنت میں خدا ہونے کا دعویٰ کر دیا تھا[3] اسی لئے وہ ان کے ساتھ ہر قسم کے رویہ کو اچھا جانتا تھا۔

حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کا اعلانِ نبوت اور فرعون کا انکار:

فرعون نے خدا ہونے کا دعویٰ کیا تو اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کو رسالت و نبوت عطا فرمانے کے بعد فرعون کی طرف بھیجا۔[4] حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام دینِ حق کی دعوت دینے کے لئے فرعون کے محل پہنچے، وہاں فرعون اپنے تمام مشیروں کے ساتھ موجود تھا،[5] حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے مجھے رسول بنا کر بھیجا ہے اور میں تمہارے پاس اس کا پیغام لیکر آیا ہوں۔[6] فرعون نے کہا: میں تو خود ہی خدا ہوں تم مجھ پر ایمان لاؤ ورنہ یاد رکھو اگر تم نے میرا انکار کیا تو میں تمہیں قید کر دوں گا۔[7]

حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کے معجزات:

حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام نے فرعون سے کہا: مجھے میرے رب نے معجزات عطا کئے ہیں، فرعون نے کہا: ہمیں بھی دکھاؤ وہ معجزات کیا ہیں؟ حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام نے اپنا عصا زمین پر پھینکا تو وہ بہت بڑا اژدہا بن گیا اور جب حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام نے اسے پکڑا تو وہ دوبارہ عصا بن گیا، فرعون نے کہا: اور بھی کچھ لائے ہو؟ تو آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے اپنے ہاتھ کو گریبان میں ڈال کر نکالا تو وہ سورج کی طرح چمکنے لگا۔[8]

جادوگروں سے مقابلہ:

حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام جب اپنے معجزے دکھا چکے تو فرعون نے سرداروں سے کہا: یہ تو جادوگر ہے اور اپنے جادو کے زور پر تم سے تمہارا ملک چھیننا چاہتا ہے، مشورہ دو کہ اب کیا کریں؟[9] سرداروں نے اسے مختلف شہروں سے جادوگروں کو بلانے اور ان کا حضرت

موسیٰ عَلَيْهِ السَّلَام سے مقابلہ کروانے کا مشورہ دیا، جب جادوگر جمع ہوگئے تو فرعون نے اعلان کروادیا کہ سب لوگ میلے والے دن جمع ہو جائیں۔[10] جب میلے والے دن سب ایک جگہ جمع ہوگئے اور مقابلے کا آغاز ہوا تو جادوگروں نے حضرت موسیٰ عَلَيْهِ السَّلَام سے کہا: اے موسیٰ! پہلے آپ اپنا عصا زمین پر ڈالیں گے یا ہم اپنی چیزیں ڈالیں، حضرت موسیٰ عَلَيْهِ السَّلَام نے فرمایا: تم ہی پہلے ڈال لو،[11] جادوگروں نے حضرت موسیٰ عَلَيْهِ السَّلَام کے سامنے اپنی رسیاں اور لکڑیاں پھینک دیں، انہوں نے اپنے جادو کا اتنا زبردست مظاہرہ کیا کہ دیکھنے والوں کو میدان میں سانپ ہی سانپ نظر آنے لگے۔[12] حضرت موسیٰ عَلَيْهِ السَّلَام نے اپنا عصا زمین پر پھینکا تو وہ بہت بڑا اژدہا بن گیا[13] اور تمام سانپوں کو کھا گیا۔[14] جادوگر یہ منظر دیکھ کر فوراً سجدے میں گر گئے اور مسلمان ہوگئے۔ کیونکہ انہیں یقین ہوگیا تھا کہ یہ جادو نہیں بلکہ معجزہ ہے۔[15]

فرعونیوں پر عذابات:

فرعون کو جادوگروں پر بڑا فخر و غرور تھا کہ وہ موسیٰ عَلَيْهِ السَّلَام کو ہرا دینگے مگر جادوگروں کا ہارنا اور ان کا مسلمان ہونا یہ سب باتیں فرعون کے لیے غیر متوقع تھیں تو اس نے انہیں سولی پر چڑھوادیا۔[16] حضرت موسیٰ عَلَيْهِ السَّلَام صبر و ہمت کے ساتھ دینِ حق کی تبلیغ کرتے رہے مگر فرعونی ظلم و ستم اور اپنی نافرمانی و کفر پر قائم رہے، آخر کار حضرت موسیٰ عَلَيْهِ السَّلَام نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی کہ انہیں تباہ و برباد کر دے تو ان پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے مختلف عذابات آنا شروع ہوگئے۔ خدائے جبار نے فرعونیوں پر طرح طرح کے عذابات بھیجے، کبھی ان پر طوفان بھیجا تو کبھی ان کے کھیتوں، پھلوں اور سامان برباد کرنے کے لیے ٹڈیاں بھیجیں۔ فرعونی ہر عذاب میں حضرت موسیٰ عَلَيْهِ السَّلَام سے مسلمان ہونے کا وعدہ کرتے اور جب حضرت موسیٰ عَلَيْهِ السَّلَام کی دعا سے عذاب ختم ہوجاتا تو وہ وعدہ توڑتے ہوئے کفر پر قائم رہتے۔ جب فرعونی مختلف عذابوں میں مبتلا ہونے کے باوجود بھی راہِ راست پر نہیں آئے تو اللہ تعالیٰ نے انہیں ہلاک کرنے کا فیصلہ کرلیا۔

بنی اسرائیل کی فرعون سے نجات:

اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ عَلَيْهِ السَّلَام کو حکم دیا کہ بنی اسرائیل کو راتوں رات مصر سے لے جاؤ۔ حضرت موسیٰ عَلَيْهِ السَّلَام بنی اسرائیل کو لے کر روانہ ہوگئے، حضرت موسیٰ عَلَيْهِ السَّلَام اور بنی اسرائیل کے مصر سے نکلنے کی اطلاع پا کر فرعون نے اپنا لشکر جمع کیا اور سورج طلوع ہوتے ہی ان کے تعاقب میں چل پڑا۔ جب بنی اسرائیل دریائے نیل کے قریب پہنچے تو انہوں نے حضرت موسیٰ عَلَيْهِ السَّلَام سے کہا: آگے دریا اور پیچھے فرعون ہے اب تو ہلاکت ہی ہمارا مقدر بنے گی مگر آپ اللہ تعالیٰ کے نبی ہیں اور آپ ہی ہمیں اس مشکل سے نجات دلا سکتے ہیں، حضرت موسیٰ عَلَيْهِ السَّلَام نے اپنا عصا دریا پر مارا تو اس میں خشک راستے بن گئے۔ بنی اسرائیل نے آرام سے دریا پار کرلیا، فرعون اور اس کے لشکر نے جب یہ منظر دیکھا تو انہوں نے اپنی رفتار تیز کردی جب پورا لشکر دریا کے درمیان میں پہنچا تو دریا واپس اپنی اصل حالت میں آگیا اور یوں فرعون اپنے تمام لشکر سمیت غرق ہوگیا۔[17]

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

پارہ 16، طٰهٰ: 43 تا 74

اِذْهَبَآ اِلٰى فِرْعَوْنَ اِنَّهٗ طَغٰى ﴿۴۳﴾ فَقُوْلَا لَهٗ قَوْلًا لَّيِّنًا لَّعَلَّهٗ يَتَذَكَّرُ

اِذْهَبَآ	اِلٰى فِرْعَوْنَ	اِنَّهٗ	طَغٰى ﴿۴۳﴾	فَقُوْلَا	لَهٗ	قَوْلًا لَّيِّنًا	لَّعَلَّهٗ	يَتَذَكَّرُ
تم دونوں جاؤ	فرعون کی طرف	بیشک وہ	اس نے سرکشی کی (ہے)	تو تم کہنا	اس سے	نرم بات	شاید وہ	نصیحت قبول کرلے

دونوں فرعون کی طرف جاؤ بیشک اس نے سرکشی کی ہے ○ تو تم اس سے نرم بات کہنا اس امید پر کہ شاید وہ نصیحت قبول کرلے

اَوْ يَخْشٰى ﴿۴۴﴾ قَالَا رَبَّنَآ اِنَّنَا نَخَافُ اَنْ يَّفْرُطَ عَلَيْنَآ اَوْ

اَوْ	يَخْشٰى ﴿۴۴﴾	قَالَا	رَبَّنَآ	اِنَّنَا	نَخَافُ	اَنْ	يَّفْرُطَ①	عَلَيْنَآ	اَوْ
یا	ڈر جائے	انہوں نے عرض کی	اے ہمارے رب	بیشک ہم	ڈرتے ہیں	(اس بات سے) کہ	وہ زیادتی کرے گا	ہم پر	یا

یا ڈر جائے ○ دونوں نے عرض کیا: اے ہمارے رب! بیشک ہم اس بات سے ڈرتے ہیں کہ وہ ہم پر زیادتی کرے گا یا

اَنْ يَّطْغٰى ﴿۴۵﴾ قَالَ لَا تَخَافَآ اِنَّنِيْ مَعَكُمَآ اَسْمَعُ وَاَرٰى ﴿۴۶﴾

اَنْ	يَّطْغٰى ﴿۴۵﴾	قَالَ	لَا تَخَافَآ	اِنَّنِيْ	مَعَكُمَآ	اَسْمَعُ	وَ	اَرٰى ﴿۴۶﴾
یہ کہ	وہ سرکشی سے پیش آئے گا	فرمایا	تم ڈرو نہیں	بیشک میں	تمہارے ساتھ (ہوں)	سن رہا ہوں	اور	دیکھ رہا ہوں

سرکشی سے پیش آئے گا ○ اللہ نے فرمایا: تم ڈرو نہیں، بیشک میں تمہارے ساتھ ہوں میں سن رہا ہوں اور دیکھ بھی رہا ہوں ○

فَاْتِيٰهُ فَقُوْلَآ اِنَّا رَسُوْلَا رَبِّكَ فَاَرْسِلْ مَعَنَا بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ ۙ وَ

فَاْتِيٰهُ	فَقُوْلَآ	اِنَّا	رَسُوْلَا رَبِّكَ	فَاَرْسِلْ	مَعَنَا	بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ	وَ
پس تم جاؤ اس کے پاس	تو کہو	بیشک ہم	تیرے رب کے بھیجے ہوئے (ہیں)	تو تو بھیج دے	ہمارے ساتھ	بنی اسرائیل (کو)	اور

پس تم اس کے پاس جاؤ اور کہو کہ ہم تیرے رب کے بھیجے ہوئے ہیں تو بنی اسرائیل کو ہمارے ساتھ بھیج دے اور

لَا تُعَذِّبْهُمْ ؕ قَدْ جِئْنٰكَ بِاٰيَةٍ مِّنْ رَّبِّكَ ؕ وَالسَّلٰمُ عَلٰى مَنِ

لَا تُعَذِّبْهُمْ	قَدْ	جِئْنٰكَ بِاٰيَةٍ	مِّنْ رَّبِّكَ	وَ	السَّلٰمُ②	عَلٰى	مَنِ
تکلیف نہ دے انہیں	بیشک	ہم لائے ہیں تیرے پاس ایک نشانی	تیرے رب کی طرف سے	اور	سلامتی (ہو)	(اس) پر	جو

انہیں تکلیف نہ دے بیشک ہم تیرے رب کی طرف سے ایک نشانی لائے ہیں اور اس پر سلامتی ہو جو

---

① موذی انسان اور موذی جانوروں سے خوف کرنا شانِ نبوت اور توکل کے خلاف نہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ نے انسانوں کی طبیعت اور فطرت میں یہ چیز رکھی ہے کہ وہ ضرر دینے والی اور نقصان پہنچانے والی چیزوں سے ڈرتے ہیں۔ اس فطری خوف سے بچنا بہت دشوار ہے اس لئے یہ مذموم بھی نہیں ہے البتہ اس خوف کی بنا پر کلمہ حق کہنے سے باز نہیں رہنا چاہئے جیسے موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام نے بہرحال فرعون کے دربار میں کلمہ حق بلند کیا۔

② ہمارے لئے حکم یہ ہے کہ ہم کفار کو سلام نہ کریں اور اگر وہ سلام کریں تو انہیں جواب دے سکتے ہیں البتہ جواب میں صرف عَلَیْکُمْ کہا جائے اور اگر کسی ایسی جگہ سے گزرنا ہو جہاں مسلمان اور کافر دونوں ہوں تو اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ کہیں اور مسلمانوں پر سلام کا ارادہ کریں اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ یوں کہیں " اَلسَّلَامُ عَلٰی مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰی "۔

اتَّبَعَ الْهُدٰى ﴿۴۷﴾ اِنَّا قَدْ اُوْحِیَ اِلَیْنَاۤ اَنَّ الْعَذَابَ عَلٰى مَنْ كَذَّبَ

اتَّبَعَ	الْهُدٰى ﴿۴۷﴾	اِنَّا	قَدْ	اُوْحِیَ	اِلَیْنَاۤ	اَنَّ	الْعَذَابَ	عَلٰى	مَنْ	كَذَّبَ
پیروی کرے	ہدایت (کی)	بیشک	تحقیق	وحی کی جاتی ہے	ہماری طرف	کہ	عذاب	(اس) پر (ہے)	جو	جھٹلائے

ہدایت کی پیروی کرے ○ بیشک ہماری طرف وحی ہوتی ہے کہ عذاب اس پر ہے جو جھٹلائے

وَتَوَلّٰى ﴿۴۸﴾ قَالَ فَمَنْ رَّبُّكُمَا یٰمُوْسٰى ﴿۴۹﴾ قَالَ رَبُّنَا الَّذِیْۤ اَعْطٰى

وَ	تَوَلّٰى ﴿۴۸﴾	قَالَ	فَمَنْ	رَّبُّكُمَا	یٰمُوْسٰى ﴿۴۹﴾	قَالَ	رَبُّنَا	الَّذِیْۤ	اَعْطٰى
اور	منہ پھیرے	فرعون نے کہا	تو کون (ہے)	تم دونوں کا رب	اے موسیٰ	(موسیٰ نے) فرمایا	ہمارا رب	(وہ ہے) جس نے	عطا کی

اور منہ پھیرے ○ فرعون بولا: اے موسیٰ! تو تم دونوں کا رب کون ہے؟ ○ موسیٰ نے فرمایا: ہمارا رب وہ ہے جس نے

كُلَّ شَیْءٍ خَلْقَهٗ ثُمَّ هَدٰى ﴿۵۰﴾ قَالَ فَمَا بَالُ الْقُرُوْنِ الْاُوْلٰى ﴿۵۱﴾ قَالَ عِلْمُهَا

كُلَّ شَیْءٍ	خَلْقَهٗ	ثُمَّ	هَدٰى ﴿۵۰﴾	قَالَ	فَمَا	بَالُ الْقُرُوْنِ الْاُوْلٰى ﴿۵۱﴾	قَالَ	عِلْمُهَا
ہر چیز (کو)	اس کی خاص شکل وصورت	پھر	راہ دکھائی	(فرعون نے) کہا	تو کیا (ہے)	پہلی قوموں کا حال	فرمایا	اس کا علم

ہر چیز کو اس کی خاص شکل وصورت دی پھر راہ دکھائی ○ فرعون بولا: پہلی قوموں کا کیا حال ہے؟ ○ موسیٰ نے فرمایا: ان کا علم

عِنْدَ رَبِّیْ فِیْ كِتٰبٍ ۚ لَا یَضِلُّ رَبِّیْ وَلَا یَنْسَى ﴿۵۲﴾ الَّذِیْ جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ

عِنْدَ رَبِّیْ	فِیْ كِتٰبٍ ①	لَا یَضِلُّ	رَبِّیْ	وَ	لَا یَنْسَى ﴿۵۲﴾	الَّذِیْ	جَعَلَ	لَكُمُ	الْاَرْضَ
میرے رب کے پاس (ہے)	ایک کتاب میں	نہ بھٹکتا ہے	میرا رب	اور	نہ بھولتا ہے	وہ جس نے	بنایا	تمہارے لیے	زمین (کو)

میرے رب کے پاس ایک کتاب میں ہے، میرا رب نہ بھٹکتا ہے اور نہ بھولتا ہے ○ وہ جس نے تمہارے لیے زمین کو

مَهْدًا وَّسَلَكَ لَكُمْ فِیْهَا سُبُلًا وَّاَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً ؕ فَاَخْرَجْنَا

مَهْدًا	وَّ	سَلَكَ	لَكُمْ	فِیْهَا	سُبُلًا	وَّ	اَنْزَلَ	مِنَ السَّمَآءِ	مَآءً	فَاَخْرَجْنَا
بچھونا	اور	آسان کردیئے	تمہارے لیے	اس میں	راستے	اور	نازل کیا	آسمان سے	پانی	تو ہم نے نکالے

بچھونا بنایا اور تمہارے لیے اس میں راستے آسان کردیئے اور آسمان سے پانی نازل فرمایا تو ہم نے

بِهٖۤ اَزْوَاجًا مِّنْ نَّبَاتٍ شَتّٰى ﴿۵۳﴾ كُلُوْا وَارْعَوْا اَنْعَامَكُمْ ؕ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیٰتٍ

بِهٖۤ	اَزْوَاجًا	مِّنْ نَّبَاتٍ شَتّٰى ﴿۵۳﴾	كُلُوْا	وَ	ارْعَوْا	اَنْعَامَكُمْ	اِنَّ	فِیْ ذٰلِكَ	لَاٰیٰتٍ
اس (پانی) سے	جوڑے	مختلف قسم کی نباتات کے	تم کھاؤ	اور	چراؤ	اپنے مویشیوں (کو)	بیشک	اس میں	ضرور نشانیاں (ہیں)

اس سے مختلف قسم کی نباتات کے جوڑے نکالے ○ تم کھاؤ اور اپنے مویشیوں کو چراؤ، بیشک اس میں عقل والوں کیلئے

لِّاُولِی النُّهٰى ﴿۵۴﴾ مِنْهَا خَلَقْنٰكُمْ وَفِیْهَا نُعِیْدُكُمْ وَمِنْهَا نُخْرِجُكُمْ

لِّاُولِی النُّهٰى ﴿۵۴﴾	مِنْهَا	خَلَقْنٰكُمْ	وَ	فِیْهَا	نُعِیْدُكُمْ	وَ	مِنْهَا	نُخْرِجُكُمْ
عقل والوں کے لئے	اس (زمین) سے	ہم نے پیدا کیا تمہیں	اور	اسی میں	ہم لوٹائیں گے تمہیں	اور	اسی سے	ہم نکالیں گے تمہیں

نشانیاں ہیں ○ ہم نے زمین ہی سے تمہیں بنایا اور اسی میں تمہیں پھر لوٹائیں گے اور اسی سے تمہیں دوبارہ

① حضرت موسیٰ عَلَیْهِ السَّلَام نے فرعون کو جو جواب دیا کہ "اس کا علم لوحِ محفوظ میں ہے" اس کی وجہ یہ نہ تھی کہ آپ کو گزشتہ قوموں کے حالات معلوم نہ تھے بلکہ وجہ یہ تھی کہ وہ آپ عَلَیْهِ السَّلَام کو موضوع بدل کر تبلیغِ دین سے نہ پھیر سکے۔ یہ تبلیغِ دین کا ادب ہے کہ بات کو موضوع پر محدود رکھیں۔

تَارَةً اُخْرٰى ﴿۵۵﴾ وَ لَقَدْ اَرَيْنٰهُ اٰيٰتِنَا كُلَّهَا فَكَذَّبَ وَ اَبٰى ﴿۵۶﴾ قَالَ

تَارَةً اُخْرٰى ﴿۵۵﴾	وَ	لَقَدْ	اَرَيْنٰهُ	اٰيٰتِنَا كُلَّهَا	فَكَذَّبَ	وَ	اَبٰى ﴿۵۶﴾	قَالَ
دوسری بار	اور	ضرور بیشک	ہم نے دکھائیں اسے	اپنی تمام نشانیاں	تو اس نے جھٹلایا	اور	نہ مانا	فرعون بولا

نکالیں گے ○ اور بیشک ہم نے اس کو اپنی سب نشانیاں دکھائیں تو اس نے جھٹلایا اور نہ مانا ○ کہنے لگا: اے موسیٰ!

اَجِئْتَنَا لِتُخْرِجَنَا مِنْ اَرْضِنَا بِسِحْرِكَ يٰمُوْسٰى ﴿۵۷﴾ فَلَنَاْتِيَنَّكَ بِسِحْرٍ

اَجِئْتَنَا	لِتُخْرِجَنَا	مِنْ اَرْضِنَا	بِسِحْرِكَ ①	يٰمُوْسٰى ﴿۵۷﴾	فَلَنَاْتِيَنَّكَ بِسِحْرٍ
کیا تم آئے ہو ہمارے پاس	تاکہ نکال دو ہمیں	ہماری زمین سے	اپنے جادو کے ذریعے	اے موسیٰ	تو ضرور ہم لائیں گے تمہارے پاس جادو

کیا تم ہمارے پاس اس لیے آئے ہو کہ ہمیں اپنے جادو کے ذریعے ہماری سر زمین سے نکال دو ○ تو ضرور ہم بھی تمہارے آگے

مِّثْلِهٖ فَاجْعَلْ بَيْنَنَا وَ بَيْنَكَ مَوْعِدًا لَّا نُخْلِفُهٗ نَحْنُ وَ لَاۤ اَنْتَ

مِّثْلِهٖ	فَاجْعَلْ	بَيْنَنَا وَ بَيْنَكَ	مَوْعِدًا	لَّا نُخْلِفُهٗ	نَحْنُ	وَ	لَاۤ	اَنْتَ
اسی کے جیسا	تو تم مقرر کرلو	ہمارے اور اپنے درمیان	ایک وعدہ	خلاف ورزی نہ کریں اس کی	ہم	اور	نہ	تم

ویسا ہی جادو لائیں گے تو ہمارے درمیان اور اپنے درمیان ایک وعدہ مقرر کرلو جس کی خلاف ورزی نہ ہم کریں اور نہ تم۔

مَكَانًا سُوًى ﴿۵۸﴾ قَالَ مَوْعِدُكُمْ يَوْمُ الزِّيْنَةِ وَ اَنْ يُّحْشَرَ النَّاسُ

مَكَانًا سُوًى ﴿۵۸﴾	قَالَ	مَوْعِدُكُمْ	يَوْمُ الزِّيْنَةِ ②	وَ	اَنْ	يُّحْشَرَ	النَّاسُ
(وہ) جگہ ہموار، برابر فاصلے (پر ہو)	موسیٰ نے فرمایا	تمہارے وعدے کا وقت	زینت (میلے) کا دن (ہے)	اور	یہ کہ	جمع کرلئے جائیں	لوگ

ایسی جگہ جو برابر فاصلے پر ہو ○ موسیٰ نے فرمایا: تمہارے وعدے کا وقت میلے کا دن ہے اور یہ کہ لوگ دن چڑھے

ضُحًى ﴿۵۹﴾ فَتَوَلّٰى فِرْعَوْنُ فَجَمَعَ كَيْدَهٗ ثُمَّ اَتٰى ﴿۶۰﴾ قَالَ لَهُمْ مُّوْسٰى

ضُحًى ﴿۵۹﴾	فَتَوَلّٰى	فِرْعَوْنُ	فَجَمَعَ	كَيْدَهٗ	ثُمَّ	اَتٰى ﴿۶۰﴾	قَالَ	لَهُمْ	مُّوْسٰى
دن چڑھے	تو منہ پھیر کر چلا گیا	فرعون	تو جمع کرنے لگا	اپنے مکروفریب	پھر	آیا	فرمایا	ان (جادوگروں) سے	موسیٰ (نے)

جمع کرلئے جائیں ○ تو فرعون منہ پھیر کر چلا گیا تو اپنے مکروفریب کو جمع کرنے لگا پھر آیا ○ ان سے موسیٰ نے فرمایا:

وَيْلَكُمْ لَا تَفْتَرُوْا عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا فَيُسْحِتَكُمْ بِعَذَابٍ ۚ وَ قَدْ خَابَ مَنِ

وَيْلَكُمْ	لَا تَفْتَرُوْا	عَلَى اللّٰهِ	كَذِبًا	فَيُسْحِتَكُمْ	بِعَذَابٍ	وَ	قَدْ	خَابَ	مَنِ
تمہاری خرابی ہو	تم نہ باندھو	اللہ پر	جھوٹ	ورنہ وہ ہلاک کردے گا تمہیں	عذاب سے	اور	بیشک	ناکام ہوا وہ	جس نے

تمہاری خرابی ہو، تم اللہ پر جھوٹ نہ باندھو ورنہ وہ تمہیں عذاب سے ہلاک کردے گا اور بیشک وہ ناکام ہوا جس نے

---

① جادو وہ علم ہے جس سے کسی شخص کو ایسی مہارت حاصل ہو جاتی ہے جس سے وہ ایسے عجیب و غریب افعال پر قادر ہو جاتا ہے جس کے اسباب پوشیدہ ہوتے ہیں۔ (ردالمحتار، ۱/۱۱۱)

② شرعی ضرورت کے وقت مسلمان کو کفار کے میلے میں جانا جائز ہے اور شرعی ضرورت کے علاوہ تجارت یا کسی اور غرض سے جانے کا حکم یہ ہے کہ اگر وہ میلہ کفار کا مذہبی ہے جس میں جمع ہو کر اعلانِ کفر اور شرکیہ رسمیں ادا کریں تو تجارت کی غرض سے بھی جانا ناجائز و مکروہِ تحریمی ہے اور اگر وہ مجمع کفار کا مذہبی نہیں بلکہ صرف لہو و لعب کا میلہ ہے تو محض تجارت کی غرض سے جانا فی نفسہٖ ناجائز و ممنوع نہیں جبکہ وہاں جانے سے کسی گناہ کا ارتکاب نہ کرنا پڑے۔ پھر بھی کراہت سے خالی نہیں کہ وہ لوگ ہر وقت معاذ اللہ لعنت اترنے کا محل ہیں اس لئے اُن سے دوری ہی بہتر ہے۔

افۡتَرٰی ﴿۶۱﴾ فَتَنَازَعُوۡۤا اَمۡرَهُمۡ بَیۡنَهُمۡ وَ اَسَرُّوا النَّجۡوٰی ﴿۶۲﴾ قَالُوۡۤا اِنۡ

افۡتَرٰی ﴿۶۱﴾	فَتَنَازَعُوۡۤا	اَمۡرَهُمۡ	بَیۡنَهُمۡ	وَ	اَسَرُّوا	النَّجۡوٰی ﴿۶۲﴾	قَالُوۡۤا	اِنۡ
بہتان باندھا	تو وہ اختلاف کرنے لگے	اپنے معاملہ (میں)	اپنے درمیان	اور	انہوں نے چھپ کر کیا	مشورہ	کہنے لگے	بیشک

جھوٹ باندھا ○ تو وہ اپنے معاملہ میں باہم مختلف ہوگئے اور انہوں نے چھپ کر مشورہ کیا ○ کہنے لگے: بیشک

هٰذٰنِ لَسٰحِرٰنِ یُرِیۡدٰنِ اَنۡ یُّخۡرِجٰکُمۡ مِّنۡ اَرۡضِکُمۡ بِسِحۡرِهِمَا وَ

هٰذٰنِ	لَسٰحِرٰنِ	یُرِیۡدٰنِ	اَنۡ	یُّخۡرِجٰکُمۡ	مِّنۡ اَرۡضِکُمۡ	بِسِحۡرِهِمَا	وَ
یہ دونوں	ضرور جادوگر (ہیں)	وہ چاہتے ہیں	کہ	نکال دیں تمہیں	تمہاری زمین سے	اپنے جادو کے ذریعے	اور

یہ دونوں یقیناً جادوگر ہیں، یہ چاہتے ہیں کہ تمہیں تمہاری سرزمین سے اپنے جادو کے زور سے نکال دیں اور

یَذۡهَبَا بِطَرِیۡقَتِکُمُ الۡمُثۡلٰی ﴿۶۳﴾ فَاَجۡمِعُوۡا کَیۡدَکُمۡ ثُمَّ ائۡتُوۡا صَفًّا ۚ وَ قَدۡ اَفۡلَحَ الۡیَوۡمَ

یَذۡهَبَا بِطَرِیۡقَتِکُمُ الۡمُثۡلٰی ﴿۶۳﴾	فَاَجۡمِعُوۡا	کَیۡدَکُمۡ	ثُمَّ	ائۡتُوۡا	صَفًّا	وَ	قَدۡ	اَفۡلَحَ	الۡیَوۡمَ
تمہارا بہت شرف والا دین لے جائیں	تو تم جمع کرلو	اپنا داؤ	پھر	آجاؤ	صف (بناکر)	اور	بیشک	وہ کامیاب ہوگا	آج

تمہارا بہت شرف و بزرگی والا دین لے جائیں ○ تو تم اپنا داؤ جمع کرلو پھر صف باندھ کر آجاؤ اور بیشک آج وہی کامیاب ہوگا

مَنِ اسۡتَعۡلٰی ﴿۶۴﴾ قَالُوۡا یٰمُوۡسٰۤی اِمَّاۤ اَنۡ تُلۡقِیَ وَ اِمَّاۤ اَنۡ نَّکُوۡنَ اَوَّلَ

مَنِ	اسۡتَعۡلٰی ﴿۶۴﴾	قَالُوۡا	یٰمُوۡسٰۤی	اِمَّاۤ	اَنۡ	تُلۡقِیَ	وَ	اِمَّاۤ	اَنۡ	نَّکُوۡنَ	اَوَّلَ
جو	غالب رہا	انہوں نے کہا	اے موسیٰ	یا	یہ کہ	تم (عصا نیچے) ڈالو	اور	یا	یہ کہ	ہم ہوں	پہلے

جو غالب آئے گا ○ انہوں نے کہا: اے موسیٰ! یا تم (عصا نیچے) ڈالو یا ہم پہلے

مَنۡ اَلۡقٰی ﴿۶۵﴾ قَالَ بَلۡ اَلۡقُوۡا ۚ فَاِذَا حِبَالُهُمۡ وَ عِصِیُّهُمۡ یُخَیَّلُ اِلَیۡهِ

مَنۡ	اَلۡقٰی ﴿۶۵﴾	قَالَ	بَلۡ	اَلۡقُوۡا	فَاِذَا	حِبَالُهُمۡ	وَ	عِصِیُّهُمۡ	یُخَیَّلُ	اِلَیۡهِ
جو	ڈالے	فرمایا	بلکہ	تم ڈالو	تو اچانک	ان کی رسیاں	اور	ان کی لاٹھیاں	خیال ہوا	اس کی طرف (کو)

ڈالتے ہیں ○ موسیٰ نے فرمایا: بلکہ تمہی ڈالو تو اچانک ان کی رسیاں اور لاٹھیاں ان کے جادو کے زور سے

مِنۡ سِحۡرِهِمۡ اَنَّهَا تَسۡعٰی ﴿۶۶﴾ فَاَوۡجَسَ فِیۡ نَفۡسِهٖ خِیۡفَةً مُّوۡسٰی ﴿۶۷﴾ قُلۡنَا لَا تَخَفۡ

مِنۡ سِحۡرِهِمۡ	اَنَّهَا	تَسۡعٰی ﴿۶۶﴾	فَاَوۡجَسَ	فِیۡ نَفۡسِهٖ	خِیۡفَةً ①	مُّوۡسٰی ﴿۶۷﴾	قُلۡنَا	لَا تَخَفۡ
ان کے جادو سے	کہ وہ	دوڑ رہی ہیں	تو محسوس کیا	اپنے دل میں	خوف	موسیٰ (نے)	ہم نے فرمایا	تم ڈرو نہیں

موسیٰ کے خیال میں یوں لگیں کہ وہ دوڑ رہی ہیں ○ تو موسیٰ نے اپنے دل میں خوف محسوس کیا ○ تو ہم نے فرمایا: ڈرو نہیں

اِنَّکَ اَنۡتَ الۡاَعۡلٰی ﴿۶۸﴾ وَ اَلۡقِ مَا فِیۡ یَمِیۡنِکَ تَلۡقَفۡ مَا

اِنَّکَ	اَنۡتَ	الۡاَعۡلٰی ﴿۶۸﴾	وَ	اَلۡقِ	مَا	فِیۡ یَمِیۡنِکَ	تَلۡقَفۡ	مَا
بیشک تم	تم (ہی)	غالب (ہو)	اور	تم ڈال دو	(اسے) جو	تمہارے دائیں ہاتھ میں (ہے)	وہ نگل جائے گا	(وہ چیزیں) جو

بیشک تم ہی غالب ہو ○ اور تم بھی اسے ڈال دو جو تمہارے دائیں ہاتھ میں ہے وہ ان کی بنائی ہوئی چیزوں کو

① ایک قول یہ ہے کہ حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کو اپنی ذات کے حوالے سے نہیں بلکہ قوم کے بارے میں یہ خوف ہوا کہ کہیں کچھ لوگ معجزہ دیکھنے سے پہلے ہی اس نظر بندی کے گرویدہ نہ ہو جائیں اور معجزہ نہ دیکھیں اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ بشری تقاضے کے مطابق آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے دل میں خوف محسوس کیا۔

صَنَعُوْا ؕ اِنَّمَا صَنَعُوْا كَیْدُ سٰحِرٍ ؕ وَ لَا یُفْلِحُ السّٰحِرُ حَیْثُ اَتٰى ﴿۶۹﴾

صَنَعُوْا	اِنَّمَا	صَنَعُوْا	كَیْدُ سٰحِرٍ	وَ	لَا یُفْلِحُ	السّٰحِرُ	حَیْثُ	اَتٰى ﴿۶۹﴾
انہوں نے بنائیں	بیشک جو	انہوں نے بنایا	(وہ) جادوگر کا فریب (ہے)	اور	کامیاب نہیں ہوتا	جادوگر	جہاں (بھی)	آجائے

نگل جائے گا۔ بیشک جو انہوں نے بنایا ہے وہ تو صرف جادوگروں کا مکروفریب ہے اور جادوگر کامیاب نہیں ہوتا جہاں بھی آجائے ○

فَاُلْقِیَ السَّحَرَةُ سُجَّدًا قَالُوْۤا اٰمَنَّا بِرَبِّ هٰرُوْنَ وَ مُوْسٰى ﴿۷۰﴾ قَالَ اٰمَنْتُمْ

فَاُلْقِیَ	السَّحَرَةُ	سُجَّدًا	قَالُوْۤا	اٰمَنَّا	بِرَبِّ هٰرُوْنَ وَ مُوْسٰى ﴿۷۰﴾	قَالَ	اٰمَنْتُمْ
تو گرادیئے گئے	جادوگر	سجدہ (میں)	وہ کہنے لگے	ہم ایمان لائے	موسیٰ اور ہارون کے رب پر	(فرعون نے) کہا	(کیا) تم ایمان لے آئے

توسب جادوگر سجدے میں گرادیئے گئے، وہ کہنے لگے: ہم ہارون اور موسیٰ کے رب پر ایمان لائے ○ فرعون بولا: کیا تم اس پر

لَهٗ قَبْلَ اَنْ اٰذَنَ لَكُمْ ؕ اِنَّهٗ لَكَبِیْرُكُمُ الَّذِیْ عَلَّمَكُمُ السِّحْرَ ۚ

لَهٗ	قَبْلَ	اَنْ	اٰذَنَ	لَكُمْ	اِنَّهٗ	لَكَبِیْرُكُمُ	الَّذِیْ	عَلَّمَكُمُ	السِّحْرَ
اس پر	(اس سے) پہلے	کہ	میں اجازت دوں	تمہیں	بیشک وہ	ضرور تمہارا بڑا (ہے)	جس نے	سکھایا تمہیں	جادو

ایمان لائے اس سے پہلے کہ میں تمہیں اجازت دوں، بیشک وہ تمہارا بڑا ہے جس نے تم سب کو جادو سکھایا

فَلَاُقَطِّعَنَّ اَیْدِیَكُمْ وَ اَرْجُلَكُمْ مِّنْ خِلَافٍ وَّ لَاُوصَلِّبَنَّكُمْ فِیْ جُذُوْعِ النَّخْلِ ۫

فَلَاُقَطِّعَنَّ	اَیْدِیَكُمْ	وَ	اَرْجُلَكُمْ	مِّنْ خِلَافٍ	وَّ	لَاُوصَلِّبَنَّكُمْ	فِیْ جُذُوْعِ النَّخْلِ
توضرور میں کاٹ دوں گا	تمہارے ہاتھ	اور	تمہارے پاؤں	مخالف طرف سے	اور	ضرور میں سولی دوں گا تمہیں	کھجور کے تنوں میں (پر)

تو مجھے قسم ہے میں ضرور تمہارے ایک طرف کے ہاتھ اور دوسری طرف کے پاؤں کاٹ دوں گا اور تمہیں کھجور کے تنوں پر پھانسی دیدوں گا

وَ لَتَعْلَمُنَّ اَیُّنَاۤ اَشَدُّ عَذَابًا وَّ اَبْقٰى ﴿۷۱﴾ قَالُوْا

وَ	لَتَعْلَمُنَّ	اَیُّنَاۤ	اَشَدُّ	عَذَابًا	وَّ	اَبْقٰى ﴿۷۱﴾	قَالُوْا
اور	ضرور تم جان جاؤ گے	ہم میں کون	زیادہ سخت (ہے)	عذاب (دینے میں)	اور	زیادہ باقی رہنے والا	انہوں نے کہا

اور ضرور تم جان جاؤ گے کہ ہم میں کس کا عذاب زیادہ شدید اور زیادہ باقی رہنے والا ہے ○ انہوں نے کہا:

لَنْ نُّؤْثِرَكَ عَلٰى مَا جَآءَنَا مِنَ الْبَیِّنٰتِ وَ الَّذِیْ فَطَرَنَا فَاقْضِ مَاۤ

لَنْ نُّؤْثِرَكَ	عَلٰى	مَا	جَآءَنَا	مِنَ الْبَیِّنٰتِ	وَ الَّذِیْ	فَطَرَنَا	فَاقْضِ	مَاۤ
ہم ہرگز ترجیح نہ دیں گے تجھے	(اس) پر	جو	آیا ہمارے پاس	روشن دلیلوں سے	(اس کی) قسم جس نے	ہمیں پیدا کیا	توکرلے	جو

ہم ان روشن دلیلوں پر ہرگز تجھے ترجیح نہ دیں گے جو ہمارے پاس آئی ہیں۔ ہمیں اپنے پیدا کرنے والے کی قسم! تو تُو جو

اَنْتَ قَاضٍ ؕ اِنَّمَا تَقْضِیْ هٰذِهِ الْحَیٰوةَ الدُّنْیَا ﴿۷۲﴾ اِنَّاۤ اٰمَنَّا بِرَبِّنَا لِیَغْفِرَ

اَنْتَ	قَاضٍ	اِنَّمَا	تَقْضِیْ	هٰذِهِ الْحَیٰوةَ الدُّنْیَا ﴿۷۲﴾	اِنَّاۤ	اٰمَنَّا	بِرَبِّنَا	لِیَغْفِرَ
تو	کرنے والا (ہے)	صرف	تو کرے گا	اس دنیا کی زندگی (میں)	بیشک	ہم ایمان لائے	اپنے رب پر	تاکہ وہ بخش دے

کرنے والا ہے کرلے۔ تو اس دنیا کی زندگی میں ہی تو کرے گا ○ بیشک ہم اپنے رب پر ایمان لائے تاکہ وہ ہماری خطائیں

لَنَا خَطٰیٰنَا وَمَاۤ اَكْرَهْتَنَا عَلَیْهِ مِنَ السِّحْرِؕ وَاللّٰهُ خَیْرٌ وَّ

لَنَا	خَطٰیٰنَا	وَ	مَاۤ اَكْرَهْتَنَا عَلَیْهِ	مِنَ السِّحْرِ	وَ	اللّٰهُ	خَیْرٌ	وَّ
ہمارے لئے	ہماری خطائیں	اور	وہ جس پر تو نے مجبور کیا ہمیں	جادو سے	اور	اللہ	بہتر	اور

اور وہ جادو بخش دے جس پر تو نے ہمیں مجبور کیا تھا اور اللہ بہتر ہے اور سب سے

اَبْقٰى ﴿٧٣﴾ اِنَّهٗ مَنْ یَّاْتِ رَبَّهٗ مُجْرِمًا فَاِنَّ لَهٗ جَهَنَّمَؕ

اَبْقٰى ﴿٧٣﴾	اِنَّهٗ	مَنْ	یَّاْتِ	رَبَّهٗ	مُجْرِمًا	فَاِنَّ	لَهٗ	جَهَنَّمَ
زیادہ باقی رہنے والا (ہے)	بیشک	جو	آئے گا	اپنے رب (کے حضور)	مجرم (ہوکر)	تو بیشک	اس کے لیے	جہنم (ہے)

زیادہ باقی رہنے والا ہے ○ بیشک جو اپنے رب کے حضور مجرم ہو کر آئے گا تو ضرور اس کے لیے جہنم ہے

لَا یَمُوْتُ فِیْهَا وَ لَا یَحْیٰى ﴿٧٤﴾

لَا یَمُوْتُ	فِیْهَا	وَ	لَا یَحْیٰى ﴿٧٤﴾
وہ مرے گا نہیں	اس میں	اور	نہ زندہ رہے گا

جس میں نہ مرے گا اور نہ (ہی چین سے) زندہ رہے گا ○

پارہ19، الشعراء:23تا51

قَالَ فِرْعَوْنُ وَمَا رَبُّ الْعٰلَمِیْنَ ﴿٢٣﴾ قَالَ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا

قَالَ	فِرْعَوْنُ	وَ	مَا	رَبُّ الْعٰلَمِیْنَ ﴿٢٣﴾	قَالَ	رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ	وَ	مَا
کہا	فرعون (نے)	اور	کیا چیز ہے	سارے جہانوں کا رب	(موسیٰ نے) فرمایا	(وہ) آسمانوں اور زمین کا رب (ہے)	اور	جو کچھ

فرعون نے کہا: اور سارے جہان کا رب کیا چیز ہے؟ ○ موسیٰ نے فرمایا: آسمانوں اور زمین کا اور جو کچھ ان کے درمیان میں ہے

بَیْنَهُمَاؕ اِنْ كُنْتُمْ مُّوْقِنِیْنَ ﴿٢٤﴾ قَالَ لِمَنْ حَوْلَهٗۤ اَلَا تَسْتَمِعُوْنَ ﴿٢٥﴾

بَیْنَهُمَا	اِنْ	كُنْتُمْ	مُّوْقِنِیْنَ ﴿٢٤﴾	قَالَ	لِمَنْ	حَوْلَهٗۤ	اَلَا تَسْتَمِعُوْنَ ﴿٢٥﴾
ان کے درمیان (ہے)	اگر	تم ہو	یقین کرنے والے	(فرعون نے) کہا	(ان) سے جو	اس کے آس پاس (تھے)	کیا تم غور سے نہیں سن رہے

وہ سب کا رب ہے، اگر تم یقین کرنے والے ہو ○ (فرعون نے) اپنے آس پاس والوں سے کہا: کیا تم غور سے نہیں سن رہے؟ ○

قَالَ رَبُّكُمْ وَرَبُّ اٰبَآىٕكُمُ الْاَوَّلِیْنَ ﴿٢٦﴾ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَكُمُ الَّذِیْۤ اُرْسِلَ

قَالَ	رَبُّكُمْ	وَ	رَبُّ اٰبَآىٕكُمُ الْاَوَّلِیْنَ ﴿٢٦﴾	قَالَ	اِنَّ	رَسُوْلَكُمُ	الَّذِیْۤ	اُرْسِلَ
(موسیٰ نے) فرمایا	(وہ) تمہارا رب	اور	تمہارے پہلے باپ دادا کا رب (ہے)	(فرعون نے) کہا	بیشک	تمہارا رسول	جسے	بھیجا گیا ہے

موسیٰ نے فرمایا: وہ تمہارا رب ہے اور تمہارے پہلے باپ داداؤں کا رب ہے ○ (فرعون نے) کہا: بیشک تمہارا یہ رسول جو تمہاری طرف

اِلَیْكُمْ لَمَجْنُوْنٌ ﴿٢٧﴾ قَالَ رَبُّ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ وَمَا بَیْنَهُمَاؕ اِنْ

اِلَیْكُمْ	لَمَجْنُوْنٌ ﴿٢٧﴾	قَالَ	رَبُّ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ	وَ	مَا	بَیْنَهُمَا	اِنْ
تمہاری طرف	ضرور دیوانہ (ہے)	(موسیٰ نے) فرمایا	(وہ) مشرق اور مغرب کا رب (ہے)	اور	جو کچھ	ان کے درمیان (ہے)	اگر

بھیجا گیا ہے ضرور دیوانہ ہے ○ موسیٰ نے فرمایا: وہ مشرق اور مغرب اور جو کچھ ان کے درمیان ہے سب کا رب ہے اگر

كُنْتُمْ تَعْقِلُوْنَ ﴿۲۸﴾ قَالَ لَىِٕنِ اتَّخَذْتَ اِلٰهًا غَیْرِیْ لَاَجْعَلَنَّكَ مِنَ الْمَسْجُوْنِیْنَ ﴿۲۹﴾

كُنْتُمْ تَعْقِلُوْنَ ﴿۲۸﴾	قَالَ	لَىِٕنِ	اتَّخَذْتَ	اِلٰهًا	غَیْرِیْ	لَاَجْعَلَنَّكَ	مِنَ الْمَسْجُوْنِیْنَ ﴿۲۹﴾
تم عقل رکھتے ہو	(فرعون نے) کہا	ضرور اگر	تم نے بنایا	کوئی معبود	میرے سوا	(تو) ضرور میں کرڈالوں گا تجھے	قیدیوں میں سے

تمہیں عقل ہو ○ (فرعون نے) کہا: (اے موسیٰ!) اگر تم نے میرے سوا کسی اور کو معبود بنایا تو میں ضرور تمہیں قید کردوں گا ○

قَالَ اَوَلَوْ جِئْتُكَ بِشَیْءٍ مُّبِیْنٍ ﴿۳۰﴾ قَالَ فَاْتِ بِهٖۤ اِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِیْنَ ﴿۳۱﴾

قَالَ	اَوَلَوْ	جِئْتُكَ بِشَیْءٍ مُّبِیْنٍ ﴿۳۰﴾	قَالَ	فَاْتِ بِهٖۤ	اِنْ	كُنْتَ	مِنَ الصّٰدِقِیْنَ ﴿۳۱﴾
(موسیٰ نے) فرمایا	کیا اگرچہ	میں لے آؤں تمہارے پاس کوئی روشن چیز	(فرعون نے) کہا	تو لے آؤ اسے	اگر	تم ہو	سچوں میں سے

موسیٰ نے فرمایا: کیا اگرچہ میں تیرے پاس کوئی روشن چیز لے آؤں ○ (فرعون نے) کہا: (اے موسیٰ!) اگر تم سچوں میں سے ہو تو وہ نشانی لے آؤ ○

فَاَلْقٰى عَصَاهُ فَاِذَا هِیَ ثُعْبَانٌ مُّبِیْنٌ ﴿۳۲﴾ وَّ نَزَعَ یَدَهٗ فَاِذَا

فَاَلْقٰى	عَصَاهُ	فَاِذَا	هِیَ	ثُعْبَانٌ مُّبِیْنٌ ﴿۳۲﴾	وَّ	نَزَعَ	یَدَهٗ	فَاِذَا
تو (موسیٰ نے) ڈال دیا	اپنا عصا	تو اچانک	وہ (ہوگیا)	بالکل واضح ایک بہت بڑا سانپ	اور	اس نے نکالا	اپنا ہاتھ	تو اچانک

تو موسیٰ نے اپنا عصا ڈال دیا تو اچانک وہ بالکل واضح ایک بہت بڑا سانپ ہوگیا ○ اور اپنا ہاتھ نکالا تو اچانک

هِیَ بَیْضَآءُ لِلنّٰظِرِیْنَ ﴿۳۳﴾ قَالَ لِلْمَلَاِ حَوْلَهٗۤ اِنَّ هٰذَا لَسٰحِرٌ عَلِیْمٌ ﴿۳۴﴾

هِیَ	بَیْضَآءُ	لِلنّٰظِرِیْنَ ﴿۳۳﴾	قَالَ	لِلْمَلَاِ حَوْلَهٗۤ	اِنَّ	هٰذَا	لَسٰحِرٌ عَلِیْمٌ ﴿۳۴﴾
وہ (ہوگیا)	روشن	دیکھنے والوں کے لئے	(فرعون نے) کہا	اپنے اردگرد کے سرداروں سے	بیشک	یہ	ضرور بڑے علم والا جادوگر (ہے)

وہ دیکھنے والوں کی نگاہ میں جگمگانے لگا ○ (فرعون نے) اپنے اردگرد موجود سرداروں سے کہا: بیشک یہ بڑے علم والا جادوگر ہے ○

یُّرِیْدُ اَنْ یُّخْرِجَكُمْ مِّنْ اَرْضِكُمْ بِسِحْرِهٖ ۖۗ فَمَاذَا تَاْمُرُوْنَ ﴿۳۵﴾ قَالُوْۤا اَرْجِهْ

یُّرِیْدُ	اَنْ	یُّخْرِجَكُمْ	مِّنْ اَرْضِكُمْ	بِسِحْرِهٖ	فَمَاذَا	تَاْمُرُوْنَ ﴿۳۵﴾	قَالُوْۤا	اَرْجِهْ
وہ چاہتا ہے	کہ	نکال دے تمہیں	تمہاری زمین سے	اپنے جادو کے ذریعے	تو (اب) کیا	تم مشورہ دیتے ہو	انہوں نے کہا	تم مہلت دو اسے

یہ چاہتا ہے کہ تمہیں اپنے جادو کے زور سے تمہارے ملک سے نکال دے تو (اب) تم کیا مشورہ دیتے ہو؟ ○ انہوں نے کہا: اسے

وَ اَخَاهُ وَ ابْعَثْ فِی الْمَدَآىِٕنِ حٰشِرِیْنَ ﴿۳۶﴾ یَاْتُوْكَ بِكُلِّ سَحَّارٍ عَلِیْمٍ ﴿۳۷﴾

وَ	اَخَاهُ	وَ	ابْعَثْ	فِی الْمَدَآىِٕنِ	حٰشِرِیْنَ ﴿۳۶﴾	یَاْتُوْكَ بِكُلِّ سَحَّارٍ عَلِیْمٍ ﴿۳۷﴾
اور	اس کے بھائی (کو)	اور	بھیجو	شہروں میں	جمع کرنے والے	وہ لے آئیں گے تمہارے پاس تمام بڑے علم والے جادوگر (کو)

اور اس کے بھائی کو مہلت دو اور شہروں میں جمع کرنے والے بھیجو ○ وہ تمہارے پاس ہر بڑے علم والے جادوگر کو لے آئیں گے ○

فَجُمِعَ السَّحَرَةُ لِمِیْقَاتِ یَوْمٍ مَّعْلُوْمٍ ﴿۳۸﴾ وَّ قِیْلَ لِلنَّاسِ هَلْ اَنْتُمْ مُّجْتَمِعُوْنَ ﴿۳۹﴾

فَجُمِعَ	السَّحَرَةُ	لِمِیْقَاتِ یَوْمٍ مَّعْلُوْمٍ ﴿۳۸﴾	وَّ	قِیْلَ	لِلنَّاسِ	هَلْ	اَنْتُمْ	مُّجْتَمِعُوْنَ ﴿۳۹﴾
تو جمع کرلیا گیا	جادوگروں (کو)	ایک مقرر دن کے وعدے پر	اور	کہا گیا	لوگوں سے	کیا	تم	جمع ہونے والے (ہو)

تو جادوگروں کو ایک مقرر دن کے وعدے پر جمع کرلیا گیا ○ اور لوگوں سے کہا گیا: کیا تم جمع ہوگے؟ ○

لَعَلَّنَا نَتَّبِعُ السَّحَرَةَ اِنْ كَانُوْا هُمُ الْغٰلِبِيْنَ ﴿٤٠﴾ فَلَمَّا جَآءَ السَّحَرَةُ قَالُوْا

لَعَلَّنَا	نَتَّبِعُ[1]	السَّحَرَةَ	اِنْ	كَانُوْا	هُمُ	الْغٰلِبِيْنَ ﴿٤٠﴾	فَلَمَّا	جَآءَ	السَّحَرَةُ	قَالُوْٓا
شاید ہم	پیروی کریں	جادوگروں (کی)	اگر	وہ ہوں	وہی	غالب آنے والے	پھر جب	آئے	جادوگر	(تو) انہوں نے کہا

شاید ہم ان جادوگروں ہی کی پیروی کریں اگر یہ غالب ہو جائیں ○ پھر جب جادوگر آئے تو انہوں نے

لِفِرْعَوْنَ اَئِنَّ لَنَا لَاَجْرًا اِنْ كُنَّا نَحْنُ الْغٰلِبِيْنَ ﴿٤١﴾ قَالَ نَعَمْ

لِفِرْعَوْنَ	اَئِنَّ	لَنَا	لَاَجْرًا	اِنْ	كُنَّا	نَحْنُ	الْغٰلِبِيْنَ ﴿٤١﴾	قَالَ	نَعَمْ
فرعون سے	کیا بیشک	ہمارے لئے	ضرور کوئی معاوضہ (ہے)	اگر	ہوگئے	ہم	غالب آنے والے	(فرعون نے) کہا	ہاں

فرعون سے کہا: کیا ہمارے لئے کوئی معاوضہ بھی ہے اگر ہم غالب ہوگئے ○ (فرعون نے) کہا: ہاں

وَ اِنَّكُمْ اِذًا لَّمِنَ الْمُقَرَّبِيْنَ ﴿٤٢﴾ قَالَ لَهُمْ مُّوْسٰۤى اَلْقُوْا مَاۤ اَنْتُمْ

وَ	اِنَّكُمْ	اِذًا	لَّمِنَ الْمُقَرَّبِيْنَ ﴿٤٢﴾	قَالَ	لَهُمْ	مُّوْسٰۤى	اَلْقُوْا[2]	مَاۤ	اَنْتُمْ
اور	بیشک تم	اس وقت	ضرور قریبی لوگوں میں سے (ہو جاؤ گے)	فرمایا	ان (جادوگروں) سے	موسیٰ (نے)	تم ڈالو	جو	تم

اور اس وقت تم میرے نہایت قریبی لوگوں میں سے ہو جاؤ گے ○ موسیٰ نے ان سے فرمایا: تم ڈالو جو تم

مُّلْقُوْنَ ﴿٤٣﴾ فَاَلْقَوْا حِبَالَهُمْ وَ عِصِيَّهُمْ وَ قَالُوْا بِعِزَّةِ فِرْعَوْنَ اِنَّا لَنَحْنُ

مُلْقُوْنَ ﴿٤٣﴾	فَاَلْقَوْا	حِبَالَهُمْ	وَ	عِصِيَّهُمْ	وَ	قَالُوْا	بِعِزَّةِ فِرْعَوْنَ	اِنَّا	لَنَحْنُ
ڈالنے والے ہو	تو انہوں نے (زمین پر) ڈال دیں	اپنی رسیاں	اور	اپنی لاٹھیاں	اور	کہنے لگے	فرعون کی عزت کی قسم	بیشک	ضرور ہم (ہی)

ڈالنے والے ہو ○ تو انہوں نے اپنی رسیاں اور لاٹھیاں (زمین پر) ڈال دیں اور کہنے لگے: فرعون کی عزت کی قسم! بیشک ہم ہی

الْغٰلِبُوْنَ ﴿٤٤﴾ فَاَلْقٰى مُوْسٰى عَصَاهُ فَاِذَا هِيَ تَلْقَفُ مَا يَاْفِكُوْنَ ﴿٤٥﴾ فَاُلْقِيَ

الْغٰلِبُوْنَ ﴿٤٤﴾	فَاَلْقٰى	مُوْسٰى	عَصَاهُ	فَاِذَا	هِيَ	تَلْقَفُ	مَا يَاْفِكُوْنَ ﴿٤٥﴾	فَاُلْقِيَ
غالب آنے والے (ہوں گے)	تو ڈالا	موسیٰ (نے)	اپنا عصا	تو جبھی	وہ	نگلنے لگا	ان کی شعبدہ بازیوں (کو)	تو ڈال دیے گئے

غالب ہوں گے ○ تو موسیٰ نے اپنا عصا (زمین پر) ڈالا تو جبھی وہ ان کی جعلسازیوں کو نگلنے لگا ○ تو جادوگر

السَّحَرَةُ سٰجِدِيْنَ ﴿٤٦﴾ قَالُوْۤا اٰمَنَّا بِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿٤٧﴾ رَبِّ مُوْسٰى وَ هٰرُوْنَ ﴿٤٨﴾

السَّحَرَةُ	سٰجِدِيْنَ ﴿٤٦﴾	قَالُوْۤا	اٰمَنَّا	بِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿٤٧﴾	رَبِّ مُوْسٰى وَ هٰرُوْنَ ﴿٤٨﴾
جادوگر	سجدہ کرنے والے (سجدے میں)	انہوں نے کہا	ہم ایمان لائے	تمام جہانوں کے رب پر	(جو) موسیٰ اور ہارون کا رب (ہے)

سجدے میں گرا دیے گئے ○ انہوں نے کہا: ہم ایمان لائے اس پر جو سارے جہان کا رب ہے ○ جو موسیٰ اور ہارون کا رب ہے ○

---

① اس بات سے سرداروں کا مقصود واقعی جادوگروں کی پیروی کرنا نہ تھا بلکہ غرض یہ تھی کہ وہ کسی طرح لوگوں کو حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کی پیروی کرنے سے روک لیں۔

② حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کا جادوگروں سے یہ فرمانا جادو کی اجازت دینے کے طور پر نہ تھا بلکہ اس لئے تھا کہ اُن کے پاس جادو کے جو مکر و حیلے ہیں پہلے وہ سب ظاہر کرلیں اس کے بعد آپ اپنا معجزہ دکھائیں اور جب حق باطل کو مٹائے اور معجزہ جادو کو باطل کر دے تو دیکھنے والوں کو بصیرت و عبرت حاصل ہو۔

قَالَ اٰمَنْتُمْ لَهٗ قَبْلَ اَنْ اٰذَنَ لَكُمْ ۚ اِنَّهٗ لَكَبِیْرُكُمُ

قَالَ	اٰمَنْتُمْ	لَهٗ	قَبْلَ	اَنْ	اٰذَنَ	لَكُمْ	اِنَّهٗ	لَكَبِیْرُكُمُ
(فرعون نے) کہا	تم ایمان لے آئے	اس پر	(اس سے) پہلے	کہ	میں اجازت دوں	تمہیں	بیشک وہ (موسیٰ)	ضرور تمہارا بڑا (ہے)

فرعون نے کہا: کیا تم اس پر ایمان لے آئے اس سے پہلے کہ میں تمہیں اجازت دوں۔ بیشک یہ (موسیٰ) تمہارا بڑا ہے

الَّذِیْ عَلَّمَكُمُ السِّحْرَ ۚ فَلَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ۬ؕ لَاُقَطِّعَنَّ اَیْدِیَكُمْ وَ اَرْجُلَكُمْ مِّنْ خِلَافٍ

الَّذِیْ	عَلَّمَكُمُ	السِّحْرَ	فَلَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ	لَاُقَطِّعَنَّ	اَیْدِیَكُمْ	وَ	اَرْجُلَكُمْ	مِّنْ خِلَافٍ
جس نے	سکھایا تمہیں	جادو	تو ضرور جلد تم جان جاؤ گے	مجھے قسم ہے بیشک میں کاٹوں گا	تمہارے ہاتھ	اور	تمہارے پاؤں	مخالف طرف سے

جس نے تمہیں جادو سکھایا تو جلد تم جان جاؤ گے تو مجھے قسم ہے میں ضرور ضرور تمہارے ایک طرف کے ہاتھ اور دوسری طرف کے پاؤں کاٹ دوں گا

وَّ لَاُوصَلِّبَنَّكُمْ اَجْمَعِیْنَ ﴿۴۹﴾ قَالُوْا لَا ضَیْرَ٘ اِنَّاۤ اِلٰى رَبِّنَا مُنْقَلِبُوْنَ ﴿۵۰﴾ اِنَّا

وَّ	لَاُوصَلِّبَنَّكُمْ اَجْمَعِیْنَ ﴿۴۹﴾	قَالُوْا	لَا ضَیْرَ	اِنَّاۤ	اِلٰى رَبِّنَا	مُنْقَلِبُوْنَ ﴿۵۰﴾	اِنَّا
اور	مجھے قسم ہے میں ضرور سولی دوں گا تم سب کو	انہوں نے کہا	کوئی نقصان نہیں	بیشک ہم	اپنے رب کی طرف	پلٹنے والے (ہیں)	بیشک ہم

اور تم سب کو پھانسی دوں گا○ جادوگروں نے کہا: کچھ نقصان نہیں، بیشک ہم اپنے رب کی طرف پلٹنے والے ہیں○ ہم

نَطْمَعُ اَنْ یَّغْفِرَ لَنَا رَبُّنَا خَطٰیٰنَاۤ اَنْ كُنَّاۤ اَوَّلَ الْمُؤْمِنِیْنَ ﴿۵۱﴾

نَطْمَعُ	اَنْ	یَّغْفِرَ	لَنَا	رَبُّنَا	خَطٰیٰنَاۤ	اَنْ	كُنَّاۤ	اَوَّلَ الْمُؤْمِنِیْنَ ﴿۵۱﴾ [1]
لالچ کرتے ہیں	(اس کا) کہ	بخش دے	ہمارے لئے	ہمارا رب	ہماری خطائیں	(اس بنا پر) کہ	ہم ہیں	پہلے ایمان لانے والے

اس بات کی لالچ کرتے ہیں کہ ہمارا رب ہماری خطائیں بخش دے اس بنا پر کہ ہم سب سے پہلے ایمان لانے والے ہیں○

پارہ 9، الاعراف: 127 تا 136

وَ قَالَ الْمَلَاُ مِنْ قَوْمِ فِرْعَوْنَ اَتَذَرُ مُوْسٰى وَ قَوْمَهٗ لِیُفْسِدُوْا فِی الْاَرْضِ

وَ	قَالَ	الْمَلَاُ	مِنْ قَوْمِ فِرْعَوْنَ	اَتَذَرُ	مُوْسٰى	وَ	قَوْمَهٗ	لِیُفْسِدُوْا	فِی الْاَرْضِ
اور	کہا	سرداروں (نے)	فرعون کی قوم میں سے	کیا تو چھوڑ دے گا	موسیٰ	اور	اس کی قوم (کو)	تاکہ وہ فساد پھیلائیں	زمین میں

اور قومِ فرعون کے سردار بولے: کیا تو موسیٰ اور اس کی قوم کو اس لیے چھوڑ دے گا تاکہ وہ زمین میں فساد پھیلائیں

وَ یَذَرَكَ وَ اٰلِهَتَكَ ؕ قَالَ سَنُقَتِّلُ اَبْنَآءَهُمْ وَ

وَ	یَذَرَكَ	وَ	اٰلِهَتَكَ	قَالَ	سَنُقَتِّلُ	اَبْنَآءَهُمْ	وَ
اور	موسیٰ چھوڑے رکھے تجھے	اور	تیرے (مقرر کردہ) معبودوں (کو)	فرعون نے کہا	عنقریب ہم قتل کریں گے	ان کے بیٹے	اور

اور وہ موسیٰ تجھے اور تیرے مقرر کئے ہوئے معبودوں کو چھوڑے رکھے۔ (فرعون نے) کہا: اب ہم ان کے بیٹوں کو قتل کریں گے اور

① اس سے مراد یہ ہے کہ ہم فرعون کی رعایا میں سے یا اس مجمع کے حاضرین میں سے سب سے پہلے حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام پر ایمان لانے والے ہیں۔

نَسْتَحْیٖ نِسَآءَهُمْ ۚ وَ اِنَّا فَوْقَهُمْ قٰهِرُوْنَ ﴿۱۲۷﴾ قَالَ مُوْسٰى لِقَوْمِهِ اسْتَعِیْنُوْا

نَسْتَحْیٖ	نِسَآءَهُمْ	وَ	اِنَّا	فَوْقَهُمْ	قٰهِرُوْنَ ﴿۱۲۷﴾	قَالَ	مُوْسٰى	لِقَوْمِهٖ	اسْتَعِیْنُوْا
زندہ رکھیں گے	ان کی عورتیں، بچیاں	اور	بیشک ہم	ان کے اوپر	غالب (ہیں)	فرمایا	موسیٰ (نے)	اپنی قوم سے	تم مدد چاہو

ان کی بیٹیاں زندہ رکھیں گے اور بیشک ہم ان پر غالب ہیں ○ موسیٰ نے اپنی قوم سے فرمایا: اللہ سے

بِاللّٰهِ وَ اصْبِرُوْا ۚ اِنَّ الْاَرْضَ لِلّٰهِ ۙ۫ یُوْرِثُهَا مَنْ یَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ ؕ وَ

بِاللّٰهِ	وَ	اصْبِرُوْا	اِنَّ	الْاَرْضَ	لِلّٰهِ	یُوْرِثُهَا	مَنْ	یَّشَآءُ	مِنْ عِبَادِهٖ	وَ
اللہ سے	اور	صبر کرو	بیشک	زمین	اللہ کی (ملک ہے)	وہ وارث بنادیتا ہے اس کا	جسے	چاہتا ہے	اپنے بندوں میں سے	اور

مدد طلب کرو اور صبر کرو۔ بیشک زمین کا مالک اللہ ہے، وہ اپنے بندوں میں جسے چاہتا ہے وارث بنادیتا ہے اور

الْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِیْنَ ﴿۱۲۸﴾ قَالُوْۤا اُوْذِیْنَا مِنْ قَبْلِ اَنْ تَاْتِیَنَا وَ مِنْۢ بَعْدِ

الْعَاقِبَةُ	لِلْمُتَّقِیْنَ ﴿۱۲۸﴾	قَالُوْۤا	اُوْذِیْنَا	مِنْ قَبْلِ	اَنْ تَاْتِیَنَا	وَ	مِنْۢ بَعْدِ
اچھا انجام	پرہیز گاروں کے لئے (ہے)	(قوم نے) کہا	ہمیں ستایا گیا	پہلے	آپ کے ہمارے پاس آنے (سے)	اور	بعد

اچھا انجام پرہیز گاروں کیلئے ہی ہے ○ (قوم نے) کہا: ہمیں آپ کے تشریف لانے سے پہلے بھی اور تشریف آوری کے بعد

مَا جِئْتَنَا ؕ قَالَ عَسٰى رَبُّكُمْ اَنْ یُّهْلِكَ عَدُوَّكُمْ وَ یَسْتَخْلِفَكُمْ

مَا جِئْتَنَا	قَالَ	عَسٰى	رَبُّكُمْ	اَنْ	یُّهْلِكَ	عَدُوَّكُمْ	وَ	یَسْتَخْلِفَكُمْ
آپ کے ہمارے پاس آنے (کے)	فرمایا	قریب ہے	تمہارا رب	کہ	وہ ہلاک کردے گا	تمہارے دشمن (کو)	اور	وہ جانشین بنادے گا تمہیں

بھی ستایا گیا ہے۔ (موسیٰ نے) فرمایا: عنقریب تمہارا رب تمہارے دشمنوں کو ہلاک کردے گا اور تمہیں زمین

فِی الْاَرْضِ فَیَنْظُرَ كَیْفَ تَعْمَلُوْنَ ﴿۱۲۹﴾ وَ لَقَدْ اَخَذْنَاۤ اٰلَ فِرْعَوْنَ بِالسِّنِیْنَ وَ نَقْصٍ مِّنَ الثَّمَرٰتِ

فِی الْاَرْضِ①	فَیَنْظُرَ	كَیْفَ	تَعْمَلُوْنَ ﴿۱۲۹﴾	وَ	لَقَدْ	اَخَذْنَاۤ	اٰلَ فِرْعَوْنَ	بِالسِّنِیْنَ وَ نَقْصٍ مِّنَ الثَّمَرٰتِ
زمین میں	پھر دیکھے گا	کیسے	تم کام کرتے ہو	اور	ضرور بیشک	ہم نے پکڑ لیا	فرعون والوں (کو)	کئی سالوں کے قحط اور پھلوں کی کمی سے

میں جانشین بنادے گا پھر وہ دیکھے گا کہ تم کیسے کام کرتے ہو ○ اور بیشک ہم نے فرعونیوں کو کئی سال کے قحط اور پھلوں کی کمی میں گرفتار کردیا

لَعَلَّهُمْ یَذَّكَّرُوْنَ ﴿۱۳۰﴾ فَاِذَا جَآءَتْهُمُ الْحَسَنَةُ قَالُوْا لَنَا هٰذِهٖ ۚ وَ اِنْ تُصِبْهُمْ

لَعَلَّهُمْ	یَذَّكَّرُوْنَ ﴿۱۳۰﴾	فَاِذَا	جَآءَتْهُمُ	الْحَسَنَةُ	قَالُوْا	لَنَا	هٰذِهٖ	وَ	اِنْ	تُصِبْهُمْ
تاکہ وہ	نصیحت حاصل کریں	توجب	آتی ان کے پاس	بھلائی	(تو) کہتے	ہمارے لئے (ہے)	یہ	اور	اگر	پہنچتی انہیں

تاکہ وہ نصیحت حاصل کریں ○ تو جب انہیں بھلائی ملتی تو کہتے یہ ہمارے لئے ہے اور جب

---

① حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام نے عطائے الٰہی سے آئندہ پیش آنے والے غیب کے واقعات بلاکم وکاست بیان فرما دیئے اور جیسا آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے فرمایا تھا ویسا ہی ہوا کہ فرعون اپنی قوم کے ساتھ ہلاک کردیا گیا اور بنی اسرائیل ملک مصر کے مالک ہوئے۔

سَیِّئَةٌ یَّطَّیَّرُوْا بِمُوْسٰى وَ مَنْ مَّعَهٗ ؕ اَلَاۤ اِنَّمَا طٰٓىٕرُهُمْ عِنْدَ اللّٰهِ

سَیِّئَةٌ	یَّطَّیَّرُوْا (1)	بِمُوْسٰى	وَ	مَنْ	مَّعَهٗ	اَلَاۤ	اِنَّمَا	طٰٓىٕرُهُمْ	عِنْدَ اللّٰهِ
کوئی برائی	(تو) بدشگونی لیتے	موسیٰ سے	اور	جو	اس کے ساتھ (ہیں)	سن لو	صرف	ان کی نحوست	اللہ کے پاس (ہے)

برائی پہنچتی تو اسے موسیٰ اور ان کے ساتھیوں کی نحوست قرار دیتے۔ سن لو! ان کی نحوست اللہ ہی کے پاس ہے

وَ لٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا یَعْلَمُوْنَ (131) وَ قَالُوْا مَهْمَا تَاْتِنَا بِهٖ مِنْ اٰیَةٍ

وَ	لٰكِنَّ	اَكْثَرَهُمْ	لَا یَعْلَمُوْنَ (131)	وَ	قَالُوْا	مَهْمَا	تَاْتِنَا بِهٖ	مِنْ	اٰیَةٍ
اور	لیکن	ان میں اکثر	نہیں جانتے	اور	انہوں نے کہا	کیسی ہی	تم لے آؤ ہمارے پاس اسے	سے (یعنی)	نشانی

لیکن ان میں اکثر نہیں جانتے ○ اور (فرعونیوں نے) کہا: (اے موسیٰ!) تم ہمارے اوپر جادو کرنے کے لئے

لِّتَسْحَرَنَا بِهَا ۙ فَمَا نَحْنُ لَكَ بِمُؤْمِنِیْنَ (132) فَاَرْسَلْنَا عَلَیْهِمُ الطُّوْفَانَ

لِّتَسْحَرَنَا	بِهَا	فَمَا نَحْنُ	لَكَ	بِمُؤْمِنِیْنَ (132)	فَاَرْسَلْنَا	عَلَیْهِمُ	الطُّوْفَانَ
تاکہ تم جادو کرو ہمارے اوپر	اس کے ذریعے	پھر (بھی) ہم نہیں	تم پر	ایمان لانے والے	تو ہم نے بھیج دیا	ان کے اوپر	طوفان

ہمارے پاس کیسی بھی نشانی لے آؤ، ہم ہرگز تم پر ایمان لانے والے نہیں ○ تو ہم نے ان پر طوفان

وَ الْجَرَادَ وَ الْقُمَّلَ وَ الضَّفَادِعَ وَ الدَّمَ اٰیٰتٍ مُّفَصَّلٰتٍ ۫ فَاسْتَكْبَرُوْا وَ كَانُوْا

وَ	الْجَرَادَ	وَ	الْقُمَّلَ	وَ	الضَّفَادِعَ	وَ	الدَّمَ	اٰیٰتٍ مُّفَصَّلٰتٍ	فَاسْتَكْبَرُوْا	وَ	كَانُوْا
اور	ٹڈی	اور	پسو (یا) جوئیں	اور	مینڈک	اور	خون	جدا جدا نشانیاں	تو انہوں نے تکبر کیا	اور	وہ تھے

اور ٹڈی اور پسو (یا جوئیں) اور مینڈک اور خون کی جدا جدا نشانیاں بھیجیں تو انہوں نے تکبر کیا اور وہ

قَوْمًا مُّجْرِمِیْنَ (133) وَ لَمَّا وَقَعَ عَلَیْهِمُ الرِّجْزُ قَالُوْا یٰمُوْسَى ادْعُ لَنَا رَبَّكَ

قَوْمًا مُّجْرِمِیْنَ (133)	وَ	لَمَّا	وَقَعَ	عَلَیْهِمُ	الرِّجْزُ	قَالُوْا	یٰمُوْسَى	ادْعُ	لَنَا	رَبَّكَ
جرم کرنے والے لوگ	اور	جب	واقع ہوتا	ان پر	عذاب	(تو) کہتے	اے موسیٰ	دعا کرو	ہمارے لیے	اپنے رب (سے)

مجرم قوم تھی ○ اور جب ان پر عذاب واقع ہوتا تو کہتے، اے موسیٰ! ہمارے لیے اپنے رب سے دعا کرو

بِمَا عَهِدَ عِنْدَكَ ۚ لَىٕنْ كَشَفْتَ عَنَّا الرِّجْزَ لَنُؤْمِنَنَّ لَكَ وَ

بِمَا	عَهِدَ	عِنْدَكَ	لَىٕنْ	كَشَفْتَ (2)	عَنَّا	الرِّجْزَ	لَنُؤْمِنَنَّ	لَكَ	وَ
(اس کے) سبب جو	اس نے عہد کیا	تمہارے پاس	بیشک اگر	تم اٹھادو گے	ہم سے	عذاب	(تو) بیشک ہم ضرور ایمان لائیں گے	تم پر	اور

اس عہد کے سبب جو اس کا تمہارے پاس ہے۔ بیشک اگر آپ ہم سے عذاب اٹھادو گے تو ہم ضرور آپ پر ایمان لائیں گے اور

---

(1) مشرک قوموں میں مختلف چیزوں سے براشگون لینے کی رسم بہت پرانی ہے اور ان کے توہم پرست مزاج ہر چیز سے اثر قبول کر لیتے، جیسے کوئی شخص کسی کام کو نکلا اور راستے میں کالی بلی سامنے سے گزر گئی یا کسی مخصوص پرندے کی آواز کان میں پڑ گئی تو فوراً گھر واپس لوٹ آتا۔ اسی طرح کسی کے آنے کو یا بعض دنوں اور مہینوں کو منحوس سمجھنا ان کے ہاں عام تھا۔ اسی طرح کے تصورات اور خیالات ہمارے معاشرے میں بھی بہت پھیلے ہوئے ہیں۔ اسلام نے اس طرح کی توہم پرستی کو باطل قرار دیا ہے اور ایسی بدشگونیاں شرعاً درست نہیں۔

(2) فرعونیوں کو بھی معلوم تھا کہ عذابِ الٰہی سے مشکل کشائی حضرت موسیٰ عَلَیْهِ السَّلَام کے ذریعے ہی ہوگی، اسی لیے مسلمان اللہ والوں کو وسیلہ بناتے ہیں۔

لَنُرۡسِلَنَّ مَعَكَ بَنِیۡۤ اِسۡرَآءِیۡلَ ﴿۱۳۴﴾ فَلَمَّا كَشَفۡنَا عَنۡهُمُ الرِّجۡزَ اِلٰۤى اَجَلٍ هُمۡ

لَنُرۡسِلَنَّ	مَعَكَ	بَنِیۡۤ اِسۡرَآءِیۡلَ ﴿۱۳۴﴾	فَلَمَّا	كَشَفۡنَا	عَنۡهُمُ	الرِّجۡزَ	اِلٰۤى اَجَلٍ	هُمۡ
بیشک ہم ضرور بھیج دیں گے	تمہارے ساتھ	بنی اسرائیل (کو)	پھر جب	ہم اٹھا لیتے	ان سے	عذاب	ایک مدت تک	وہ

ضرور ہم بنی اسرائیل کو تمہارے ساتھ کر دیں گے ○ پھر جب ہم ان سے اس مدت تک کے لئے عذاب اٹھا لیتے

بٰلِغُوۡهُ اِذَا هُمۡ یَنۡكُثُوۡنَ ﴿۱۳۵﴾ فَانۡتَقَمۡنَا مِنۡهُمۡ فَاَغۡرَقۡنٰهُمۡ فِی الۡیَمِّ

بٰلِغُوۡهُ	اِذَا	هُمۡ	یَنۡكُثُوۡنَ ﴿۱۳۵﴾	فَانۡتَقَمۡنَا	مِنۡهُمۡ	فَاَغۡرَقۡنٰهُمۡ	فِی الۡیَمِّ
پہنچنے والے (تھے) اس تک	(تو) جبھی	وہ	(اپنا عہد) توڑ دیتے	تو ہم نے بدلہ لیا	ان سے	تو ہم نے ڈبو دیا انہیں	دریا میں

جس تک انہیں پہنچنا تھا تو وہ فوراً (اپنا عہد) توڑ دیتے ○ تو ہم نے ان سے بدلہ لیا تو انہیں دریا میں ڈبو دیا

بِاَنَّهُمۡ كَذَّبُوۡا بِاٰیٰتِنَا وَكَانُوۡا عَنۡهَا غٰفِلِیۡنَ ﴿۱۳۶﴾

بِاَنَّهُمۡ	كَذَّبُوۡا	بِاٰیٰتِنَا	وَ	كَانُوۡا	عَنۡهَا	غٰفِلِیۡنَ ﴿۱۳۶﴾
(اس کے) سبب کہ وہ	جھٹلاتے	ہماری آیتوں کو	اور	وہ تھے	ان سے	لاپرواہی کرنے والے

کیونکہ انہوں نے ہماری آیتوں کو جھٹلایا اور ان سے بالکل غافل رہے ○

ذہن نشین کیجیے

﴿1﴾... نصیحت کرنے والا نرمی اور پیار سے نصیحت کرے۔

﴿2﴾... اللہ تعالیٰ کوئی بات نہیں بھولتا۔

﴿3﴾... اللہ تعالیٰ کی طرف بغیر علم کوئی بات منسوب نہیں کرنی چاہیے۔

﴿4﴾... اللہ تعالیٰ سے یہی امید رکھنی چاہیے کہ وہ ہماری خطاؤں کو معاف کر دے گا۔

﴿5﴾... انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام لوگوں کو پریشانی اور مشکلات سے نجات دلاتے ہیں۔

﴿6﴾... بدبخت لوگ ہی نبیوں کو برا بھلا کہتے ہیں۔

﴿7﴾... نبی کی دعاؤں سے کفار سے بھی عذابات دور ہو جاتے ہیں۔

﴿8﴾... انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام کے معجزات دیکھ کر بھی ایمان نہ لانا کفار کا طریقہ ہے۔

﴿9﴾... نیکی کی دعوت دینے میں ہمیشہ صبر و ہمت سے کام لینا چاہیے۔

ذہنی مشق

سوالات کے جوابات دیجئے:

سوال ۱: حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام اور جادوگروں کے درمیان مقابلے کا پسِ منظر تحریر کیجیے۔

جواب: ____________________

____

سوال 2: حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام نے جب فرعون کو دینِ حق کی دعوت دی تو اس نے کیا کہا؟

جواب:

سوال 3: حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کے کوئی سے دو معجزات تحریر کیجیے۔

جواب:

سوال 4: حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام اور جادوگروں کے درمیان مقابلے کی مختصر وضاحت کیجیے۔

جواب:

سوال 5: فرعونیوں سے عذاب کیسے دور ہوتا تھا؟

جواب:

سبق میں غور و فکر کر کے مندرجہ ذیل چارٹ کو پُر کیجیے۔

اللہ تعالیٰ کو راضی کرنے والے کام	اللہ تعالیٰ کو ناراض کرنے والے کام

کرنے کے کام:

﴿1﴾ ... حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کے عصا کی خصوصیات تحریر کیجیے۔

دستخط ٹیچر: ____________ دستخط سرپرست: ____________

ظلم کا انجام

قومِ عمالقہ کا ظلم وستم:

حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کے وصال کے بعد کچھ عرصہ تو بنی اسرائیل راہِ ہدایت پر رہے لیکن پھر ان کے عقائد اور اعمال میں بگاڑ پیدا ہوگیا، یہاں تک کہ وہ بُت پرستی میں مبتلا ہوگئے اور اللہ تعالیٰ سے کیے گئے عہد کو فراموش کر دیا۔ جب ان کی نافرمانی حد سے بڑھی تو اللہ تعالیٰ نے ان پر قومِ جالوت مسلط کر دی۔ اسے "عَمالقہ" بھی کہتے ہیں۔ "جالوت" نامی ظالم وجابر بادشاہ اس قوم پر حکمران تھا۔ اس کی قوم مصر اور فلسطین کے درمیانی علاقے میں آباد تھی۔ انہوں نے بنی اسرائیل کے شہر چھین لیے، ان کے لوگ گرفتار کر لیے اور ان پر طرح طرح کی سختیاں کیں۔[1]

طالوت کی بادشاہت:

بنی اسرائیل قومِ عمالقہ کے ظلم وستم سے تنگ آگئے تو اس وقت کے نبی حضرت شَمْوِیل عَلَیْہِ السَّلَام سے کہا کہ آپ ہمارے لیے ایک بادشاہ مقرر کر دیجیے تاکہ ہم اس کی قیادت میں راہِ خدا میں جہاد کریں۔ حضرت شَمْوِیل عَلَیْہِ السَّلَام نے فرمایا کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ تم پر بادشاہ مقرر کیا جائے اور تم جہاد سے انکار کر دو۔ اس پر بنی اسرائیل نے کہا: یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ ہم جہاد سے منہ پھیر لیں۔ قومِ جالوت نے ہمیں وطن سے نکالا ہے، ہماری اولاد کو قتل کیا ہے اور ہماری نسلیں برباد کی ہیں۔[2]

یہ سن کر حضرت شَمْوِیل عَلَیْہِ السَّلَام نے اللہ تعالیٰ کے حکم سے طالوت کو ان کا بادشاہ مقرر کر دیا جو ایک غریب انسان تھا۔ بنی اسرائیل نے اس کی بادشاہت پر اعتراض کر دیا اور کہنے لگے کہ یہ تو غریب آدمی ہے، اس کے پاس کوئی مال و دولت نہیں ہے اور خاندانی اعتبار سے بھی کم تر ہے۔ اس لیے یہ ہمارا بادشاہ کیسے ہو سکتا ہے؟ اس سے زیادہ تو ہم خود بادشاہت کے حق دار ہیں۔ حضرت شَمْوِیل عَلَیْہِ السَّلَام نے فرمایا: وہ علم اور قوت میں تم سے بڑھ کر ہے اور چونکہ علم اور قوت سلطنت چلانے کے لیے بڑے معاون ہوتے ہیں اس لیے وہی بادشاہت کا مستحق ہے۔[3] بنی اسرائیل نے کہا: اگر وہی ہمارے بادشاہ ہیں تو ان کے بادشاہ ہونے پر کوئی نشانی دکھائی جائے۔

حضرت شَمْوِیل عَلَیْہِ السَّلَام نے فرمایا کہ طالوت کی بادشاہی کی نشانی یہ ہے کہ وہ بابرکت تابوت واپس مل جائے گا جس سے تمہیں تسکین ملتی تھی۔ اس تابوت کو "تابوتِ سکینہ" کہتے ہیں۔ اس تابوت میں مختلف انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام کے استعمال کی چیزیں تھیں اور توریت شریف کی تختیاں بھی تھیں۔ بنی اسرائیل پر جب بھی کوئی مصیبت آتی تو وہ اس تابوت کو سامنے رکھ کر دعا کرتے اور کامیاب ہوتے تھے۔ دشمنوں کے مقابلے میں اس کی برکت سے فتح یاب ہوتے تھے۔ جب قومِ عمالقہ ان پر مسلط ہوئی تو اس نے وہ تابوت بھی بنی اسرائیل سے چھین لیا تھا لیکن اس تابوت کی بے ادبی کرنے کی وجہ سے وہ مختلف مصیبتوں میں پڑ گئے اس لیے انہوں نے تابوت ایک بیل گاڑی پر رکھ کر اسے ہانک دیا، فرشتے وہ تابوت بنی اسرائیل کے پاس لے آئے۔ چونکہ تابوت ملنا ہی بنی اسرائیل کے لیے بادشاہی کی نشانی قرار دیا گیا تھا اس لیے انہوں نے تابوت دیکھ کر طالوت کی بادشاہی تسلیم کر لی اور جہاد کے لیے آمادہ ہوگئے۔[4] طالوت نے جہاد کے لیے بنی اسرائیل کا ایک

لشکر ترتیب دیا جس میں اللہ تعالیٰ کے نبی حضرت داوٗد عَلَیْہِ السَّلَام بھی تھے۔

بنی اسرائیل کی آزمائش:

طالوت اپنا لشکر لے کر بیت المقدس سے روانہ ہوا چونکہ بنی اسرائیل کا یہ سفرِ جہاد سخت گرمی میں تھا، لہٰذا جب مجاہدین کو سخت پیاس لگی تو طالوت نے انہیں خبر دی کہ عنقریب ایک نہر آئے گی جس کے ذریعے تمہیں آزمایا جائے گا۔ اس میں سے ایک چلو سے زیادہ پانی پینے کی اجازت نہیں۔ جو اس حکم کی خلاف ورزی کرے گا وہ میری جماعت سے نہیں۔ بنی اسرائیل کی اکثریت اس امتحان میں ناکام ہو گئی اور انہوں نے پیٹ بھر کر پانی پی لیا جس کی وجہ سے ان کے ہونٹ سیاہ ہو گئے تشنگی مزید بڑھ گئی اور ہمت ہار گئے۔ صرف تین سو تیرہ (313) افراد ثابت قدم رہے اور جالوت کا مقابلہ کرنے میدانِ جہاد میں پہنچ گئے۔[5]

جب دونوں لشکر آمنے سامنے ہوئے تو جالوت کو دیکھ کر بنی اسرائیل گھبرا گئے کیونکہ وہ بڑا ظالم طاقتور اور قد آور شخص تھا۔ طالوت نے یہ اعلان کیا کہ جو جالوت کو قتل کرے گا اس سے اپنی بیٹی کا نکاح بھی کروں گا اور آدھی سلطنت بھی دوں گا۔ کسی نے جواب نہ دیا۔ طالوت نے حضرت شمویل عَلَیْہِ السَّلَام سے دعا کی درخواست کی۔ حضرت شمویل عَلَیْہِ السَّلَام نے دعا کی تو انہیں بتایا گیا کہ جالوت کو قتل کرنے والے حضرت داوٗد عَلَیْہِ السَّلَام ہیں۔ حضرت داوٗد عَلَیْہِ السَّلَام اپنے بھائیوں میں سب سے چھوٹے اور بیمار تھے رنگ زرد تھا پھر بھی آپ نے طالوت کی پیشکش قبول فرمائی اور جالوت کے مقابل آ گئے۔[6]

جالوت کا قتل:

آپ عَلَیْہِ السَّلَام کو دیکھ کر جالوت کے دل میں دہشت پیدا ہوئی مگر اس نے متکبرانہ باتوں کے ذریعے آپ کو اپنی قوت سے ڈرانا چاہا۔ آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے ایک پتھر گوپھن (غلیل نما آلے) کے ذریعے جالوت کو مارا جس سے وہ ہلاک ہو گیا۔ اس کی ہلاکت کے ساتھ ہی جالوت کی قوم میدان چھوڑ کر بھاگ گئی۔ حضرت داوٗد عَلَیْہِ السَّلَام نے اسے لا کر طالوت کے سامنے ڈال دیا، تمام بنی اسرائیل بڑے خوش ہوئے اور طالوت نے حسبِ وعدہ حضرت داوٗد عَلَیْہِ السَّلَام کو نصف ملک کی بادشاہی دی اور آپ کے ساتھ اپنی بیٹی کا نکاح بھی کر دیا۔ ایک مدت کے بعد طالوت نے وفات پائی اور تمام ملک پر حضرت داوٗد عَلَیْہِ السَّلَام کی سلطنت ہوئی۔[7]

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

پارہ 2، البقرۃ: 246 تا 252

اَلَمْ تَرَ	اِلَى	الْمَلَاِ	مِنْۢ	بَنِیْۤ اِسْرَآءِیْلَ	مِنْۢ	بَعْدِ مُوْسٰى	اِذْ	قَالُوْا
کیا تم نے نہ دیکھا	کی طرف	گروہ، جماعت	سے	بنی اسرائیل، اولادِ یعقوب	سے	موسیٰ کے بعد	جب	انہوں نے کہا

اَلَمْ تَرَ اِلَى الْمَلَاِ مِنْۢ بَنِیْۤ اِسْرَآءِیْلَ مِنْۢ بَعْدِ مُوْسٰى ۘ اِذْ قَالُوْا

اے حبیب! کیا تم نے بنی اسرائیل کے ایک گروہ کو نہ دیکھا جو موسیٰ کے بعد ہوا، جب انہوں نے

لِنَبِيٍّ لَّهُمُ ابْعَثْ لَنَا مَلِكًا نُّقَاتِلْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ؕ قَالَ هَلْ

لِنَبِيٍّ	لَّهُمُ	ابْعَثْ	لَنَا	مَلِكًا	نُّقَاتِلْ	فِيْ	سَبِيْلِ اللّٰهِ	قَالَ	هَلْ
ایک نبی سے	اپنے	آپ بھیجیں (مقرر کردیں)	ہمارے لئے	ایک بادشاہ	(تاکہ) ہم لڑیں	میں	اللہ کی راہ	(اس نبی نے) کہا، فرمایا	کیا

اپنے ایک نبی سے کہا کہ ہمارے لیے ایک بادشاہ مقرر کردیں تاکہ ہم اللہ کی راہ میں لڑیں، اس نبی نے فرمایا: کیا

عَسَيْتُمْ اِنْ كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِتَالُ اَلَّا تُقَاتِلُوْا ؕ قَالُوْا وَ

عَسَيْتُمْ	اِنْ	كُتِبَ	عَلَيْكُمُ	الْقِتَالُ	اَلَّا تُقَاتِلُوْا	قَالُوْا	وَ
تم قریب ہو (ایسا تو نہ ہوگا کہ)	اگر	لکھا جائے، فرض کیا جائے	تمہارے اوپر	لڑنا (جہاد)	یہ کہ تم نہ لڑو	انہوں نے کہا	اور

ایسا تو نہیں ہوگا کہ اگر تم پر جہاد فرض کیا جائے تو پھر تم جہاد نہ کرو؟ انہوں نے کہا:

مَا لَنَآ اَلَّا نُقَاتِلَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَقَدْ اُخْرِجْنَا مِنْ

مَا	لَنَآ	اَلَّا نُقَاتِلَ	فِيْ	سَبِيْلِ اللّٰهِ	وَ	قَدْ	اُخْرِجْنَا	مِنْ
کیا (سبب ہوگا)	ہمارے لئے	کہ ہم نہ لڑیں	میں	اللہ کی راہ	اور (حالانکہ)	تحقیق، بیشک	ہمیں نکال دیا گیا ہے	سے

ہمیں کیا ہوا کہ ہم اللہ کی راہ میں نہ لڑیں حالانکہ ہمیں ہمارے وطن

دِيَارِنَا وَاَبْنَآئِنَا ؕ فَلَمَّا كُتِبَ عَلَيْهِمُ الْقِتَالُ تَوَلَّوْا اِلَّا

دِيَارِنَا	وَ	اَبْنَآئِنَا	فَلَمَّا	كُتِبَ	عَلَيْهِمُ	الْقِتَالُ	تَوَلَّوْا	اِلَّا
ہمارے گھروں، وطن	اور	ہماری اولاد (سے)	پھر جب	لکھا گیا، فرض کیا گیا	ان پر	لڑنا	(تو) انہوں نے منہ پھیر لیا	مگر

اور ہماری اولاد سے نکال دیا گیا ہے تو پھر جب ان پر جہاد فرض کیا گیا تو ان میں سے تھوڑے سے

قَلِيْلًا مِّنْهُمْ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِالظّٰلِمِيْنَ ﴿۲۴۶﴾ وَقَالَ لَهُمْ نَبِيُّهُمْ اِنَّ

قَلِيْلًا	مِّنْهُمْ	وَ	اللّٰهُ	عَلِيْمٌ	بِالظّٰلِمِيْنَ ﴿۲۴۶﴾	وَ	قَالَ	لَهُمْ	نَبِيُّهُمْ	اِنَّ
تھوڑے	ان میں سے	اور	اللہ	خوب جاننے والا (ہے)	ظالموں کو	اور	کہا	ان سے	ان کے نبی (نے)	بیشک

لوگوں کے علاوہ (بقیہ) نے منہ پھیر لیا اور اللہ ظالموں کو خوب جانتا ہے ○ اور ان سے ان کے نبی نے فرمایا: بیشک

اللّٰهَ قَدْ بَعَثَ لَكُمْ طَالُوْتَ مَلِكًا ؕ قَالُوْٓا اَنّٰى يَكُوْنُ لَهُ

اللّٰهَ	قَدْ	بَعَثَ	لَكُمْ	طَالُوْتَ	مَلِكًا	قَالُوْٓا	اَنّٰى	يَكُوْنُ	لَهُ
اللہ	تحقیق، بیشک	بھیجا ہے (اللہ نے)	تمہارے لئے	طالوت (کو)	بادشاہ (بناکر)	انہوں نے کہا	کیسے	ہوگی	اس کے لئے

اللہ نے طالوت کو تمہارا بادشاہ مقرر کیا ہے۔ وہ کہنے لگے: اسے ہمارے اوپر کہاں سے

الْمُلْكُ عَلَيْنَا وَنَحْنُ اَحَقُّ بِالْمُلْكِ مِنْهُ وَلَمْ يُؤْتَ سَعَةً مِّنَ

الْمُلْكُ	عَلَيْنَا	وَ	نَحْنُ	اَحَقُّ	بِالْمُلْكِ	مِنْهُ	وَ	لَمْ يُؤْتَ	سَعَةً	مِّنَ
بادشاہی	ہمارے اوپر	اور (حالانکہ)	ہم	زیادہ مستحق ہیں	بادشاہی کے	اس سے	اور	اسے نہیں دی گئی	وسعت	سے

بادشاہی حاصل ہوگئی حالانکہ ہم اس سے زیادہ سلطنت کے مستحق ہیں اور اسے مال میں بھی وسعت

الْمَالِ ؕ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰىهُ عَلَیْكُمْ وَ زَادَهٗ بَسْطَةً فِی الْعِلْمِ

الْمَالِ	قَالَ	اِنَّ	اللّٰهَ	اصْطَفٰىهُ	عَلَیْكُمْ	وَ	زَادَهٗ	بَسْطَةً	فِی	الْعِلْمِ
مال	(نبی نے) فرمایا	بیشک	اللہ (نے)	چن لیا ہے اسے	تمہارے اوپر	اور	زیادہ دی ہے اسے	کشادگی	میں	علم

نہیں دی گئی۔ اس نبی نے فرمایا: اسے اللہ نے تم پر چن لیا ہے اور اسے علم

وَ الْجِسْمِ ؕ وَ اللّٰهُ یُؤْتِیْ مُلْكَهٗ مَنْ یَّشَآءُ ؕ وَ اللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِیْمٌ ﴿۲۴۷﴾

وَ	الْجِسْمِ	وَ	اللّٰهُ	یُؤْتِیْ	مُلْكَهٗ	مَنْ	یَّشَآءُ	وَ	اللّٰهُ	وَاسِعٌ	عَلِیْمٌ ﴿۲۴۷﴾
اور	جسم	اور	اللہ	دیتا ہے	اپنا ملک	جسے	وہ چاہے	اور	اللہ	وسعت والا	علم والا

اور جسم میں کشادگی زیادہ دی ہے اور اللہ جس کو چاہے اپنا ملک دے اور اللہ وسعت والا، علم والا ہے ○

وَ قَالَ لَهُمْ نَبِیُّهُمْ اِنَّ اٰیَةَ مُلْكِهٖۤ اَنْ یَّاْتِیَكُمُ التَّابُوْتُ فِیْهِ

وَ	قَالَ	لَهُمْ	نَبِیُّهُمْ	اِنَّ	اٰیَةَ مُلْكِهٖۤ	اَنْ	یَّاْتِیَكُمُ	التَّابُوْتُ	فِیْهِ
اور	کہا	ان سے	ان کے نبی (نے)	بیشک	اس کی بادشاہی کی نشانی	(یہ ہے) کہ	آجائے گا تمہارے پاس	تابوت	اس میں

اور ان سے ان کے نبی نے فرمایا: اس کی بادشاہی کی نشانی یہ ہے کہ تمہارے پاس وہ تابوت آجائے گا جس میں

سَكِیْنَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَ بَقِیَّةٌ مِّمَّا تَرَكَ اٰلُ مُوْسٰى وَ

سَكِیْنَةٌ	مِّنْ	رَّبِّكُمْ	وَ	بَقِیَّةٌ	مِّمَّا	تَرَكَ[1]	اٰلُ مُوْسٰى	وَ
چین و سکون (ہے دلوں کا)	کی طرف سے	تمہارے رب	اور	بقیہ، چھوڑی ہوئی چیز (ہے)	(اس) سے جو	چھوڑا	آلِ موسیٰ (معزز موسیٰ)	اور

تمہارے رب کی طرف سے دلوں کا چین ہے اور معزز موسیٰ اور معزز ہارون کی چھوڑی ہوئی چیزوں کا

اٰلُ هٰرُوْنَ تَحْمِلُهُ الْمَلٰٓىٕكَةُ ؕ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیَةً لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ

اٰلُ هٰرُوْنَ[2]	تَحْمِلُهُ	الْمَلٰٓىٕكَةُ	اِنَّ	فِیْ	ذٰلِكَ	لَاٰیَةً	لَّكُمْ	اِنْ	كُنْتُمْ
آلِ ہارون (معزز ہارون)	اٹھائے ہوں گے اسے	فرشتے	بیشک	میں	اس	ضرور بڑی نشانی (ہے)	تمہارے لئے	اگر	تم ہو

بقیہ ہے، فرشتے اسے اٹھائے ہوئے ہوں گے۔ بیشک اس میں تمہارے لئے بڑی نشانی ہے اگر تم

مُّؤْمِنِیْنَ ﴿۲۴۸﴾ فَلَمَّا فَصَلَ طَالُوْتُ بِالْجُنُوْدِ ۙ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ مُبْتَلِیْكُمْ بِنَهَرٍ ۚ

مُّؤْمِنِیْنَ ﴿۲۴۸﴾	فَلَمَّا	فَصَلَ	طَالُوْتُ	بِالْجُنُوْدِ	قَالَ	اِنَّ	اللّٰهَ	مُبْتَلِیْكُمْ	بِنَهَرٍ
ایمان والے	پھر جب	جدا ہوا	طالوت	لشکروں کے ساتھ	اس نے کہا	بیشک	اللہ	آزمانے والا ہے تمہیں	ایک نہر کے ذریعے

ایمان والے ہو ○ پھر جب طالوت لشکروں کو لے کر شہر سے جدا ہوا تو اس نے کہا: بیشک اللہ تمہیں ایک نہر کے ذریعے آزمانے والا ہے

فَمَنْ شَرِبَ مِنْهُ فَلَیْسَ مِنِّیْ ۚ وَ مَنْ لَّمْ یَطْعَمْهُ فَاِنَّهٗ مِنِّیْۤ اِلَّا

فَمَنْ	شَرِبَ	مِنْهُ	فَلَیْسَ	مِنِّیْ	وَ	مَنْ	لَّمْ یَطْعَمْهُ	فَاِنَّهٗ	مِنِّیْۤ	اِلَّا
توجو	پیئے گا (پانی)	اس سے	تو وہ نہیں	مجھ سے	اور	جو	نہ چکھے گا (نہ پیئے گا) اس سے	تو بیشک وہ	مجھ سے (ہے)	مگر

توجو اس نہر سے پانی پیئے گا وہ میرا نہیں ہے اور جو نہ پیئے گا وہ میرا ہے سوائے

① اس سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ کے پیاروں سے نسبت رکھنے والی ہر چیز بابرکت ہوتی ہے جیسے تابوت میں حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کے نعلین شریفین یعنی پاؤں میں پہننے کے جوڑے بھی برکت کا ذریعہ تھے۔

② بعض علمانے فرمایا کہ تابوت میں حضرت موسیٰ وہارون عَلَیْہِمَا السَّلَام کے امتی علما کے تبرکات تھے، لہٰذا ''آل'' سے مراد وہی علما ہیں جبکہ بعض نے فرمایا کہ تابوت میں حضرت موسیٰ وہارون عَلَیْہِمَا السَّلَام کے اپنے تبرکات تھے اور ''آل'' بطورِ تعظیم کے انہی کے لئے استعمال ہوا ہے۔

مَنِ اغۡتَرَفَ غُرۡفَةًۢ بِيَدِهٖ ۚ فَشَرِبُوۡا مِنۡهُ اِلَّا قَلِيۡلًا مِّنۡهُمۡ ؕ فَلَمَّا

مَنِ	اغۡتَرَفَ	غُرۡفَةً	بِيَدِهٖ	فَشَرِبُوۡا	مِنۡهُ	اِلَّا	قَلِيۡلًا	مِّنۡهُمۡ	فَلَمَّا
جو	چلو بھرلے	ایک چلو	اپنے ہاتھ سے	تو انہوں نے پی لیا	اس (نہر) سے	مگر	تھوڑے (لوگ)	ان میں سے	پھر جب

اس کے جو ایک چلو اپنے ہاتھ سے بھرلے تو ان میں سے تھوڑے سے لوگوں کے علاوہ سب نے اس نہر سے پانی پی لیا پھر جب

جَاوَزَهٗ هُوَ وَالَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا مَعَهٗ ۙ قَالُوۡا لَا طَاقَةَ لَنَا

جَاوَزَهٗ	هُوَ	وَ	الَّذِيۡنَ	اٰمَنُوۡا	مَعَهٗ	قَالُوۡا	لَا	طَاقَةَ	لَنَا
پار گزر گئے اس (نہر) سے	وہ (طالوت)	اور	وہ لوگ جو	ایمان لائے	اس کے ساتھ	(تو) انہوں نے کہا	نہیں	طاقت	ہمارے لئے

طالوت اور اس کے ساتھ والے مسلمان نہر سے پار ہوگئے تو انہوں نے کہا: ہم میں

الۡيَوۡمَ بِجَالُوۡتَ وَجُنُوۡدِهٖ ؕ قَالَ الَّذِيۡنَ يَظُنُّوۡنَ اَنَّهُمۡ

الۡيَوۡمَ	بِجَالُوۡتَ	وَ	جُنُوۡدِهٖ	قَالَ	الَّذِيۡنَ	يَظُنُّوۡنَ	اَنَّهُمۡ
آج	جالوت کے ساتھ	اور	اس کے لشکروں (کے ساتھ مقابلے کی)	کہا	ان لوگوں نے جو	یقین رکھتے تھے	کہ وہ

آج جالوت اور اس کے لشکروں کے ساتھ مقابلے کی طاقت نہیں ہے۔ (لیکن) جو

مُّلٰقُوا اللّٰهِ ۙ كَمۡ مِّنۡ فِئَةٍ قَلِيۡلَةٍ غَلَبَتۡ فِئَةً كَثِيۡرَةً

مُّلٰقُوا اللّٰهِ	كَمۡ	مِّنۡ	فِئَةٍ	قَلِيۡلَةٍ	غَلَبَتۡ	فِئَةً	كَثِيۡرَةً
اللہ سے ملنے والے (ہیں)	کتنے، بہت سے	سے	گروہ، جماعت	قلیل، چھوٹی	غالب آئی	گروہ، جماعت	کثیر، بڑی (پر)

اللہ سے ملنے کا یقین رکھتے تھے انہوں نے کہا: بہت دفعہ چھوٹی جماعت اللہ کے حکم سے بڑی جماعت پر غالب

بِاِذۡنِ اللّٰهِ ؕ وَاللّٰهُ مَعَ الصّٰبِرِيۡنَ ﴿۲۴۹﴾ وَلَمَّا بَرَزُوۡا لِجَالُوۡتَ وَ

بِاِذۡنِ اللّٰهِ	وَ	اللّٰهُ	مَعَ	الصّٰبِرِيۡنَ ﴿۲۴۹﴾	وَ	لَمَّا	بَرَزُوۡا	لِجَالُوۡتَ	وَ
اللہ کے حکم سے	اور	اللہ	ساتھ (ہے)	صبر کرنے والوں (کے)	اور	جب	وہ سامنے آئے	جالوت کے	اور

آئی ہے اور اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے ○ پھر جب وہ جالوت اور

جُنُوۡدِهٖ قَالُوۡا رَبَّنَاۤ اَفۡرِغۡ عَلَيۡنَا صَبۡرًا وَّثَبِّتۡ

جُنُوۡدِهٖ	قَالُوۡا	رَبَّنَاۤ	اَفۡرِغۡ	عَلَيۡنَا	صَبۡرًا	وَّ	ثَبِّتۡ
اس کے لشکروں (کے)	انہوں نے عرض کی	اے ہمارے رب	ڈال دے، انڈیل دے	ہمارے اوپر	صبر	اور	ثابت رکھ، جمائے رکھ

اس کے لشکروں کے سامنے آئے تو انہوں نے عرض کی: اے ہمارے رب! ہم پر صبر ڈال دے اور ہمیں ثابت قدمی

اَقۡدَامَنَا وَانۡصُرۡنَا عَلَى الۡقَوۡمِ الۡكٰفِرِيۡنَ ﴿۲۵۰﴾ ؕ فَهَزَمُوۡهُمۡ

اَقۡدَامَنَا	وَ	انۡصُرۡنَا	عَلَى	الۡقَوۡمِ	الۡكٰفِرِيۡنَ ﴿۲۵۰﴾	فَهَزَمُوۡهُمۡ
ہمارے قدم	اور	مدد فرما ہماری	پر (کے مقابلے میں)	قوم	کافروں (کی)	تو انہوں نے شکست دی، بھگا دیا ان (دشمنوں) کو

عطا فرما اور کافر قوم کے مقابلے میں ہماری مدد فرما ○ تو انہوں نے اللہ کے حکم سے

بِاِذْنِ اللّٰهِ ۫ وَقَتَلَ دَاوٗدُ جَالُوْتَ وَاٰتٰىهُ اللّٰهُ الْمُلْكَ وَالْحِكْمَةَ

بِاِذْنِ اللّٰهِ	وَ	قَتَلَ	دَاوٗدُ	جَالُوْتَ	وَ	اٰتٰىهُ	اللّٰهُ	الْمُلْكَ	وَ	الْحِكْمَةَ
اللہ کے حکم سے	اور	قتل کردیا	داؤد(نے)	جالوت(کو)	اور	عطا فرمائی اسے	اللہ(نے)	بادشاہی	اور	حکمت

دشمنوں کو بھگادیا اور داؤد نے جالوت کو قتل کردیا اور اللہ نے اسے سلطنت اور حکمت عطا فرمائی

وَعَلَّمَهٗ مِمَّا يَشَآءُ ؕ وَلَوْلَا دَفْعُ اللّٰهِ النَّاسَ بَعْضَهُمْ بِبَعْضٍ ۙ

وَ	عَلَّمَهٗ	مِمَّا	يَشَآءُ	وَ	لَوْ	لَا	دَفْعُ اللّٰهِ النَّاسَ	بَعْضَهُمْ	بِبَعْضٍ
اور	سکھایا اسے	(اس)سے جو	وہ چاہتا ہے	اور	اگر	نہ(ہو)	اللہ کا لوگوں کو دفع، دور کرنا	ان کے بعض(کو)	بعض کے ذریعے

اور اسے جو چاہا سکھادیا اور اگر اللہ لوگوں میں ایک کے ذریعے دوسرے کو دفع نہ کرے

لَّفَسَدَتِ الْاَرْضُ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ ذُوْ فَضْلٍ عَلَى الْعٰلَمِيْنَ ﴿۲۵۱﴾ تِلْكَ اٰيٰتُ اللّٰهِ

لَّفَسَدَتِ①	الْاَرْضُ	وَ	لٰكِنَّ	اللّٰهَ	ذُوْ فَضْلٍ	عَلَى	الْعٰلَمِيْنَ ﴿۲۵۱﴾	تِلْكَ	اٰيٰتُ اللّٰهِ
(تو)ضرور بگڑ جائے، تباہ ہو جائے	زمین	اور	لیکن	اللہ	فضل کرنے والا	پر	تمام جہانوں	یہ	اللہ کی آیتیں(ہیں)

توضرور زمین تباہ ہو جائے مگر اللہ سارے جہان پر فضل کرنے والا ہے ○ یہ اللہ کی آیتیں ہیں

نَتْلُوْهَا عَلَيْكَ بِالْحَقِّ ؕ وَاِنَّكَ لَمِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ﴿۲۵۲﴾

نَتْلُوْهَا	عَلَيْكَ	بِالْحَقِّ	وَ	اِنَّكَ	لَمِنَ	الْمُرْسَلِيْنَ ﴿۲۵۲﴾
ہم پڑھتے ہیں انہیں	تم پر	حق کے ساتھ	اور	بیشک تم(ہو)	ضرور سے	رسولوں

جو اے حبیب! ہم آپ کے سامنے حق کے ساتھ پڑھتے ہیں اور بیشک تم رسولوں میں سے ہو ○

ذہن نشین کیجیے

﴾1﴿... اللہ تعالیٰ کی طرف سے فرض کاموں کو ادا کرنا بہت ضروری ہے۔

﴾2﴿... اللہ تعالیٰ کے چنے ہوئے خاص بندوں پر اعتراض نہیں کرنا چاہیے۔

﴾3﴿... اللہ تعالیٰ جسے چاہتا ہے عزت دیتا ہے اور جسے چاہتا ہے ذلت دیتا ہے۔

﴾4﴿... اللہ تعالیٰ کے نبی وہ باتیں بھی بیان فرمادیتے ہیں جو ہم نہیں جان سکتے۔

﴾5﴿... علم، مال سے زیادہ افضل اور فائدہ مند ہے۔

﴾6﴿... اللہ تعالیٰ کے نیک بندوں سے نسبت رکھنے والی چیزوں میں بہت برکت ہوتی ہے اور ان کی وجہ سے دعائیں قبول ہوتی ہیں۔

﴾7﴿... ہر جائز کام سے پہلے اللہ تعالیٰ سے دعا مانگنی چاہیے۔

﴾8﴿... اللہ تعالیٰ اپنے خاص بندوں کو علم و حکمت سمیت جو چاہتا ہے عطا فرمادیتا ہے۔

① یہاں جہاد کی حکمت کا بیان ہے کہ جہاد میں ہزاروں مصلحتیں ہیں، اگر گھاس نہ کاٹی جائے تو کھیت برباد ہو جائے، اگر آپریشن کے ذریعے فاسد مواد نہ نکالا جائے تو بدن بگڑ جائے، اگر چور ڈاکو نہ پکڑے جائیں تو امن برباد ہو جائے۔ ایسے ہی جہاد کے ذریعے مغروروں، باغیوں اور سرکشوں کو دبایا نہ جائے تو اچھے لوگ جی نہ سکیں۔

ذہنی مشق

سوالات کے جوابات دیجئے:

سوال 1: جالوت اور اس کی قوم کے افراد کون تھے؟

جواب:

سوال 2: جالوت اور اس کی قوم نے بنی اسرائیل پر کیا کیا ظلم کیے؟

جواب:

سوال 3: کیا ظلم کا نظام دنیا میں مستقل قائم رہتا ہے؟

جواب:

سوال 4: جب حضرت داوٗد عَلَیْہِ السَّلَام جالوت سے مقابلے کے لئے آئے تو جالوت نے کیسا انداز اختیار کیا؟

جواب:

سوال 5: کیا تعداد میں کم لوگ زیادہ افراد کو شکست دے سکتے ہیں؟

جواب:

سوال 6: بنی اسرائیل میں سے کتنے لوگوں نے طالوت اور حضرت داوٗد عَلَیْہِ السَّلَام کے ساتھ جنگ میں حصہ لیا؟

جواب:

سوال 7: حضرت داوٗد عَلَیْہِ السَّلَام نے دشمنِ خدا جالوت کو کس طرح ہلاک کیا؟

جواب:

اپنا جائزہ لیجیے:

﴿1﴾ ... کیا آپ غریبوں اور کمزوروں پر ظلم و زیادتی تو نہیں کرتے؟

﴿2﴾... کیا آپ اللہ تعالیٰ کی طرف سے آنے والی آزمائشوں پر صبر کرتے ہیں؟

﴿3﴾... آپ کو جس نقصان دہ کام سے منع کیا جائے تو کیا آپ اس سے رُکتے ہیں؟

﴿4﴾... کیا آپ اللہ والوں سے نسبت رکھنے والی چیزوں کا ادب و احترام کرتے ہیں؟

کرنے کے کام:

﴿1﴾... جالوت اور طالوت کا قصہ زبانی یاد کیجیے۔

﴿2﴾... تابوتِ سکینہ کی خصوصیات اپنے لفظوں میں تحریر کیجیے۔

﴿3﴾... سورۃ البقرۃ کی آیت نمبر 250 میں موجود دعا کو مع ترجمہ یاد کیجیے اور ہر نماز کے بعد مانگنے کی عادت بنائیے۔

دستخط ٹیچر:____________ دستخط سرپرست:____________

تکلیف مت دیجئے

ہمارے پیارے نبی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جس نے کسی مسلمان کو تکلیف دی اس نے مجھے تکلیف دی اور جس نے مجھے تکلیف دی اس نے اللہ کو تکلیف دی۔ (معجم الاوسط، 2/387، حدیث: 3607)

جنت کی سیر کرنے والا

حضور سیدعالم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: میں نے ایک شخص کو جنت میں یوں گھومتے ہوئے دیکھا کہ جدھر چاہتا چلا جاتا ہے کیونکہ اس نے دنیا میں ایک ایسے درخت کو راستے سے کاٹ دیا تھا جو لوگوں کو تکلیف دیتا تھا۔
(مسلم، ص1410، حدیث: 2618)

معاف کرنے والے بن جاؤ

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نہ تو عادۃً بری باتیں کرتے تھے اور نہ تکلفاً اور نہ بازاروں میں شور کرنے والے تھے اور نہ ہی برائی کا بدلہ برائی سے دیتے تھے بلکہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم معاف کرتے اور درگزر فرمایا کرتے تھے۔ (ترمذی، 3/409، حدیث: 2023)

عفوودرگزر

سہیل اور صائمہ دونوں بہن بھائی ایک دوسرے سے بے حد محبت کرتے تھے۔ دونوں ایک ساتھ اسکول جاتے اور شام کو ایک ہی جگہ بیٹھ کر ہوم ورک کرتے تھے۔ صائمہ کو ہوم ورک کرنے میں کوئی مشکل پیش آتی تو سہیل اسے پیار سے سمجھاتا اور ہوم ورک مکمل کروانے میں اس کی مدد کرتا۔ روزانہ کی طرح آج بھی وہ دونوں ہوم ورک کر رہے تھے کہ صائمہ کے پین میں روشنائی (ink) ختم ہوگئی وہ دوات (inkpot) لے کر واپس آ رہی تھی کہ اچانک دوات اس کے ہاتھ سے پھسل کر زمین پر گری اور ٹوٹ گئی۔ روشنائی (ink) کے چھینٹے اُڑے جس سے سہیل کی کاپی اور کپڑے خراب ہوگئے۔ یہ دیکھ کر سہیل کو ایسا غصہ آیا کہ اُس نے صائمہ کو تھپڑ مار دیا۔ کچھ دیر بعد دونوں امی کے سامنے ایک دوسرے کی شکایت کر رہے تھے۔ امی کوئی فیصلہ نہیں کر پائیں کہ کس کو غلط اور کس کو صحیح کہیں۔ رات کے کھانے کے بعد ابو نے دونوں کی بات توجہ سے سنی اور سمجھ گئے کہ صائمہ نے جان بوجھ کر ایسا نہیں کیا مگر نقصان سہیل کا ہوا ہے اور صرف اسے ہی قصوروار ٹھہرانا درست نہ ہوگا لہٰذا صائمہ کو اپنے دائیں جانب اور سہیل کو بائیں جانب بٹھایا اور پیار سے دونوں کے سروں پر ہاتھ پھیرتے ہوئے پوچھا:

ابو: آپ دونوں میں سے کس نے حضرت زینُ العابدین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کا نام سنا ہے؟

سہیل: میں نے سنا ہے وہ ہمارے نبی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے نواسے حضرت امام حسین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے بیٹے ہیں۔

ابو: بھئی واہ! آپ نے بالکل صحیح بتایا، آپ دونوں کو معلوم ہے کہ ایک مرتبہ حضرت زینُ العابدین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے ایک خادمہ سے وضو کا پانی منگوایا تو وہ ایک برتن میں پانی لے کر آ گئی، خادمہ حضرت زینُ العابدین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو وضو کرواتے ہوئے پانی ڈال رہی تھی کہ اچانک برتن اس کے ہاتھ سے پھسل گیا اور حضرت زینُ العابدین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے چہرے سے ٹکرا گیا جس کی وجہ سے چہرہ زخمی ہو گیا۔ حضرت زینُ العابدین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے اوپر دیکھا تو خادمہ نے کہا: پرہیزگار لوگ غصہ کو ضبط کرنے والے ہوتے ہیں، انہوں نے فرمایا: میں نے اپنا غصہ ضبط کیا، خادمہ نے کہا: پرہیزگار لوگ معاف کرنے والے ہوتے ہیں، فرمایا: اللہ تعالیٰ ہمیں معاف فرمائے، خادمہ نے پھر کہا: اللہ تعالیٰ احسان کرنے والوں کو پسند کرتا ہے، حضرت زینُ العابدین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: میں نے تمہیں اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے آزاد کیا۔[1]

صائمہ: ابو! ہم اللہ تعالیٰ کو کس طرح راضی کر سکتے ہیں؟

ابو: ہم اچھے کام کر کے اللہ تعالیٰ کو راضی کر سکتے ہیں اور ایک دوسرے کی غلطیاں معاف کرنے سے بھی اللہ تعالیٰ خوش ہوتا ہے۔

سہیل: جس نے ہمارا نقصان کر دیا تو کیا ہم اسے کچھ بھی نہ کہیں؟

ابو: بیٹا! اگر ہم اسے معاف کر دیں گے تو زیادہ ثواب کے حق دار ہو جائیں گے۔[2] اور اللہ تعالیٰ کے پیارے بندے بن جائیں گے۔

صائمہ: کیا ہمارے پیارے نبی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے بھی اپنے دشمنوں کو معاف کیا ہے؟

ابو: جی ہاں! جن لوگوں نے ہمارے پیارے نبی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو تکلیفیں دیں آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم انہیں نہ صرف معاف کر دیتے تھے بلکہ انعامات سے بھی نوازتے تھے۔ ایک مرتبہ ایک دیہاتی نے ہمارے پیارے نبی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی چادر کو زور سے کھینچا جس سے آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی گردن مبارک پر چادر کی دھاریوں کے نشان پڑ گئے۔ دیہاتی کہنے لگا: آپ کے پاس جو مال ہے اس میں سے کچھ مجھے بھی دیجئے۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اس دیہاتی کی طرف دیکھا اور کوئی سختی نہ کی بلکہ مسکرانے لگے پھر اپنے صحابہ کو حکم دیا کہ اسے کچھ مال دے دو۔ [3]

سہیل: کتنی اچھی بات ہے کہ ہمارے پیارے نبی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اس دیہاتی کو کوئی سزا بھی نہیں دی اور انعام بھی دیا۔

ابو: جی بیٹا! ہمارے پیارے نبی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اپنے عمل سے ہمیں سکھا دیا کہ جب کوئی ہم پر ظلم و زیادتی کرے تو اُس سے بدلہ نہ لیں بلکہ اُسے معاف کر دیں۔ (دونوں بہن بھائی نے حیرت سے ایک دوسرے کی طرف دیکھا اور ابو کی بات کو دوبارہ غور سے سننے لگے ابو کہہ رہے تھے کہ) یہ ایک مرتبہ نہیں ہوا بلکہ ہمارے پیارے نبی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے تو ان لوگوں کو بھی معاف کر دیا تھا جو ہمارے نبی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر پتھر برساتے، جھوٹے الزامات لگاتے تھے اور سال ہا سال تک تکلیفیں دیتے رہے یہاں تک کہ ہمارے پیارے نبی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو قتل کرنے کی سازشیں بھی کرتے رہے۔ فتحِ مکہ کے دن یہ سب مجرم ہمارے نبی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے سامنے تھر تھر کانپ رہے تھے اگر ہمارے پیارے نبی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم چاہتے تو ہر ایک سے بدلہ لے سکتے تھے، سخت سے سخت سزا دے سکتے تھے مگر انہوں نے ان سب مجرموں کو معاف فرما دیا اور کسی سے بھی کوئی انتقام اور بدلہ نہیں لیا۔

صائمہ: پھر تو وہ دشمن پیارے نبی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے دوست بن گئے ہوں گے؟

ابو: ہاں بھئی! اُن میں سے بہت سارے لوگ ہمارے پیارے نبی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اخلاق سے اس قدر متاثر ہوئے کہ کلمہ پڑھ کر مسلمان ہو گئے اور آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے وفادار و جان نثار ساتھی بن گئے۔ ہمارے نبی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ہمیں صرف اپنے عمل سے ہی نہیں سکھایا بلکہ یہ بات بھی ارشاد فرمائی ہے: جسے یہ پسند ہو کہ اس کے لیے جنت میں محل بنایا جائے اور اس کے درجات بلند کئے جائیں تو اسے چاہیے کہ جو اس پر ظلم کرے یہ اسے معاف کرے اور جو اسے محروم کرے یہ اسے عطا کرے اور جو اس سے تعلق توڑے یہ اُس سے رِشتہ جوڑے۔ [4] ایک جگہ یہ بھی فرمایا: اللہ تعالیٰ معاف کرنے کی وجہ سے بندے کی عزت ہی بڑھاتا ہے اور جو اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر عاجزی کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے بلندی عطا فرماتا ہے۔ [5]

صائمہ: بھائی! مجھے معاف کر دیں کہ میری وجہ سے آپ کی کاپی اور کپڑے خراب ہو گئے تھے۔

سہیل: معافی تو مجھے مانگنی چاہیے، غلطی تمہاری نہیں میری تھی کہ میں نے چھوٹی سی بات پر اپنی پیاری بہن کو تھپڑ مار دیا، کپڑے تو دُھل جائیں گے اور جو صفحات خراب ہوئے تھے میں انہیں دوبارہ لکھ لوں گا۔ تم بھی مجھے معاف کر دو۔ صائمہ نے مسکراتے ہوئے کہا: بھائی جان! میں نے آپ کو معاف کیا۔

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

پارہ 25، الشوریٰ: 40، 41

وَ جَزٰٓؤُا سَيِّئَةٍ سَيِّئَةٌ مِّثْلُهَا ۚ فَمَنْ عَفَا وَ اَصْلَحَ فَاَجْرُهٗ عَلَى اللّٰهِ ؕ اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ

وَ	جَزٰٓؤُا سَيِّئَةٍ	سَيِّئَةٌ مِّثْلُهَا	فَمَنْ	عَفَا	وَ	اَصْلَحَ	فَاَجْرُهٗ	عَلَى اللّٰهِ	اِنَّهٗ	لَا يُحِبُّ
اور	برائی کا بدلہ	اسی کے برابر برائی (ہے)	تو جس نے	معاف کردیا	اور	اصلاح کی	تو اس کا اجر	اللہ پر (ہے)	بیشک وہ	پسند نہیں کرتا

برائی کا بدلہ اس کے برابر برائی ہے تو جس نے معاف کیا اور کام سنوارا تو اس کا اجر اللہ پر ہے، بیشک وہ ظالموں کو

الظّٰلِمِيْنَ ﴿۴۰﴾ وَ لَمَنِ انْتَصَرَ بَعْدَ ظُلْمِهٖ فَاُولٰٓئِكَ مَا عَلَيْهِمْ مِّنْ سَبِيْلٍ ﴿۴۱﴾ؕ

الظّٰلِمِيْنَ ﴿۴۰﴾	وَ	لَمَنِ	انْتَصَرَ	بَعْدَ ظُلْمِهٖ	فَاُولٰٓئِكَ	مَا	عَلَيْهِمْ	مِّنْ سَبِيْلٍ ﴿۴۱﴾
ظالموں (کو)	اور	بیشک جس نے	بدلہ لیا	اپنے (اوپر) ظلم (ہونے) کے بعد	تو یہ لوگ	نہیں (ہے)	اُن پر	(گرفت کرنے کا) کوئی راستہ

پسند نہیں کرتا ○ اور بے شک جس نے اپنے اوپر ہونے والے ظلم کا بدلہ لیا ان کی پکڑ کی کوئی راہ نہیں ○

پارہ 6، النساء: 149

اِنْ تُبْدُوْا خَيْرًا اَوْ تُخْفُوْهُ اَوْ تَعْفُوْا عَنْ سُوْٓءٍ فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَفُوًّا قَدِيْرًا ﴿۱۴۹﴾

اِنْ	تُبْدُوْا	خَيْرًا	اَوْ	تُخْفُوْهُ	اَوْ	تَعْفُوْا [1]	عَنْ سُوْٓءٍ	فَاِنَّ	اللّٰهَ	كَانَ	عَفُوًّا	قَدِيْرًا ﴿۱۴۹﴾
اگر	تم ظاہر کرو، اعلانیہ کرو	کوئی بھلائی	یا	چھپاؤ، چھپ کر کرو اسے	یا	درگزر کرو	برائی سے	تو بیشک	اللہ	ہے	معاف کرنے والا	قدرت والا

اگر تم کوئی بھلائی اعلانیہ کرو یا چھپ کر یا کسی کی برائی سے درگزر کرو تو بیشک اللہ معاف کرنے والا قدرت والا ہے ○

پارہ 14، النحل: 126

وَ اِنْ عَاقَبْتُمْ فَعَاقِبُوْا بِمِثْلِ مَا عُوْقِبْتُمْ بِهٖ ؕ وَ لَئِنْ صَبَرْتُمْ لَهُوَ

وَ	اِنْ	عَاقَبْتُمْ	فَعَاقِبُوْا	بِمِثْلِ	مَا عُوْقِبْتُمْ بِهٖ [2]	وَ	لَئِنْ	صَبَرْتُمْ	لَهُوَ
اور	اگر	تم سزا دینے لگو	تو سزا دو	(اس کی) مثل	جس کے ساتھ تمہیں تکلیف پہنچائی گئی	اور	ضرور اگر	تم نے صبر کیا	(تو) ضرور وہ

اور اگر تم (کسی کو) سزا دینے لگو تو ایسی ہی سزا دو جیسی تمہیں تکلیف پہنچائی گئی ہو اور اگر تم صبر کرو تو بیشک

خَيْرٌ لِّلصّٰبِرِيْنَ ﴿۱۲۶﴾

خَيْرٌ	لِّلصّٰبِرِيْنَ ﴿۱۲۶﴾
سب سے بہتر (ہے)	صبر کرنے والوں کے لئے

صبر والوں کیلئے صبر سب سے بہتر ہے ○

---

① ظالم سے بدلہ لینا اگرچہ جائز ہے لیکن بدلہ لینے پر قادر ہونے کے باوجود اس کے ظلم پر صبر کرنا اور اسے معاف کر دینا بہتر اور اجر و ثواب کا باعث ہے۔

② یعنی اگر تم کسی کو سزا دینے لگو تو وہ سزا جرم کے حساب سے ہو، اُس سے زیادہ نہ ہو اور اگر تم صبر کرو اور انتقام نہ لو تو یہ سب سے بہتر ہے۔

پارہ9،الاعراف:199

خُذِ الْعَفْوَ وَ اْمُرْ بِالْعُرْفِ وَ اَعْرِضْ عَنِ الْجٰهِلِیْنَ ﴿۱۹۹﴾						
خُذِ[1]	الْعَفْوَ	وَ	اْمُرْ	بِالْعُرْفِ	وَ	اَعْرِضْ	عَنِ الْجٰهِلِیْنَ ﴿۱۹۹﴾
اختیار کرو	معاف کرنا	اور	حکم دو	بھلائی کا	اور	منہ پھیر لو	جاہلوں سے
اے حبیب! معاف کرنا اختیار کرو اور بھلائی کا حکم دو اور جاہلوں سے منہ پھیر لو ○							

پارہ4،اٰل عمران:134

اَلَّذِیْنَ یُنْفِقُوْنَ فِی السَّرَّآءِ وَ الضَّرَّآءِ وَ الْكٰظِمِیْنَ الْغَیْظَ وَ الْعَافِیْنَ عَنِ										
اَلَّذِیْنَ	یُنْفِقُوْنَ	فِی	السَّرَّآءِ	وَ	الضَّرَّآءِ	وَ	الْكٰظِمِیْنَ	الْغَیْظَ	وَ	الْعَافِیْنَ	عَنِ
وہ لوگ جو	خرچ کرتے ہیں	میں	خوشحالی	اور	تنگی	اور	روکنے والے، پینے والے	غصے (کو)	اور	درگزر کرنے والے	سے
وہ جو خوشحالی اور تنگدستی میں اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں اور غصہ پینے والے اور											

النَّاسِؕ وَ اللّٰهُ یُحِبُّ الْمُحْسِنِیْنَۚ ﴿۱۳۴﴾				
النَّاسِ	وَ	اللّٰهُ	یُحِبُّ	الْمُحْسِنِیْنَ ﴿۱۳۴﴾
لوگوں	اور	اللہ	پسند فرماتا ہے	احسان، نیکی کرنے والوں (کو)
لوگوں سے درگزر کرنے والے ہیں اور اللہ نیک لوگوں سے محبت فرماتا ہے ○				

پارہ18،النور:22

وَ لَا یَاْتَلِ اُولُوا الْفَضْلِ مِنْكُمْ وَ السَّعَةِ اَنْ یُّؤْتُوْۤا اُولِی الْقُرْبٰى								
وَ	لَا یَاْتَلِ	اُولُوا الْفَضْلِ	مِنْكُمْ	وَ	السَّعَةِ	اَنْ	یُّؤْتُوْۤا	اُولِی الْقُرْبٰى
اور	قسم نہ کھائیں	فضیلت والے	تم میں سے	اور	گنجائش (والے)	(اس کی) کہ	وہ (نہ) دیں گے	قرابت والوں
اور تم میں فضیلت والے اور (مالی) گنجائش والے یہ قسم نہ کھائیں کہ وہ رشتے داروں اور مسکینوں اور اللہ کی راہ میں								

وَ الْمَسٰكِیْنَ وَ الْمُهٰجِرِیْنَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ ﳚ وَ لْیَعْفُوْا وَ لْیَصْفَحُوْاؕ					
وَ	الْمَسٰكِیْنَ	وَ	الْمُهٰجِرِیْنَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ	وَ لْیَعْفُوْا	وَ لْیَصْفَحُوْا
اور	مسکینوں	اور	اللہ کی راہ میں ہجرت کرنے والوں (کو)	اور انہیں چاہیے کہ معاف کردیں	اور درگزر کریں
ہجرت کرنے والوں کو (مال) نہ دیں گے اور انہیں چاہیے کہ معاف کردیں اور درگزر کریں،					

اَلَا تُحِبُّوْنَ اَنْ یَّغْفِرَ اللّٰهُ لَكُمْؕ وَ اللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ﴿۲۲﴾								
اَلَا تُحِبُّوْنَ	اَنْ	یَّغْفِرَ	اللّٰهُ	لَكُمْ	وَ	اللّٰهُ	غَفُوْرٌ	رَّحِیْمٌ ﴿۲۲﴾
کیا تم پسند نہیں کرتے	(اس بات کو) کہ	بخشش فرمادے	اللہ	تمہاری	اور	اللہ	بخشنے والا	مہربان (ہے)
کیا تم اس بات کو پسند نہیں کرتے کہ اللہ تمہاری بخشش فرمادے اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے ○								

[1] دوسروں کی خطاؤں کو معاف کردینا، بھلائی کا حکم دینا اور ناسمجھ لوگوں سے الجھنے کے بجائے ان سے منہ پھیر لینا اعلیٰ درجے کی اسلامی اخلاقیات میں سے ہیں۔

ذہن نشین کیجیے

﴿1﴾... ظالم سے بدلہ لینا جائز ہے لیکن اسے معاف کر دینا بہتر اور اجر وثواب کا باعث ہے۔

﴿2﴾... فیصلہ کرنے میں احتیاط سے کام لینا چاہیے۔

﴿3﴾... اللہ تعالیٰ ظلم کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔

﴿4﴾... اللہ تعالیٰ معاف کرنے والوں کو پسند کرتا ہے۔

﴿5﴾... کسی کے چہرے پر ہر گز نہیں مارنا چاہیے۔

﴿6﴾... اپنے سے چھوٹوں پر شفقت کرنی چاہیے۔

﴿7﴾... بڑوں کا ادب کرنا چاہیے اور ان کی بات ماننی چاہیے۔

﴿8﴾... چھوٹی چھوٹی باتوں پر غصہ نہیں ہونا چاہیے۔

﴿9﴾... اگر کسی مسلمان سے کبھی لڑائی ہو جائے تو جلد ہی صلح کر لینی چاہیے۔

ذہنی مشق

سوالات کے جوابات دیجئے:

سوال 1: سہیل نے صائمہ کو تھپڑ کیوں مارا تھا؟

جواب: ____________________

____

سوال 2: پیارے نبی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اپنے قول و فعل سے ہمیں کس چیز کی تعلیم فرمائی ہے؟

جواب: ____________________

____

سوال 3: معاف کرنے کے چند فائدے بیان کیجیے۔

جواب: ____________________

____

اپنا جائزہ لیجیے:

﴿1﴾... کیا آپ اپنے چھوٹے بہن بھائیوں کو مارتے ہیں؟

﴿2﴾... آپ چھوٹی چھوٹی باتوں پر غصہ ہو کر لڑائی جھگڑا تو نہیں کرتے؟

کرنے کے کام:

﴿1﴾... معاف کرنے کے متعلق کوئی دو آیتیں زبانی یاد کیجیے۔

﴿2﴾... دوسروں کی غلطیوں کو معاف کرنا سیکھیے۔

﴿3﴾... غلطی ہو جانے پر دوسروں سے معافی مانگنے میں دیر مت کیجیے۔

﴿4﴾... اگر چھوٹے بہن بھائیوں سے کوئی غلطی ہو جائے تو انہیں خود سزا نہ دیجئے بلکہ ان کی غلطی والدین کو بتائیے۔

دستخط ٹیچر:__________ دستخط سرپرست:__________

ستر بار معاف کرو:

ایک شخص ہمارے نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی: اے اللہ کے رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم میں اپنے خادم کو کتنی بار معاف کروں؟ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم خاموش رہے اس نے دوبارہ عرض کی: اپنے خادم کو کتنی بار معاف کروں؟ حضور نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "ہر روز ستر بار"۔ (ترمذی، 3/381، حدیث:1956)

اجر اللہ پاک کے ذمہ کرم پر:

ہمارے پیارے نبی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "جب لوگ حساب کے لئے ٹھہرے ہوں گے تو اس وقت ایک مُنادی یہ اعلان کرے گا: جس کا اجر اللہ پاک کے ذمہ کرم پر ہے وہ اٹھے اور جنت میں داخل ہو جائے۔ پھر دوسری بار اعلان کرے گا کہ جس کا اجر اللہ پاک کے ذمہ کرم پر ہے وہ اٹھے اور جنت میں داخل ہو جائے۔ پوچھا جائے گا کہ وہ کون ہے جس کا اجر اللہ پاک کے ذمہ کرم پر ہے۔ منادی کہے گا: ان کا جو لوگوں (کی خطاؤں) کو معاف کرنے والے ہیں۔ پھر تیسری بار منادی اعلان کرے گا: جس کا اجر اللہ پاک کے ذمہ کرم پر ہے وہ اٹھے اور جنت میں داخل ہو جائے۔ تو ہزاروں آدمی کھڑے ہوں گے اور بلا حساب جنت میں داخل ہو جائیں گے۔

(معجم الاوسط، 1/542، حدیث:1998)

سورۃ البینۃ

مشکل الفاظ	معانی	مشکل الفاظ	معانی
بد تر	زیادہ خراب، بہت برا	مشرکین	مشرک کی جمع: شرک کرنے والے
نصاریٰ	نصرانی کی جمع: حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کے پیروکار	یہود	یہودی کی جمع: حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کی امت

تعارف و مضامین:

سورۃ البینہ میں آٹھ (8) آیتیں ہیں۔ "البینہ" کا معنیٰ ہے روشن اور بہت واضح دلیل،[1] اس سورت کی پہلی آیت میں یہ لفظ موجود ہے جسکی بنا پر اسے "سورۃ البینہ" کہتے ہیں۔ اس سورت کا ایک نام "سُوْرَۃ لَمْ یَکُنْ" بھی ہے، جو اس سورت کی پہلی آیت میں موجود لفظ "لَمْ یَکُنْ" سے لیا گیا ہے، اس سورت کو "سُوْرَۃُ الْبَرِیَّۃ" بھی کہتے ہیں، یہ نام اس سورت میں موجود لفظ "اَلْبَرِیَّۃ" سے لیا گیا ہے۔

اس سورت میں یہ مضامین بیان ہوئے ہیں: (1) یہود و نصاریٰ اور مشرکین کو کفر و شرک اور گمراہی سے نکالنے کے لیے اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کو مبعوث فرمایا۔ (2) یہودیوں، عیسائیوں اور مشرکین کے غلط عقائد کا باطل ہونا بیان ہوا۔[2] (3) کافروں اور مشرکوں کی مذمت کی گئی اور ان کا انجام بتایا گیا اور یہ بھی کہا گیا کہ تمام مخلوق میں بدترین یہی لوگ ہیں۔ (4) اچھے اور نیک اعمال کرنے والے مؤمنوں کی تعریف کی گئی، انہیں ملنے والے انعامات کا ذکر کیا گیا اور کہا گیا کہ تمام مخلوق میں بہترین یہی لوگ ہیں۔[3]

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ
بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

پارہ 30، البینۃ

لَمْ یَكُنِ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ وَ الْمُشْرِكِیْنَ مُنْفَكِّیْنَ حَتّٰى تَاْتِیَهُمُ								
لَمْ یَكُنِ	الَّذِیْنَ	كَفَرُوْا	مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ	وَ	الْمُشْرِكِیْنَ	مُنْفَكِّیْنَ	حَتّٰى	تَاْتِیَهُمُ
نہ تھے	وہ لوگ جنہوں نے	کفر کیا	اہل کتاب میں سے	اور	مشرکین	(اپنا دین) چھوڑنے والے	یہاں تک کہ	آجائے ان کے پاس
کتابی کافر اور مشرک (اپنا دین) چھوڑنے والے نہ تھے جب تک ان کے پاس								

الْبَیِّنَةُ ۟ رَسُوْلٌ مِّنَ اللّٰهِ یَتْلُوْا صُحُفًا مُّطَهَّرَةً ۟ فِیْهَا كُتُبٌ قَیِّمَةٌ ۟ وَ								
الْبَیِّنَةُ ۟	رَسُوْلٌ	مِّنَ اللّٰهِ	یَتْلُوْا	صُحُفًا مُّطَهَّرَةً ۟	فِیْهَا	كُتُبٌ	قَیِّمَةٌ ۟	وَ
روشن دلیل	(وہ) رسول (ہے)	اللہ کی طرف سے	وہ تلاوت کرتا ہے	پاک صحیفوں (کی)	ان میں	لکھی ہوئی (ہیں)	سیدھی (باتیں)	اور
روشن دلیل نہ آئے ○ وہ اللہ کا رسول ہے جو پاک صحیفوں کی تلاوت فرماتا ہے ○ ان صحیفوں میں سیدھی باتیں لکھی ہوئی ہیں ○ اور								

مَا تَفَرَّقَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ اِلَّا مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَتْهُمُ الْبَيِّنَةُ ؕ﴿۴﴾ وَ مَاۤ اُمِرُوْۤا

مَاتَفَرَّقَ	الَّذِيْنَ	اُوْتُوا	الْكِتٰبَ	اِلَّا	مِنْۢ بَعْدِ	مَا	جَآءَتْهُمُ	الْبَيِّنَةُ ﴿۴﴾	وَ	مَاۤ اُمِرُوْۤا
پھوٹ میں نہ پڑے	وہ لوگ جنہیں	دی گئی	کتاب	مگر	(اس کے) بعد	کہ	آگئی ان کے پاس	روشن دلیل	اور	انہیں حکم نہ دیا گیا

جن لوگوں کو کتاب دی گئی انہوں نے (آپس میں) تفرقہ نہ ڈالا مگر اس کے بعد کہ وہ روشن دلیل ان کے پاس تشریف لائے ○ اور ان لوگوں کو تو یہی حکم

اِلَّا لِيَعْبُدُوا اللّٰهَ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ ۙ۬ حُنَفَآءَ وَ يُقِيْمُوا الصَّلٰوةَ

اِلَّا	لِيَعْبُدُوا	اللّٰهَ	مُخْلِصِيْنَ	لَهُ	الدِّيْنَ	حُنَفَآءَ	وَ	يُقِيْمُوا	الصَّلٰوةَ
مگر	یہ کہ وہ عبادت کریں	اللہ (کی)	خالص کرتے ہوئے	اس کے لئے	دین / عبادت	ہر باطل سے جدا (ہو کر)	اور	وہ قائم کریں	نماز

ہوا کہ اللہ کی عبادت کریں، اس کے لئے دین کو خالص کرتے ہوئے، ہر باطل سے جدا ہو کر اور نماز قائم کریں

وَ يُؤْتُوا الزَّكٰوةَ وَ ذٰلِكَ دِيْنُ الْقَيِّمَةِ ؕ﴿۵﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ وَ الْمُشْرِكِيْنَ

وَ	يُؤْتُوا	الزَّكٰوةَ	وَ	ذٰلِكَ	دِيْنُ الْقَيِّمَةِ ﴿۵﴾	اِنَّ	الَّذِيْنَ	كَفَرُوْا	مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ	وَ	الْمُشْرِكِيْنَ
اور	ادا کریں	زکوٰۃ	اور	یہی	سیدھا دین (ہے)	بیشک	وہ لوگ جنہوں نے	کفر کیا	اہل کتاب میں سے	اور	مشرکین

اور زکوٰۃ دیں اور یہ سیدھا دین ہے ○ بیشک اہل کتاب میں جو کافر ہوئے وہ اور مشرک

فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ؕ اُولٰٓئِكَ هُمْ شَرُّ الْبَرِيَّةِ ؕ﴿۶﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ

فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ	خٰلِدِيْنَ	فِيْهَا	اُولٰٓئِكَ	هُمْ	شَرُّ الْبَرِيَّةِ ﴿۶﴾	اِنَّ	الَّذِيْنَ
(یہ سب) جہنم کی آگ میں (ہوں گے)	ہمیشہ رہنے والے	اس میں	یہ لوگ	وہی	تمام مخلوق میں سب سے بدتر (ہیں)	بیشک	وہ لوگ جو

سب جہنم کی آگ میں ہیں ہمیشہ اس میں رہیں گے، وہی تمام مخلوق میں سب سے بدتر ہیں ○ بیشک جو

اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ۙ اُولٰٓئِكَ هُمْ خَيْرُ الْبَرِيَّةِ ؕ﴿۷﴾ جَزَآؤُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ

اٰمَنُوْا	وَ	عَمِلُوا	الصّٰلِحٰتِ	اُولٰٓئِكَ	هُمْ	خَيْرُ الْبَرِيَّةِ ﴿۷﴾	جَزَآؤُهُمْ	عِنْدَ رَبِّهِمْ
ایمان لائے	اور	انہوں نے عمل کئے	اچھے، نیک	یہ لوگ	وہی	تمام مخلوق میں سب سے بہتر (ہیں)	ان کی جزا	ان کے رب کے پاس

ایمان لائے اور انہوں نے اچھے کام کئے وہی تمام مخلوق میں سب سے بہتر ہیں ○ ان کا صلہ ان کے رب کے پاس

جَنّٰتُ عَدْنٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَاۤ اَبَدًا ؕ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَ

جَنّٰتُ عَدْنٍ	تَجْرِيْ	مِنْ تَحْتِهَا	الْاَنْهٰرُ	خٰلِدِيْنَ	فِيْهَاۤ	اَبَدًا	رَضِيَ	اللّٰهُ	عَنْهُمْ	وَ
ہمیشہ رہنے کے باغات (ہیں)	بہتی ہیں	ان کے نیچے	نہریں	ہمیشہ رہنے والے	ان میں	ہمیشہ	راضی ہوا	اللہ	ان سے	اور

بسنے کے باغات ہیں جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں، ان میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے، اللہ ان سے راضی ہوا اور

رَضُوْا عَنْهُ ؕ ذٰلِكَ لِمَنْ خَشِيَ رَبَّهٗ ﴿۸﴾

رَضُوْا	عَنْهُ	ذٰلِكَ	لِمَنْ	خَشِيَ	رَبَّهٗ ﴿۸﴾
وہ راضی ہوئے	اس سے	یہ (صلہ)	(اس) کے لئے جو	ڈرے	اپنے رب (سے)

وہ اس سے راضی ہوئے، یہ صلہ اس کے لیے ہے جو اپنے رب سے ڈرے ○

ذہن نشین کیجیے

﴿1﴾... اللہ تعالیٰ نے یہود و نصاریٰ اور مشرکین کو کفر و شرک سے نکالنے کے لیے حضرت محمد صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو مبعوث فرمایا۔

﴿2﴾... نبیٔ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم یہود و نصاریٰ اور مشرکین کے سامنے قرآن مجید کی تلاوت فرماتے تھے۔

﴿3﴾... قرآنِ کریم میں سچائی اور عدل کی باتیں ہیں۔

﴿4﴾... نبی اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی تشریف آوری کے بعد بعض اہلِ کتاب ہمارے نبی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر ایمان لائے اور بعض اہلِ کتاب ایمان نہ لائے۔

﴿5﴾... اہلِ کتاب کو ان کی شریعت میں بھی صرف عبادتِ خداوندی، باطل سے الگ رہنے، نماز ادا کرنے اور زکوٰۃ دینے کا حکم تھا۔

﴿6﴾... کفار و مشرکین ہمیشہ جہنم میں رہیں گے اور یہ بدترین مخلوق ہیں۔

﴿7﴾... اچھے اعمال کرنے والے مومن ہی اللہ تعالیٰ کی بہترین مخلوق ہیں۔

﴿8﴾... اللہ تعالیٰ نے مومنوں کے لیے ایسے باغات تیار کیے ہیں جن کے نیچے نہریں جاری ہیں اور وہ وہاں ہمیشہ رہیں گے۔

﴿9﴾... اللہ تعالیٰ جنتیوں کے نیک اعمال سے راضی اور جنتی اللہ تعالیٰ کے کرم اور اس کی عطا پر راضی ہوں گے۔

﴿10﴾... جنت ان لوگوں کے لیے ہے جو اللہ تعالیٰ سے ڈرتے اور اس کی اطاعت و فرمانبرداری کرتے ہیں۔

ذہنی مشق

سوالات کے جوابات دیجئے:

سوال 1: اس سورت کا نام "البینہ" رکھنے کی وجہ بیان کیجیے نیز اس سورت کے مزید کتنے نام ہیں وہ بھی بیان کیجیے۔

جواب: ________________________________

____

سوال 2: سورۂ بینہ میں قرآنِ کریم کی کیا شان بیان کی گئی ہے؟

جواب: ________________________________

____

سوال 3: سورۂ بینہ کی روشنی میں بیان کیجیے کہ "بہترین مخلوق" اور "بدترین مخلوق" کون ہیں؟

جواب: ________________________________

____

سوال 4: اللہ تعالیٰ نے اہلِ کتاب کو ان کی شریعت میں کونسی 4 چیزوں کا حکم دیا تھا؟

جواب: ________________________________

سوال 5: کفار جہنم میں کتنا عرصہ رہیں گے؟

جواب:

اپنا جائزہ لیجیے:

﴿1﴾... کیا آپ حق واضح ہو جانے کے بعد بے جا ضد تو نہیں کرتے؟

﴿2﴾... آپ اللہ تعالیٰ کو راضی کرنے والے اعمال کرتے ہیں؟

کرنے کے کام:

﴿1﴾... اپنے ٹیچر سے پوچھ کر جنتیوں کو جنت میں ملنے والی کوئی پانچ نعمتیں لکھیں۔

﴿2﴾... نیچے دیے گئے الفاظِ قرآنی کے معنیٰ اور آیت نمبر ٹیبل کی صورت میں لکھئے۔

نمبر شمار	الفاظ	معنیٰ	آیت نمبر
1	اَلْبَيِّنَةُ		
2	حُنَفَآءَ		
3	شَرُّ الْبَرِيَّةِ		
4	خَيْرُ الْبَرِيَّةِ		
5	اَلصّٰلِحٰتِ		

دستخط ٹیچر:

دستخط سرپرست:

حضرت سُلیمان عَلَیْہِ السَّلَام

معانی	مشکل الفاظ	معانی	مشکل الفاظ
فرماں بردار	تابع	جاننا	واقف ہونا

حضرت سلیمان عَلَیْہِ السَّلَام کا تعارف:

حضرت سلیمان عَلَیْہِ السَّلَام اللہ تعالیٰ کے نیک بندے اور اس کے نبی ہیں۔ آپ عَلَیْہِ السَّلَام حضرت داؤد عَلَیْہِ السَّلَام کے بیٹے ہیں۔[1] اللہ تعالیٰ نے حضرت داؤد عَلَیْہِ السَّلَام کو کئی انعامات سے نوازا، انہیں حکومت، علم اور نبوت سے مالامال فرمایا۔[2] آپ پر اللہ تعالیٰ کی بے شمار نعمتوں میں سے ایک نعمت آپ کے نیک اور صالح بیٹے حضرت سلیمان عَلَیْہِ السَّلَام بھی ہیں۔ یہ حضرت داؤد عَلَیْہِ السَّلَام کے سب سے چھوٹے بیٹے تھے۔

حضرت سلیمان عَلَیْہِ السَّلَام کا بچپن:

حضرت سلیمان عَلَیْہِ السَّلَام بچپن سے ہی نہایت ذہین تھے۔ ایک مرتبہ رات کے وقت کسی کی بکریاں چھوٹ گئیں اور دوسرے شخص کی کھیتی (فصل) کھا گئیں۔ مقدمہ حضرت داؤد عَلَیْہِ السَّلَام کی خدمت میں پیش ہوا تو آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے یہ فیصلہ فرمایا کہ کھیتی کا نقصان بکریوں کی قیمت کے برابر ہے اس لیے بکریاں کھیتی والے کو دے دی جائیں۔

وہاں سے نکلتے ہوئے ان کی ملاقات حضرت سلیمان عَلَیْہِ السَّلَام سے ہوگئی، آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے ان سے پوچھا: تم دونوں کا کیا فیصلہ ہوا؟ انہوں نے تمام واقعہ بتادیا جسے سُن کر آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے فرمایا: اگر میں قاضی ہوتا تو دوسرا فیصلہ کرتا۔ جب آپ کا یہ جملہ حضرت داؤد عَلَیْہِ السَّلَام تک پہنچا تو انہوں نے حضرت سلیمان عَلَیْہِ السَّلَام کو بلایا اور آپ کے آنے پر فرمایا: آپ ان میں کیسے فیصلہ کرتے؟ حضرت سلیمان عَلَیْہِ السَّلَام نے عرض کی: میں بکریاں کھیتی والے کو دے دیتا تاکہ وہ ان کے دودھ سے نفع حاصل کرے اور بکریوں کے مالک کو فصل دوبارہ کاشت کرکے اس نقصان کو پورا کرنے کا حکم دیتا اور نقصان پورا ہوتے ہی کھیت کے مالک کو کھیت اور بکریوں کے مالک کو بکریاں لوٹادی جاتیں۔ حضرت داؤد عَلَیْہِ السَّلَام نے آپ کی یہ تجویز پسند فرمائی اور اسی کے مطابق عمل کرنے کا حکم فرمایا۔[3]

حضرت سلیمان عَلَیْہِ السَّلَام کی حکومت:

حضرت سلیمان عَلَیْہِ السَّلَام نے دعا کی تھی کہ انہیں ایسی حکومت عطا کی جائے جو کسی اور کو نہ ملی ہو،[4] آپ کا ایسی بے مثل سلطنت کی دعا کرنے کا مقصد یہ تھا کہ وہ سلطنت آپ کا معجزہ ہو۔[5] آپ عَلَیْہِ السَّلَام کو 13 برس کی عمر میں سلطنت عطا کی گئی اور چالیس برس تک آپ نے حکومت فرمائی۔[6] جنوں، انسانوں، پرندوں اور جانوروں سب پر آپ کی حکومت تھی اور آپ عَلَیْہِ السَّلَام ہر ایک کی زبان جانتے تھے۔[7]

حضرت سلیمان عَلَیْہِ السَّلَام کے کمالات:

اللہ تعالیٰ نے حضرت سلیمان عَلَیْہِ السَّلَام کو اِن کمالات سے نوازا تھا:

(1) آپ عَلَیْہِ السَّلَام کی "ہوا" پر حکومت تھی جس کی وجہ سے آپ ایک مہینے کا سفر ایک صبح یا ایک شام میں طے کر لیتے۔[8]

(2) اللہ تعالیٰ نے آپ عَلَیْہِ السَّلَام کے لیے تانبے کا چشمہ بہایا۔[9]

(3) حضرت سلیمان عَلَیْہِ السَّلَام کی جنات پر بھی حکومت تھی وہ آپ عَلَیْہِ السَّلَام کا ہر حکم بجا لاتے تھے۔ جِنّات یہ خدمات انجام دیا کرتے: (1) سمندر کی تہہ سے جواہرات نکال کر لاتے۔ (2) حضرت سلیمان عَلَیْہِ السَّلَام کے لیے عالی شان عمارتیں بناتے۔ (3) بڑے بڑے پیالے اور دیگیں تیار کرتے، ہر پیالہ اتنا بڑا ہوتا کہ ایک پیالے میں ایک ہزار آدمی کھانا کھا لیتے۔ جن دیگوں میں حضرت سلیمان عَلَیْہِ السَّلَام کے لشکر کے لیے کھانا تیار ہوتا لوگ ان پر سیڑھیاں لگا کر چڑھتے تھے اور یہ دیگیں ایسی ہوتیں کہ انہیں اپنی جگہ سے ہٹایا نہیں جا سکتا تھا۔[10]

(4) سرکش جنات بھی آپ عَلَیْہِ السَّلَام کے تابع کر دیئے گئے تھے جنہیں آپ عَلَیْہِ السَّلَام ادب سکھانے اور فساد سے روکنے کے لیے زنجیروں میں جکڑ کر قید کر دیتے تھے۔[11]

آپ عَلَیْہِ السَّلَام کے دو مشہور واقعات:

(1) ایک بار آپ عَلَیْہِ السَّلَام اپنے لشکر کے ساتھ کہیں جا رہے تھے، دورانِ سفر جب ایسی وادی سے گزرنے لگے جس میں بہت زیادہ چیونٹیاں تھیں۔ چیونٹیوں کی ملکہ کو خطرہ محسوس ہوا تو اس نے تمام چیونٹیوں کو پکار کر کہا: اے چیونٹیو! ابھی حضرت سلیمان عَلَیْہِ السَّلَام کا لشکر اس وادی سے گزرے گا، تم سب اپنے گھروں میں چلی جاؤ! کہیں حضرت سلیمان عَلَیْہِ السَّلَام اور ان کا لشکر تمہیں بے خبری میں کچل نہ دے۔[12] آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے چیونٹی کی یہ بات تین میل کے فاصلے سے سُن لی اور اپنے لشکر کو رکنے کا حکم دیا۔[13]

(2) ہزاروں میل دور رکھے ہوئے ملکۂ بلقیس کے تخت کو پلک جھپکنے سے پہلے اپنے دربار میں منگوا لینے[14] اور ملکۂ بلقیس کے آپ پر ایمان لانے[15] کا واقعہ بھی قرآنِ پاک میں بیان کیا گیا ہے۔

بیت المقدس کی تعمیر:

حضرت سلیمان عَلَیْہِ السَّلَام کے والد حضرت داؤد عَلَیْہِ السَّلَام نے "بیتُ المقدس" کی تعمیر شروع کی تھی مگر اس کی تکمیل سے قبل ہی آپ عَلَیْہِ السَّلَام کی وفات کا وقت آ گیا تو آپ نے حضرت سلیمان عَلَیْہِ السَّلَام کو وہ عمارت مکمل کرنے کی وصیّت فرمائی۔ حضرت سلیمان عَلَیْہِ السَّلَام نے جنّوں کی ایک جماعت کو اسے مکمل کرنے پر لگا دیا۔ آپ عَلَیْہِ السَّلَام کی وفات کا وقت بھی قریب آ گیا لیکن عمارت مکمل نہ ہو سکی۔ تو آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دعا کی کہ آپ کی موت جنّات پر ظاہر نہ ہو تاکہ وہ عمارت کی تعمیر ہی میں مصروف رہیں اور انہیں جو علمِ غیب کا دعویٰ ہے وہ بھی جھوٹا ثابت ہو جائے۔[16]

حضرت سلیمان عَلَیْہِ السَّلَام کی وفات:

اس کے بعد آپ عَلَیْہِ السَّلَام حسبِ عادت اپنے عصا سے ٹیک لگا کر نماز کے لیے کھڑے ہو گئے اور اسی دوران آپ کا انتقال ہو گیا۔

حضرت سلیمان عَلَیْہِ السَّلَام کا لمبے عرصے تک لاٹھی پہ ٹیک لگائے کھڑا رہنا جنوں کے لیے حیرت کی بات اس لیے نہیں تھی کیونکہ حضرت سلیمان عَلَیْہِ السَّلَام ایک ماہ، دوماہ اور اس سے بھی زیادہ عرصہ تک یونہی عبادت میں مشغول رہتے تھے۔ جِنّات حسبِ معمول اپنے کام میں مشغول رہے اور یہ سمجھتے رہے کہ حضرت سلیمان عَلَیْہِ السَّلَام عبادت میں مصروف ہیں، ایک سال تک جنات آپ عَلَیْہِ السَّلَام کی وفات سے واقف نہ ہو سکے۔[17] جب دیمک نے اللہ تعالیٰ کے حکم سے حضرت سلیمان عَلَیْہِ السَّلَام کا عصا کھالیا جس کی وجہ سے آپ کا جسم مبارک زمین پر آ گیا تو اُس وقت جِنّات کو آپ کی وفات کا علم ہوا اور یہ حقیقت کھل گئی کہ وہ غیب نہیں جانتے کیونکہ اگر وہ غیب جانتے تو حضرت سلیمان عَلَیْہِ السَّلَام کی وفات سے آگاہ ہو جاتے اور ایک سال تک عمارت کے کاموں میں تکلیف اور مشقتیں نہ اُٹھاتے۔[18] آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے 53 برس کی عمر پائی، آپ کا مزارِ اقدس بیتُ المقدس میں ہے۔[19]

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

پارہ 23، ص: 35 تا 39

قَالَ رَبِّ اغْفِرْ لِيْ وَهَبْ لِيْ مُلْكًا لَّا يَنْۢبَغِيْ لِاَحَدٍ

قَالَ	رَبِّ	اغْفِرْ	لِيْ	وَ	هَبْ	لِيْ	مُلْكًا	لَّا يَنْۢبَغِيْ	لِاَحَدٍ
عرض کی	اے میرے رب	بخش دے	مجھے	اور	عطا فرما	مجھے	(ایسی) سلطنت	جو لائق نہ ہو	کسی ایک کے لیے

عرض کی: اے میرے رب! مجھے بخش دے اور مجھے ایسی سلطنت عطا فرما جو میرے بعد کسی کو لائق نہ

مِّنْۢ بَعْدِيْ ۚ اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ ۝۳۵ فَسَخَّرْنَا لَهُ الرِّيْحَ تَجْرِيْ بِاَمْرِهٖ

مِّنْۢ بَعْدِيْ	اِنَّكَ	اَنْتَ	الْوَهَّابُ ۝۳۵	فَسَخَّرْنَا	لَهُ	الرِّيْحَ	تَجْرِيْ	بِاَمْرِهٖ
میرے بعد	بیشک تو	تو (ہی)	بہت عطا کرنے والا (ہے)	تو ہم نے قابو میں کر دی	اس کے	ہوا	وہ چلتی	اس کے حکم سے

ہو بیشک تو ہی بہت عطا فرمانے والا ہے ○ تو ہم نے ہوا سلیمان کے قابو میں کر دی کہ اس کے حکم سے

رُخَآءً حَيْثُ اَصَابَ ۝۳۶ وَالشَّيٰطِيْنَ كُلَّ بَنَّآءٍ وَّغَوَّاصٍ ۝۳۷ وَّاٰخَرِيْنَ

رُخَآءً	حَيْثُ	اَصَابَ ۝۳۶	وَ	الشَّيٰطِيْنَ	كُلَّ بَنَّآءٍ	وَّ	غَوَّاصٍ ۝۳۷	وَّ	اٰخَرِيْنَ
نرم نرم	جہاں	وہ پہنچنا چاہتا	اور	جنوں (کو)	ہر معمار	اور	غوطہ خور	اور	دوسرے

نرم نرم چلتی جہاں وہ پہنچنا چاہتے ○ اور ہر معمار اور غوطہ خور جن کو ○ اور دوسرے

مُقَرَّنِيْنَ فِي الْاَصْفَادِ ۝۳۸ هٰذَا عَطَآؤُنَا فَامْنُنْ اَوْ اَمْسِكْ بِغَيْرِ حِسَابٍ ۝۳۹

مُقَرَّنِيْنَ فِي الْاَصْفَادِ ۝۳۸	هٰذَا	عَطَآؤُنَا	فَامْنُنْ	اَوْ	اَمْسِكْ	بِغَيْرِ حِسَابٍ ۝۳۹
بیڑیوں میں جکڑے ہوئے (جنوں کو تابع کر دیا)	یہ	ہماری عطا (ہے)	تو تم احسان کرو	یا	روک رکھو	(تم پر) کوئی حساب نہیں

بیڑیوں میں جکڑے ہوئے (جنوں کو سلیمان کے تابع کر دیا) ○ یہ ہماری عطا ہے تو تم احسان کرو یا روک رکھو (تم پر) کوئی حساب نہیں ○

پارہ 17، الانبیاء: 78، 79

وَدَاوٗدَ وَسُلَيْمٰنَ اِذْ يَحْكُمٰنِ فِي الْحَرْثِ اِذْ نَفَشَتْ

وَ	دَاوٗدَ	وَ	سُلَيْمٰنَ	اِذْ	يَحْكُمٰنِ	فِي الْحَرْثِ	اِذْ	نَفَشَتْ
اور	داؤد	اور	سلیمان (کو یاد کرو)	جب	وہ فیصلہ کر رہے تھے	کھیتی کے بارے میں	جب	رات کے وقت چھوٹ گئیں

اور داؤد اور سلیمان کو یاد کرو جب وہ دونوں کھیتی کے بارے میں فیصلہ کر رہے تھے جب رات کو اس

فِيْهِ غَنَمُ الْقَوْمِ ۚ وَكُنَّا لِحُكْمِهِمْ شٰهِدِيْنَ ﴿۷۸﴾ فَفَهَّمْنٰهَا سُلَيْمٰنَ ۚ

فِيْهِ	غَنَمُ الْقَوْمِ	وَ	كُنَّا	لِحُكْمِهِمْ	شٰهِدِيْنَ ﴿۷۸﴾	فَفَهَّمْنٰهَا	سُلَيْمٰنَ
اس میں	کچھ لوگوں کی بکریاں	اور	ہم تھے	ان کے فیصلے کا	مشاہدہ کرنے والے	تو ہم نے سمجھا دیا وہ معاملہ	سلیمان (کو)

میں کچھ لوگوں کی بکریاں چھوٹ گئیں اور ہم ان کے فیصلے کا مشاہدہ کر رہے تھے ○ ہم نے وہ معاملہ سلیمان کو سمجھا دیا

وَكُلًّا اٰتَيْنَا حُكْمًا وَّعِلْمًا ۫ وَّسَخَّرْنَا مَعَ دَاوٗدَ الْجِبَالَ يُسَبِّحْنَ

وَ	كُلًّا	اٰتَيْنَا	حُكْمًا	وَّ	عِلْمًا	وَّ	سَخَّرْنَا	مَعَ دَاوٗدَ	الْجِبَالَ	يُسَبِّحْنَ
اور	دونوں (کو)	ہم نے عطا کی	حکومت	اور	علم	اور	تابع بنا دیئے	داؤد کے ساتھ	پہاڑ	وہ تسبیح کرتے ہیں

اور دونوں کو حکومت اور علم عطا کیا اور داؤد کے ساتھ پہاڑوں اور پرندوں کو تابع بنا دیا کہ وہ پہاڑ

وَالطَّيْرَ ؕ وَكُنَّا فٰعِلِيْنَ ﴿۷۹﴾

وَ	الطَّيْرَ[1]	وَ	كُنَّا	فٰعِلِيْنَ ﴿۷۹﴾
اور	پرندے	اور	(یہ سب) ہم تھے	کرنے والے

اور پرندے تسبیح کرتے اور یہ (سب) ہم ہی کرنے والے تھے ○

پارہ 17، الانبیاء: 81، 82

وَلِسُلَيْمٰنَ الرِّيْحَ عَاصِفَةً تَجْرِيْ بِاَمْرِهٖۤ اِلَى الْاَرْضِ الَّتِيْ بٰرَكْنَا فِيْهَا ؕ وَ

وَ	لِسُلَيْمٰنَ	الرِّيْحَ[2] عَاصِفَةً	تَجْرِيْ	بِاَمْرِهٖ[3]	اِلَى الْاَرْضِ	الَّتِيْ بٰرَكْنَا فِيْهَا	وَ
اور	سلیمان کے لیے	تیز ہوا (کو تابع بنا دیا)	وہ چلتی ہے	اس کے حکم سے	(اس سر) زمین کی طرف	جس میں ہم نے برکت رکھی	اور

اور تیز ہوا کو سلیمان کے لیے تابع بنا دیا جو اس کے حکم سے اس سرزمین کی طرف چلتی تھی جس میں ہم نے برکت رکھی تھی اور

---

① اللہ تعالیٰ اپنے انبیائے عَلَیْہِمُ السَّلَام کو مختلف معجزات عطا فرماتا ہے، جیسے اس نے حضرت داؤد عَلَیْہِ السَّلَام کو یہ معجزہ عطا فرمایا تھا کہ پہاڑ اور پرندے آپ کے تابع کر دیئے اور وہ آپ کے ساتھ تسبیح کرتے تھے۔

② ہوا حضرت سلیمان عَلَیْہِ السَّلَام کے زیرِ تصرف اور ان کے حکم کے مطابق چلا کرتی تھی، اسی طرح جنات بھی زیرِ تصرف تھے اور وہ ان کے حکم سے دریا اور سمندر میں غوطے لگا کر جواہرات نکالتے، عجیب و غریب مصنوعات تیار کرتے، عمارتیں، محل، برتن، شیشے کی چیزیں، صابن وغیرہ بنایا کرتے تھے۔

③ انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام کو بارگاہِ الٰہی سے بے شمار اختیارات عطا ہوتے ہیں اور وہ انہی اختیارات کی بدولت مختلف تصرفات فرماتے ہیں۔ نیز یہ بات بھی معلوم ہوئی کہ یہ کہنا شرک نہیں کہ فلاں کے حکم سے یہ کام ہوتا ہے، جیسے یہاں اللہ عَزَّوَجَلَّ نے فرمایا کہ حضرت سلیمان عَلَیْہِ السَّلَام کے حکم سے ہوا چلتی تھی۔

كُنَّا بِكُلِّ شَيْءٍ عٰلِمِيْنَ ﴿۸۱﴾ وَ مِنَ الشَّيٰطِيْنِ مَنْ يَّغُوْصُوْنَ لَهٗ

كُنَّا	بِكُلِّ شَيْءٍ	عٰلِمِيْنَ ﴿۸۱﴾	وَ	مِنَ الشَّيٰطِيْنِ	مَنْ	يَّغُوْصُوْنَ	لَهٗ
ہم ہیں	ہر چیز کو	جاننے والے	اور	کچھ شیطانوں (کو سلیمان کے تابع کر دیا)	جو	غوطے لگاتے ہیں	اس کے لیے

ہم ہر چیز کو جاننے والے ہیں ○ اور کچھ جنات کو (سلیمان کے تابع کر دیا) جو اس کے لیے غوطے لگاتے

وَ يَعْمَلُوْنَ عَمَلًا دُوْنَ ذٰلِكَ ۚ وَ كُنَّا لَهُمْ حٰفِظِيْنَ ﴿۸۲﴾

وَ	يَعْمَلُوْنَ	عَمَلًا	دُوْنَ ذٰلِكَ	وَ	كُنَّا	لَهُمْ	حٰفِظِيْنَ ﴿۸۲﴾
اور	کرتے ہیں	کام	اس کے علاوہ	اور	ہم تھے	ان کو	(سرکشی سے) روکنے والے

اور اس کے علاوہ دوسرے کام بھی کرتے اور ہم ان جنات کو روکے ہوئے تھے ○

پارہ 19، النمل: 15، 16

وَ لَقَدْ اٰتَيْنَا دَاوٗدَ وَ سُلَيْمٰنَ عِلْمًا ۚ وَ قَالَا الْحَمْدُ

وَ	لَقَدْ	اٰتَيْنَا	دَاوٗدَ	وَ	سُلَيْمٰنَ	عِلْمًا	وَ	قَالَا	الْحَمْدُ
اور	ضرور بیشک	ہم نے عطا کیا	داؤد	اور	سلیمان (کو)	علم	اور	ان دونوں نے کہا	تمام تعریفیں

اور بیشک ہم نے داؤد اور سلیمان کو بڑا علم عطا فرمایا اور دونوں نے کہا: تمام تعریفیں

لِلّٰهِ الَّذِيْ فَضَّلَنَا عَلٰى كَثِيْرٍ مِّنْ عِبَادِهِ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۱۵﴾ وَ وَرِثَ سُلَيْمٰنُ

لِلّٰهِ	الَّذِيْ	فَضَّلَنَا	عَلٰى كَثِيْرٍ	مِّنْ عِبَادِهِ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۱۵﴾	وَ	وَرِثَ[1]	سُلَيْمٰنُ
اللہ کے لئے	جس نے	فضیلت دی ہمیں	بہت سے (لوگوں) پر	اپنے ایمان والے بندوں میں سے	اور	جانشین بنا	سلیمان

اس اللہ کیلئے ہیں جس نے ہمیں اپنے بہت سے ایمان والے بندوں پر فضیلت بخشی ○ اور سلیمان داؤد کے جانشین

دَاوٗدَ وَ قَالَ يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ عُلِّمْنَا مَنْطِقَ الطَّيْرِ

دَاوٗدَ	وَ	قَالَ	يٰۤاَيُّهَا	النَّاسُ	عُلِّمْنَا	مَنْطِقَ الطَّيْرِ
داؤد (کا)	اور	فرمایا	اے	لوگو	ہمیں سکھائی گئی ہے	پرندوں کی بولی

بنے اور فرمایا: اے لوگو! ہمیں پرندوں کی بولی سکھائی گئی ہے

وَ اُوْتِيْنَا مِنْ كُلِّ شَيْءٍ ؕ اِنَّ هٰذَا لَهُوَ الْفَضْلُ الْمُبِيْنُ ﴿۱۶﴾

وَ	اُوْتِيْنَا	مِنْ كُلِّ شَيْءٍ	اِنَّ	هٰذَا	لَهُوَ	الْفَضْلُ الْمُبِيْنُ ﴿۱۶﴾
اور	ہمیں عطا کیا گیا	ہر چیز میں سے	بیشک	یہی	ضرور وہ	(اللہ کا) کھلا فضل (ہے)

اور ہر چیز میں سے ہم کو عطا ہوا، بیشک یہی (اللہ کا) کھلا فضل ہے ○

---

[1] یہاں آیت میں وراثت سے نبوت، علم اور ملک میں جانشینی مراد ہے مال کی وراثت مراد نہیں۔ انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام کسی کو مال کا وارث نہیں بناتے جیسا کہ حدیثِ پاک میں ہے: "انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام نے کسی کو دینار و درہم کا وارث نہ بنایا بلکہ انہوں نے صرف علم کا وارث بنایا تو جس نے علم اختیار کیا اس نے پورا حصہ لیا۔ (ترمذی، 4/312، حدیث: 2691)۔ لہٰذا یہ آیت اس بات کی دلیل نہیں بن سکتی کہ نبی عَلَیْہِ السَّلَام کی اولاد نبی عَلَیْہِ السَّلَام کے مال کی وارث بنتی ہے۔

پارہ22، السبا:12 تا 14

وَلِسُلَيْمٰنَ الرِّيْحَ غُدُوُّهَا شَهْرٌ وَّرَوَاحُهَا شَهْرٌ ۚ

وَ	لِسُلَيْمٰنَ	الرِّيْحَ	غُدُوُّهَا	شَهْرٌ	وَّ	رَوَاحُهَا	شَهْرٌ
اور	سلیمان کے (قابو میں دیدی)	ہوا	اس کا صبح کا چلنا	ایک مہینہ (کی راہ)	اور	اس کا شام کا چلنا	ایک مہینہ (کی راہ)

اور ہوا کو سلیمان کے قابو میں دیدیا، اس کا صبح کا چلنا ایک مہینہ کی راہ اور شام کا چلنا ایک مہینے کی راہ (کے برابر) ہوتا تھا

وَاَسَلْنَا لَهٗ عَيْنَ الْقِطْرِ ؕ وَمِنَ الْجِنِّ مَنْ يَّعْمَلُ

وَ	اَسَلْنَا	لَهٗ	عَيْنَ الْقِطْرِ	وَ	مِنَ الْجِنِّ	مَنْ	يَّعْمَلُ
اور	ہم نے بہادیا	اس کے لئے	پگھلے ہوئے تانبے کا چشمہ	اور	کچھ جن (قابو میں دیدیے)	جو	کام کرتے تھے

اور ہم نے اس کے لیے پگھلے ہوئے تانبے کا چشمہ بہادیا اور کچھ جن (قابو میں دیدیے) جو

بَيْنَ يَدَيْهِ بِاِذْنِ رَبِّهٖ ؕ وَمَنْ يَّزِغْ مِنْهُمْ عَنْ اَمْرِنَا نُذِقْهُ

بَيْنَ يَدَيْهِ	بِاِذْنِ رَبِّهٖ	وَ	مَنْ	يَّزِغْ	مِنْهُمْ	عَنْ اَمْرِنَا	نُذِقْهُ
اس کے آگے	اس کے رب کے حکم سے	اور	جو	پھرے	ان میں سے	ہمارے حکم سے	ہم چکھائیں گے اسے

اس کے آگے اس کے رب کے حکم سے کام کرتے تھے اور ان میں سے جو بھی ہمارے حکم سے پھرے ہم اسے

مِنْ عَذَابِ السَّعِيْرِ ﴿۱۲﴾ يَعْمَلُوْنَ لَهٗ مَا يَشَآءُ مِنْ مَّحَارِيْبَ وَتَمَاثِيْلَ

مِنْ عَذَابِ السَّعِيْرِ ﴿۱۲﴾	يَعْمَلُوْنَ	لَهٗ	مَا	يَشَآءُ	مِنْ مَّحَارِيْبَ	وَ	تَمَاثِيْلَ
بھڑکتی آگ کا عذاب	وہ (جنات) بناتے تھے	اس (سلیمان) کے لیے	(ہر وہ چیز) جو	وہ چاہتا تھا	اونچے اونچے محل	اور	تصویریں

بھڑکتی آگ کا عذاب چکھائیں گے ○ وہ جنات سلیمان کے لیے ہر وہ چیز بناتے تھے جو وہ چاہتا تھا، اونچے اونچے محل اور تصویریں

وَجِفَانٍ كَالْجَوَابِ وَقُدُوْرٍ رّٰسِيٰتٍ ؕ اِعْمَلُوْۤا اٰلَ دَاوٗدَ شُكْرًا ؕ وَ

وَ	جِفَانٍ كَالْجَوَابِ	وَ	قُدُوْرٍ رّٰسِيٰتٍ	اِعْمَلُوْۤا	اٰلَ دَاوٗدَ	شُكْرًا	وَ
اور	بڑے بڑے حوضوں کے برابر پیالے	اور	ایک جگہ جمی ہوئی دیگیں	عمل کرو	(اے) داؤد کی آل	شکر کرنے (کیلئے)	اور

اور بڑے بڑے حوضوں کے برابر پیالے اور ایک ہی جگہ جمی ہوئی دیگیں۔ اے داؤد کی آل! شکر کرو اور

قَلِيْلٌ مِّنْ عِبَادِيَ الشَّكُوْرُ ﴿۱۳﴾ فَلَمَّا قَضَيْنَا عَلَيْهِ الْمَوْتَ مَا دَلَّهُمْ

قَلِيْلٌ	مِّنْ عِبَادِيَ	الشَّكُوْرُ ﴿۱۳﴾	فَلَمَّا	قَضَيْنَا	عَلَيْهِ	الْمَوْتَ	مَا دَلَّهُمْ
کم (ہیں)	میرے بندوں میں سے	شکر کرنے والے	پھر جب	ہم نے حکم بھیجا	اس (سلیمان) پر	موت (کا)	(تو) نہ راہنمائی کی ان (جنوں) کی

میرے بندوں میں شکر والے کم ہیں ○ پھر جب ہم نے سلیمان پر موت کا حکم بھیجا تو جنوں کو

عَلٰى مَوْتِهٖۤ اِلَّا دَآبَّةُ الْاَرْضِ تَاْكُلُ مِنْسَاَتَهٗ ۚ فَلَمَّا خَرَّ

عَلٰى مَوْتِهٖۤ	اِلَّا	دَآبَّةُ الْاَرْضِ	تَاْكُلُ	مِنْسَاَتَهٗ	فَلَمَّا	خَرَّ
اس کی موت پر	مگر	زمین کے جانور (دیمک نے)	وہ کھاتی رہی	اس کا عصا	پھر جب	(سلیمان) زمین پر آرہا

اس کی موت زمین کی دیمک نے ہی بتائی جو اس کا عصا کھارہی تھی پھر جب سلیمان زمین پر آرہا

تَبَیَّنَتِ الْجِنُّ اَنْ لَّوْ كَانُوْا یَعْلَمُوْنَ الْغَیْبَ مَا لَبِثُوْا فِی الْعَذَابِ الْمُهِیْنِ ﴿۱۴﴾							
تَبَیَّنَتِ	الْجِنُّ	اَنْ	لَّوْ	كَانُوْا یَعْلَمُوْنَ	الْغَیْبَ	مَا لَبِثُوْا	فِی الْعَذَابِ الْمُهِیْنِ ﴿۱۴﴾
(تو یہ حقیقت) واضح ہوگئی	جنوں (پر)	کہ	اگر	وہ جانتے ہوتے	غیب	(تو) نہ رہتے	ذلیل کردینے والے عذاب میں
تو جنوں پر یہ حقیقت کھل گئی کہ اگر وہ غیب جانتے ہوتے تو اس ذلت وخواری کے عذاب میں نہ رہتے ○							

ذہن نشین کیجیے

﴿1﴾... تیز ہوا حضرت سلیمان عَلَیْہِ السَّلَام کے تابع کر دی گئی تھی۔

﴿2﴾... جنات بھی حضرت سلیمان عَلَیْہِ السَّلَام کے تابع اور فرماں بردار تھے۔

﴿3﴾... اللہ تعالٰی نے حضرت سلیمان عَلَیْہِ السَّلَام اور حضرت داؤد عَلَیْہِ السَّلَام کو اپنے بہت سے بندوں پر فضیلت عطا فرمائی۔

﴿4﴾... اللہ تعالٰی کے حکم سے منہ پھیرنا جہنم میں جانے کا سبب ہے۔

﴿5﴾... اللہ تعالٰی نے حضرت سلیمان عَلَیْہِ السَّلَام کو پرندوں کی بولیاں سکھائیں۔

﴿6﴾... اللہ تعالٰی اپنے نبیوں کو مختلف عطاؤں سے نوازتا ہے۔

﴿7﴾... جنات غیب کا علم نہیں جانتے۔

﴿9﴾... انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام کے مقدس بدن بعدِ وفات سلامت رہتے ہیں۔

﴿10﴾... ہمیں اللہ تعالٰی کے احسانات کو یاد رکھنا چاہیے۔

سوالات کے جوابات دیجئے:

سوال 1: حضرت سلیمان عَلَیْہِ السَّلَام کو کتنے سال کی عمر میں سلطنت عطا کی گئی اور انہوں نے کتنا عرصہ حکومت فرمائی؟

جواب: ______________________________

____

سوال 2: حضرت سلیمان عَلَیْہِ السَّلَام نے کتنے سال کی عمر میں وفات پائی اور آپ کا مزار مبارک کہاں ہے؟

جواب: ______________________________

____

سوال 3: جنات حضرت سلیمان عَلَیْہِ السَّلَام کے لئے کیا خدمات انجام دیتے تھے؟

جواب: ______________________________

____

سوال 4: حضرت سلیمان عَلَیْہِ السَّلَام نے جنات سے کونسی عمارت تیار کروائی اور اس کا مقصد کیا تھا؟

جواب: ______________________________

____

سوال 5: جنات کو حضرت سلیمان عَلَیْہِ السَّلَام کی وفات کا علم کب اور کیسے ہوا؟

جواب: ________________

____

اپنا جائزہ لیجیے:

﴿1﴾... کیا آپ اپنے والدین کی اطاعت کرتے ہیں؟

﴿2﴾... کیا آپ دوسروں کے احسانات کو یاد رکھتے ہیں؟

﴿3﴾... کیا آپ اللہ تعالیٰ کی نعمتوں پر اس کا شکر ادا کرتے ہیں؟

کرنے کے کام:

﴿1﴾... حضرت سلیمان عَلَیْہِ السَّلَام کا قصہ ذہن نشین کرکے اپنے رشتہ داروں کو سنائیے۔

﴿2﴾... بیتُ المقدس کی تصاویر جمع کیجیے اور ان میں سے ایک تصویر اپنے گھر میں مناسب مقام پر چسپاں کیجیے۔

دستخط ٹیچر: ________ دستخط سرپرست: ________

لوہا نرم ہو جاتا

اللہ کے نبی حضرت داؤد عَلَیْہِ السَّلَام جب بنی اسرائیل کے بادشاہ بنے تو آپ عَلَیْہِ السَّلَام لوگوں کے حالات معلوم کرنے کے لئے اس طرح نکلتے کہ کوئی آپ کو پہچان نہیں سکتا تھا۔ جب کوئی ملتا تو اس سے پوچھتے کہ داؤد کیسا بادشاہ ہے؟ وہ شخص ان کی تعریف کرتا۔ اللہ تعالیٰ نے انسانی صورت میں ایک فرشتہ بھیجا۔ حضرت داؤد عَلَیْہِ السَّلَام نے اس سے بھی وہی پوچھا فرشتے نے کہا وہ بہت اچھے آدمی ہیں کاش ان میں ایک خوبی نہ ہوتی۔ حضرت داؤد عَلَیْہِ السَّلَام نے پوچھا وہ کیا؟ فرشتے نے کہا اگر وہ بیت المال سے خرچ نہ لیں۔ یہ سن کر آپ کے خیال میں آیا میں کہ اگر بیت المال سے پیسے نہ لیتا تو زیادہ بہتر ہوتا، اس لئے آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی کہ کوئی ایسا سبب بنا دے جس سے میں اپنے گھر والوں کا گزارہ کرسکوں۔ آپ عَلَیْہِ السَّلَام کی یہ دعا قبول ہوئی اور اللہ تعالیٰ نے آپ کے لئے لوہا نرم کردیا اور آپ کو جنگ میں پہننے والا لباس کا ہنر سکھا دیا گیا۔ سب سے پہلے زرہ (جنگی لباس) بنانے والے آپ ہی ہیں۔ آپ عَلَیْہِ السَّلَام روزانہ ایک زرہ بناتے جو چار ہزار درہم میں بکتی تھی اس سے آپ اپنے اور گھر والوں پر خرچ کرتے اور غریبوں پر بھی صدقہ کرتے۔

سمجھدار چیونٹی

معانی	مشکل الفاظ	معانی	مشکل الفاظ
پریشان ہونا	فکر لاحق ہونا	شرمندگی	ندامت
		بے خیالی	بے دھیانی

بیٹا! دیوار سے کیا پکڑ رہے ہو؟ قمر نے کچن کی طرف دیکھا تو امی کھڑکی سے اسے ہی دیکھ رہی تھیں۔ امی کو جواب دیتے ہوئے اُس نے کہا: "امی جان! دیوار پر چیونٹیاں بہت ہوگئی ہیں انہیں ہٹا رہا ہوں۔" یہ سنتے ہی امی کچن سے نکل کر قمر کے پاس چلی آئیں، اسے گود میں اٹھا کر کرسی پر بٹھایا اور خود دوسری کرسی پر بیٹھ گئیں، پھر اس کے سر پر شفقت سے ہاتھ پھیرتے ہوئے کہا: قمر! دراصل یہ چیونٹیاں جاندار (Leaving Thing) ہیں انہیں بھی ہماری طرح تکلیف ہوتی ہے، جس طرح آپ انہیں دیوار سے پکڑ پکڑ کر زمین پر پھینک رہے تھے اگر کوئی آپ کو یوں پھینکے تو کتنی تکلیف ہوگی؟ اپنی غلطی کا احساس ہوتے ہی قمر کا سر ندامت سے جھک گیا اور اس نے پُرعزم لہجے میں کہا: امی جان! میں آئندہ کسی جاندار کو تکلیف نہیں دوں گا۔ امی نے اس کا ماتھا چوم کر کہا: میرے چاند! مجھے معلوم ہے کہ آپ نے یہ کام بے دھیانی میں کیا ہے لیکن امید ہے آئندہ آپ ایسا نہیں کریں گے۔ آیئے! اب میں آپ کو سچی کہانی سناتی ہوں۔ یہ سُن کر قمر کا چہرہ کِھل اٹھا: ارے واہ امی! پلیز کہانی کا نام تو بتا دیں۔ امی نے کہا: آج میں ایک سمجھدار چیونٹی کی کہانی سناؤں گی۔ یہ سُن کر قمر کا منہ حیرت سے کُھلا کا کُھلا رہ گیا، اس نے بڑی بے تابی سے کہا: امی جان! چیونٹی اور سمجھدار؟ یہ تو کوئی زبردست کہانی لگتی ہے جلدی سے سنایئے ناں۔۔۔! امی قمر کی دلچسپی دیکھ کر بہت خوش ہوئیں اور کہانی کا آغاز کیا: حضرت سلیمان عَلَیْهِ السَّلَام وہ پیغمبر ہیں جن کی حکومت پوری دنیا پر تھی، ہوا، جنات اور جانور آپ عَلَیْهِ السَّلَام کا حکم بجالاتے تھے۔ جب کہیں جاتے تو بہت بڑا لشکر آپ عَلَیْهِ السَّلَام کے ساتھ ہوتا تھا۔

حضرت سلیمان عَلَیْهِ السَّلَام کے مبارک دور میں چیونٹیوں کی ایک وادی تھی۔ ایک سمجھدار چیونٹی کو انہوں نے اپنی ملکہ بنا رکھا تھا، چیونٹیوں کی ملکہ کو کوئی خطرہ محسوس ہوتا تو وہ صرف اپنی جان کی فکر نہ کرتی بلکہ اپنی قوم کو اس خطرے سے بچانے کی کوشش کرتی۔ حضرت سلیمان عَلَیْهِ السَّلَام اور آپ کے لشکر عام طور پر ہوا کے ذریعے سفر کرتے تھے مگر ایک مرتبہ آپ عَلَیْهِ السَّلَام اپنے لشکر کے ساتھ پیدل اور سواریوں پر سفر فرما رہے تھے، اس سفر میں آپ عَلَیْهِ السَّلَام کو چیونٹیوں کی اسی وادی سے گزرنا تھا، جب آپ کا لشکر اس وادی سے تین میل کے فاصلے پر تھا تو چیونٹیوں کی ملکہ کو لشکر سمیت آپ عَلَیْهِ السَّلَام کی آمد نے بے چین کر دیا۔ اسے وادی میں موجود تمام چیونٹیوں کی فکر لاحق ہوئی لہٰذا اس نے اس وادی کی چیونٹیوں کو پکار کر کہا: "اے چیونٹیو! ابھی حضرت سلیمان عَلَیْهِ السَّلَام کا لشکر اس وادی سے گزرے گا، تم سب اپنے گھروں میں چلی جاؤ کہیں ایسا نہ ہو کہ ہم باہر ہوں اور آپ عَلَیْهِ السَّلَام کا لشکر ہمیں بے خبری میں کچل دے۔" سمجھدار چیونٹی کی یہ گفتگو حضرت سلیمان عَلَیْهِ السَّلَام تین میل کے فاصلے سے سُن رہے تھے لہٰذا آپ عَلَیْهِ السَّلَام چیونٹی کی بات پر مسکرا دیئے۔ جب آپ عَلَیْهِ السَّلَام

چیونٹیوں کی وادی کے قریب پہنچے تو اپنے لشکروں کو ٹھہرنے کا حکم دیا اس دوران وہ چیونٹیاں اپنے گھروں (سوراخوں) میں داخل ہو گئیں۔[1]

اگر وہ چیونٹی چاہتی تو صرف اپنی جان بچاتی اور اپنی قوم کی پرواہ نہ کرتی مگر اس نے یہ گوارا نہ کیا بلکہ اس نے اپنی قوم کا بھلا چاہا اور اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ سمجھ کو استعمال کرتے ہوئے چیونٹیوں کو خطرے سے آگاہ کیا اور اس خطرناک صورت حال سے نکلنے کے لیے حل بھی پیش کیا اور ہمیں بتادیا کہ مشکل سے مشکل صورتِ حال کا مقابلہ کرنے کا ایک طریقہ یہ بھی ہے کہ "ہم ایک دوسرے کی بھلائی چاہیں" جب کہ حضرت سلیمان عَلَیْہِ السَّلَام نے اللہ تعالیٰ کی ایک چھوٹی سی مخلوق پر رحم کر کے ہمیں یہ سکھایا کہ "اللہ تعالیٰ کی مخلوق پر رحم کرنا چاہیے۔"

امی جان نے کہا: قمر! اب آپ مجھے جلدی سے بتائیے کہ یہ سچی کہانی سننے کے بعد کون سی عادتیں اپنائیں گے؟ قمر نے پُرجوش لہجے میں کہا: امی! میں ہر ایک کی بھلائی چاہوں گا، ہمیشہ فائدہ پہنچانے کی کوشش کروں گا اور کبھی کسی جاندار کو تکلیف نہیں دوں گا۔

أَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

پ19، النمل: 17 تا 19

وَ حُشِرَ لِسُلَيْمٰنَ جُنُوْدُهٗ مِنَ الْجِنِّ وَ الْاِنْسِ وَ الطَّيْرِ فَهُمْ يُوْزَعُوْنَ ﴿۱۷﴾ حَتّٰۤى اِذَاۤ

وَ	حُشِرَ	لِسُلَيْمٰنَ	جُنُوْدُهٗ	مِنَ الْجِنِّ وَ الْاِنْسِ وَ الطَّيْرِ	فَهُمْ	يُوْزَعُوْنَ ﴿۱۷﴾	حَتّٰۤى	اِذَاۤ
اور	جمع کر دیئے گئے	سلیمان کے لیے	اس کے لشکر	جنوں اور انسانوں اور پرندوں میں سے	تو وہ	روکے جاتے تھے	یہاں تک کہ	جب

اور سلیمان کے لیے جنوں اور انسانوں اور پرندوں سے اس کے لشکر جمع کر دیئے گئے تو وہ روکے جاتے تھے ○ یہاں تک کہ جب

اَتَوْا عَلٰى وَادِ النَّمْلِ ۙ قَالَتْ نَمْلَةٌ يّٰۤاَيُّهَا النَّمْلُ ادْخُلُوْا مَسٰكِنَكُمْ ۚ لَا يَحْطِمَنَّكُمْ

اَتَوْا	عَلٰى وَادِ النَّمْلِ	قَالَتْ	نَمْلَةٌ	يّٰۤاَيُّهَا	النَّمْلُ	ادْخُلُوْا	مَسٰكِنَكُمْ	لَا يَحْطِمَنَّكُمْ
وہ آئے	چیونٹیوں کی وادی پر	(تو) کہا	ایک چیونٹی (نے)	اے	چیونٹیو	داخل ہو جاؤ	اپنے گھروں میں	کچل نہ ڈالیں تمہیں

وہ چیونٹیوں کی وادی پر آئے تو ایک چیونٹی نے کہا: اے چیونٹیو! اپنے گھروں میں داخل ہو جاؤ، کہیں

سُلَيْمٰنُ وَ جُنُوْدُهٗ ۙ وَ هُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ ﴿۱۸﴾ فَتَبَسَّمَ ضَاحِكًا مِّنْ قَوْلِهَا وَ قَالَ

سُلَيْمٰنُ	وَ	جُنُوْدُهٗ	وَ	هُمْ	لَا يَشْعُرُوْنَ ﴿۱۸﴾	فَتَبَسَّمَ	ضَاحِكًا	مِّنْ قَوْلِهَا	وَ	قَالَ
سلیمان	اور	اس کے لشکر	اور	وہ	(اس سے) بے خبر ہوں	تو (سلیمان) مسکرایا	ہنستے ہوئے	اس کی بات سے	اور	عرض کی

سلیمان اور ان کے لشکر بے خبری میں تمہیں کچل نہ ڈالیں ○ تو سلیمان اس کی بات پر مسکرا کر ہنس پڑے اور عرض کی:

رَبِّ اَوْزِعْنِيْۤ اَنْ اَشْكُرَ نِعْمَتَكَ الَّتِيْۤ اَنْعَمْتَ عَلَيَّ وَ عَلٰى وَالِدَيَّ

رَبِّ	اَوْزِعْنِيْۤ	اَنْ	اَشْكُرَ	نِعْمَتَكَ	الَّتِيْۤ	اَنْعَمْتَ	عَلَيَّ	وَ	عَلٰى وَالِدَيَّ
اے میرے رب	توفیق دے مجھے	کہ	میں شکر ادا کروں	تیرے احسان (کا)	وہ جو	تو نے کیا	مجھ پر	اور	میرے ماں باپ پر

اے میرے رب! مجھے توفیق دے کہ میں تیرے اس احسان کا شکر ادا کروں جو تو نے مجھ پر اور میرے ماں باپ پر کیا

وَاَنْ اَعْمَلَ صَالِحًا تَرْضٰىهُ وَاَدْخِلْنِیْ بِرَحْمَتِكَ فِیْ عِبَادِكَ الصّٰلِحِیْنَ ﴿۱۹﴾

وَ	اَنْ	اَعْمَلَ	صَالِحًا	تَرْضٰىهُ	وَ	اَدْخِلْنِیْ	بِرَحْمَتِكَ	فِیْ عِبَادِكَ الصّٰلِحِیْنَ ﴿۱۹﴾
اور	یہ کہ	میں عمل کروں	نیک	جس پر تو راضی ہو	اور	داخل کر دے مجھے	اپنی رحمت سے	اپنے نیک بندوں میں

اور (مجھے توفیق دے) کہ میں وہ نیک کام کروں جس پر تو راضی ہو اور مجھے اپنی رحمت سے اپنے ان بندوں میں شامل کر جو تیرے خاص قرب کے لائق ہیں ○

ذہن نشین کیجیے

﴿1﴾... حضرت سلیمان عَلَیْہِ السَّلَام کے لشکر میں جن، انسان اور پرندے سب شامل تھے۔

﴿2﴾... حضرت سلیمان عَلَیْہِ السَّلَام نے تین میل دور ہونے کے باوجود چیونٹی کی آواز سن لی تھی۔

﴿3﴾... انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام میں دیکھنے اور سننے کی طاقت عام انسانوں سے زیادہ ہوتی ہے۔

﴿4﴾... اللہ تعالیٰ کے انعامات پر اس کا شکر ادا کرنا چاہیے۔

﴿5﴾... نیک کام کرنے سے اللہ تعالیٰ راضی ہوتا ہے۔

﴿6﴾... اللہ تعالیٰ سے نیک لوگوں کی رفاقت مانگنی چاہیے۔

﴿7﴾... اللہ تعالیٰ سے نیک اعمال کرتے رہنے کی توفیق مانگنی چاہیے۔

سوالات کے جوابات دیجئے:

سوال 1: حضرت سلیمان عَلَیْہِ السَّلَام کے لشکر میں کون کون شامل تھا؟

جواب: ____

____

سوال 2: چیونٹیوں کی ملکہ نے حضرت سلیمان عَلَیْہِ السَّلَام کے لشکر کو آتے دیکھا تو اس نے دوسری چیونٹیوں سے کیا کہا؟

جواب: ____

____

سوال 3: حضرت سلیمان عَلَیْہِ السَّلَام نے چیونٹی کی گفتگو کتنی دور سے سنی؟

جواب: ____

____

سوال 4: کیا ہم بھی چیونٹی کی آواز سن سکتے ہیں؟

جواب: ____

____

سوال 5: حضرت سلیمان عَلَیْهِ السَّلَام نے چیونٹی کی آواز کیونکر سن لی تھی؟

جواب: ______________________________

____

اپنا جائزہ لیجیے:

﴿1﴾ ... آپ چیونٹیوں اور دیگر جانوروں کو تنگ تو نہیں کرتے؟

﴿2﴾ ... کیا آپ اللہ تعالیٰ کی نعمتوں پر اس کا شکر ادا کرتے ہیں؟

﴿3﴾ ... کیا آپ اپنا کچھ وقت نیک لوگوں کی رفاقت میں گزارتے ہیں؟

کرنے کے کام:

﴿1﴾ ... حضرت سلیمان عَلَیْهِ السَّلَام اور چیونٹی کا قصہ ذہن نشین کر کے گھر والوں کو سنایئے۔

﴿2﴾ ... نیچے دی گئی دعا کو ترجمہ کے ساتھ زبانی یاد کیجیے۔

اَللّٰهُمَّ اَدْخِلْنِیْ بِرَحْمَتِكَ فِیْ عِبَادِكَ الصّٰلِحِیْنَ

اے اللہ! مجھے اپنی رحمت سے اپنے ان بندوں میں شامل کر جو تیرے خاص قرب کے لائق ہیں۔

دستخط ٹیچر: ______________ دستخط سرپرست: ______________

اچھا کون اور برا کون؟

ایک مرتبہ رسول اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم نے صحابۂ کرام علیہم الرضوان سے فرمایا کہ کیا میں تمہیں اچھے بروں کی خبر نہ دوں؟ سب خاموش رہے تین بار یہی استفسار فرمایا تو ایک شخص نے عرض کی: جی ہاں! اے اللہ کے رسول صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم! ہمیں ہمارے اچھوں کی خبر دیجئے! فرمایا: تمہارا اچھا وہ شخص ہے جس سے خیر (اچھائی) کی امید کی جائے اور اس کی برائی سے حفاظت ہو اور تمہارا برا وہ شخص ہے جس سے اچھے کی امید نہ کی جائے اور اس کے شر سے امن نہ ہو۔ (ترمذی، 4/116، حدیث:2270)

کامیابی کیسے ملتی ہے؟

احمر اپنی فیملی کے ساتھ پاکستان سے امریکی ریاست شکاگو میں شفٹ ہو گیا، یہاں کا ماحول یکسر جدا تھا، مختلف مذاہب کے لوگ یہاں آباد تھے۔ احمر کا داخلہ شکاگو کے ایک بہت بڑے اسکول میں ہوا تھا، پاکستان کی طرح یہاں بھی احمر نے کچھ ہی دنوں میں اپنی ذہانت کا لوہا منوا لیا، اُس کی ذہانت سے متأثر ہو کر کئی کلاس فیلو اس کے قریب آ گئے تھے۔ حافظِ قرآن ہونا احمر کی سب سے بڑی خصوصیت تھی۔ اس کے والد ایک جید عالمِ دین تھے جو "ڈاکٹر صبیح" کے نام سے مشہور تھے۔ انہوں نے احمر کو قرآنِ پاک کی بہت سی آیات ترجمے اور تفسیر کے ساتھ یاد کرا دی تھیں اسی لیے وہ اپنی گفتگو میں موقع کی مناسبت سے قرآنی آیات اور تفسیر کے حوالے دیتا یہی وجہ تھی کہ ہر ایک اس سے نہ صرف اسٹڈی کے متعلق سوال کرتا بلکہ اپنی بہت ساری الجھنیں بھی اس سے شیئر کر لیتا، احمر ایسا حل بتاتا جس سے مشکل آسان لگنے لگتی، احمر کے حسنِ اخلاق اور عمدہ کردار کی وجہ سے اسے تمام کلاس پسند کرتی تھی۔

ایک دن لنچ ٹائم میں سالم، زکریا اور امین احمر کے پاس آکر کہنے لگے: آپ اپنی تعلیمی قابلیت، ذہانت اور اعلیٰ کردار کی وجہ سے اسکول میں بہت مشہور ہیں، ہمیں بھی اس کا راز بتایئے ہم جاننا چاہتے ہیں کہ ایسی کامیابی کیسے ملتی ہے؟ احمر نے کہا: بھئی! مجھ میں کوئی ایسی خاص بات نہیں، ہاں! اگر ایسا ہے تو یہ محض اللہ تعالیٰ کا کرم اور اس کا فضل ہے، جہاں تک آپ کے سوال کا تعلق ہے تو آپ میرے ابو سے ملاقات کر لیجیے وہی آپ کو کامیابی کے طریقوں سے آگاہ کر سکیں گے۔ ابو سے ملنے کے لیے آج شام آپ ہمارے گھر آجایئے۔

شام کو سالم، زکریا اور امین احمر کے گھر آئے، احمر گیٹ پر ہی ان کا منتظر تھا۔ انہیں دیکھ کر گرم جوشی سے استقبال کیا پھر ڈرائنگ روم میں بٹھایا، ڈرائنگ روم میں سب سے دلچسپ چیز وہ فریم تھے جن میں مختلف آیات اور احادیث ترجمے کے ساتھ لکھی ہوئی تھیں تینوں غیر ارادی طور پر ان کے ترجمے پڑھنے لگے، اتنے میں احمر کے والد ڈاکٹر صبیح داخل ہوئے اور بلند آواز سے سلام کیا تب ان کا انہماک ختم ہوا اور وہ فوراً کھڑے ہو گئے، سب نے ڈاکٹر صاحب سے باری باری مصافحہ کیا اور اپنی اپنی جگہ بیٹھ گئے۔ ڈاکٹر صبیح نے ان سے کہا: آپ کیا دیکھ رہے تھے؟ سالم نے ذرا جھجکتے ہوئے کہا: "فریم میں لکھی نصیحتیں دیکھ رہے تھے، ایسا لگ رہا تھا کہ یہ ہمارے لیے لکھی گئی ہیں۔" سالم کے اس جواب پر ڈاکٹر صاحب مسکرا دیئے اور اصل موضوع پر بات کرنا شروع کی: احمر نے مجھے بتایا کہ آپ لوگ مجھ سے کامیابی کے اصول معلوم کرنے آئے ہیں، مجھے خوشی ہے کہ اس عمر سے ہی آپ سب میں کامیابی پانے کا جذبہ موجود ہے۔ آپ میں سے کوئی بتائے گا کہ کامیابی کسے کہتے ہیں؟ ڈاکٹر صبیح کے سوال پر تینوں ایک دوسرے کا منہ دیکھنے لگے، احمر نے کہا: ابو! آپ ہی بتا دیجیے، ڈاکٹر صاحب مسکرا کر کہنے لگے: ہم میں سے ہر ایک کامیابی کا خواہش مند تو ہوتا ہے مگر اکثر لوگ یہ نہیں جانتے کہ کامیابی ہے کس چیز کا نام؟ بچو! درست عمل کے درست نتیجے کو کامیابی کہتے ہیں۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ اگر ہم کامیابی چاہتے ہیں تو اپنا عمل ٹھیک کر لیں۔

انکل! عمل ٹھیک کرنے سے آپ کی کیا مراد ہے؟ امین نے الجھے ہوئے لہجے میں کہا۔ بیٹا! آپ نے بہت اچھا سوال کیا، ڈاکٹر صبیح نے وضاحت کرتے ہوئے بتایا: اگر ہم اپنے کاموں سے متعلق قرآن کی دی ہوئی رہنمائی سے مدد حاصل کریں اور اس کے مطابق اپنے صبح و شام گزاریں تو ہمیں کامیابی ملے گی۔

بیٹا! پہلے تو یہ سمجھیے کہ کامیابی پانے کے لیے تین چیزیں ضروری ہیں:

(1) ہدایت (2) راستہ (3) استقامت

سب سے پہلے تو ہم ان ہدایات کو دیکھتے ہیں جو اللہ تعالیٰ نے قرآنِ کریم میں ہمارے لیے بیان فرمائی ہیں:

(1) متقی و پرہیز گار بننے کی ہدایت ہے۔[1]

(2) کثرت سے اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے کی ہدایت ہے۔[2]

(3) قرآنِ کریم میں گناہوں سے توبہ کرنے کی ہدایت ہے۔[3]

(4) علمِ دین حاصل کرنے کی ہدایت ہے۔[4]

(5) قرآنِ کریم میں مشکلات پر صبر کرنے کی ہدایت ہے۔[5]

(6) صدقہ و خیرات کی ہدایت ہے۔[6]

(7) قرآنِ کریم میں لوگوں کو معاف کرنے کی ہدایت ہے۔[7]

(8) وعدہ پورا کرنے کی ہدایت ہے۔[8]

(9) امانت میں خیانت سے بچنے کی ہدایت ہے۔[9]

(10) سچ بولنے کی ہدایت ہے۔[10]

(11) فضولیات و لغویات سے بچنے کی ہدایت ہے۔[11]

(12) قرآنِ کریم میں نماز پڑھنے اور روزے رکھنے کی ہدایت ہے۔[12]

(13) والدین کے ساتھ حسنِ سلوک کرنے کی ہدایت ہے۔[13]

(14) نیکی کا حکم دینے اور برائی سے منع کرنے کی ہدایت ہے۔[14]

(15) قرآنِ کریم میں عاجزی و انکساری اپنانے کی ہدایت ہے۔[15]

(16) قرآنِ کریم میں آخرت کی تیاری کرنے کی ہدایت ہے۔[16]

(17) نبیٔ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سیرت اپنانے کی ہدایت ہے۔[17]

یہ تو چند مثالیں ہیں ورنہ قرآنِ کریم میں ہماری زندگی کے ہر ہر گوشے سے متعلق ہدایت موجود ہے۔

اللہ تعالیٰ نے ہمیں قرآنِ پاک کے ذریعے ہدایات عطا فرمائیں اور ان ہدایات پر عمل کرنے کے لیے انعام یافتہ بندوں کی سیرت کو سامنے رکھ کر زندگی گزارنے کا ارشاد فرمایا اور انعام یافتہ بندوں کے راستے کو صراطِ مستقیم یعنی سیدھا راستہ قرار دیا ہے۔

ڈاکٹر صاحب کی بات مکمل ہوتے ہی احمر نے کہا: بابا! یہ انعام یافتہ بندے کون ہوتے ہیں؟ ڈاکٹر صاحب نے کہا: بیٹا! انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام، صحابۂ کرام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُم، صدیقین، شہداء اور متقی و پرہیز گار لوگوں کو انعام یافتہ بندے کہتے ہیں۔ آپ میں سے کوئی بتائے گا کہ کامیابی کے لیے تیسری چیز کون سی ضروری ہے؟ ڈاکٹر صبیح نے ان سے امتحاناً سوال کیا، جواب میں سب نے بیک زبان ہو کر کہا: استقامت۔

جی ہاں! استقامت ہی آخری مرحلہ ہے جو زندگی کے ہر میدان میں کامیابی کا ضامن ہے۔ ہمارے درمیان قرآن کی صورت میں ہدایت اور نیک بندوں کی سیرت کی صورت میں راستہ ہے اب منزل تک پہنچنے کے لیے بس استقامت کی ضرورت ہے، اگر آپ نے استقامت کے ساتھ قرآنی ہدایات کے مطابق اپنی زندگی گزارنا شروع کر دی تو آپ تعلیمی میدان میں بھی نمایاں کارکردگی دکھا سکیں گے، معاشرے میں بھی آپ کو قدر کی نگاہ سے دیکھا جائے گا اور غیر مسلم بھی آپ کے اعلیٰ کردار اور عمدہ کارکردگی سے متاثر ہو کر اسلام کے قریب آئیں گے۔ مجھے امید ہے کہ آپ قرآنی ہدایات پر استقامت اختیار کرنے میں سستی نہیں کریں گے۔ اگر واقعی ایسا ہوا تو اِنْ شَآءَ اللہ آپ دنیا و آخرت دونوں میں کامیاب ہوں گے۔

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

پارہ 5، النساء: 136

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ وَ الْكِتٰبِ الَّذِیْ نَزَّلَ عَلٰى رَسُوْلِهٖ												
یٰۤاَیُّهَا	الَّذِیْنَ	اٰمَنُوْۤا	اٰمِنُوْا[1]	بِاللّٰهِ	وَ	رَسُوْلِهٖ	وَ	الْكِتٰبِ	الَّذِیْ	نَزَّلَ	عَلٰى	رَسُوْلِهٖ[2]
اے	وہ لوگو جو	ایمان لائے	ایمان رکھو	اللہ پر	اور	اس کے رسول	اور	(اس) کتاب (پر)	جو	اس نے نازل کی	پر	اپنے رسول
اے ایمان والو! اللہ اور اس کے رسول پر اور اس کتاب پر جو اس نے اپنے رسول پر اتاری												

وَ الْكِتٰبِ الَّذِیْۤ اَنْزَلَ مِنْ قَبْلُؕ وَ مَنْ یَّكْفُرْ بِاللّٰهِ وَ مَلٰٓىٕكَتِهٖ											
وَ	الْكِتٰبِ	الَّذِیْۤ	اَنْزَلَ	مِنْ	قَبْلُ	وَ	مَنْ	یَّكْفُرْ	بِاللّٰهِ	وَ	مَلٰٓىٕكَتِهٖ
اور	(اس) کتاب (پر)	جو	نازل کی	سے	(اس سے) پہلے	اور	جو	انکار کرے	اللہ کا	اور	اس کے فرشتوں
اور اس کتاب پر جو اس سے پہلے نازل کی (ان سب پر ہمیشہ) ایمان رکھو اور جو اللہ اور اس کے فرشتوں											

وَ كُتُبِهٖ وَ رُسُلِهٖ وَ الْیَوْمِ الْاٰخِرِ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًۢا بَعِیْدًا ﴿۱۳۶﴾								
وَ	كُتُبِهٖ	وَ	رُسُلِهٖ	وَ	الْیَوْمِ الْاٰخِرِ	فَقَدْ	ضَلَّ	ضَلٰلًۢا بَعِیْدًا ﴿۱۳۶﴾
اور	اس کی کتابوں	اور	اس کے رسولوں	اور	آخرت کے دن (کا)	تو بیشک	وہ بھٹک گیا	دور کی گمراہی (میں)
اور اس کی کتابوں اور اس کے رسولوں اور قیامت کو نہ مانے تو وہ ضرور دور کی گمراہی میں جا پڑا○								

پارہ 5، النساء: 59

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اَطِیْعُوا اللّٰهَ وَ اَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ وَ اُولِی الْاَمْرِ مِنْكُمْۚ										
یٰۤاَیُّهَا	الَّذِیْنَ	اٰمَنُوْۤا	اَطِیْعُوا	اللّٰهَ	وَ	اَطِیْعُوا	الرَّسُوْلَ	وَ	اُولِی الْاَمْرِ[3]	مِنْكُمْ
اے	وہ لوگو جو	ایمان لائے	اطاعت کرو	اللہ (کی)	اور	اطاعت کرو	رسول (کی)	اور	حکومت والوں (کی)	اپنے میں سے
اے ایمان والو! اللہ کی اطاعت کرو اور رسول کی اطاعت کرو اور ان کی جو تم میں سے حکومت والے ہیں۔										

فَاِنْ تَنَازَعْتُمْ فِیْ شَیْءٍ فَرُدُّوْهُ اِلَى اللّٰهِ وَ الرَّسُوْلِ اِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُوْنَ										
فَاِنْ	تَنَازَعْتُمْ	فِیْ	شَیْءٍ	فَرُدُّوْهُ	اِلَى	اللّٰهِ	وَ	الرَّسُوْلِ	اِنْ	كُنْتُمْ تُؤْمِنُوْنَ
پھر اگر	تمہارا آپس میں اختلاف ہو جائے	میں	کسی چیز	تو پھیر دو اسے	کی طرف	اللہ	اور	رسول	اگر	تم ایمان رکھتے ہو
پھر اگر کسی بات میں تمہارا اختلاف ہو جائے تو اگر اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتے ہو تو اس بات کو										

---

① اگر یہ خطاب حقیقی مسلمانوں کو ہے تو اس کا معنیٰ ہو گا کہ ایمان پر ثابت قدم رہو۔ اور اگر یہ خطاب یہود و نصاریٰ سے ہو تو معنیٰ یہ ہوں گے کہ اے بعض کتابوں اور بعض رسولوں پر ایمان لانے والو! تم مکمل ایمان لاؤ۔ اور اگر یہ خطاب منافقین سے ہو تو اس کے معنی یہ ہوں گے کہ اے ایمان کا ظاہری دعوی کرنے والو! اخلاص کے ساتھ ایمان لے آؤ۔

② یہاں رسول سے حضور اقدس صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم اور کتاب سے قرآن پاک مراد ہے۔ یاد رکھیں کہ موجودہ زمانے میں اہلِ ایمان کا لفظ حقیقی معنیٰ کے اعتبار سے صرف مسلمانوں پر بولا جا سکتا ہے، کسی اور مذہب والے پر یہ لفظ نہیں بول سکتے۔

③ اُولِی الْاَمر میں امام، امیر، بادشاہ، حاکم، قاضی، علماء سب داخل ہیں۔

بِاللّٰهِ	وَ	الْيَوْمِ	الْاٰخِرِ	ذٰلِكَ	خَيْرٌ	وَّ	اَحْسَنُ	تَاْوِيْلًا ﴿۵۹﴾
بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ؕ ذٰلِكَ خَيْرٌ وَّاَحْسَنُ تَاْوِيْلًا ﴿۵۹﴾								
اللہ پر	اور	دن، روز	آخرت (پر)	یہ	بہتر	اور	سب سے اچھا	انجام (میں)
اللہ اور رسول کی بارگاہ میں پیش کرو۔ یہ بہتر ہے اور اس کا انجام سب سے اچھا ہے ○								

پارہ 4، آلِ عمران: 102

يٰۤاَيُّهَا	الَّذِيْنَ	اٰمَنُوا	اتَّقُوا	اللّٰهَ	حَقَّ تُقٰتِهٖ	وَ	لَا تَمُوْتُنَّ	اِلَّا	وَ	اَنْتُمْ
يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقٰتِهٖ وَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ										
اے	وہ لوگو جو	ایمان لائے	ڈرو	اللہ (سے)	(جیسا) اس سے ڈرنے کا حق (ہے)	اور	تم ہرگز نہ مرنا	مگر	اور (اس حال میں کہ)	تم (ہو)
اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو جیسا اس سے ڈرنے کا حق ہے اور ضرور تمہیں موت صرف										

مُّسْلِمُوْنَ ﴿۱۰۲﴾
مُّسْلِمُوْنَ ﴿۱۰۲﴾
اسلام والے، مسلمان
اسلام کی حالت میں آئے ○

پارہ 22، الاحزاب: 41، 42

يٰۤاَيُّهَا	الَّذِيْنَ	اٰمَنُوا	اذْكُرُوا	اللّٰهَ	ذِكْرًا كَثِيْرًا ﴿۴۱﴾	وَّ	سَبِّحُوْهُ	بُكْرَةً	وَّ	اَصِيْلًا ﴿۴۲﴾
يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اذْكُرُوا اللّٰهَ ذِكْرًا كَثِيْرًا ﴿۴۱﴾ وَّسَبِّحُوْهُ بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا ﴿۴۲﴾										
اے	وہ لوگو جو	ایمان لائے	یاد کرو	اللہ (کو)	بہت زیادہ یاد کرنا	اور	پاکی بیان کرو اس کی	صبح	اور	شام
اے ایمان والو! اللہ کو بہت زیادہ یاد کرو ○ صبح و شام اس کی پاکی بیان کرو ○										

پارہ 28، التحریم: 8

يٰۤاَيُّهَا	الَّذِيْنَ	اٰمَنُوْا	تُوْبُوْۤا	اِلَى اللّٰهِ	تَوْبَةً نَّصُوْحًا	عَسٰى	رَبُّكُمْ	اَنْ	يُّكَفِّرَ	عَنْكُمْ	سَيِّاٰتِكُمْ
يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا تُوْبُوْۤا اِلَى اللّٰهِ تَوْبَةً نَّصُوْحًا ؕ عَسٰى رَبُّكُمْ اَنْ يُّكَفِّرَ عَنْكُمْ سَيِّاٰتِكُمْ											
اے	وہ لوگو جو	ایمان لائے	تم توبہ کرو	اللہ کی طرف	سچی توبہ	قریب ہے	تمہارا رب	کہ	مٹا دے	تم سے	تمہاری برائیاں
اے ایمان والو! اللہ کی طرف ایسی توبہ کرو جس کے بعد گناہ کی طرف لوٹنا نہ ہو، قریب ہے کہ تمہارا رب تمہاری برائیاں تم سے مٹا دے											

وَ	يُدْخِلَكُمْ	جَنّٰتٍ	تَجْرِيْ	مِنْ تَحْتِهَا	الْاَنْهٰرُ	يَوْمَ	لَا يُخْزِي	اللّٰهُ	النَّبِيَّ	وَ	الَّذِيْنَ
وَيُدْخِلَكُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ۙ يَوْمَ لَا يُخْزِي اللّٰهُ النَّبِيَّ وَالَّذِيْنَ											
اور	داخل کرے تمہیں	باغوں (میں)	بہتی ہیں	ان کے نیچے	نہریں	(جس) دن	رسوا نہ کرے گا	اللہ	نبی	اور	ان لوگوں کو جو
اور تمہیں ان باغوں میں لے جائے جن کے نیچے نہریں رواں ہیں جس دن اللہ نبی اور ان کے ساتھ کے ایمان والوں کو رسوا نہ کرے گا،											

اٰمَنُوْا مَعَهٗ ۚ نُوْرُهُمْ يَسْعٰى بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَبِاَيْمَانِهِمْ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَآ اَتْمِمْ

اٰمَنُوْا	مَعَهٗ	نُوْرُهُمْ	يَسْعٰى	بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ	وَ	بِاَيْمَانِهِمْ	يَقُوْلُوْنَ	رَبَّنَآ	اَتْمِمْ
ایمان لائے	اس کے ساتھ	ان کا نور	دوڑتا ہو گا	ان کے آگے	اور	ان کے دائیں	وہ عرض کریں گے	اے ہمارے رب	پورا کردے

ان کا نور ان کے آگے اور ان کے دائیں دوڑتا ہو گا، وہ عرض کریں گے، اے ہمارے رب!

لَنَا نُوْرَنَا وَاغْفِرْ لَنَا ۚ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ⑧

لَنَا	نُوْرَنَا	وَ	اغْفِرْ	لَنَا	اِنَّكَ	عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ	قَدِيْرٌ ⑧
ہمارے لیے	ہمارا نور	اور	بخش دے	ہمیں	بیشک تو	ہر چیز پر	قادر (ہے)

ہمارے لیے ہمارا نور پورا کردے اور ہمیں بخش دے، بیشک تو ہر چیز پر قادر ہے ○

پارہ 11، التوبۃ:122

وَمَا كَانَ الْمُؤْمِنُوْنَ لِيَنْفِرُوْا كَآفَّةً ؕ فَلَوْلَا نَفَرَ مِنْ كُلِّ فِرْقَةٍ مِّنْهُمْ طَآئِفَةٌ

وَ	مَا كَانَ	الْمُؤْمِنُوْنَ	لِيَنْفِرُوْا	كَآفَّةً①	فَلَوْلَا	نَفَرَ	مِنْ كُلِّ فِرْقَةٍ	مِّنْهُمْ	طَآئِفَةٌ
اور	(بس میں) نہیں ہے	مسلمانوں (کے)	کہ وہ نکل جائیں	سب	تو کیوں نہیں	نکل جاتی	ہر گروہ سے	ان میں سے	ایک جماعت

اور مسلمانوں سے یہ تو ہو نہیں سکتا کہ سب کے سب نکل جائیں تو ان میں ہر گروہ میں سے ایک جماعت کیوں نہیں نکل جاتی

لِّيَتَفَقَّهُوْا فِي الدِّيْنِ وَلِيُنْذِرُوْا قَوْمَهُمْ اِذَا رَجَعُوْٓا اِلَيْهِمْ لَعَلَّهُمْ يَحْذَرُوْنَ ١٢٢ ع

لِّيَتَفَقَّهُوْا②	فِي الدِّيْنِ	وَ	لِيُنْذِرُوْا	قَوْمَهُمْ	اِذَا	رَجَعُوْٓا	اِلَيْهِمْ	لَعَلَّهُمْ	يَحْذَرُوْنَ ١٢٢
تاکہ وہ سمجھ بوجھ حاصل کریں	دین میں	اور	تاکہ وہ ڈرائیں	اپنی قوم (کو)	جب	وہ واپس آئیں	ان کی طرف	تاکہ وہ	بچ جائیں، ڈر جائیں

تاکہ وہ دین میں سمجھ بوجھ حاصل کریں اور جب اِن کی طرف واپس آئیں تو وہ انہیں ڈرائیں تاکہ یہ ڈر جائیں ○

پارہ 4، اٰل عمرٰن:200

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اصْبِرُوْا وَصَابِرُوْا وَرَابِطُوْا ۟ وَاتَّقُوا اللّٰهَ

يٰٓاَيُّهَا	الَّذِيْنَ	اٰمَنُوا	اصْبِرُوْا③	وَ	صَابِرُوْا	وَ	رَابِطُوْا	وَ	اتَّقُوا	اللّٰهَ
اے	وہ لوگو جو	ایمان لائے	صبر کرو	اور	صبر میں دشمن سے آگے رہو	اور	(اسلامی سرحد کی) نگہبانی کرو	اور	ڈرتے رہو	اللہ (سے)

اے ایمان والو! صبر کرو اور صبر میں دشمنوں سے آگے رہو اور اسلامی سرحد کی نگہبانی کرو اور اللہ سے ڈرتے رہو

---

① یعنی علم حاصل کرنے کے لئے سب مسلمانوں کا اپنے وطن سے نکل جانا درست نہیں کہ اس طرح شدید حرج ہو گا تو جب سارے نہیں جاسکتے تو ہر بڑی جماعت سے ایک چھوٹی جماعت جس کا نکلنا انہیں کافی ہو کیوں نہیں نکل جاتی تاکہ وہ دین میں فقاہت حاصل کریں اور اس کے حصول میں مشقتیں جھیلیں اور اس سے ان کا مقصود واپس آکر اپنی قوم کو وعظ و نصیحت کرنا ہو تاکہ ان کی قوم کے لوگ اس چیز سے بچیں جس سے بچنا انہیں ضروری ہے۔

② علمِ دین حاصل کرنا فرض ہے۔ اس کی تفصیل یہ ہے کہ جو چیزیں بندے پر فرض وواجب ہیں اور جو اس کے لئے ممنوع و حرام ہیں اور اسے درپیش ہیں ان کا سیکھنا فرضِ عین ہے اور اس سے زائد علم حاصل کرنا فرضِ کفایہ، نیز فقہ افضل ترین علوم میں سے ہے۔ فقہ احکامِ دین کے علم کو کہتے ہیں اور اصطلاحی فقہ بھی اس کا عظیم مصداق ہے۔

③ صبر کا معنیٰ ہے نفس کو اس چیز سے روکنا جو شریعت اور عقل کے تقاضوں کے مطابق نہ ہو۔ اور مُصَابرہ کا ایک معنیٰ ہے دوسروں کی ایذارسانیوں پر صبر کرنا۔ صبر کے تحت اس کی تمام اقسام داخل ہیں جیسے بنیادی عقائد کا علم حاصل کرنے کی مشقت پر صبر کرنا، واجبات اور مستحبات کی ادائیگی اور ممنوعات سے بچنے کی مشقت پر صبر کرنا نیز دنیا کی مصیبتوں اور آفتوں پر صبر کرنا اور مُصَابرہ میں گھر والوں، پڑوسیوں اور رشتہ داروں کی بد اخلاقی برداشت کرنا اور برا سلوک کرنے والوں سے بدلہ نہ لینا داخل ہے، اسی طرح نیکی کا حکم دینا، برائی سے منع کرنا اور کفار کے ساتھ جہاد کرنا بھی مُصَابرہ میں داخل ہے۔

لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ۟ؔ

لَعَلَّكُمْ	تُفْلِحُوْنَ ۟
تاکہ تم	فلاح، کامیابی پاؤ

اس امید پر کہ تم کامیاب ہو جاؤ ○

پارہ 3، البقرۃ:274

اَلَّذِیْنَ یُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ بِالَّیْلِ وَ النَّهَارِ سِرًّا وَّ عَلَانِیَةً فَلَهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ ۚ

اَلَّذِیْنَ	یُنْفِقُوْنَ	اَمْوَالَهُمْ	بِالَّیْلِ	وَ	النَّهَارِ	سِرًّا	وَّ	عَلَانِیَةً	فَلَهُمْ	اَجْرُهُمْ	عِنْدَ	رَبِّهِمْ
وہ لوگ جو	خرچ کرتے ہیں	اپنے اموال	رات میں	اور	دن (میں)	پوشیدہ	اور	اعلانیہ	تو ان کے لئے	ان کا اجر	پاس	ان کے رب (کے)

وہ لوگ جو رات میں اور دن میں، پوشیدہ اور اعلانیہ اپنے مال خیرات کرتے ہیں ان کے لئے ان کا اجر ان کے رب کے پاس ہے۔

وَ لَا خَوْفٌ عَلَیْهِمْ وَ لَا هُمْ یَحْزَنُوْنَ ۟

وَ	لَا	خَوْفٌ	عَلَیْهِمْ	وَ	لَا	هُمْ	یَحْزَنُوْنَ ۟
اور	نہیں	کوئی خوف	ان پر	اور	نہ	وہ	غمگین ہوں گے

ان پر نہ کوئی خوف ہو گا اور نہ وہ غمگین ہوں گے ○

پارہ 4، ال عمران:134

الَّذِیْنَ یُنْفِقُوْنَ فِی السَّرَّآءِ وَ الضَّرَّآءِ وَ الْكٰظِمِیْنَ الْغَیْظَ وَ الْعَافِیْنَ عَنِ النَّاسِ ؕ

الَّذِیْنَ ①	یُنْفِقُوْنَ	فِی	السَّرَّآءِ	وَ	الضَّرَّآءِ	وَ	الْكٰظِمِیْنَ	الْغَیْظَ	وَ	الْعَافِیْنَ	عَنِ	النَّاسِ
وہ لوگ جو	خرچ کرتے ہیں	میں	خوشحالی	اور	تنگی	اور	روکنے والے، پینے والے	غصے (کو)	اور	درگزر کرنے والے	سے	لوگوں

وہ جو خوشحالی اور تنگدستی میں اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں اور غصہ پینے والے اور لوگوں سے درگزر کرنے والے ہیں

وَ اللّٰهُ یُحِبُّ الْمُحْسِنِیْنَ ۟ۚ

وَ	اللّٰهُ	یُحِبُّ	الْمُحْسِنِیْنَ ۟
اور	اللہ	پسند فرماتا ہے	احسان، نیکی کرنے والوں (کو)

اور اللہ نیک لوگوں سے محبت فرماتا ہے ○

پارہ 18، النور:56

وَ اَقِیْمُوا الصَّلٰوةَ وَ اٰتُوا الزَّكٰوةَ وَ اَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ۟

وَ	اَقِیْمُوا	الصَّلٰوةَ	وَ	اٰتُوا	الزَّكٰوةَ	وَ	اَطِیْعُوا	الرَّسُوْلَ	لَعَلَّكُمْ	تُرْحَمُوْنَ ۟
اور	قائم رکھو	نماز	اور	ادا کرو	زکوٰۃ	اور	اطاعت کرتے رہو	رسول (کی)	تاکہ تم (پر)	رحم کیا جائے

اور نماز قائم رکھو اور زکوٰۃ دو اور رسول کی فرمانبرداری کرتے رہو اس امید پر کہ تم پر رحم کیا جائے ○

---

① اس آیت میں متقین کے چار اوصاف بیان کئے گئے ہیں: (۱) خوشحالی اور تنگدستی دونوں حال میں اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنا، (۲) غصہ پی جانا، (۳) لوگوں کو معاف کر دینا، (۴) احسان کرنا۔

پارہ 15، بنی اسرائیل: 23

وَقَضٰى رَبُّكَ اَلَّا تَعْبُدُوْۤا اِلَّاۤ اِیَّاهُ وَبِالْوَالِدَیْنِ اِحْسَانًاؕ اِمَّا یَبْلُغَنَّ

وَ	قَضٰى	رَبُّكَ	اَلَّا تَعْبُدُوْۤا	اِلَّاۤ	اِیَّاهُ	وَ	بِالْوَالِدَیْنِ	اِحْسَانًا	اِمَّا	یَبْلُغَنَّ
اور	حکم فرمایا	تمہارے رب (نے)	کہ تم عبادت نہ کرو	مگر	اسی کی	اور	ماں باپ کے ساتھ	اچھا سلوک (کرو)	اگر	وہ پہنچ جائیں

اور تمہارے رب نے حکم فرمایا کہ اس کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو اور ماں باپ کے ساتھ اچھا سلوک کرو۔

عِنْدَكَ الْكِبَرَ اَحَدُهُمَاۤ اَوْ كِلٰهُمَا فَلَا تَقُلْ لَّهُمَاۤ اُفٍّ وَّلَا تَنْهَرْهُمَا وَقُلْ

عِنْدَكَ	الْكِبَرَ	اَحَدُهُمَاۤ	اَوْ	كِلٰهُمَا	فَلَا تَقُلْ	لَّهُمَاۤ	اُفٍّ	وَّ	لَا تَنْهَرْهُمَا	وَ	قُلْ
تیرے سامنے	بڑھاپے (کو)	ان میں سے کوئی ایک	یا	دونوں	تو تم نہ کہنا	ان سے	اف	اور	نہ جھڑکنا انہیں	اور	تم کہنا

اگر تیرے سامنے ان میں سے کوئی ایک یا دونوں بڑھاپے کو پہنچ جائیں تو ان سے اُف تک نہ کہنا اور انہیں نہ جھڑکنا اور

لَّهُمَا قَوْلًا كَرِیْمًا ﴿۲۳﴾

لَّهُمَا	قَوْلًا كَرِیْمًا ﴿۲۳﴾
ان سے	تعظیم کی بات

ان سے خوبصورت، نرم بات کہنا ○

پارہ 22، الاحزاب: 70

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَقُوْلُوْا قَوْلًا سَدِیْدًا ﴿۷۰﴾

یٰۤاَیُّهَا	الَّذِیْنَ	اٰمَنُوا	اتَّقُوا	اللّٰهَ	وَ	قُوْلُوْا	قَوْلًا سَدِیْدًا ﴿۷۰﴾
اے	وہ لوگو جو	ایمان لائے	ڈرو	اللہ (سے)	اور	کہا کرو	سیدھی بات

اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور سیدھی بات کہا کرو ○

پارہ 5، النساء: 58

اِنَّ اللّٰهَ یَاْمُرُكُمْ اَنْ تُؤَدُّوا الْاَمٰنٰتِ اِلٰۤى اَهْلِهَاۙ وَاِذَا حَكَمْتُمْ

اِنَّ	اللّٰهَ	یَاْمُرُكُمْ	اَنْ	تُؤَدُّوا	الْاَمٰنٰتِ	اِلٰۤى	اَهْلِهَا	وَ	اِذَا	حَكَمْتُمْ
بیشک	اللہ	حکم دیتا ہے تمہیں	کہ	تم ادا کر دو، سپرد کر دو	امانتیں	کی طرف	ان کے اہل (امانت والوں)	اور	جب	تم فیصلہ کرو

بیشک اللہ تمہیں حکم دیتا ہے کہ امانتیں جن کی ہیں ان کے سپرد کرو اور یہ کہ جب تم لوگوں میں فیصلہ

بَیْنَ النَّاسِ اَنْ تَحْكُمُوْا بِالْعَدْلِؕ اِنَّ اللّٰهَ نِعِمَّا یَعِظُكُمْ بِهٖؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ

بَیْنَ النَّاسِ	اَنْ	تَحْكُمُوْا	بِالْعَدْلِ	اِنَّ	اللّٰهَ	نِعِمَّا	یَعِظُكُمْ	بِهٖ	اِنَّ	اللّٰهَ	كَانَ
لوگوں کے درمیان	کہ	فیصلہ کرو	انصاف کے ساتھ	بیشک	اللہ	کیا ہی خوب	نصیحت فرماتا ہے تمہیں	اس کی	بیشک	اللہ	ہے

کرو تو انصاف کے ساتھ فیصلہ کرو بیشک اللہ تمہیں کیا ہی خوب نصیحت فرماتا ہے، بیشک اللہ

سَمِيْعًاۢ بَصِيْرًا ﴿۵۸﴾	
سَمِيْعًا	بَصِيْرًا ﴿۵۸﴾
سننے والا	دیکھنے والا
سننے والا، دیکھنے والا ہے ○	

پارہ22، الاحزاب:35

اِنَّ الْمُسْلِمِيْنَ وَ الْمُسْلِمٰتِ وَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَ الْمُؤْمِنٰتِ وَ الْقٰنِتِيْنَ وَ الْقٰنِتٰتِ										
اِنَّ	الْمُسْلِمِيْنَ	وَ	الْمُسْلِمٰتِ	وَ	الْمُؤْمِنِيْنَ	وَ	الْمُؤْمِنٰتِ	وَ	الْقٰنِتِيْنَ	وَ	الْقٰنِتٰتِ
بیشک	مسلمان مرد	اور	مسلمان عورتیں	اور	ایمان والے	اور	ایمان والیاں	اور	فرمانبرداری کرنے والے	اور	فرمانبرداری کرنے والیاں
بیشک مسلمان مرد اور مسلمان عورتیں اور ایمان والے مرد اور ایمان والی عورتیں اور فرمانبردار مرد اور فرمانبردار عورتیں											

وَ الصّٰدِقِيْنَ وَ الصّٰدِقٰتِ وَ الصّٰبِرِيْنَ وَ الصّٰبِرٰتِ وَ الْخٰشِعِيْنَ وَ الْخٰشِعٰتِ											
وَ	الصّٰدِقِيْنَ	وَ	الصّٰدِقٰتِ	وَ	الصّٰبِرِيْنَ	وَ	الصّٰبِرٰتِ	وَ	الْخٰشِعِيْنَ	وَ	الْخٰشِعٰتِ
اور	سچ بولنے والے	اور	سچ بولنے والیاں	اور	صبر کرنے والے	اور	صبر کرنے والیاں	اور	عاجزی کرنے والے	اور	عاجزی کرنے والیاں
اور سچے مرد اور سچی عورتیں اور صبر کرنے والے اور صبر کرنے والیاں اور عاجزی کرنے والے اور عاجزی کرنے والیاں											

وَ الْمُتَصَدِّقِيْنَ وَ الْمُتَصَدِّقٰتِ وَ الصَّآئِمِيْنَ وَ الصّٰٓئِمٰتِ وَ الْحٰفِظِيْنَ فُرُوْجَهُمْ										
وَ	الْمُتَصَدِّقِيْنَ	وَ	الْمُتَصَدِّقٰتِ	وَ	الصَّآئِمِيْنَ	وَ	الصّٰٓئِمٰتِ	وَ	الْحٰفِظِيْنَ	فُرُوْجَهُمْ
اور	خیرات کرنے والے	اور	خیرات کرنے والیاں	اور	روزہ رکھنے والے	اور	روزہ رکھنے والیاں	اور	حفاظت کرنے والے	اپنی شرمگاہوں (کی)
اور خیرات کرنے والے اور خیرات کرنے والیاں اور روزے رکھنے والے اور روزے رکھنے والیاں اور اپنی پارسائی کی حفاظت کرنے والے										

وَ الْحٰفِظٰتِ وَ الذّٰكِرِيْنَ اللّٰهَ كَثِيْرًا وَّ الذّٰكِرٰتِ ۙ اَعَدَّ اللّٰهُ لَهُمْ مَّغْفِرَةً											
وَ	الْحٰفِظٰتِ	وَ	الذّٰكِرِيْنَ	اللّٰهَ	كَثِيْرًا	وَّ	الذّٰكِرٰتِ	اَعَدَّ	اللّٰهُ	لَهُمْ	مَّغْفِرَةً
اور	حفاظت کرنے والیاں	اور	یاد کرنے والے	اللہ (کو)	بہت	اور	یاد کرنے والیاں	تیار کر رکھا ہے	اللہ (نے)	ان کے لیے	بخشش
اور حفاظت کرنے والیاں اور اللہ کو بہت یاد کرنے والے اور یاد کرنے والیاں ان سب کے لیے اللہ نے بخشش											

وَّ اَجْرًا عَظِيْمًا ﴿۳۵﴾	
وَّ	اَجْرًا عَظِيْمًا ﴿۳۵﴾
اور	بڑا ثواب
اور بڑا ثواب تیار کر رکھا ہے ○	

پارہ 20، القصص: 55

وَ اِذَا سَمِعُوا اللَّغْوَ اَعْرَضُوْا عَنْهُ وَ قَالُوْا لَنَاۤ اَعْمَالُنَا وَ لَكُمْ										
وَ	اِذَا	سَمِعُوا	اللَّغْوَ	اَعْرَضُوْا	عَنْهُ	وَ	قَالُوْا	لَنَاۤ	اَعْمَالُنَا	وَ	لَكُمْ
اور	جب	وہ سنتے ہیں	بیہودہ بات	(تو) منہ پھیر لیتے ہیں	اس سے	اور	کہتے ہیں	ہمارے لیے	ہمارے اعمال (ہیں)	اور	تمہارے لیے
اور جب بیہودہ بات سنتے ہیں اس سے منہ پھیر لیتے ہیں اور کہتے ہیں: ہمارے لیے ہمارے اعمال ہیں اور تمہارے لیے											

اَعْمَالُكُمْ سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ لَا نَبْتَغِی الْجٰهِلِيْنَ ﴿۵۵﴾				
اَعْمَالُكُمْ	سَلٰمٌ	عَلَيْكُمْ	لَا نَبْتَغِی	الْجٰهِلِيْنَ ﴿۵۵﴾
تمہارے اعمال (ہیں)	(بس دور سے) سلام	تم پر	ہم نہیں چاہتے	جاہلوں (کا ساتھ)
تمہارے اعمال ہیں۔ بس تمہیں سلام، ہم جاہلوں کا ساتھ نہیں چاہتے ○				

پارہ 4، ال عمران: 104

وَلْتَكُنْ مِّنْكُمْ اُمَّةٌ يَّدْعُوْنَ اِلَى الْخَيْرِ وَ يَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَ يَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِؕ												
وَ	لْتَكُنْ	مِّنْكُمْ	اُمَّةٌ ①	يَّدْعُوْنَ	اِلَى	الْخَيْرِ	وَ	يَاْمُرُوْنَ	بِالْمَعْرُوْفِ	وَ	يَنْهَوْنَ	عَنِ	الْمُنْكَرِ
اور	چاہئے کہ ہو	تم میں سے	ایک گروہ	وہ بلائیں	کی طرف	بھلائی	اور	حکم دیں	اچھی بات، نیکی کا	اور	منع کریں	سے	بری بات، برائی
اور تم میں سے ایک گروہ ایسا ہونا چاہئے جو بھلائی کی طرف بلائیں اور اچھی بات کا حکم دیں اور بری بات سے منع کریں													

وَ اُولٰٓىِٕكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ﴿۱۰۴﴾			
وَ	اُولٰٓىِٕكَ	هُمُ	الْمُفْلِحُوْنَ ﴿۱۰۴﴾
اور	یہ لوگ	وہ	فلاح، کامیابی پانے والے (ہیں)
اور یہی لوگ فلاح پانے والے ہیں ○			

پارہ 21، الاحزاب: 21

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِیْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِّمَنْ كَانَ يَرْجُوا اللّٰهَ وَ الْيَوْمَ الْاٰخِرَ وَ										
لَقَدْ	كَانَ	لَكُمْ	فِیْ رَسُوْلِ اللّٰهِ	اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ	لِّمَنْ	كَانَ يَرْجُوا	اللّٰهَ	وَ	الْيَوْمَ الْاٰخِرَ	وَ
ضرور بیشک	ہے	تمہارے لئے	اللہ کے رسول میں	بہترین نمونہ	(اس) کے لئے جو	امید رکھتا ہے	اللہ	اور	آخرت کے دن (کی)	اور
بیشک تمہارے لئے اللہ کے رسول میں بہترین نمونہ موجود ہے اس کے لیے جو اللہ اور آخرت کے دن کی امید رکھتا ہے اور										

ذَكَرَ اللّٰهَ كَثِيْرًا ﴿۲۱﴾ؕ		
ذَكَرَ	اللّٰهَ	كَثِيْرًا ﴿۲۱﴾
یاد کرتا ہے	اللہ (کو)	بہت
اللہ کو بہت یاد کرتا ہے ○		

① اس آیت سے معلوم ہوا کہ مجموعی طور پر تبلیغِ دین فرض کفایہ ہے۔ اس کی بہت سی صورتیں ہیں جیسے مصنفین کا تصنیف کرنا، مقررین کا تقریر کرنا، مبلغین کا بیان کرنا، انفرادی طور پر لوگوں کو نیکی کی دعوت دینا وغیرہ، یہ سب کام تبلیغِ دین کے زمرے میں آتے ہیں اور بقدرِ اخلاص ہر ایک کو اس پر ثواب ملتا ہے۔

پارہ 15، بنی اسرائیل: 19

وَمَنْ اَرَادَ الْاٰخِرَةَ وَسَعٰى لَهَا سَعْيَهَا وَهُوَ مُؤْمِنٌ										
وَ	مَنْ	اَرَادَ	الْاٰخِرَةَ	وَ	سَعٰى	لَهَا	سَعْيَهَا	وَ	هُوَ	مُؤْمِنٌ
اور	جو	چاہے	آخرت	اور	کوشش کرے	اس کیلئے	اس کی سی کوشش	اور	وہ	ایمان والا (بھی ہو)
اور جو آخرت چاہتا ہے اور اس کیلئے ایسی کوشش کرتا ہے جیسی کرنی چاہیے اور وہ ایمان والا بھی ہو										

فَاُولٰٓىٕكَ كَانَ سَعْيُهُمْ مَّشْكُوْرًا ﴿١٩﴾			
فَاُولٰٓىٕكَ	كَانَ	سَعْيُهُمْ	مَّشْكُوْرًا ﴿١٩﴾ ①
تو یہ لوگ	ہوگی	ان کی کوشش	مقبول
تو یہی وہ لوگ ہیں جن کی کوشش کی قدر کی جائے گی ○			

پارہ 6، المائدۃ: 1

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَوْفُوْا بِالْعُقُوْدِ ؕ اُحِلَّتْ لَكُمْ بَهِيْمَةُ الْاَنْعَامِ اِلَّا مَا									
يٰٓاَيُّهَا	الَّذِيْنَ	اٰمَنُوْٓا	اَوْفُوْا	بِالْعُقُوْدِ	اُحِلَّتْ	لَكُمْ	بَهِيْمَةُ الْاَنْعَامِ ②	اِلَّا	مَا
اے	وہ لوگو جو	ایمان لائے	پورے کیا کرو	تمام عہدوں کو	حلال کردیے گئے	تمہارے لئے	چوپائے جانور (یعنی) مویشی	مگر	جو (جن کا)
اے ایمان والو! تمام عہد پورے کیا کرو۔ تمہارے لئے چوپائے جانور حلال کر دیے گئے سوائے ان کے جو									

يُتْلٰى عَلَيْكُمْ غَيْرَ مُحِلِّي الصَّيْدِ وَاَنْتُمْ حُرُمٌ ؕ اِنَّ اللّٰهَ يَحْكُمُ								
يُتْلٰى ③	عَلَيْكُمْ	غَيْرَ مُحِلِّي الصَّيْدِ	وَ	اَنْتُمْ	حُرُمٌ	اِنَّ	اللّٰهَ	يَحْكُمُ
(آگے حکم) پڑھا جائے گا	تمہارے اوپر	نہ (ہو) شکار کو حلال ٹھہرانے والے	اور (حالانکہ)	تم	احرام والے (ہو)	بیشک	اللہ	حکم فرماتا ہے
(آگے) تمہارے سامنے بیان کئے جائیں گے لیکن احرام کی حالت میں شکار حلال نہ سمجھو۔ بیشک اللہ								

مَا يُرِيْدُ ﴿١﴾	
مَا	يُرِيْدُ ﴿١﴾
جو	چاہتا ہے
جو چاہتا ہے حکم فرماتا ہے ○	

① اس آیت سے معلوم ہوا کہ عمل کی مقبولیت کے لئے تین چیزیں درکار ہیں: (1) طالبِ آخرت ہونا یعنی نیت نیک۔ (2) سعی یعنی عمل کو باہتمام اس کے حقوق کے ساتھ ادا کرنا۔ (3) ایمان جو سب سے زیادہ ضروری ہے۔

② بہیمہ خشکی اور تری کے ہر اس جانور کا نام ہے جس کی چار ٹانگیں ہوں اور یہاں آیت میں اس کی "الانعام" کی طرف اضافت بیانیہ ہے۔

③ اس سے معلوم ہوا کہ حرام صرف وہ ہے جو قرآن و حدیث میں آ گیا، بقیہ حلال ہے کیونکہ حلال کے لئے خاص دلیل کی ضرورت نہیں، کسی چیز کا حرام نہ ہونا ہی حلال کی دلیل ہے۔ اس سے ان لوگوں کو عبرت حاصل کرنی چاہئے جو مسلمانوں کے پاکیزہ کھانوں کو حیلے بہانوں سے حرام بلکہ شرک قرار دیتے رہتے ہیں۔

ذہن نشین کیجیے

﴿1﴾... کامیابی کے لئے ہدایت، راستہ اور استقامت ضروری ہے۔

﴿2﴾... کامیابی پانے کے لیے تقویٰ وپرہیز گاری اختیار کرنا بھی بے حد ضروری ہے۔

﴿3﴾... کثرت سے اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنا چاہیے۔

﴿4﴾... علمِ دین حاصل کیے بغیر کامیابی حاصل نہیں ہو سکتی۔

﴿5﴾... مشکلات پر صبر کرنا چاہیے۔

﴿6﴾... صدقہ وخیرات کرنا چاہیے۔

﴿7﴾... وعدہ پورا کرنا چاہیے۔

﴿8﴾... والدین کے ساتھ حسنِ سلوک کرنا چاہیے۔

﴿9﴾ ... ہمیں ہر موقع پر سچ بولنا چاہیے۔

﴿10﴾... امانت میں خیانت سے بچنا چاہیے۔

ذہنی مشق

سوالات کے جوابات دیجئے:

سوال 1: احمر کی سب سے بڑی خصوصیت کیا تھی؟

جواب: ____________________

____

سوال 2: احمر اپنی گفتگو میں کس چیز کے حوالے دیتا تھا؟

جواب: ____________________

____

سوال 3: ڈرائنگ روم میں سب سے دلچسپ چیز کیا تھی؟

جواب: ____________________

____

سوال 4: کامیابی کسے کہتے ہیں؟

جواب: ____________________

____

سوال 5: ہدایت و استقامت سے کیا مراد ہے؟

جواب: ____________________

____

سوال 6: کامیابی کے لئے کونسی چیزیں ضروری ہیں؟

جواب: ____________________

____

اپنا جائزہ لیجیے:

﴿1﴾... "کامیابی" پانے کے لیے آپ نے قرآنی ہدایات کے مطابق اپنا ٹائم ٹیبل بنالیا ہے؟

﴿2﴾... قرآنی ہدایات کے مطابق کیا آپ کی گفتگو جھوٹ، غیبت، چغلی اور دیگر فضول باتوں سے پاک ہوتی ہے؟

﴿3﴾... کیا آپ اس سبق میں موجود اچھی عادتیں اپنانے کی کوشش کر رہے ہیں؟

کرنے کے کام:

﴿1﴾... "ہم ناکام کیوں ہوتے ہیں؟" اس موضوع پر تین نکات لکھیے۔

﴿2﴾... کامیابی کے فوائد لکھ کر چارٹ میں نمایاں کیجیے اور اسے مناسب جگہ آویزاں کیجیے۔

﴿3﴾... مذکورہ سبق کے مطابق جو اچھائیاں آپ میں موجود ہیں اور جن کی کمی ہے ان کی ایک فہرست بنائیے اور مزید اچھائیاں اپنانے کے لیے جدوجہد کیجیے۔

دستخط ٹیچر: ____________ دستخط سرپرست: ____________

حسن اخلاق

لوگوں کے ساتھ اچھے رویے یا اچھے برتاؤ یا اچھی عادات کو حسن اخلاق کہا جاتا ہے۔

میزان عمل میں سب سے وزنی شے

حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن مومن کے میزان میں حسن اخلاق سے زیادہ وزنی کوئی شے نہیں ہوگی۔ (ترمذی، 3/403، حدیث: 2009)

سورۃ الزلزال

تعارف و مضامین:

اس سورت کا نام "زِلزال" ہے، جس کے معنیٰ ہیں "ہلا دینا"[1] اس سورت کی پہلی آیت میں لفظ "زِلزال" موجود ہے اسی مناسبت سے اسے "سورۂ زِلزال" کہتے ہیں۔ رسولِ اکرم صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جو سورۂ زِلزال پڑھے تو یہ اس کے لیے نصف قرآن کے برابر ہوگی۔[2] اس سورت میں ان مضامین کو بیان کیا گیا ہے:

سورت کی ابتدا میں قیامت قائم ہوتے وقت کی چند علامات بیان کرنے کے بعد بتایا گیا ہے کہ قیامت کے دن زمین اللہ تعالیٰ کے حکم سے مخلوق کے وہ سب اعمال بیان کر دے گی جو اس پر انہوں نے کیے ہوں گے۔[3] سورت کے آخر میں بتایا گیا کہ قیامت کے دن لوگ مختلف حالتوں میں اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہوں گے اور جس نے ذرہ بھر نیکی یا گناہ کیا ہو گا تو وہ اسے دیکھے گا[4] اور اس کا بدلہ اسے ملے گا۔[5]

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

پارہ 30، الزلزال

اِذَا زُلْزِلَتِ الْاَرْضُ زِلْزَالَهَا ۝۱ وَ اَخْرَجَتِ الْاَرْضُ اَثْقَالَهَا ۝۲ وَ قَالَ									
اِذَا	زُلْزِلَتِ	الْاَرْضُ	زِلْزَالَهَا ۝۱	وَ	اَخْرَجَتِ	الْاَرْضُ	اَثْقَالَهَا ۝۲	وَ	قَالَ
جب	تھرتھرا دی جائے گی	زمین	(جیسے) اس کا تھرتھرانا (طے ہے)	اور	باہر نکال دے گی	زمین	اپنے بوجھ	اور	کہے گا
جب زمین تھرتھرا دی جائے گی جیسے اس کا تھرتھرانا طے ہے ۝ اور زمین اپنے بوجھ باہر پھینک دے گی ۝ اور آدمی کہے گا:									

الْاِنْسَانُ مَا لَهَا ۝۳ يَوْمَئِذٍ تُحَدِّثُ اَخْبَارَهَا ۝۴ بِاَنَّ رَبَّكَ اَوْحٰى لَهَا ۝۵									
الْاِنْسَانُ	مَا	لَهَا ۝۳	يَوْمَئِذٍ	تُحَدِّثُ	اَخْبَارَهَا ۝۴	بِاَنَّ	رَبَّكَ	اَوْحٰى	لَهَا ۝۵
آدمی	کیا ہوا	اس کو	اس دن	وہ بتائے گی	اپنی خبریں	(اس) لئے کہ	تیرے رب (نے)	حکم بھیجا	اس کو
اسے کیا ہوا؟ ۝ اس دن وہ اپنی خبریں بتائے گی ۝ اس لیے کہ تمہارے رب نے اسے حکم بھیجا ۝									

يَوْمَئِذٍ يَّصْدُرُ النَّاسُ اَشْتَاتًا ۙ لِّيُرَوْا اَعْمَالَهُمْ ۝۶ فَمَنْ يَّعْمَلْ							
يَوْمَئِذٍ	يَّصْدُرُ	النَّاسُ	اَشْتَاتًا	لِّيُرَوْا	اَعْمَالَهُمْ ۝۶	فَمَنْ	يَّعْمَلْ
اس دن	لوٹیں گے	لوگ	مختلف (حالتوں میں)	تاکہ انہیں دکھائے جائیں	ان کے اعمال	تو جو	کرے
اس دن لوگ مختلف حالتوں میں لوٹیں گے تاکہ انہیں ان کے اعمال دکھائے جائیں ۝ تو جو							

مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَّرَهٗ ۝ وَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَّرَهٗ ۝								
مِثْقَالَ ذَرَّةٍ	خَيْرًا	يَّرَهٗ ۝	وَ	مَنْ	يَّعْمَلْ	مِثْقَالَ ذَرَّةٍ	شَرًّا	يَّرَهٗ ۝
ایک ذرے کے برابر	بھلائی	وہ دیکھے گا اسے	اور	جو	کرے	ایک ذرے کے برابر	برائی	وہ دیکھے گا اسے
ایک ذرہ بھر بھلائی کرے وہ اسے دیکھے گا ○ اور جو ایک ذرہ بھر برائی کرے وہ اسے دیکھے گا ○								

ذہن نشین کیجیے

﴿1﴾... قیامت کے قریب یا قیامت کے دن بہت شدت سے زلزلہ آئے گا۔

﴿2﴾... اس دن زمین اپنے اندر موجود خزانے اور مردے سب کچھ باہر نکال دے گی۔

﴿3﴾... قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے حکم سے زمین انسانوں کے بارے میں گواہی دے گی۔

﴿4﴾... زمین آدمی کی نیکی جیسے نماز پڑھنے، زکوٰۃ دینے اور بدی جیسے کفر، ظلم اور چوری کی گواہی دے گی۔

﴿5﴾... انسان جن اعضاء سے گناہ کرتا ہے قیامت کے دن یہی اعضاء اُن گناہ کی گواہی دیں گے۔

﴿6﴾... قیامت کے دن چھوٹی سی نیکی بہت بڑے نفع اور چھوٹا سا گناہ بہت بڑے نقصان کا سبب بن سکتا ہے۔

ذہنی مشق

سوالات کے جوابات دیجئے:

سوال 1: " زِلزال" کے کیا معنیٰ ہیں اور اس سورت کو یہ نام کیوں دیا گیا؟

جواب: ____________________

____

سوال 2: حدیث پاک میں "سورۂ زِلزال" پڑھنے کی کیا فضیلت بیان کی گئی ہے؟

جواب: ____________________

____

سوال 3: اس سورت میں قیامت کے دن کے بارے میں کیا بتایا گیا ہے؟

جواب: ____________________

____

سوال 4: قیامت کے دن زمین کس چیز کی خبریں دے گی؟

جواب: ____________________

____

سوال 5: قیامت کے دن انسان اپنے اعمال نامے میں کیا کیا دیکھے گا؟

جواب: ________________________________

____

اپنا جائزہ لیجیے:

﴿1﴾... آپ کسی نیکی کو چھوٹا سمجھ کر چھوڑ تو نہیں دیتے؟

﴿2﴾... آپ کسی گناہ کو چھوٹا خیال کرکے اس میں مبتلا تو نہیں ہو جاتے؟

﴿3﴾... آپ بروزِ قیامت اپنے نامۂ اعمال میں نیکیاں زیادہ دیکھنا چاہتے ہیں؟

کرنے کے کام:

﴿1﴾... اپنے ٹیچر سے پوچھ کر کوئی پانچ آسان نیکیاں لکھیے۔

﴿2﴾... اپنے ٹیچر سے پوچھ کر قیامت کی کوئی پانچ نشانیاں لکھیے۔

دستخط ٹیچر: ____________ دستخط سرپرست: ____________

اللہ تعالیٰ نے ایک پہاڑ پیدا کیا، جس کا نام **کوہ قاف** ہے زمین میں کوئی جگہ ایسی نہیں جہاں **کوہ قاف** کے ریشے پھیلے ہوئے نہ ہوں۔ یہ ریشے کہیں زمین کے اوپر تو کہیں زمین کے نیچے یہاں تک کہ سمندر کے اندر بھی ہیں۔ سمندر میں بھی زلزلہ آسکتا ہے۔ **کوہ قاف** کے ریشے زمین کی نچلی سطح میں بھی دور دور تک پھیلے ہوئے ہیں جہاں جہاں وہ ریشے ہوتے ہیں اس کی اوپری زمین بہت نرم ہوتی ہے جس جگہ زلزلہ بھیجنے کا اللہ تعالیٰ ارادہ فرماتا ہے اللہ **کوہ قاف** کو حکم دیتا ہے وہ اپنے وہاں کے ریشہ کو حرکت دے۔ صرف وہیں زلزلہ آئیگا جس جگہ کے ریشے کو حرکت دی گئی پھر جہاں ہلکے زلزلے کا حکم ہے تو یہ وہاں کے ریشے کو ہلکا سا ہلاتا ہے جہاں حکم ہے کہ شدید جھٹکا دے تو وہاں کوہ قاف بہت زور سے اپنا ریشہ ہلاتا ہے۔ بعض جگہ صرف ہلکا سا جھٹکا آتا ہے اور ختم ہو جاتا ہے۔ اس میں بھی اللہ کی حکمتیں ہوتی ہیں کہ کہیں ہلکا سا جھٹکا آتا ہے تو کہیں زوردار، کہیں مکانات صرف ہل جاتے ہیں، کہیں زمین پھٹ جاتی ہے اور اس سے پانی نکل آتا ہے تو کہیں شعلے نکل پڑتے ہیں تو کہیں سے بخارات ودھوئیں اٹھتے ہیں

حضرت نوح عَلَیْہِ السَّلَام

مشکل الفاظ	معانی	مشکل الفاظ	معانی
گریہ وزاری کرنا	رونا، اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں آنسو بہانا	مبعوث فرمانا	بھیجنا
وعید	سزا دینے کا وعدہ	سنگسار کرنا	پتھر مار مار کر ہلاک کرنا

حضرت آدم عَلَیْہِ السَّلَام کے بعد کچھ عرصہ تک لوگ ہدایت پر رہے لیکن پھر آہستہ آہستہ اُن میں گمراہی پھیلتی گئی۔[1] جب لوگوں میں بُت پرستی، ظلم وستم اور غرور وتکبر جیسی برائیاں عام ہو گئیں[2] تو انہیں گمراہی کے اندھیروں سے نکالنے اور ہدایت کی روشنی کی طرف لانے کے لیے اللہ تعالیٰ نے حضرت نوح عَلَیْہِ السَّلَام کو رسول بنا کر بھیجا۔[3] آپ کسی قوم کی طرف بھیجے جانے والے پہلے رسول ہیں۔[4]

حضرت نوح عَلَیْہِ السَّلَام اللہ تعالیٰ کے نیک بندے اور اس کے نبی ہیں۔ آپ کا نام "یشکر یا عبد الغفار" ہے۔ آپ حضرت ادریس عَلَیْہِ السَّلَام کے پڑپوتے ہیں۔ آپ کا لقب "نوح" اس لیے ہوا کہ آپ عَلَیْہِ السَّلَام بہت زیادہ گریہ وزاری کرتے تھے۔[5] چالیس یا پچاس سال کی عمر میں آپ کو نبوت عطا فرمائی گئی۔[6] نو سو پچاس (950) سال اپنی قوم کو توحید کی دعوت دیتے رہے اور طوفان آنے کے بعد ساٹھ (60) برس دنیا میں رہے۔[7]

حضرت نوح عَلَیْہِ السَّلَام کی دعوت:

آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے لوگوں کو بُرائیوں سے روکا، انہیں تقویٰ اختیار کرنے اور بتوں کو چھوڑ کر صرف اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنے کا حکم دیا۔[8] یہ بھی بتایا کہ اگر تم ایمان نہ لائے تو اللہ تعالیٰ تم پر عذاب نازل فرمائے گا۔[9] آپ عَلَیْہِ السَّلَام ایک طویل عرصہ تک اپنی قوم کو تبلیغ فرماتے رہے[10] لیکن اتنی محنت کے باوجود صرف چند خوش نصیب ہی آپ پر ایمان لائے۔ لوگوں کی اکثریت حق سننے اور ماننے کو تیار نہ تھی[11] اس لئے وہ آپ عَلَیْہِ السَّلَام پر ایمان لانے کے بجائے آپ عَلَیْہِ السَّلَام کی مخالفت کرنے لگے۔[12]

آپ عَلَیْہِ السَّلَام کی قوم کا ردِ عمل:

قوم کے سرداروں نے آپ عَلَیْہِ السَّلَام سے کہا کہ آپ ہمارے جیسے عام آدمی ہی تو ہیں،[13] آپ کو ہم پر نہ تو مال و دولت میں کوئی فضیلت حاصل ہے اور نہ ریاست میں[14] نیز آپ پر ایمان لانے والے غریب لوگ ہیں جو سوچے سمجھے بغیر آپ پر ایمان لے آئے۔[15] آپ انہیں خود سے دور کر دیں۔ حضرت نوح عَلَیْہِ السَّلَام نے فرمایا: تمہیں اس بات پر تعجب کیوں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے تمہیں ڈرانے کے لیے تم میں سے ہی ایک آدمی بھیج دیا[16] اور میں پیغامِ رسالت پہنچانے کے بدلے مال و دولت نہیں مانگوں گا، میرا اجر اللہ تعالیٰ کے ذمہ کرم پر ہے۔[17] میں تو تمہیں اللہ تعالیٰ کی طرف سے ڈر سنانے آیا ہوں[18] نیز آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے ایمان لانے والوں کو دور کرنے سے بھی انکار کر دیا۔[19] اس پر انہوں نے کہا کہ ہم بتوں کی عبادت نہیں چھوڑ سکتے۔[20]

قومِ نوح پر آزمائش:

حضرت نوح عَلَیْہِ السَّلَام نے اپنی قوم کو سمجھانے اور راہِ حق پر لانے کی ہر طرح سے کوشش کی، کبھی کسی کو تنہائی میں سمجھاتے تو کبھی سب کو ایک ساتھ نصیحت فرماتے لیکن ان لوگوں نے نافرمانی جاری رکھی تو اللہ تعالیٰ نے انہیں آزمائش میں مبتلا فرمادیا، ان پر بارشیں روک دی گئیں، اولاد کا سلسلہ بھی رک گیا اور قحط کی وجہ سے ان کے مویشی بھی ہلاک ہونے لگے۔[21] یہ دیکھ کر حضرت نوح عَلَیْہِ السَّلَام نے انہیں پھر ایمان لانے کی دعوت دی اور فرمایا کہ اگر تم اللہ پر ایمان لے آؤ گے تو تمہاری سب مشکلات آسان ہو جائیں گی لیکن قوم پر ان باتوں کا کوئی اثر نہ ہوا۔[22]

عذاب کی دعا:

حضرت نوح عَلَیْہِ السَّلَام نے قوم کے بار بار انکار پر اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں عرض کی کہ اے میرے رب! ان پر عذاب بھیج کیونکہ اگر یہ لوگ زندہ رہے تو تیرے بندوں کو گمراہ کر دیں گے، لہٰذا زمین پر بسنے والے کافروں کو ختم فرمادے۔[23]

کشتی بنانے کا حکم:

اللہ تعالیٰ نے حضرت نوح عَلَیْہِ السَّلَام کی دعا قبول فرمائی اور انہیں کشتی بنانے کا حکم دیا۔ حضرت نوح عَلَیْہِ السَّلَام کشتی بنانے میں لگ گئے، قوم کے سردار جب آپ عَلَیْہِ السَّلَام کو کشتی بناتا دیکھتے تو مذاق اڑاتے اور ہنستے لیکن آپ عَلَیْہِ السَّلَام ان کی باتوں کو نظر انداز کرتے ہوئے فرماتے کہ آج تم ہم پر ہنس رہے ہو ایک وقت آئے گا کہ ہم تم پر ہنسیں گے۔[24]

طوفان کا آغاز:

اللہ تعالیٰ نے حضرت نوح عَلَیْہِ السَّلَام کو بتادیا تھا کہ جب تندور سے پانی نکلنا شروع ہو جائے تو سمجھو اب طوفان آرہا ہے اس وقت تم اپنے اہلِ خانہ کو، تمام جانوروں کے ایک ایک جوڑے کو اور ایمان والوں کو کشتی میں سوار کر لینا۔ جب تندور سے پانی نکلنا شروع ہوا تو حضرت نوح عَلَیْہِ السَّلَام تمام ایمان والوں کے ساتھ کشتی میں سوار ہو گئے اور جانوروں کا ایک ایک جوڑا بھی اپنے ساتھ سوار کر لیا۔[25] طوفان کی وجہ سے پانی اس قدر زیادہ ہو گیا کہ بڑے بڑے پہاڑ بھی پانی میں ڈوب گئے۔ جب پانی کی موجیں اٹھتیں تو بلند پہاڑوں کی طرح نظر آتیں اور انہی موجوں کے درمیان آپ کی کشتی رواں دواں تھی۔[26]

کافر بیٹے کا غرق ہونا:

حضرت نوح عَلَیْہِ السَّلَام کا بیٹا کنعان منافق تھا، وہ حضرت نوح عَلَیْہِ السَّلَام کے سامنے خود کو مسلمان ظاہر کرتا لیکن اصل میں وہ کافر ہی تھا۔[27] جب طوفان آیا تو حضرت نوح عَلَیْہِ السَّلَام نے اسے بھی کشتی میں سوار ہونے کا کہا لیکن اس نے آپ عَلَیْہِ السَّلَام کی بات نہ مانی، کہنے لگا کہ میں کسی پہاڑ کی پناہ لے لیتا ہوں لیکن وہ بھی غرق ہو گیا۔[28] جب وہ غرق ہونے لگا تو حضرت نوح عَلَیْہِ السَّلَام نے بارگاہِ الٰہی میں عرض کی: "اے میرے ربّ! تُو نے میرے گھر والوں کی نجات کا وعدہ فرمایا ہے اور میرا بیٹا بھی تو میرے گھر والوں میں سے ہی ہے۔[29] اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: "وہ آپ کے گھر والوں میں سے نہیں ہے کیونکہ اس کا عمل ٹھیک نہیں کہ وہ شرک کرتا تھا۔"[30]

طوفان کا تھمنا اور کشتی کا جودی پہاڑ پر ٹھہرنا:

حضرت نوح عَلَیْہِ السَّلَام کی قوم کو طوفان میں غرق کرنے کے بعد پانی خشک کر دیا گیا اور حضرت نوح عَلَیْہِ السَّلَام کی کشتی "جودی پہاڑ" پر ٹھہر گئی۔[31] کشتی میں بچ جانے والے لوگوں نے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا اور کشتی سے نیچے آگئے۔[32] کشتی میں چالیس مرد اور چالیس عورتیں سوار تھیں مگر آپ عَلَیْہِ السَّلَام کی اولاد کے سوا کسی کی نسل نہ چلی اس لیے آپ کو "آدمِ ثانی" بھی کہا جاتا ہے۔[33]

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

پارہ 12، ھود: 25 تا 48

وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا نُوْحًا اِلٰى قَوْمِهٖۤ اِنِّیْ لَكُمْ نَذِیْرٌ مُّبِیْنٌ ﴿۲۵﴾							
وَ	لَقَدْ	اَرْسَلْنَا	نُوْحًا	اِلٰى قَوْمِهٖۤ	اِنِّیْ	لَكُمْ	نَذِیْرٌ مُّبِیْنٌ ﴿۲۵﴾
اور	ضرور بیشک	ہم نے بھیجا	نوح (کو)	اس کی قوم کی طرف	(انہوں نے کہا) بیشک میں	تمہارے لئے	کھلا ڈر سنانے والا (ہوں)
اور بے شک ہم نے نوح کو اس کی قوم کی طرف بھیجا (انہوں نے فرمایا) میں تمہارے لیے صریح ڈر سنانے والا ہوں ○							

اَنْ لَّا تَعْبُدُوْۤا اِلَّا اللّٰهَ ؕ اِنِّیْۤ اَخَافُ عَلَیْكُمْ عَذَابَ یَوْمٍ اَلِیْمٍ ﴿۲۶﴾ فَقَالَ									
اَنْ	لَّا تَعْبُدُوْۤا	اِلَّا	اللّٰهَ	اِنِّیْۤ	اَخَافُ	عَلَیْكُمْ	عَذَابَ یَوْمٍ اَلِیْمٍ ﴿۲۶﴾ ①	فَقَالَ	
کہ	تم نہ عبادت کرو	مگر	اللہ (کی)	بیشک میں	خوف کرتا ہوں	تمہارے اوپر	دردناک دن کے عذاب (کا)	تو کہا	
کہ اللہ کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو۔ بیشک میں تم پر ایک دردناک دن کے عذاب کا خوف کرتا ہوں ○ تو اس کی									

الْمَلَاُ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا مِنْ قَوْمِهٖ مَا نَرٰىكَ اِلَّا بَشَرًا مِّثْلَنَا وَ								
الْمَلَاُ	الَّذِیْنَ	كَفَرُوْا	مِنْ قَوْمِهٖ	مَا نَرٰىكَ	اِلَّا	بَشَرًا	مِّثْلَنَا	وَ
سرداروں (نے)	وہ لوگ جنہوں نے	کفر کیا	اس کی قوم میں سے	ہم نہیں دیکھتے تمہیں	مگر	آدمی	اپنے جیسا	اور
قوم کے کافر سردار کہنے لگے: ہم تو تمہیں اپنے ہی جیسا آدمی سمجھتے ہیں اور								

مَا نَرٰىكَ اتَّبَعَكَ اِلَّا الَّذِیْنَ هُمْ اَرَاذِلُنَا بَادِیَ الرَّاْیِ ۚ وَ							
مَا نَرٰىكَ	اتَّبَعَكَ	اِلَّا	الَّذِیْنَ	هُمْ	اَرَاذِلُنَا	بَادِیَ الرَّاْیِ	وَ
ہم نہیں دیکھتے تمہیں	(کہ کسی نے) پیروی کی ہو تمہاری	مگر	ان لوگوں نے جو	وہ	ہمارے سب سے کمینے (ہیں)	سرسری نظر (سے)	اور
ہم دیکھ رہے ہیں کہ تمہاری پیروی صرف ہمارے سب سے کمینے لوگوں نے سرسری نظر دیکھ کر بغیر سوچے سمجھے کر لی ہے اور							

---

① دردناک دن سے مراد یا تو قیامت کا دن ہے یا طوفان آنے کا دن اور دن کو مجازی طور پر دردناک اس لئے فرمایا گیا کہ دردناک عذاب اس دن نازل ہو گا۔

② اس گمراہی میں بہت سی اُمتیں مبتلا ہو کر اسلام سے محروم رہیں، قرآنِ پاک میں جابجا ان کے تذکرے ہیں، اس اُمت میں بھی بہت سے بدنصیب ایسے ہیں جو رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو بے ادبی سے بشر کہتے اور ہمسری کا فاسد خیال رکھتے ہیں، اللہ تعالیٰ انہیں گمراہی سے بچائے اور ہدایت عطا فرمائے۔

مَا نَرٰی لَكُمْ عَلَیْنَا مِنْ فَضْلٍۭ بَلْ نَظُنُّكُمْ كٰذِبِیْنَ ﴿۲۷﴾ قَالَ یٰقَوْمِ

مَا نَرٰی	لَكُمْ	عَلَیْنَا	مِنْ فَضْلٍ	بَلْ	نَظُنُّكُمْ	كٰذِبِیْنَ ﴿۲۷﴾	قَالَ	یٰقَوْمِ
ہم نہیں دیکھتے	تمہارے لئے	اپنے اوپر	کوئی فضیلت	بلکہ	ہم گمان کرتے ہیں تمہیں	جھوٹے	فرمایا	اے میری قوم

ہم تمہارے لئے اپنے اوپر کوئی فضیلت نہیں پاتے بلکہ ہم تمہیں جھوٹا خیال کرتے ہیں ○ فرمایا: اے میری قوم!

اَرَءَیْتُمْ اِنْ كُنْتُ عَلٰی بَیِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّیْ وَ اٰتٰىنِیْ رَحْمَةً مِّنْ عِنْدِهٖ

اَرَءَیْتُمْ	اِنْ	كُنْتُ	عَلٰی بَیِّنَةٍ	مِّنْ رَّبِّیْ	وَ	اٰتٰىنِیْ	رَحْمَةً	مِّنْ عِنْدِهٖ
بھلا بتاؤ	اگر	میں ہوں	دلیل پر	اپنے رب کی طرف سے	اور	اس نے دی ہو مجھے	رحمت	اپنے پاس سے

بھلا بتاؤ کہ اگر میں اپنے رب کی طرف سے دلیل پر ہوں اور اس نے مجھے اپنے پاس سے رحمت عطا فرمائی ہو

فَعُمِّیَتْ عَلَیْكُمْ ؕ اَنُلْزِمُكُمُوْهَا وَ اَنْتُمْ لَهَا كٰرِهُوْنَ ﴿۲۸﴾ وَ

فَعُمِّیَتْ	عَلَیْكُمْ	اَنُلْزِمُكُمُوْهَا	وَ	اَنْتُمْ	لَهَا	كٰرِهُوْنَ ﴿۲۸﴾	وَ
پھر وہ پوشیدہ کردی گئی ہو	تمہارے اوپر	(تو) کیا ہم زبردستی مسلط کردیں تم پر اسے	اور (حالانکہ)	تم	اسے	ناپسند کرنے والے (ہو)	اور

پھر تم (خود ہی) اسے دیکھنے سے اندھے رہو تو کیا میں تمہیں اس (کو قبول کرنے) پر مجبور کروں حالانکہ تم اسے ناپسند کرتے ہو؟ ○ اور

یٰقَوْمِ لَاۤ اَسْــٴَـلُكُمْ عَلَیْهِ مَالًا ؕ اِنْ اَجْرِیَ اِلَّا عَلَى اللّٰهِ وَ مَاۤ

یٰقَوْمِ	لَاۤ اَسْــٴَـلُكُمْ	عَلَیْهِ	مَالًا	اِنْ	اَجْرِیَ	اِلَّا	عَلَى اللّٰهِ	وَ	مَاۤ
اے میری قوم	میں نہیں مانگتا تم سے	اس پر	کوئی مال	نہیں	میرا اجر	مگر	اللہ (کے ذمۂ کرم) پر	اور	نہیں

اے قوم! میں تم سے اس پر کوئی مال نہیں مانگتا، میرا اجر تو اللہ ہی پر ہے اور

اَنَا بِطَارِدِ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا ؕ اِنَّهُمْ مُّلٰقُوْا رَبِّهِمْ وَ لٰكِنِّیْۤ اَرٰىكُمْ

اَنَا	بِطَارِدِ	الَّذِیْنَ	اٰمَنُوْا	اِنَّهُمْ	مُّلٰقُوْا	رَبِّهِمْ	وَ	لٰكِنِّیْۤ	اَرٰىكُمْ
میں	دور کرنے والا	ان لوگوں کو جو	ایمان لائے	بیشک وہ	ملنے والے (ہیں)	اپنے رب (سے)	اور	لیکن میں	سمجھتا ہوں تمہیں

میں مسلمانوں کو دور نہیں کروں گا بیشک یہ اپنے رب سے ملنے والے ہیں لیکن میں تم لوگوں کو بالکل

قَوْمًا تَجْهَلُوْنَ ﴿۲۹﴾ وَ یٰقَوْمِ مَنْ یَّنْصُرُنِیْ مِنَ اللّٰهِ اِنْ طَرَدْتُّهُمْ ؕ

قَوْمًا تَجْهَلُوْنَ ﴿۲۹﴾	وَ	یٰقَوْمِ	مَنْ	یَّنْصُرُنِیْ	مِنَ اللّٰهِ	اِنْ	طَرَدْتُّهُمْ
جاہل لوگ	اور	اے میری قوم	کون	مدد کرسکے گا میری	اللہ سے (کے مقابلے میں)	اگر	میں دور کردوں انہیں

جاہل قوم سمجھتا ہوں ○ اور اے میری قوم! اگر میں انہیں دور کردوں تو مجھے اللہ سے کون بچائے گا؟

اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ ﴿۳۰﴾ وَ لَاۤ اَقُوْلُ لَكُمْ عِنْدِیْ خَزَآىٕنُ اللّٰهِ وَ لَاۤ اَعْلَمُ الْغَیْبَ

اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ ﴿۳۰﴾	وَ	لَاۤ اَقُوْلُ	لَكُمْ	عِنْدِیْ	خَزَآىٕنُ اللّٰهِ	وَ	لَاۤ اَعْلَمُ	الْغَیْبَ
تو کیا تم نصیحت حاصل نہیں کرتے	اور	میں نہیں کہتا	تم سے	میرے پاس	اللہ کے خزانے (ہیں)	اور	نہ میں جان لیتا ہوں	غیب

تو کیا تم نصیحت حاصل نہیں کرتے؟ ○ اور میں تم سے نہیں کہتا کہ میرے پاس اللہ کے خزانے ہیں اور نہ یہ کہ میں خود ہی غیب جان لیتا ہوں

وَلَاۤ اَقُوْلُ اِنِّیْ مَلَكٌ وَّلَاۤ اَقُوْلُ لِلَّذِیْنَ تَزْدَرِیْۤ اَعْیُنُكُمْ

وَ	لَاۤ اَقُوْلُ	اِنِّیْ	مَلَكٌ	وَّ	لَاۤ اَقُوْلُ	لِلَّذِیْنَ	تَزْدَرِیْۤ	اَعْیُنُكُمْ
اور	میں نہیں کہتا	(کہ) بیشک میں	فرشتہ (ہوں)	اور	میں نہیں کہتا	ان لوگوں کے بارے میں جنہیں	حقیر سمجھتی ہیں	تمہاری نگاہیں

اور نہ یہ کہتا ہوں کہ میں فرشتہ ہوں اور میں ان غریب مسلمانوں کے بارے میں جنہیں تمہاری نگاہیں حقیر سمجھتی ہیں یہ نہیں کہتا کہ

لَنْ یُّؤْتِیَهُمُ اللّٰهُ خَیْرًاؕ اَللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا فِیْۤ اَنْفُسِهِمْ ۚۖ اِنِّیْۤ

لَنْ یُّؤْتِیَهُمُ	اللّٰهُ	خَیْرًا	اَللّٰهُ	اَعْلَمُ	بِمَا	فِیْۤ اَنْفُسِهِمْ	اِنِّیْۤ
ہرگز نہیں دے گا انہیں	اللہ	کوئی بھلائی	اللہ	خوب جانتا ہے	(اس) کو جو	ان کے دلوں میں (ہے)	(اگر ایسا کہوں تو) بیشک میں

اللہ ہرگز انہیں کوئی بھلائی نہیں دے گا۔ اللہ خوب جانتا ہے جو ان کے دلوں میں ہے۔ اگر میں ایسی بات کہوں

اِذًا لَّمِنَ الظّٰلِمِیْنَ ﴿۳۱﴾ قَالُوْا یٰنُوْحُ قَدْ جٰدَلْتَنَا فَاَكْثَرْتَ جِدَالَنَا

اِذًا	لَّمِنَ الظّٰلِمِیْنَ ﴿۳۱﴾	قَالُوْا	یٰنُوْحُ	قَدْ	جٰدَلْتَنَا	فَاَكْثَرْتَ	جِدَالَنَا
اس وقت	ضرور ظالموں میں سے (ہوں گا)	انہوں نے کہا	اے نوح	بیشک	تم نے جھگڑا کیا ہم سے	تو تم نے بہت کرلیا	ہم سے جھگڑا

تو ضرور میں ظالموں میں سے ہوں گا ○ انہوں نے کہا: اے نوح! تم نے ہم سے جھگڑا کیا اور بہت زیادہ جھگڑا کرلیا ہے

فَاْتِنَا بِمَا تَعِدُنَاۤ اِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِیْنَ ﴿۳۲﴾ قَالَ اِنَّمَا یَاْتِیْكُمْ بِهِ

فَاْتِنَا بِمَا	تَعِدُنَاۤ	اِنْ	كُنْتَ	مِنَ الصّٰدِقِیْنَ ﴿۳۲﴾	قَالَ	اِنَّمَا	یَاْتِیْكُمْ بِهِ
تو لے آو ہمارے پاس جس کی	تم وعیدیں دیتے ہو ہمیں	اگر	تم ہو	سچوں میں سے	فرمایا	صرف	لائے گا تمہارے اوپر اسے

تو اگر تم سچے ہو تو وہ عذاب لے آؤ جس کی وعیدیں تم ہمیں دیتے رہتے ہو ○ (نوح نے) فرمایا: وہ عذاب تمہارے اوپر

اللّٰهُ اِنْ شَآءَ وَمَاۤ اَنْتُمْ بِمُعْجِزِیْنَ ﴿۳۳﴾ وَلَا یَنْفَعُكُمْ نُصْحِیْۤ

اللّٰهُ	اِنْ	شَآءَ①	وَ	مَاۤ	اَنْتُمْ	بِمُعْجِزِیْنَ ﴿۳۳﴾	وَ	لَا یَنْفَعُكُمْ	نُصْحِیْۤ
اللہ	اگر	اس نے چاہا	اور	نہیں	تم	(اسے) عاجز کرسکنے والے	اور	نفع نہ دے گی تمہیں	میری نصیحت

اللہ ہی لائے گا اگر وہ چاہے گا اور تم اللہ کو عاجز نہیں کرسکو گے ○ اور اگر میں تمہاری خیر خواہی کرنا چاہوں تو

اِنْ اَرَدْتُّ اَنْ اَنْصَحَ لَكُمْ اِنْ كَانَ اللّٰهُ یُرِیْدُ اَنْ یُّغْوِیَكُمْؕ هُوَ

اِنْ	اَرَدْتُّ	اَنْ	اَنْصَحَ	لَكُمْ	اِنْ	كَانَ اللّٰهُ یُرِیْدُ	اَنْ	یُّغْوِیَكُمْ	هُوَ
اگر	میں چاہوں	کہ	خیر خواہی کروں	تمہاری	اگر	اللہ چاہتا ہو	کہ	وہ گمراہ کردے تمہیں	وہ

تب بھی میری نصیحت تمہیں نفع نہیں دے گی اگر اللہ تمہیں گمراہ کرنا چاہتا ہو۔ وہ

رَبُّكُمْ ۫ وَاِلَیْهِ تُرْجَعُوْنَ ﴿۳۴﴾ اَمْ یَقُوْلُوْنَ افْتَرٰىهُ ؕ قُلْ اِنِ افْتَرَیْتُهٗ

رَبُّكُمْ	وَ	اِلَیْهِ	تُرْجَعُوْنَ ﴿۳۴﴾	اَمْ	یَقُوْلُوْنَ	افْتَرٰىهُ	قُلْ	اِنِ افْتَرَیْتُهٗ
تمہارا رب (ہے)	اور	اسی کی طرف	تمہیں لوٹایا جائے گا	کیا	وہ کہتے ہیں	اس نے خود بنالیا ہے اسے	تم کہو	اگر میں خود بنالوں اسے

تمہارا رب ہے اور اسی کی طرف تم لوٹائے جاؤ گے ○ کیا یہ کہتے ہیں کہ یہ اس نے خود ہی بنالیا ہے۔ تم فرماؤ: اگر میں نے بنا (بھی) لیا ہو

① اس سے معلوم ہوا کہ کفر یا بدعملی پر عذاب آنا ضروری نہیں بلکہ یہ اللہ تعالیٰ کے ارادے پر موقوف ہے۔

فَعَلَیَّ اِجْرَامِیْ وَ اَنَا بَرِیْٓءٌ مِّمَّا تُجْرِمُوْنَ ﴿۳۵﴾ وَ اُوْحِیَ اِلٰی نُوْحٍ

فَعَلَیَّ	اِجْرَامِیْ	وَ	اَنَا	بَرِیْٓءٌ	مِّمَّا	تُجْرِمُوْنَ ﴿۳۵﴾	وَ	اُوْحِیَ	اِلٰی نُوْحٍ
تو مجھ پر (ہے)	میرا جرم	اور	میں	بیزار (ہوں)	(اس) سے جو	تم جرم کرتے ہو	اور	وحی بھیجی گئی	نوح کی طرف

تو میرا جرم صرف مجھ پر ہے اور میں تمہارے جرم سے بیزار ہوں ○ اور نوح کی طرف وحی بھیجی گئی

اَنَّهٗ لَنْ یُّؤْمِنَ مِنْ قَوْمِكَ اِلَّا مَنْ قَدْ اٰمَنَ فَلَا تَبْتَىٕسْ بِمَا

اَنَّهٗ	لَنْ یُّؤْمِنَ	مِنْ قَوْمِكَ	اِلَّا	مَنْ	قَدْ	اٰمَنَ	فَلَا تَبْتَىٕسْ	بِمَا
کہ	ہرگز ایمان نہیں لائے گا	تمہاری قوم میں سے	مگر	وہ جو	بیشک (پہلے)	ایمان لاچکا	تو تم غم نہ کرو	(اس) پر جو

کہ تمہاری قوم میں سے مسلمان ہو جانے والوں کے علاوہ کوئی اور (اب) مسلمان نہیں ہوگا تو تم اس پر غم نہ کھاؤ جو

كَانُوْا یَفْعَلُوْنَ ﴿۳۶﴾ وَ اصْنَعِ الْفُلْكَ بِاَعْیُنِنَا وَ وَحْیِنَا وَ لَا تُخَاطِبْنِیْ

كَانُوْا یَفْعَلُوْنَ ﴿۳۶﴾	وَ	اصْنَعِ	الْفُلْكَ	بِاَعْیُنِنَا	وَ	وَحْیِنَا	وَ	لَا تُخَاطِبْنِیْ
وہ کام کرتے ہیں	اور	بناؤ	کشتی	ہمارے سامنے	اور	ہمارے حکم (سے)	اور	تم بات نہ کرنا مجھ سے

یہ کر رہے ہیں ○ اور ہمارے سامنے اور ہمارے حکم سے کشتی بناؤ اور (اب) ظالموں کے بارے میں مجھ

فِی الَّذِیْنَ ظَلَمُوْا ۚ اِنَّهُمْ مُّغْرَقُوْنَ ﴿۳۷﴾ وَ یَصْنَعُ الْفُلْكَ ۫ وَ كُلَّمَا

فِی الَّذِیْنَ	ظَلَمُوْا	اِنَّهُمْ	مُّغْرَقُوْنَ ﴿۳۷﴾	وَ	یَصْنَعُ	الْفُلْكَ	وَ	كُلَّمَا
ان لوگوں کے بارے میں جنہوں نے	ظلم کیا	بیشک وہ	غرق کئے جائیں گے	اور	وہ بناتا رہا	کشتی	اور	جب کبھی

سے بات نہ کرنا۔ بیشک انہیں ضرور غرق کیا جائے گا ○ اور نوح کشتی بناتے رہے اور ان کی قوم کے سرداروں میں سے جب کبھی

مَرَّ عَلَیْهِ مَلَاٌ مِّنْ قَوْمِهٖ سَخِرُوْا مِنْهُ ؕ قَالَ اِنْ تَسْخَرُوْا

مَرَّ	عَلَیْهِ	مَلَاٌ	مِّنْ قَوْمِهٖ	سَخِرُوْا	مِنْهُ	قَالَ	اِنْ	تَسْخَرُوْا
گزرتے	اس پر (کے پاس سے)	سردار	اس کی قوم میں سے	(تو) وہ ہنسی اڑاتے	اس سے (کی)	فرمایا	اگر	تم ہنسی اڑاتے ہو

کوئی ان کے پاس سے گزرتا تو ان کا مذاق اڑاتا۔ (نوح نے) فرمایا: اگر تم ہمارے اوپر ہنستے ہو

مِنَّا فَاِنَّا نَسْخَرُ مِنْكُمْ كَمَا تَسْخَرُوْنَ ﴿۳۸﴾ فَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ۙ مَنْ یَّاْتِیْهِ

مِنَّا	فَاِنَّا	نَسْخَرُ	مِنْكُمْ	كَمَا	تَسْخَرُوْنَ ﴿۳۸﴾	فَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ	مَنْ یَّاْتِیْهِ
ہم سے (ہماری)	تو بیشک ہم	ہنسی اڑائیں گے	تم سے (تمہاری)	جیسے	تم ہنسی اڑا رہے ہو	تو عنقریب تم جان جاؤ گے	کس پر آتا ہے

تو ایک وقت ہم بھی تم پر ایسے ہی ہنسیں گے جیسے تم ہنستے ہو ○ تو عنقریب تمہیں پتہ چل جائے گا کہ کس پر

عَذَابٌ یُّخْزِیْهِ وَ یَحِلُّ عَلَیْهِ عَذَابٌ مُّقِیْمٌ ﴿۳۹﴾ حَتّٰۤی اِذَا

عَذَابٌ	یُّخْزِیْهِ	وَ	یَحِلُّ	عَلَیْهِ	عَذَابٌ مُّقِیْمٌ ﴿۳۹﴾ [1]	حَتّٰۤی	اِذَا
عذاب	جو ذلیل و رسوا کردے گا اسے	اور	(کون ہے کہ) اترتا ہے	اس پر	ہمیشہ رہنے والا عذاب	یہاں تک کہ	جب

وہ عذاب آتا ہے جو اسے ذلیل و رسوا کردے گا اور کس پر ہمیشہ رہنے والا عذاب اترتا ہے ○ یہاں تک کہ جب

① پہلے عذاب سے دنیا میں غرق ہونے کا عذاب مراد ہے اور دوسرے عذاب سے مراد آخرت میں جہنم کا عذاب ہے جو کبھی ختم نہ ہو گا۔

جَآءَ اَمْرُنَا وَفَارَ التَّنُّوْرُ ۙ قُلْنَا احْمِلْ فِيْهَا مِنْ كُلٍّ

جَآءَ	اَمْرُنَا	وَ	فَارَ	التَّنُّوْرُ	قُلْنَا	احْمِلْ	فِيْهَا	مِنْ كُلٍّ
آگیا	ہمارا حکم	اور	ابلنے لگا	تنور	(تو) ہم نے فرمایا	سوار کرلو	اس (کشتی) میں	ہر (جنس میں) سے

ہمارا حکم آگیا اور تنور اُبلنے لگا تو ہم نے فرمایا: ہر جنس میں سے

زَوْجَيْنِ اثْنَيْنِ وَاَهْلَكَ اِلَّا مَنْ سَبَقَ عَلَيْهِ الْقَوْلُ وَ

زَوْجَيْنِ	اثْنَيْنِ	وَ	اَهْلَكَ	اِلَّا	مَنْ	سَبَقَ	عَلَيْهِ	الْقَوْلُ	وَ
ایک جوڑا (یعنی نر و مادہ)	دو عدد	اور	اپنے گھر والوں (کو)	مگر	وہ جو	پہلے (طے) ہو چکی	اس پر	بات	اور

(نر اور مادہ کا) ایک ایک جوڑا اور جن پر (عذاب کی) بات پہلے طے ہو چکی ہے ان کے سوا اپنے گھر والوں کو اور اہلِ ایمان کو کشتی میں سوار کرلو اور

مَنْ اٰمَنَ ؕ وَمَاۤ اٰمَنَ مَعَهٗۤ اِلَّا قَلِيْلٌ ۝٤٠ وَقَالَ

مَنْ	اٰمَنَ	وَ	مَاۤ اٰمَنَ	مَعَهٗۤ	اِلَّا	قَلِيْلٌ ۝٤٠	وَ	قَالَ
(اسے سوار کرلو) جو	ایمان لایا	اور	ایمان نہیں لائے	اس کے ساتھ	مگر	تھوڑے	اور	کہا

ان کے ساتھ تھوڑے لوگ ہی ایمان لائے تھے ○ اور (نوح نے) فرمایا:

ارْكَبُوْا فِيْهَا بِسْمِ اللّٰهِ مَجْرٖىهَا وَمُرْسٰىهَا ؕ اِنَّ رَبِّيْ لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝٤١

ارْكَبُوْا	فِيْهَا	بِسْمِ اللّٰهِ	مَجْرٖىهَا	وَ	مُرْسٰىهَا	اِنَّ	رَبِّيْ	لَغَفُوْرٌ	رَّحِيْمٌ ۝٤١
سوار ہو جاؤ	اس میں	اللہ کے نام پر (ہے)	اس کا چلنا	اور	اس کا ٹھہرنا	بیشک	میرا رب	ضرور بخشنے والا	مہربان (ہے)

اس میں سوار ہو جاؤ۔ اس کا چلنا اور اس کا ٹھہرنا اللہ ہی کے نام پر ہے۔ بیشک میرا رب ضرور بخشنے والا مہربان ہے ○

وَهِيَ تَجْرِيْ بِهِمْ فِيْ مَوْجٍ كَالْجِبَالِ ۫ وَنَادٰى نُوْحُ ِۨابْنَهٗ وَ

وَ	هِيَ	تَجْرِيْ	بِهِمْ	فِيْ مَوْجٍ كَالْجِبَالِ	وَ	نَادٰى	نُوْحُ ِۨابْنَهٗ	وَ
اور	وہ	چل رہی تھی	ان کے سمیت	پہاڑوں جیسی موجوں میں	اور	پکارا	نوح (نے) اپنے بیٹے (کو)	اور

اور وہ کشتی انہیں پہاڑ جیسی موجوں کے درمیان لے کر چل رہی تھی اور نوح نے اپنے بیٹے کو پکارا اور

كَانَ فِيْ مَعْزِلٍ يّٰبُنَيَّ ارْكَبْ مَّعَنَا وَلَا تَكُنْ مَّعَ الْكٰفِرِيْنَ ۝٤٢ قَالَ

كَانَ	فِيْ مَعْزِلٍ	يّٰبُنَيَّ	ارْكَبْ	مَّعَنَا	وَ	لَا تَكُنْ	مَّعَ الْكٰفِرِيْنَ ۝٤٢	قَالَ
وہ تھا	ایک کنارے میں	اے میرے بیٹے	سوار ہو جا	ہمارے ساتھ	اور	تو نہ ہو	کافروں کے ساتھ	اس نے کہا

وہ اس (کشتی) سے (باہر) ایک کنارے پر تھا: اے میرے بیٹے! ہمارے ساتھ سوار ہو جا اور کافروں کے ساتھ نہ ہو ○ بیٹے نے کہا:

سَاٰوِيْۤ اِلٰى جَبَلٍ يَّعْصِمُنِيْ مِنَ الْمَآءِ ؕ قَالَ لَا عَاصِمَ الْيَوْمَ مِنْ اَمْرِ اللّٰهِ

سَاٰوِيْۤ	اِلٰى جَبَلٍ	يَّعْصِمُنِيْ	مِنَ الْمَآءِ	قَالَ	لَا عَاصِمَ	الْيَوْمَ	مِنْ اَمْرِ اللّٰهِ
میں ابھی پناہ لے لیتا ہوں	پہاڑ کی طرف	وہ بچا لے گا مجھے	پانی سے	فرمایا	کوئی بچانے والا نہیں	آج	اللہ کے حکم (عذاب) سے

میں ابھی کسی پہاڑ کی پناہ لے لیتا ہوں وہ مجھے پانی سے بچا لے گا۔ (نوح نے) فرمایا: آج اللہ کے عذاب سے کوئی بچانے والا نہیں

إِلَّا مَنْ رَّحِمَ ۚ وَحَالَ بَيْنَهُمَا الْمَوْجُ فَكَانَ

إِلَّا	مَنْ	رَّحِمَ	وَ	حَالَ	بَيْنَهُمَا	الْمَوْجُ	فَكَانَ
مگر	(وہی بچے گا) جس پر	اس نے رحم فرما دیا	اور	حائل ہو گئی	ان کے درمیان	موج، لہر	تو وہ ہو گیا

مگر (وہی بچے گا) جس پر وہ رحم فرمادے اور ان کے درمیان میں لہر حائل ہو گئی تو وہ بھی

مِنَ الْمُغْرَقِيْنَ ﴿٤٣﴾ وَقِيْلَ يَا أَرْضُ ابْلَعِيْ مَاءَكِ وَيَا سَمَاءُ أَقْلِعِيْ وَ

مِنَ الْمُغْرَقِيْنَ ﴿٤٣﴾	وَ	قِيْلَ	يَا أَرْضُ	ابْلَعِيْ	مَاءَكِ	وَ	يَا سَمَاءُ	أَقْلِعِيْ	وَ
غرق کئے جانے والوں میں سے	اور	کہا گیا	اے زمین	نگل جا	اپنا پانی	اور	اے آسمان	تھم جا	اور

غرق کئے جانے والوں میں سے ہو گیا ○ اور حکم فرمایا گیا کہ اے زمین! اپنا پانی نگل جا اور اے آسمان! تھم جا اور

غِيْضَ الْمَاءُ وَقُضِيَ الْأَمْرُ وَاسْتَوَتْ عَلَى الْجُوْدِيِّ وَقِيْلَ

غِيْضَ	الْمَاءُ	وَ	قُضِيَ	الْأَمْرُ	وَ	اسْتَوَتْ	عَلَى الْجُوْدِيِّ	وَ	قِيْلَ
خشک کر دیا گیا	پانی	اور	پورا کر دیا گیا	کام	اور	کشتی ٹھہر گئی	جودی (پہاڑ) پر	اور	فرما دیا گیا

پانی خشک کر دیا گیا اور کام تمام ہو گیا اور وہ کشتی جودی پہاڑ پر ٹھہر گئی اور فرما دیا گیا:

بُعْدًا لِّلْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ﴿٤٤﴾ وَنَادٰى نُوْحٌ رَّبَّهٗ فَقَالَ رَبِّ إِنَّ

بُعْدًا	لِّلْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ﴿٤٤﴾	وَ	نَادٰى	نُوْحٌ	رَّبَّهٗ	فَقَالَ	رَبِّ	إِنَّ
دوری (ہے)	ظلم کرنے والے لوگوں کے لئے	اور	پکارا	نوح (نے)	اپنے رب (کو)	تو عرض کی	اے میرے رب	بیشک

ظالموں کے لئے دوری ہے ○ اور نوح نے اپنے رب کو پکارا تو عرض کی: اے میرے رب!

ابْنِيْ مِنْ أَهْلِيْ وَإِنَّ وَعْدَكَ الْحَقُّ وَأَنْتَ أَحْكَمُ الْحٰكِمِيْنَ ﴿٤٥﴾

ابْنِيْ	مِنْ أَهْلِيْ	وَ	إِنَّ	وَعْدَكَ	الْحَقُّ	وَ	أَنْتَ	أَحْكَمُ الْحٰكِمِيْنَ ﴿٤٥﴾
میرا بیٹا (بھی)	میرے گھر والوں میں سے (تھا)	اور	بیشک	تیرا وعدہ	سچا (ہے)	اور	تو	سب سے بڑا حاکم (ہے)

میرا بیٹا بھی تو میرے گھر والوں میں سے ہے اور بیشک تیرا وعدہ سچا ہے اور تو سب سے بڑا حاکم ہے ○

قَالَ يٰنُوْحُ إِنَّهٗ لَيْسَ مِنْ أَهْلِكَ ۚ إِنَّهٗ عَمَلٌ غَيْرُ صَالِحٍ ۖ فَلَا تَسْأَلْنِ

قَالَ	يٰنُوْحُ	إِنَّهٗ	لَيْسَ	مِنْ أَهْلِكَ ①	إِنَّهٗ	عَمَلٌ	غَيْرُ صَالِحٍ	فَلَا تَسْأَلْنِ
فرمایا	اے نوح	بیشک وہ	نہیں	تیرے گھر والوں میں سے	بیشک وہ (اس کا)	عمل	اچھا نہیں	تو تم سوال نہ کرو مجھ سے

(اللہ نے) فرمایا: اے نوح! بیشک وہ تیرے گھر والوں میں ہرگز نہیں، بیشک اس کا عمل اچھا نہیں، پس تم مجھ سے اس بات کا سوال نہ کرو

مَا لَيْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ ۚ إِنِّيْ أَعِظُكَ أَنْ تَكُوْنَ مِنَ الْجٰهِلِيْنَ ﴿٤٦﴾

مَا	لَيْسَ	لَكَ	بِهٖ	عِلْمٌ	إِنِّيْ	أَعِظُكَ	أَنْ	تَكُوْنَ	مِنَ الْجٰهِلِيْنَ ﴿٤٦﴾
(اس کا) جو	نہیں ہے	تجھے	اس کا	علم	بیشک میں	نصیحت فرماتا ہوں تجھے	کہ	تم (نہ) ہو	نادانوں میں سے

جس کا تجھے علم نہیں۔ میں تجھے نصیحت فرماتا ہوں کہ تو ان لوگوں میں سے نہ ہو جو جانتے نہیں ○

① اس سے مراد یہ ہے کہ وہ آپ عَلَیْہِ السَّلَام پر ایمان لانے والوں میں سے ہرگز نہ تھا یا اس سے مراد یہ ہے کہ وہ آپ عَلَیْہِ السَّلَام کے ان گھر والوں میں سے نہ تھا جن کی آپ عَلَیْہِ السَّلَام کے ساتھ نجات کا اللہ تعالیٰ نے وعدہ فرمایا تھا۔ اس آیت سے ثابت ہوا کہ نجات کیلئے صرف نسبی قرابت کا اعتبار نہیں بلکہ اس کیلئے ایمان شرط ہے۔

قَالَ رَبِّ اِنِّیْۤ اَعُوْذُ بِكَ اَنْ اَسْـٴَـلَكَ مَا لَیْسَ لِیْ

قَالَ	رَبِّ	اِنِّیْۤ	اَعُوْذُ	بِكَ	اَنْ	اَسْـٴَـلَكَ	مَا	لَیْسَ	لِیْ
عرض کی	اے میرے رب	بیشک میں	پناہ چاہتا ہوں	تیری	کہ	مانگوں تجھ سے	وہ (چیز) جو	نہیں ہے	مجھے

عرض کی: اے میرے رب! میں تیری پناہ چاہتا ہوں کہ تجھ سے وہ چیز مانگوں جس کا مجھے

بِهٖ عِلْمٌؕ وَ اِلَّا تَغْفِرْ لِیْ وَ تَرْحَمْنِیْۤ اَكُنْ مِّنَ الْخٰسِرِیْنَ ﴿۴۷﴾

بِهٖ	عِلْمٌ	وَ	اِلَّا تَغْفِرْ	لِیْ	وَ	تَرْحَمْنِیْۤ	اَكُنْ	مِّنَ الْخٰسِرِیْنَ ﴿۴۷﴾
اس کا	علم	اور	اگر تو مغفرت نہ فرمائے	میری	اور	رحم نہ کرے مجھ پر	(تو) میں ہو جاؤں گا	نقصان اٹھانے والوں میں سے

علم نہیں اور اگر تو میری مغفرت نہ فرمائے اور مجھ پر رحم نہ فرمائے تو میں نقصان اٹھانے والوں میں سے ہو جاؤں گا ○

قِیْلَ یٰنُوْحُ اهْبِطْ بِسَلٰمٍ مِّنَّا وَ بَرَكٰتٍ عَلَیْكَ وَ عَلٰۤى اُمَمٍ مِّمَّنْ

قِیْلَ	یٰنُوْحُ	اهْبِطْ	بِسَلٰمٍ مِّنَّا وَ بَرَكٰتٍ	عَلَیْكَ	وَ	عَلٰۤى اُمَمٍ	مِّمَّنْ
فرمایا گیا	اے نوح	(کشتی سے) اتر جا	ہماری طرف سے سلامتی اور برکتوں کے ساتھ	(جو) تجھ پر	اور	جماعتوں پر (ہیں)	(ان لوگوں میں) سے جو

فرمایا گیا: اے نوح! ہماری طرف سے اس سلامتی اور ان برکتوں کے ساتھ کشتی سے اترو جو تم پر اور تمہارے ساتھیوں کی جماعتوں پر

مَّعَكَؕ وَ اُمَمٌ سَنُمَتِّعُهُمْ ثُمَّ یَمَسُّهُمْ مِّنَّا عَذَابٌ اَلِیْمٌ ﴿۴۸﴾

مَّعَكَ	وَ	اُمَمٌ	سَنُمَتِّعُهُمْ	ثُمَّ	یَمَسُّهُمْ	مِّنَّا	عَذَابٌ اَلِیْمٌ ﴿۴۸﴾
تمہارے ساتھ (ہیں)	اور	کچھ گروہ	ہم فائدے دیں گے انہیں	پھر	پہنچے گا انہیں	ہماری طرف سے	دردناک عذاب

ہیں اور کچھ جماعتیں ایسی ہیں جنہیں ہم فائدے دیں گے پھر انہیں ہماری طرف سے دردناک عذاب پہنچے گا ○

پارہ 20، العنکبوت: 14، 15

وَ لَقَدْ اَرْسَلْنَا نُوْحًا اِلٰى قَوْمِهٖ فَلَبِثَ فِیْهِمْ اَلْفَ سَنَةٍ

وَ	لَقَدْ	اَرْسَلْنَا	نُوْحًا	اِلٰى قَوْمِهٖ	فَلَبِثَ	فِیْهِمْ	اَلْفَ سَنَةٍ
اور	ضرور بیشک	ہم نے بھیجا	نوح (کو)	اس کی قوم کی طرف	تو وہ رہا	ان میں	ایک ہزار سال

اور بیشک ہم نے نوح کو اس کی قوم کی طرف بھیجا تو وہ ان میں پچاس سال کم ایک ہزار سال رہے

اِلَّا خَمْسِیْنَ عَامًاؕ فَاَخَذَهُمُ الطُّوْفَانُ وَ هُمْ ظٰلِمُوْنَ ﴿۱۴﴾

اِلَّا	خَمْسِیْنَ عَامًا	فَاَخَذَهُمُ	الطُّوْفَانُ	وَ	هُمْ	ظٰلِمُوْنَ ﴿۱۴﴾
سوائے	پچاس سال (کے)	پھر پکڑ لیا انہیں	طوفان (نے)	اور	وہ	ظالم (تھے)

پھر اس قوم کو طوفان نے پکڑ لیا اور وہ ظالم تھے ○

فَاَنْجَیْنٰهُ وَ اَصْحٰبَ السَّفِیْنَةِ وَ جَعَلْنٰهَاۤ اٰیَةً لِّلْعٰلَمِیْنَ ﴿۱۵﴾

فَاَنْجَیْنٰهُ	وَ	اَصْحٰبَ السَّفِیْنَةِ	وَ	جَعَلْنٰهَاۤ	اٰیَةً	لِّلْعٰلَمِیْنَ ﴿۱۵﴾
تو ہم نے نجات دی اس (نوح) کو	اور	کشتی والوں (کو)	اور	بنا دیا اس (کشتی) کو	نشانی	سارے جہانوں کے لیے

تو ہم نے نوح اور کشتی والوں کو بچا لیا اور اس کشتی کو سارے جہانوں کے لیے نشانی بنا دیا ○

پارہ 8، الاعراف: 59 تا 64

لَقَدْ اَرْسَلْنَا نُوْحًا اِلٰى قَوْمِهٖ فَقَالَ یٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ

لَقَدْ	اَرْسَلْنَا	نُوْحًا	اِلٰى قَوْمِهٖ	فَقَالَ	یٰقَوْمِ	اعْبُدُوْا	اللّٰهَ	مَا لَكُمْ
ضرور بیشک	ہم نے بھیجا	نوح (کو)	اس کی قوم کی طرف	تو اس نے کہا	اے میری قوم	تم عبادت کرو	اللہ (کی)	تمہارے لئے نہیں

بیشک ہم نے نوح کو اس کی قوم کی طرف بھیجا تو اس نے کہا: اے میری قوم! اللہ کی عبادت کرو۔ اس کے

مِّنْ اِلٰهٍ غَیْرُهٗ ؕ اِنِّیْۤ اَخَافُ عَلَیْكُمْ عَذَابَ یَوْمٍ عَظِیْمٍ ﴿۵۹﴾ قَالَ الْمَلَاُ مِنْ قَوْمِهٖۤ

مِّنْ اِلٰهٍ غَیْرُهٗ	اِنِّیْۤ	اَخَافُ	عَلَیْكُمْ	عَذَابَ یَوْمٍ عَظِیْمٍ ﴿۵۹﴾ ①	قَالَ	الْمَلَاُ مِنْ قَوْمِهٖۤ
اس کے علاوہ کوئی معبود	بیشک میں	خوف کرتا ہوں	تمہارے اوپر	بڑے دن کے عذاب (کا)	کہا	اس کی قوم میں سے سرداروں (نے)

سوا تمہارا کوئی معبود نہیں۔ بے شک میں تم پر بڑے دن کے عذاب کا خوف کرتا ہوں ۝ اس کی قوم کے سردار بولے:

اِنَّا لَنَرٰىكَ فِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ ﴿۶۰﴾ قَالَ یٰقَوْمِ لَیْسَ بِیْ ضَلٰلَةٌ وَّ

اِنَّا	لَنَرٰىكَ	فِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ ﴿۶۰﴾	قَالَ	یٰقَوْمِ	لَیْسَ	بِیْ	ضَلٰلَةٌ ②	وَّ
بیشک ہم	ضرور دیکھتے ہیں تمہیں	کھلی گمراہی میں	فرمایا	اے میری قوم	نہیں ہے	مجھ میں	کوئی گمراہی	اور

بیشک ہم تمہیں کھلی گمراہی میں دیکھتے ہیں ۝ فرمایا: اے میری قوم! مجھ میں کوئی گمراہی نہیں

لٰكِنِّیْ رَسُوْلٌ مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِیْنَ ﴿۶۱﴾ اُبَلِّغُكُمْ رِسٰلٰتِ رَبِّیْ وَ اَنْصَحُ لَكُمْ

لٰكِنِّیْ	رَسُوْلٌ	مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِیْنَ ﴿۶۱﴾	اُبَلِّغُكُمْ	رِسٰلٰتِ رَبِّیْ	وَ	اَنْصَحُ	لَكُمْ
لیکن میں	رسول (ہوں)	تمام جہانوں کے رب کی طرف سے	میں پہنچاتا ہوں تمہیں	اپنے رب کے پیغامات	اور	خیر خواہی کرتا ہوں	تمہاری

لیکن میں تو ربُّ العالمین کا رسول ہوں ۝ میں تمہیں اپنے رب کے پیغامات پہنچاتا ہوں اور تمہاری خیر خواہی کرتا ہوں

وَ اَعْلَمُ مِنَ اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۶۲﴾ اَوَ عَجِبْتُمْ اَنْ جَآءَكُمْ ذِكْرٌ

وَ	اَعْلَمُ	مِنَ اللّٰهِ	مَا	لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۶۲﴾	اَوَ عَجِبْتُمْ	اَنْ	جَآءَكُمْ	ذِكْرٌ
اور	جانتا ہوں	اللہ کی طرف سے	وہ جو	تم نہیں جانتے	اور کیا تمہیں تعجب ہوا	(اس بات پر) کہ	آئی تمہارے پاس	نصیحت

اور میں اللہ کی طرف سے وہ علم رکھتا ہوں جو تم نہیں رکھتے ۝ اور کیا تمہیں اس بات پر تعجب ہے کہ تمہارے پاس

مِّنْ رَّبِّكُمْ عَلٰى رَجُلٍ مِّنْكُمْ لِیُنْذِرَكُمْ وَ لِتَتَّقُوْا وَ لَعَلَّكُمْ

مِّنْ رَّبِّكُمْ	عَلٰى رَجُلٍ مِّنْكُمْ	لِیُنْذِرَكُمْ	وَ	لِتَتَّقُوْا	وَ	لَعَلَّكُمْ
تمہارے رب کی طرف سے	تم میں سے ایک مرد پر (کے ذریعے)	تاکہ وہ ڈرائے تمہیں	اور	تاکہ تم ڈرو	اور	تاکہ تم

تمہارے رب کی طرف سے تمہیں میں سے ایک مرد کے ذریعے نصیحت آئی تاکہ وہ تمہیں ڈرائے اور تاکہ تم ڈرو اور تاکہ

① بڑے دن کے عذاب سے مراد روزِ قیامت یا روزِ طوفان کا عذاب ہے۔

② اس آیت سے معلوم ہوا کہ نبوت اور گمراہی دونوں جمع نہیں ہو سکتیں اور کوئی نبی ایک آن کے لئے بھی گمراہ نہیں ہو سکتے کیونکہ اگر نبی ہی گمراہ ہوں تو پھر لوگوں کو ہدایت کون کرے گا۔

تُرْحَمُوْنَ ﴿۶۳﴾ فَكَذَّبُوْهُ فَاَنْجَيْنٰهُ وَالَّذِيْنَ مَعَهٗ فِي الْفُلْكِ

تُرْحَمُوْنَ ﴿۶۳﴾	فَكَذَّبُوْهُ	فَاَنْجَيْنٰهُ	وَ	الَّذِيْنَ	مَعَهٗ	فِي الْفُلْكِ
تم پر رحم کیا جائے	تو انہوں نے جھٹلایا اسے	تو ہم نے نجات دی اسے	اور	ان لوگوں کو جو	اس کے ساتھ	کشتی میں (تھے)

تم پر رحم کیا جائے ○ تو انہوں نے نوح کو جھٹلایا تو ہم نے اسے اور جو اس کے ساتھ کشتی میں تھے سب کو نجات دی

وَاَغْرَقْنَا الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا ؕ اِنَّهُمْ كَانُوْا قَوْمًا عَمِيْنَ ﴿۶۴﴾

وَ	اَغْرَقْنَا	الَّذِيْنَ	كَذَّبُوْا	بِاٰيٰتِنَا	اِنَّهُمْ	كَانُوْا	قَوْمًا عَمِيْنَ ﴿۶۴﴾ [1]
اور	ہم نے غرق کر دیا	ان لوگوں کو جنہوں نے	جھٹلایا	ہماری آیتوں کو	بیشک وہ	تھے	اندھے لوگ

اور ہماری آیتیں جھٹلانے والوں کو غرق کر دیا بیشک وہ اندھے لوگ تھے ○

پارہ19، الشعراء:105تا122

كَذَّبَتْ قَوْمُ نُوْحِ ِالْمُرْسَلِيْنَ ﴿۱۰۵﴾ ۚۖ اِذْ قَالَ لَهُمْ اَخُوْهُمْ نُوْحٌ اَلَا تَتَّقُوْنَ ﴿۱۰۶﴾ ۚ

كَذَّبَتْ	قَوْمُ نُوْحِ ِالْمُرْسَلِيْنَ ﴿۱۰۵﴾	اِذْ	قَالَ	لَهُمْ	اَخُوْهُمْ	نُوْحٌ	اَلَا تَتَّقُوْنَ ﴿۱۰۶﴾
جھٹلایا	نوح کی قوم (نے) رسولوں (کو)	جب	کہا	ان سے	ان کے (قومی) بھائی	نوح (نے)	کیا تم ڈرتے نہیں

نوح کی قوم نے رسولوں کو جھٹلایا ○ جب ان سے ان کے ہم قوم نوح نے فرمایا: کیا تم ڈرتے نہیں؟ ○

اِنِّيْ لَكُمْ رَسُوْلٌ اَمِيْنٌ ﴿۱۰۷﴾ ۙ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوْنِ ﴿۱۰۸﴾ ۚ وَمَاۤ اَسْـَٔلُكُمْ

اِنِّيْ	لَكُمْ	رَسُوْلٌ اَمِيْنٌ ﴿۱۰۷﴾	فَاتَّقُوا	اللّٰهَ	وَ	اَطِيْعُوْنِ ﴿۱۰۸﴾	وَ	مَاۤ اَسْـَٔلُكُمْ
بیشک میں	تمہارے لیے	ایک امانتدار رسول (ہوں)	تو ڈرو	اللہ (سے)	اور	اطاعت کرو میری	اور	میں نہیں مانگتا تم سے

بیشک میں تمہارے لیے ایک امانتدار رسول ہوں ○ تو اللہ سے ڈرو اور میری اطاعت کرو ○ اور میں اس (تبلیغ) پر تم سے

عَلَيْهِ مِنْ اَجْرٍ ۚ اِنْ اَجْرِيَ اِلَّا عَلٰى رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۱۰۹﴾ ۚ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَ

عَلَيْهِ	مِنْ اَجْرٍ	اِنْ	اَجْرِيَ	اِلَّا	عَلٰى رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۱۰۹﴾	فَاتَّقُوا	اللّٰهَ	وَ
اس (تبلیغ) پر	کوئی اجرت	نہیں	میرا اجر	مگر	تمام جہانوں کے رب (کے ذمہ کرم) پر	تو ڈرو	اللہ (سے)	اور

کوئی معاوضہ نہیں مانگتا۔ میرا اجر تو اسی پر ہے جو سارے جہان کا رب ہے ○ تو اللہ سے ڈرو اور

اَطِيْعُوْنِ ﴿۱۱۰﴾ ؕ قَالُوْۤا اَنُؤْمِنُ لَكَ وَاتَّبَعَكَ الْاَرْذَلُوْنَ ﴿۱۱۱﴾ ؕ قَالَ

اَطِيْعُوْنِ ﴿۱۱۰﴾	قَالُوْۤا	اَنُؤْمِنُ	لَكَ	وَ	اتَّبَعَكَ	الْاَرْذَلُوْنَ ﴿۱۱۱﴾ [2]	قَالَ
اطاعت کرو میری	(قوم نے) کہا	کیا ہم ایمان لے آئیں	تم پر	اور (حالانکہ)	پیروی کی تیری	گھٹیا لوگوں (نے)	(نوح نے) فرمایا

میری اطاعت کرو ○ (قوم نے) کہا: کیا ہم تم پر ایمان لے آئیں حالانکہ تمہاری پیروی گھٹیا لوگوں نے کی ہے ○ نوح نے فرمایا:

---

① یعنی ان کے پاس نبوت کی شان دیکھنے والی آنکھ نہ تھی، ان کے دل اندھے تھے اگرچہ آنکھیں کھلی تھیں۔

② کمینے اور گھٹیا لوگوں سے ان کی مراد غریب اور پیشہ ور لوگ تھے اور انہیں رذیل اور کمین کہنا کفار کا متکبرانہ فعل تھا ورنہ درحقیقت صنعت اور ردی پیشہ ایسی چیز نہیں جس سے آدمی دین میں ذلیل ہو جائے۔ نیز مومن کو گھٹیا کہنا جائز نہیں خواہ وہ کتنا ہی محتاج و نادار ہو یا وہ کسی بھی نسب کا ہو۔

وَمَا عِلْمِیْ بِمَا كَانُوْا یَعْمَلُوْنَ ﴿۱۱۲﴾ اِنْ حِسَابُهُمْ اِلَّا عَلٰی رَبِّیْ لَوْ

وَ	مَا	عِلْمِیْ	بِمَا	كَانُوْا یَعْمَلُوْنَ ﴿۱۱۲﴾	اِنْ	حِسَابُهُمْ	اِلَّا	عَلٰی رَبِّیْ	لَوْ
اور	نہیں	مجھے علم	(اس) کا جو	وہ کام کرتے تھے	نہیں	ان کا حساب	مگر	میرے رب (ہی کے ذمہ) پر	اگر

مجھے ان کے کاموں کا علم نہیں ○ ان کا حساب تو میرے رب ہی (کے ذمہ) پر ہے اگر

تَشْعُرُوْنَ ﴿۱۱۳﴾ وَمَاۤ اَنَا بِطَارِدِ الْمُؤْمِنِیْنَ ﴿۱۱۴﴾ اِنْ اَنَا اِلَّا نَذِیْرٌ مُّبِیْنٌ ﴿۱۱۵﴾ قَالُوْا

تَشْعُرُوْنَ ﴿۱۱۳﴾	وَ	مَاۤ	اَنَا	بِطَارِدِ الْمُؤْمِنِیْنَ ﴿۱۱۴﴾	اِنْ	اَنَا	اِلَّا	نَذِیْرٌ مُّبِیْنٌ ﴿۱۱۵﴾	قَالُوْا
تم سمجھ رکھتے ہو	اور	نہیں	میں	ایمان والوں کو دور کرنے والا	نہیں	میں	مگر	صاف ڈر سنانے والا	(قوم نے) کہا

تمہیں شعور ہو ○ اور میں مسلمانوں کو دور کرنے والا نہیں ○ میں تو صرف صاف صاف ڈر سنانے والا ہوں ○ قوم نے کہا:

لَىِٕنْ لَّمْ تَنْتَهِ یٰنُوْحُ لَتَكُوْنَنَّ مِنَ الْمَرْجُوْمِیْنَ ﴿۱۱۶﴾ قَالَ رَبِّ اِنَّ

لَىِٕنْ	لَّمْ تَنْتَهِ	یٰنُوْحُ	لَتَكُوْنَنَّ	مِنَ الْمَرْجُوْمِیْنَ ﴿۱۱۶﴾	قَالَ	رَبِّ	اِنَّ
ضرور اگر	تم باز نہ آئے	اے نوح	(تو) ضرور ہو جاؤ گے	سنگسار کئے جانے والوں میں سے	(نوح نے) عرض کی	اے میرے رب	بیشک

اے نوح! اگر تم باز نہ آئے تو ضرور تم سنگسار کئے جانے والوں میں سے ہو جاؤ گے ○ نوح نے عرض کی: اے میرے رب! بیشک

قَوْمِیْ كَذَّبُوْنِ ﴿۱۱۷﴾ فَافْتَحْ بَیْنِیْ وَبَیْنَهُمْ فَتْحًا وَّ نَجِّنِیْ وَمَنْ

قَوْمِیْ	كَذَّبُوْنِ ﴿۱۱۷﴾	فَافْتَحْ	بَیْنِیْ وَبَیْنَهُمْ	فَتْحًا	وَّ	نَجِّنِیْ	وَ	مَنْ
میری قوم	انہوں نے جھٹلایا مجھے	تو تو فیصلہ کر دے	میرے اور ان کے درمیان	(پورا) فیصلہ	اور	نجات دے مجھے	اور	جو

میری قوم نے مجھے جھٹلایا ○ تو مجھ میں اور ان میں پورا فیصلہ کر دے اور مجھے اور میرے ساتھ

مَّعِیَ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ ﴿۱۱۸﴾ فَاَنْجَیْنٰهُ وَمَنْ مَّعَهٗ فِی الْفُلْكِ الْمَشْحُوْنِ ﴿۱۱۹﴾ ثُمَّ

مَّعِیَ	مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ ﴿۱۱۸﴾	فَاَنْجَیْنٰهُ	وَ	مَنْ	مَّعَهٗ	فِی الْفُلْكِ الْمَشْحُوْنِ ﴿۱۱۹﴾	ثُمَّ
میرے ساتھ (ہیں)	ایمان والوں میں سے	تو ہم نے بچالیا اسے	اور	جو	اس کے ساتھ (تھا)	بھری ہوئی کشتی میں	پھر

والے مسلمانوں کو نجات دے ○ تو ہم نے اسے اور اس کے ساتھ والوں کو بھری ہوئی کشتی میں بچالیا ○ پھر

اَغْرَقْنَا بَعْدُ الْبٰقِیْنَ ﴿۱۲۰﴾ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیَةً ؕ وَمَا كَانَ

اَغْرَقْنَا	بَعْدُ	الْبٰقِیْنَ	اِنَّ	فِیْ ذٰلِكَ	لَاٰیَةً	وَ	مَا كَانَ
ہم نے غرق کر دیا	(اس کے) بعد	باقی لوگوں (کو)	بیشک	اس میں	ضرور نشانی (ہے)	اور	نہ تھے

اس کے بعد ہم نے باقی لوگوں کو غرق کر دیا ○ بیشک اس میں ضرور نشانی ہے اور ان

اَكْثَرُهُمْ مُّؤْمِنِیْنَ ﴿۱۲۱﴾ وَاِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِیْزُ الرَّحِیْمُ ﴿۱۲۲﴾

اَكْثَرُهُمْ	مُّؤْمِنِیْنَ ﴿۱۲۱﴾	وَ	اِنَّ	رَبَّكَ	لَهُوَ	الْعَزِیْزُ	الرَّحِیْمُ ﴿۱۲۲﴾
ان میں اکثر	ایمان والے	اور	بیشک	تمہارا رب	ضرور وہی	عزت والا، غلبے والا	مہربان (ہے)

میں اکثر مسلمان نہ تھے ○ اور بیشک تمہارا رب ہی غلبے والا، مہربان ہے ○

پارہ 29، نوح

إِنَّآ أَرْسَلْنَا نُوحًا إِلَىٰ قَوْمِهِۦٓ أَنْ أَنذِرْ قَوْمَكَ مِن قَبْلِ أَن يَأْتِيَهُمْ

إِنَّآ	أَرْسَلْنَا	نُوحًا	إِلَىٰ قَوْمِهِۦٓ	أَنْ	أَنذِرْ	قَوْمَكَ	مِن قَبْلِ	أَن	يَأْتِيَهُمْ
بیشک	ہم نے بھیجا	نوح (کو)	اس کی قوم کی طرف	کہ	تو ڈرا	اپنی قوم (کو)	اس (سے) پہلے	کہ	آجائے ان پر

بیشک ہم نے نوح کو اس کی قوم کی طرف بھیجا کہ اس وقت سے پہلے اپنی قوم کو ڈرا کہ ان پر

عَذَابٌ أَلِيمٌ ① قَالَ يَٰقَوْمِ إِنِّى لَكُمْ نَذِيرٌ مُّبِينٌ ② أَنِ ٱعْبُدُوا۟ ٱللَّهَ وَ

عَذَابٌ أَلِيمٌ ①	قَالَ	يَٰقَوْمِ	إِنِّى	لَكُمْ	نَذِيرٌ مُّبِينٌ ②	أَنِ	ٱعْبُدُوا۟	ٱللَّهَ	وَ
دردناک عذاب	(نوح نے) فرمایا	اے میری قوم	بیشک میں	تمہارے لیے	کھلا ڈر سنانے والا (ہوں)	کہ	تم عبادت کرو	اللہ (کی)	اور

دردناک عذاب آئے ○ اس نے فرمایا: اے میری قوم! میں تمہارے لیے کھلا ڈر سنانے والا ہوں ○ کہ اللہ کی بندگی کرو اور

ٱتَّقُوهُ وَأَطِيعُونِ ③ يَغْفِرْ لَكُم مِّن ذُنُوبِكُمْ وَيُؤَخِّرْكُمْ

ٱتَّقُوهُ	وَ	أَطِيعُونِ ③	يَغْفِرْ	لَكُم	مِّن ذُنُوبِكُمْ	وَ	يُؤَخِّرْكُمْ
ڈرو اس سے	اور	اطاعت کرو میری	(اللہ) بخش دے گا	تمہارے	تمہارے کچھ گناہ	اور	مہلت دے گا تمہیں

اس سے ڈرو اور میرا حکم مانو ○ وہ تمہارے کچھ گناہ بخش دے گا اور ایک مقررہ مدت تک

إِلَىٰٓ أَجَلٍ مُّسَمًّى ۚ إِنَّ أَجَلَ ٱللَّهِ إِذَا جَآءَ لَا يُؤَخَّرُ ۖ لَوْ كُنتُمْ تَعْلَمُونَ ④

إِلَىٰٓ أَجَلٍ مُّسَمًّى	إِنَّ	أَجَلَ ٱللَّهِ	إِذَا	جَآءَ	لَا يُؤَخَّرُ	لَوْ	كُنتُمْ تَعْلَمُونَ ④
ایک مقرر مدت تک	بیشک	اللہ کی (مقرر کردہ) مدت	جب	آجائے	(تو) اسے پیچھے نہیں کیا جاتا	اگر	تم جانتے ہوتے

تمہیں مہلت دے گا بیشک اللہ کی مقررہ مدت جب آجائے تو اسے پیچھے نہیں کیا جاتا۔ کیا ہی اچھا ہوتا اگر تم جانتے ○

قَالَ رَبِّ إِنِّى دَعَوْتُ قَوْمِى لَيْلًا وَنَهَارًا ⑤ فَلَمْ يَزِدْهُمْ

قَالَ	رَبِّ	إِنِّى	دَعَوْتُ	قَوْمِى	لَيْلًا	وَّ	نَهَارًا ⑤	فَلَمْ يَزِدْهُمْ
(نوح نے) عرض کی	اے میرے رب	بیشک میں	میں نے دعوت دی	اپنی قوم (کو)	رات	اور	دن	تو نہیں زیادہ کیا انہیں

عرض کی: اے میرے رب! میں نے اپنی قوم کو رات دن دعوت دی ○ تو میرے بلانے سے

دُعَآءِىٓ إِلَّا فِرَارًا ⑥ وَإِنِّى كُلَّمَا دَعَوْتُهُمْ لِتَغْفِرَ لَهُمْ

دُعَآءِىٓ	إِلَّا	فِرَارًا ⑥	وَ	إِنِّى	كُلَّمَا	دَعَوْتُهُمْ	لِتَغْفِرَ	لَهُمْ
میرے بلانے (نے)	مگر	بھاگنے (میں)	اور	بیشک میں	جب کبھی	میں نے بلایا انہیں	تاکہ تو بخش دے	ان کو

ان کے بھاگنے میں ہی اضافہ ہوا ○ اور میں نے جتنی بار انہیں بلایا تاکہ تو انہیں بخش دے

جَعَلُوٓا۟ أَصَٰبِعَهُمْ فِىٓ ءَاذَانِهِمْ وَٱسْتَغْشَوْا۟ ثِيَابَهُمْ وَأَصَرُّوا۟ وَٱسْتَكْبَرُوا۟

جَعَلُوٓا۟	أَصَٰبِعَهُمْ	فِىٓ ءَاذَانِهِمْ	وَ	ٱسْتَغْشَوْا۟	ثِيَابَهُمْ	وَ	أَصَرُّوا۟	وَ	ٱسْتَكْبَرُوا۟
(تو) انہوں نے ڈال لیں	اپنی انگلیاں	اپنے کانوں میں	اور	انہوں نے اوڑھ لیا	اپنے کپڑوں (کو)	اور	وہ ڈٹ گئے	اور	تکبر کیا

تو انہوں نے اپنے کانوں میں اپنی انگلیاں ڈال لیں اور اپنے کپڑے اوڑھ لیے اور وہ ڈٹ گئے اور

اسْتِكْبَارًا ﴿۷﴾ ثُمَّ اِنِّیْ دَعَوْتُهُمْ جِهَارًا ﴿۸﴾ ثُمَّ اِنِّیْۤ اَعْلَنْتُ لَهُمْ وَ

اسْتِكْبَارًا﴿۷﴾	ثُمَّ	اِنِّیْ	دَعَوْتُهُمْ	جِهَارًا﴿۸﴾	ثُمَّ	اِنِّیْۤ	اَعْلَنْتُ	لَهُمْ	وَ
تکبر کرنا	پھر	بیشک میں	میں نے دعوت دی انہیں	اعلانیہ	پھر	بیشک میں	میں نے اعلانیہ کہا	ان سے	اور

بڑا تکبر کیا○ پھر میں نے انہیں اعلانیہ دعوت دی○ پھر میں نے ان سے اعلانیہ بھی کہا اور

اَسْرَرْتُ لَهُمْ اِسْرَارًا ﴿۹﴾ فَقُلْتُ اسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ ؕ اِنَّهٗ كَانَ غَفَّارًا ﴿۱۰﴾

اَسْرَرْتُ	لَهُمْ	اِسْرَارًا﴿۹﴾	فَقُلْتُ	اسْتَغْفِرُوْا	رَبَّكُمْ	اِنَّهٗ	كَانَ	غَفَّارًا﴿۱۰﴾
آہستہ کہا	ان سے	آہستہ کہنا	تو میں نے کہا	(اے لوگو) معافی مانگو	اپنے رب (سے)	بیشک وہ	ہے	بڑا معاف فرمانے والا

آہستہ خفیہ بھی کہا○ تو میں نے کہا: (اے لوگو!) اپنے رب سے معافی مانگو، بیشک وہ بڑا معاف فرمانے والا ہے○

یُّرْسِلِ السَّمَآءَ عَلَیْكُمْ مِّدْرَارًا ﴿۱۱﴾ وَّ یُمْدِدْكُمْ بِاَمْوَالٍ وَّ بَنِیْنَ وَ یَجْعَلْ

یُّرْسِلِ	السَّمَآءَ	عَلَیْكُمْ	مِّدْرَارًا﴿۱۱﴾	وَّ	یُمْدِدْكُمْ	بِاَمْوَالٍ وَّ بَنِیْنَ	وَ	یَجْعَلْ
وہ بھیجے گا	بارش	تم پر	موسلادھار	اور	مدد کرے گا تمہاری	مالوں اور بیٹوں سے	اور	بنادے گا

وہ تم پر موسلا دھار بارش بھیجے گا○ اور مالوں اور بیٹوں سے تمہاری مدد کرے گا اور

لَّكُمْ جَنّٰتٍ وَّ یَجْعَلْ لَّكُمْ اَنْهٰرًا ﴿۱۲﴾ مَا لَكُمْ لَا تَرْجُوْنَ لِلّٰهِ

لَّكُمْ	جَنّٰتٍ	وَّ	یَجْعَلْ	لَّكُمْ	اَنْهٰرًا﴿۱۲﴾	مَا	لَكُمْ	لَا تَرْجُوْنَ	لِلّٰهِ
تمہارے لیے	باغات	اور	بنائے گا	تمہارے لیے	نہریں	کیا ہوا	تمہیں	تم امید نہیں رکھتے	اللہ سے

تمہارے لیے باغات بنادے گا اور تمہارے لیے نہریں بنائے گا○ تمہیں کیا ہوا کہ تم اللہ سے عزت کی

وَقَارًا ﴿۱۳﴾ وَ قَدْ خَلَقَكُمْ اَطْوَارًا ﴿۱۴﴾ اَلَمْ تَرَوْا كَیْفَ خَلَقَ

وَقَارًا﴿۱۳﴾	وَ	قَدْ	خَلَقَكُمْ	اَطْوَارًا﴿۱۴﴾	اَلَمْ تَرَوْا	كَیْفَ	خَلَقَ
عزت (کی)	اور (حالانکہ)	بیشک	اس نے پیدا کیا تمہیں	کئی حالتوں (سے گزار کر)	کیا تم نے نہ دیکھا	کیسے	بنائے

امید نہیں رکھتے○ حالانکہ اس نے تمہیں کئی حالتوں سے گزار کر بنایا○ کیا تم نہیں دیکھتے

اللّٰهُ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ طِبَاقًا ﴿۱۵﴾ وَّ جَعَلَ الْقَمَرَ فِیْهِنَّ نُوْرًا وَّ

اللّٰهُ	سَبْعَ سَمٰوٰتٍ	طِبَاقًا﴿۱۵﴾	وَّ	جَعَلَ	الْقَمَرَ	فِیْهِنَّ	نُوْرًا	وَّ
اللہ (نے)	سات آسمان	ایک دوسرے کے اوپر	اور	اس نے کیا	چاند (کو)	ان (آسمانوں) میں	روشن	اور

کہ اللہ نے ایک دوسرے کے اوپر کیسے سات آسمان بنائے؟○ اور ان میں چاند کو روشن کیا اور

جَعَلَ الشَّمْسَ سِرَاجًا ﴿۱۶﴾ وَ اللّٰهُ اَنْۢبَتَكُمْ مِّنَ الْاَرْضِ نَبَاتًا ﴿۱۷﴾ ثُمَّ

جَعَلَ	الشَّمْسَ	سِرَاجًا﴿۱۶﴾	وَ	اللّٰهُ	اَنْۢبَتَكُمْ	مِّنَ الْاَرْضِ	نَبَاتًا﴿۱۷﴾	ثُمَّ
بنایا	سورج (کو)	چراغ	اور	اللہ	اس نے اگایا تمہیں	زمین سے	ایک سبزے (کی طرح)	پھر

سورج کو چراغ بنایا○ اور اللہ نے تمہیں زمین سے ایک طرح سبزے کی طرح اُگایا○ پھر

يُعِيْدُكُمْ فِيْهَا وَيُخْرِجُكُمْ اِخْرَاجًا ⑱ وَاللّٰهُ جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ

يُعِيْدُكُمْ	فِيْهَا	وَ	يُخْرِجُكُمْ	اِخْرَاجًا ⑱	وَ	اللّٰهُ	جَعَلَ	لَكُمُ	الْاَرْضَ
وہ لوٹائے گا تمہیں	اس میں	اور	(دوبارہ) نکالے گا تمہیں	نکالنا	اور	اللہ	اس نے بنایا	تمہارے لیے	زمین (کو)

تمہیں اسی میں لوٹائے گا اور تمہیں دوبارہ نکالے گا○ اور اللہ نے تمہارے لیے زمین کو

بِسَاطًا ⑲ لِّتَسْلُكُوْا مِنْهَا سُبُلًا فِجَاجًا ⑳ قَالَ نُوْحٌ رَّبِّ اِنَّهُمْ

بِسَاطًا ⑲	لِّتَسْلُكُوْا	مِنْهَا	سُبُلًا فِجَاجًا ⑳	قَالَ	نُوْحٌ	رَّبِّ	اِنَّهُمْ
بچھونا	تاکہ تم چلو	اس سے (کے)	وسیع راستوں (میں)	عرض کی	نوح (نے)	اے میرے رب	بیشک وہ

بچھونا بنایا○ تاکہ اس کے وسیع راستوں میں چلو○ نوح نے عرض کی، اے میرے رب! بیشک

عَصَوْنِيْ وَاتَّبَعُوْا مَنْ لَّمْ يَزِدْهُ مَالُهٗ وَوَلَدُهٗۤ اِلَّا

عَصَوْنِيْ	وَ	اتَّبَعُوْا	مَنْ	لَّمْ يَزِدْهُ	مَالُهٗ	وَ	وَلَدُهٗ	اِلَّا
انہوں نے نافرمانی کی میری	اور	پیچھے لگ گئے	(اس کے) جو	نہیں بڑھایا اسے	اس کے مال	اور	اس کی اولاد (نے)	مگر

انہوں نے میری نافرمانی کی اور ایسے کے پیچھے لگ گئے جس کے مال اور اولاد نے اس کے

خَسَارًا ㉑ وَمَكَرُوْا مَكْرًا كُبَّارًا ㉒ وَقَالُوْا لَا تَذَرُنَّ اٰلِهَتَكُمْ

خَسَارًا ㉑ ①	وَ	مَكَرُوْا	مَكْرًا كُبَّارًا ㉒	وَ	قَالُوْا	لَا تَذَرُنَّ	اٰلِهَتَكُمْ
نقصان (میں)	اور	انہوں نے مکر و فریب کیا	بہت بڑا مکر و فریب	اور	انہوں نے کہا	تم ہرگز نہ چھوڑنا	اپنے معبودوں (کو)

نقصان ہی کو بڑھایا○ اور انہوں نے بہت بڑا مکر و فریب کیا○ اور انہوں نے کہا: اپنے معبودوں کو

وَلَا تَذَرُنَّ وَدًّا وَّلَا سُوَاعًا ۙ وَّلَا يَغُوْثَ وَيَعُوْقَ وَ

وَ	لَا تَذَرُنَّ	وَدًّا	وَّ	لَا	سُوَاعًا	وَّ	لَا	يَغُوْثَ	وَ	يَعُوْقَ	وَ
اور	ہرگز نہ چھوڑنا	ود (کو)	اور	نہ	سواع	اور	نہ	یغوث	اور	یعوق	اور

ہرگز نہ چھوڑنا اور ہرگز وَدّ اور سُواع اور یَغُوث اور یَعُوق اور

نَسْرًا ㉓ وَقَدْ اَضَلُّوْا كَثِيْرًا ۚ وَلَا تَزِدِ الظّٰلِمِيْنَ اِلَّا

نَسْرًا ㉓	وَ	قَدْ	اَضَلُّوْا	كَثِيْرًا	وَ	لَا تَزِدِ	الظّٰلِمِيْنَ	اِلَّا
نسر (نامی بتوں کو)	اور	بیشک	انہوں نے گمراہ کیا	بہت سے (لوگوں کو)	اور	تو زیادہ نہ کر	ظالموں (کو)	مگر

نَسر (نامی بتوں) کو نہ چھوڑنا○ اور بیشک انہوں نے بہت سے لوگوں کو گمراہ کر دیا اور تو ظالموں کی گمراہی میں ہی

① مال اور اولاد کی کثرت کسی کے راہِ راست پر ہونے کی دلیل نہیں بلکہ اکثر اوقات مال اور اولاد کی زیادتی دینی گمراہی اور اُخروی ہلاکت کا سبب بن جاتی ہے۔ لہٰذا مسلمانوں کو چاہئے کہ کافروں کا مال و دولت اور آسائشیں دیکھ کر ان سے مرعوب نہ ہوں اور اپنے مال اور اولاد کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کی عبادت اور اس کے ذکر سے غافل نہ ہوں بلکہ اس کی اطاعت و فرمانبرداری اور عبادت گزاری میں مصروف رہیں۔

ضَلٰلًا ﴿۲۴﴾ مِمَّا خَطِيْٓـٰٔتِهِمْ اُغْرِقُوْا فَاُدْخِلُوْا نَارًا ۬ۙ فَلَمْ يَجِدُوْا لَهُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ

ضَلٰلًا ﴿۲۴﴾	مِمَّا خَطِيْٓـٰٔتِهِمْ	اُغْرِقُوْا	فَاُدْخِلُوْا	نَارًا ①	فَلَمْ يَجِدُوْا	لَهُمْ	مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ
گمراہی (میں)	ان کی خطاؤں کی وجہ سے	انہیں ڈبو دیا گیا	پھر انہیں داخل کیا گیا	آگ (میں)	تو انہوں نے نہ پائے	اپنے لیے	اللہ کے مقابل

اضافہ کر ○ وہ اپنی خطاؤں کی وجہ سے ڈبو دیئے گئے پھر آگ میں داخل کیے گئے تو انہوں نے اپنے لیے اللہ کے مقابلے

اَنْصَارًا ﴿۲۵﴾ وَقَالَ نُوْحٌ رَّبِّ لَا تَذَرْ عَلَى الْاَرْضِ مِنَ الْكٰفِرِيْنَ دَيَّارًا ﴿۲۶﴾ اِنَّكَ

اَنْصَارًا ﴿۲۵﴾	وَ	قَالَ	نُوْحٌ	رَّبِّ	لَا تَذَرْ	عَلَى الْاَرْضِ	مِنَ الْكٰفِرِيْنَ	دَيَّارًا ﴿۲۶﴾	اِنَّكَ
مدد گار	اور	عرض کی	نوح (نے)	اے میرے رب	تو نہ چھوڑ	زمین پر	کافروں میں سے	کوئی بسنے والا	بیشک تو

میں مدد گار نہ پائے ○ اور نوح نے عرض کی، اے میرے رب! زمین پر کافروں میں سے کوئی بسنے والا نہ چھوڑ ○ بیشک

اِنْ تَذَرْهُمْ يُضِلُّوْا عِبَادَكَ وَلَا يَلِدُوْۤا اِلَّا فَاجِرًا كَفَّارًا ﴿۲۷﴾

اِنْ	تَذَرْهُمْ	يُضِلُّوْا	عِبَادَكَ	وَ	لَا يَلِدُوْۤا	اِلَّا	فَاجِرًا	كَفَّارًا ﴿۲۷﴾
اگر	تو چھوڑ دے گا انہیں	(تو) وہ گمراہ کر دیں گے	تیرے بندوں (کو)	اور	وہ اولاد نہیں جنیں گے	مگر	بدکار	بڑی ناشکری

اگر تو انہیں چھوڑ دے گا تو یہ تیرے بندوں کو گمراہ کر دیں گے اور یہ اولاد بھی ایسی ہی جنیں گے جو بدکار، بڑی ناشکری ہو گی ○

رَبِّ اغْفِرْ لِيْ وَلِوَالِدَيَّ وَلِمَنْ دَخَلَ بَيْتِيَ

رَبِّ	اغْفِرْ	لِيْ	وَ	لِوَالِدَيَّ ②	وَ	لِمَنْ	دَخَلَ	بَيْتِيَ
اے میرے رب	تو بخش دے	مجھے	اور	میرے ماں باپ کو	اور	(اس) کو جو	داخل ہوا	میرے گھر (میں)

اے میرے رب! مجھے اور میرے ماں باپ کو اور میرے گھر میں حالتِ ایمان میں داخل ہونے

مُؤْمِنًا وَّلِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ ؕ وَلَا تَزِدِ الظّٰلِمِيْنَ اِلَّا تَبَارًا ﴿۲۸﴾ ع

مُؤْمِنًا	وَّ	لِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ	وَ	لَا تَزِدِ	الظّٰلِمِيْنَ	اِلَّا	تَبَارًا ﴿۲۸﴾
ایمان والا (ہو کر)	اور	ایمان والے مردوں اور ایمان والی عورتوں کو	اور	تو زیادہ نہ کر	ظالموں، کافروں (کو)	مگر	تباہی (میں)

والے کو اور سب مسلمان مردوں اور سب مسلمان عورتوں کو بخش دے اور کافروں کی تباہی میں اضافہ فرما دے ○

ذہن نشین کیجیے

﴿1﴾ ... حضرت نوح عَلَیْہِ السَّلَام نے اپنی قوم کو بتوں کی عبادت سے روکا اور انہیں اللہ تعالیٰ کے عذاب سے ڈرایا۔

﴿2﴾ ... حضرت نوح عَلَیْہِ السَّلَام نے اپنی قوم کو 950 سال تبلیغ فرمائی۔

﴿3﴾ ... کافر سرداروں نے حضرت نوح عَلَیْہِ السَّلَام کی پیروی کرنے والوں کو حقیر خیال کیا اور حضرت نوح عَلَیْہِ السَّلَام کو جھٹلایا۔

---

① اس سے ثابت ہوا کہ قبر کا عذاب برحق ہے کیونکہ حضرت نوح عَلَیْہِ السَّلَام کی قوم غرق ہونے کے بعد ہی آگ میں داخل کر دی گئی اور یہ بات واضح ہے کہ یہ جہنم نہیں ہو سکتی کیونکہ اس آگ میں کفار قیامت کے دن ہی داخل کئے جائیں گے اور ابھی قیامت واقع نہیں ہوئی۔

② اس آیت سے معلوم ہوا کہ حضرت نوح عَلَیْہِ السَّلَام کے والدین مومن تھے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ انتقال کر جانے والے مسلمانوں کے لئے مغفرت کی دعا کرنی چاہئے کہ اس سے انہیں فائدہ ہوتا ہے۔

﴿4﴾... کافر سرداروں کے نزدیک مال اور ریاست فضیلت کا سبب تھا۔

﴿5﴾... طوفان کا آغاز تندور سے ہوا۔

﴿6﴾... حضرت نوح عَلَیْہِ السَّلَام نے ہر جاندار کا ایک ایک جوڑا کشتی میں سوار کیا۔

﴿7﴾... حضرت نوح عَلَیْہِ السَّلَام کی کشتی پہاڑ جیسی موجوں کے درمیان چلتی رہی۔

﴿8﴾... ایمان نہ ہو تو کسی کا نسب فائدہ نہیں دیتا۔

ذہنی مشق

سوالات کے جوابات دیجئے:

سوال 1: کفار کی طرف بھیجے گئے پہلے رسول کون تھے؟

جواب: ____________________

____

سوال 2: حضرت نوح عَلَیْہِ السَّلَام کو آدم ثانی کیوں کہا جاتا ہے؟

جواب: ____________________

____

سوال 3: حضرت نوح عَلَیْہِ السَّلَام کی قوم کس کی پوجا کیا کرتی تھی؟

جواب: ____________________

____

سوال 4: حضرت نوح عَلَیْہِ السَّلَام پر ایمان لانے والوں کی تعداد کتنی تھی؟

جواب: ____________________

____

سوال 5: قوم کے کافر سردار جب حضرت نوح عَلَیْہِ السَّلَام کو کشتی بناتا دیکھتے تو کیا کرتے تھے؟

جواب: ____________________

____

سوال 6: حضرت نوح عَلَیْہِ السَّلَام کی کشتی کس پہاڑ پر ٹھہری؟

جواب: ____________________

____

اپنا جائزہ لیجیے:

﴿1﴾... حضرت نوح عَلَیْہِ السَّلَام نے اپنی قوم کی تکالیف پر صبر سے کام لیا، کیا آپ تکالیف پر صبر کرتے ہیں؟

﴿2﴾... آپ کسی غریب مسلمان کو حقارت کی نظر سے تو نہیں دیکھتے ؟

کرنے کے کام:

﴿1﴾... حضرت نوح عَلَیْہِ السَّلَام کا قرآنی قصہ ذہن نشین کر کے گھر والوں کو سنائیے۔

﴿2﴾... ٹیچر کی مدد سے حضرت نوح عَلَیْہِ السَّلَام کی تبلیغ کے بارے میں پانچ لائنوں کا نوٹ لکھیے۔

دستخط ٹیچر:__________ دستخط سرپرست:__________

دنیا کی پہلی کشتی

جب حضرت نوح عَلَیْہِ السَّلَام اپنی قوم کے ایمان لانے سے ناامید ہوگئے تو اللہ تعالیٰ نے آپ عَلَیْہِ السَّلَام کو ایک کشتی تیار کرنے کا حکم دیا، ابھی طوفان آنے میں 200 سال باقی تھے اور آپ عَلَیْہِ السَّلَام کو کشتی بنانے کے لئے لکڑی کی ضرورت تھی لہٰذا آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے لکڑی حاصل کرنے کی غرض سے ساگوان نامی درخت لگائے کیونکہ اس درخت کی لکڑی بہت مضبوط ہوتی ہے یہ درخت 100 سال میں تیار ہوئے اس کے بعد آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے ایمان والوں کے ساتھ مل کر دنیا کی پہلی کشتی بنانے کا کام شروع کر دیا۔ یہ کشتی تقریباً 100 سال میں تیار ہوئی۔ اس کشتی کی چند خصوصیات بیان کی جاتی ہیں جو ان میں سے کچھ یہ ہیں (1) یہ کشتی 300 گز لمبی اور اونچی جبکہ 50 گز چوڑی تھی (2) کشتی کے آگے کا حصہ مرغے کے سر جیسا اور پچھلا حصہ دم جیسا تھا جبکہ نیچے کا حصہ پرندے کے پیٹ کی طرح تھا (3) کشتی کے چاروں طرف ڈامر لیپا گیا تھا (4) کشتی میں تین منزلیں بنائی گئیں، سب سے نیچے والی منزل درندوں، پرندوں اور حشرات الارض (زمینی کیڑے) درمیانی منزل چوپائے وغیرہ اور دیگر جانوروں کے لئے تھی۔ جبکہ سب سے اوپر والی انسانوں کے لئے تھی۔

حضرت سُلیمان عَلَیْہِ السَّلَام، ھدھد اور ملکۂ سبا

مشکل الفاظ	معانی	مشکل الفاظ	معانی
دستہ	فوج کا ایک گروہ	ہُدہُد	ایک خوبصورت پرندہ
قطعی	پکا، یقینی	نظارہ کرنا	دیکھنا
کُریدنا	کھودنا	معقول	مناسب، درست
شایانِ شان	لائق، مناسب	نمودار ہونا	ظاہر ہونا
شفاف	نہایت صاف		

حضرت سلیمان عَلَیْہِ السَّلَام کے لشکر میں جنات اور جانوروں کی طرح پرندوں کا ایک دستہ بھی شامل ہوا کرتا تھا۔ ایک مرتبہ آپ عَلَیْہِ السَّلَام مکہ مکرمہ سے واپس آتے ہوئے یمن کے علاقے صَنعا پہنچ کر ٹھہر گئے۔ پرندوں کے دستے میں موجود ہُدہُد نے اس موقع کو غنیمت جانا اور سیر کو نکل گیا۔ وہ اُڑتے اُڑتے ملکِ سبا کی ملکہ "بلقیس" کے باغ میں پہنچ گیا۔ وہاں اُسے ایک اور ہُدہُد نظر آیا۔ اس ہُدہُد نے ملکہ بلقیس اور اس کی سلطنت، لشکر اور تخت کے بارے میں بتایا اور بلقیس کی سلطنت کا نظارہ بھی کروایا اس لیے اسے کافی دیر ہو گئی۔ [1]

ہدہد کی ذمہ داری ہوتی کہ جہاں بھی حضرت سلیمان عَلَیْہِ السَّلَام ٹھہرا کرتے وہاں یہ پانی کی نشاندہی کرتا۔ کیونکہ وہ پانی کے قریب یا دور ہونے کے بارے میں جان لیتا تھا، جہاں اسے پانی نظر آتا وہ اپنی چونچ سے اس جگہ کو کریدنا شروع کر دیتا پھر جنات آتے اور اس جگہ کو کھود کر پانی نکال لیتے تھے۔ حضرت سلیمان عَلَیْہِ السَّلَام جب اس جگہ اترے تو آپ کو پانی کی حاجت ہوئی۔ لشکر والوں نے پانی تلاش کیا لیکن انہیں نہ ملا۔ ہدہد کو دیکھا گیا تاکہ وہ پانی کے بارے میں بتائے لیکن ہدہد موجود نہ تھا۔ اس لیے حضرت سلیمان عَلَیْہِ السَّلَام نے پہلے تو فرمایا: ہدہد مجھے نظر نہیں آرہا یا وہ موجود ہی نہیں ہے؟ پھر اُسے موجود نہ پا کر اس طرح ناراضی کا اظہار فرمایا: اگر ہدہد اپنی اس غیر حاضری کی معقول وجہ بیان نہ کر سکا تو میں اسے سخت سزا دوں گا یا پھر اسے ذبح کر دوں گا۔ [2]

جب ہدہد حضرت سلیمان عَلَیْہِ السَّلَام کے پاس پہنچا تو آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے اس سے تاخیر کا سبب دریافت کیا، اس نے نہایت ادب سے عرض کی: میں وہ بات دیکھ کر آیا ہوں جو آپ نے نہ دیکھی، میں ملکِ سبا سے آپ کے پاس ایک یقینی خبر لایا ہوں، اس ملک پر ایک عورت حکومت کر رہی ہے، اس کے پاس ہر وہ چیز ہے جو بادشاہوں کے شایانِ شان ہوتی ہے اور اس کے پاس ایک بہت بڑا اور عالیشان تخت بھی ہے۔ وہ عورت اور اس کی قوم شیطان کے بہکانے کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر سورج کو سجدہ کرتے ہیں، حالانکہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ [3]

جب ہُدہُد نے اپنی پوری بات سنا دی تو حضرت سلیمان عَلَیْہِ السَّلَام نے فرمایا: ہم (تمہارا امتحان لے کر) دیکھتے ہیں کہ تم نے سچ کہا ہے یا جھوٹ۔ پھر آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے ہدہد کو ایک خط دیا اور کہا: میرا یہ خط لے جاؤ اور ان پر ڈال دو۔ پھر ان سے دور ہٹ کر دیکھنا کہ وہ کیا جواب دیتے ہیں۔

ایک دن جب ملکہ بلقیس وزیروں اور درباریوں کے ساتھ بیٹھی ہوئی تھی، اتنے میں ہدہد آیا اور اس نے خط ملکہ پر ڈال دیا۔ ملکہ نے خط اٹھایا اور اس پر لگی ہوئی مہر دیکھ کر وزیروں سے کہا: میرے پاس ایک بہت بڑے بادشاہ کا معزز مکتوب آیا ہے۔ پھر اس نے خط پڑھ کر سنایا:

بیشک وہ سلیمان کی طرف سے ہے اور بیشک وہ اللہ کے نام سے ہے جو نہایت مہربان رحم والا

ہے یہ کہ میرے مقابلے میں بلندی نہ چاہو اور میرے پاس فرمانبردار بنتے ہوئے حاضر ہو جاؤ۔

پھر ملکہ نے ان سے کہا: تم مجھے اس بارے میں رائے دو؟ وزیروں نے کہا: ہم بہت طاقتور ہیں اور بڑی سخت جنگ لڑ سکتے ہیں جبکہ صلح یا لڑائی کا اختیار تو آپ کے پاس ہے، آپ جو فیصلہ کریں گی ہم اسے قبول کریں گے۔ ملکہ نے کہا: جنگ کرنا تو مناسب نہیں کیونکہ اس سے ملک اور قوم کی تباہی اور بربادی کا خطرہ ہوتا ہے۔ پہلے ان کی طرف تحفہ بھیجتی ہوں۔ اسی سے معلوم ہو جائے گا کہ وہ بادشاہ ہیں یا نبی، اگر وہ صرف بادشاہ ہیں تو تحفہ قبول کر لیں گے اور اگر نبی ہیں تو ہدیہ قبول نہیں کریں گے بلکہ وہ صرف اسی پر راضی ہوں گے کہ ہم ان کے دین کی پیروی کریں۔

ملکہ نے حضرت سلیمان عَلَیْہِ السَّلَام کی طرف اپنے قاصد کے ذریعے نہایت قیمتی تحائف بھجوائے۔ ہدہد نے یہ تمام حالات حضرت سلیمان عَلَیْہِ السَّلَام کو آکر بتادیئے۔ بلقیس کا قاصد جب تحائف لے کر حضرت سلیمان عَلَیْہِ السَّلَام کے پاس آیا تو آپ نے اس سے فرمایا: تم دنیوی مال کے ذریعے میری مدد کرنا چاہتے ہو؟ اللہ تعالیٰ نے مجھے جو کچھ علم، نبوت اور بادشاہت کی صورت میں عطا فرمایا ہے وہ تمہارے دنیوی مال و اسباب سے بہت بہتر ہے۔ تم اپنے ہدیے واپس لے جاؤ، اگر وہ لوگ میرے پاس مسلمان ہو کر حاضر نہ ہوئے تو ان کا انجام یہ ہو گا کہ ہم انہیں جنگ میں شکست دے کر وہاں سے نکال دیں گے۔ قاصد نے آکر ملکہ بلقیس کو پورا واقعہ سنایا تو اسے یقین ہو گیا کہ حضرت سلیمان عَلَیْہِ السَّلَام صرف بادشاہ نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کے نبی بھی ہیں۔ پھر اس نے حضرت سلیمان عَلَیْہِ السَّلَام کے پاس پیغام بھیجا کہ وہ اپنے سرداروں کے ساتھ ان کے پاس آرہی ہے اور یہ دیکھنا چاہتی ہے کہ آپ کس بات کا حکم فرماتے ہیں اور کس دین کی دعوت دیتے ہیں؟[4] چنانچہ وہ ایک لشکر لے کر آپ عَلَیْہِ السَّلَام کی طرف روانہ ہوئی۔

جب وہ حضرت سلیمان عَلَیْہِ السَّلَام کے دربار کے قریب پہنچی تو آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے اپنے درباریوں سے فرمایا کہ تم میں سے کون ہے جو ملکہ کے پہنچنے سے پہلے اس کا تخت میرے پاس لے آئے؟ یہ بات سن کر ایک جن نے عرض کی: مجلس ختم ہونے سے پہلے میں اسے آپ کی بارگاہ میں حاضر کر دوں گا جبکہ مجلس صبح سے دوپہر تک رہتی تھی۔ حضرت سلیمان عَلَیْہِ السَّلَام نے فرمایا: میں اس سے جلدی چاہتا ہوں۔ یہ سن حضرت سلیمان عَلَیْہِ السَّلَام کے ایک وزیر حضرت آصف بن برخیا رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے عرض کی: میں آپ کی بارگاہ میں تخت کو پلک جھپکنے سے پہلے لے آؤں گا۔ حضرت سلیمان عَلَیْہِ السَّلَام نے اسے قبول فرمایا۔ حضرت آصف رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے اسمِ اعظم کے ذریعے دعا مانگی تو اسی وقت تخت حضرت سلیمان عَلَیْہِ السَّلَام کے سامنے نمودار ہو گیا۔ حضرت سلیمان عَلَیْہِ السَّلَام نے جب تخت کو اپنے پاس رکھا ہوا دیکھا تو اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا۔[5]

تخت آجانے کے بعد حضرت سلیمان عَلَیْہِ السَّلَام نے اپنے خادموں کو حکم دیا کہ ملکہ کے تخت کی شکل وصورت کو تبدیل کر دیا جائے، تا کہ ہم دیکھیں کہ وہ اپنے تخت کو پہچان پاتی ہے یا نہیں۔ جب ملکہ بلقیس حضرت سلیمان عَلَیْہِ السَّلَام کے دربار میں آئی تو اس سے پوچھا گیا: کیا تیرا تخت ایسا ہی ہے؟ اس نے جواب دیا: گویا یہ وہی ہے۔ اسے بتایا گیا کہ یہ تیرا ہی تخت ہے۔ پھر اسے کہا گیا کہ صحن میں آجاؤ، وہ صحن شفاف شیشے کا بنا ہوا تھا اس کے نیچے پانی جاری تھا جس میں مچھلیاں تیر رہی تھیں اور اس صحن کے درمیان میں حضرت سلیمان عَلَیْہِ السَّلَام اپنے تخت پر تشریف فرما تھے۔ ملکہ نے جب اس صحن کو دیکھا تو وہ سمجھی کہ یہ جاری پانی ہے، اس لیے اس نے اپنی پنڈلیوں سے کپڑا اونچا کر لیا تا کہ پانی میں چل کر حضرت سلیمان عَلَیْہِ السَّلَام کے پاس جاسکے، حضرت سلیمان عَلَیْہِ السَّلَام نے اس سے فرمایا: یہ پانی نہیں بلکہ یہ تو شیشے سے بنا ہوا ایک صحن ہے۔ یہ سن کر ملکہ بلقیس نے اپنی پنڈلیاں چھپالیں لیکن اسے اس حیرت انگیز فرش پر بہت تعجب ہوا اور اس نے یقین کر لیا کہ حضرت سلیمان عَلَیْہِ السَّلَام کا ملک اور حکومت اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے، جب حضرت سلیمان عَلَیْہِ السَّلَام نے اسے دعوتِ اسلام دی تو اس نے اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کا اقرار کرتے ہوئے اسلام قبول کر لیا اور سورج کی عبادت کو چھوڑ کر اللہ تعالیٰ کی عبادت کو اختیار کر لیا۔(6)

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

پارہ 19، النمل: 20 تا 44

وَتَفَقَّدَ الطَّيْرَ فَقَالَ مَالِيَ لَآ اَرَى الْهُدْهُدَ ۖ اَمْ كَانَ								
وَ	تَفَقَّدَ	الطَّيْرَ	فَقَالَ	مَا	لِيَ	لَآ اَرَى	الْهُدْهُدَ	اَمْ	كَانَ
اور	(سلیمان نے) جائزہ لیا	پرندوں (کا)	تو فرمایا	کیا ہوا	مجھے	میں نہیں دیکھ رہا	ہُدہُد (کو)	یا	وہ ہے
اور سلیمان نے پرندوں کا جائزہ لیا تو فرمایا: مجھے کیا ہوا کہ میں ہُدہُد کو نہیں دیکھ رہا یا وہ واقعی									

مِنَ الْغَآئِبِيْنَ ۝ لَاُعَذِّبَنَّهٗ عَذَابًا شَدِيْدًا اَوْ لَاَاذْبَحَنَّهٗٓ اَوْ					
مِنَ الْغَآئِبِيْنَ ۝٢٠	لَاُعَذِّبَنَّهٗ	عَذَابًا شَدِيْدًا	اَوْ	لَاَاذْبَحَنَّهٗ	اَوْ
غیر حاضروں میں سے	میں ضرور ضرور سزا دوں گا اسے	سخت سزا	یا	ضرور میں ذبح کردوں گا اسے	یا
غیر حاضروں میں سے ہے ۝ میں ضرور ضرور اسے سخت سزا دوں گا یا اسے ذبح کردوں گا یا					

لَيَاْتِيَنِّيْ بِسُلْطٰنٍ مُّبِيْنٍ ۝ فَمَكَثَ غَيْرَ بَعِيْدٍ فَقَالَ اَحَطْتُّ بِمَا					
لَيَاْتِيَنِّيْ بِسُلْطٰنٍ مُّبِيْنٍ ۝٢١	فَمَكَثَ	غَيْرَ بَعِيْدٍ	فَقَالَ	اَحَطْتُّ	بِمَا
ضرور وہ لائے میرے پاس کوئی واضح دلیل	تو (ہدہد) ٹھہرا	تھوڑی دیر	تو (آکر) عرض کی	میں نے احاطہ کیا (مطلع ہوا)	(اس چیز) کا جو
وہ کوئی واضح دلیل میرے پاس لائے ۝ تو ہدہد کچھ زیادہ دیر نہ ٹھہرا اور آکر عرض کی: کہ میں وہ بات دیکھ کر آیا ہوں					

لَمۡ تُحِطۡ بِهٖ وَ جِئۡتُكَ مِنۡ سَبَاٍۭ بِنَبَاٍ یَّقِیۡنٍ ﴿٢٢﴾ اِنِّیۡ وَجَدۡتُّ

لَمۡ تُحِطۡ	بِهٖ	وَ	جِئۡتُكَ	مِنۡ سَبَاٍۭ	بِنَبَاٍ یَّقِیۡنٍ ﴿٢٢﴾	اِنِّیۡ	وَجَدۡتُّ
آپ نے احاطہ نہیں کیا (مطلع نہ ہوئے)	اس کا	اور	میں آیا ہوں آپ کے پاس	ملکِ سبا سے	یقینی خبر کے ساتھ	بیشک میں	میں نے پائی

جو آپ نے نہ دیکھی اور میں ملکِ سبا سے آپ کے پاس ایک یقینی خبر لایا ہوں ○ میں نے

امۡرَاَةً تَمۡلِكُهُمۡ وَ اُوۡتِیَتۡ مِنۡ كُلِّ شَیۡءٍ وَّ لَهَا عَرۡشٌ عَظِیۡمٌ ﴿٢٣﴾ وَجَدۡتُّهَا

امۡرَاَةً	تَمۡلِكُهُمۡ	وَ	اُوۡتِیَتۡ	مِنۡ كُلِّ شَیۡءٍ [1]	وَّ	لَهَا	عَرۡشٌ عَظِیۡمٌ ﴿٢٣﴾	وَجَدۡتُّهَا
ایک عورت	وہ بادشاہی کررہی ہے لوگوں پر	اور	اسے ملا ہے	ہر چیز میں سے	اور	اس کا	ایک بہت بڑا تخت (ہے)	میں نے پایا اسے

ایک عورت دیکھی جو لوگوں پر بادشاہی کررہی ہے اور اسے ہر چیز میں سے ملا ہے اور اس کا ایک بہت بڑا تخت ہے ○ میں نے اسے

وَ قَوۡمَهَا یَسۡجُدُوۡنَ لِلشَّمۡسِ مِنۡ دُوۡنِ اللّٰهِ وَ زَیَّنَ لَهُمُ الشَّیۡطٰنُ

وَ	قَوۡمَهَا	یَسۡجُدُوۡنَ	لِلشَّمۡسِ	مِنۡ دُوۡنِ اللّٰهِ	وَ	زَیَّنَ	لَهُمُ	الشَّیۡطٰنُ
اور	اس کی قوم (کو)	وہ سجدہ کرتے ہیں	سورج کو	اللّٰه کے سوا	اور	اچھے بنادیئے	ان کے لئے	شیطان (نے)

اور اس کی قوم کو پایا کہ اللّٰه کو چھوڑ کر سورج کو سجدہ کرتے ہیں اور شیطان نے ان کے اعمال ان کی نگاہ میں اچھے بنادیئے تو انہیں

اَعۡمَالَهُمۡ فَصَدَّهُمۡ عَنِ السَّبِیۡلِ فَهُمۡ لَا یَهۡتَدُوۡنَ ﴿٢٤﴾ اَلَّا یَسۡجُدُوۡا لِلّٰهِ الَّذِیۡ یُخۡرِجُ

اَعۡمَالَهُمۡ	فَصَدَّهُمۡ	عَنِ السَّبِیۡلِ	فَهُمۡ	لَا یَهۡتَدُوۡنَ ﴿٢٤﴾	اَلَّا یَسۡجُدُوۡا [2]	لِلّٰهِ	الَّذِیۡ	یُخۡرِجُ
ان کے اعمال	تو روک دیا انہیں	(سیدھی) راہ سے	تو وہ	راہ نہیں پاتے	تاکہ وہ سجدہ نہ کریں	اللّٰه کو	جو	نکالتا ہے

سیدھی راہ سے روک دیا تو وہ سیدھا راستہ نہیں پاتے ○ (شیطان نے انہیں روک دیا) تاکہ وہ اس اللّٰه کو سجدہ نہ کریں

الۡخَبۡءَ فِی السَّمٰوٰتِ وَ الۡاَرۡضِ وَ یَعۡلَمُ مَا تُخۡفُوۡنَ وَ مَا تُعۡلِنُوۡنَ ﴿٢٥﴾ اَللّٰهُ

الۡخَبۡءَ	فِی السَّمٰوٰتِ وَ الۡاَرۡضِ	وَ	یَعۡلَمُ	مَا	تُخۡفُوۡنَ	وَ	مَا	تُعۡلِنُوۡنَ ﴿٢٥﴾	اَللّٰهُ
چھپی ہوئی چیزیں	آسمانوں اور زمین میں	اور	وہ جانتا ہے	جو کچھ	تم چھپاتے ہو	اور	جو کچھ	تم ظاہر کرتے ہو	اللّٰه

جو آسمانوں اور زمین میں چھپی ہوئی چیزوں کو نکالتا ہے اور جو کچھ تم چھپاتے ہو اور جو ظاہر کرتے ہو سب کو جانتا ہے ○ اللّٰه

لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ رَبُّ الۡعَرۡشِ الۡعَظِیۡمِ ۩ ﴿٢٦﴾ قَالَ سَنَنۡظُرُ اَصَدَقۡتَ اَمۡ

لَاۤ	اِلٰهَ	اِلَّا	هُوَ	رَبُّ الۡعَرۡشِ الۡعَظِیۡمِ ﴿٢٦﴾	قَالَ	سَنَنۡظُرُ	اَصَدَقۡتَ	اَمۡ
نہیں	کوئی معبود	مگر	وہ	(وہ) عرشِ عظیم کا مالک (ہے)	(سلیمان نے) فرمایا	ابھی ہم دیکھتے ہیں	کیا تو نے سچ کہا	یا

وہ ہے کہ اس کے سوا کوئی سچا معبود نہیں وہ عرشِ عظیم کا مالک ہے ○ سلیمان نے فرمایا: ہم ابھی دیکھتے ہیں کہ تو نے سچ کہا یا

كُنۡتَ مِنَ الۡكٰذِبِیۡنَ ﴿٢٧﴾ اِذۡهَبۡ بِّكِتٰبِیۡ هٰذَا فَاَلۡقِهۡ اِلَیۡهِمۡ ثُمَّ تَوَلَّ عَنۡهُمۡ فَانۡظُرۡ

كُنۡتَ	مِنَ الۡكٰذِبِیۡنَ ﴿٢٧﴾	اِذۡهَبۡ بِّكِتٰبِیۡ هٰذَا	فَاَلۡقِهۡ	اِلَیۡهِمۡ	ثُمَّ	تَوَلَّ	عَنۡهُمۡ	فَانۡظُرۡ
تو ہے	جھوٹوں میں سے	لے جاؤ میرا یہ فرمان	تو تم ڈال دو اسے	ان کی طرف	پھر	الگ ہٹ جاؤ	ان سے	پھر دیکھو

تو جھوٹوں میں سے ہے ○ میرا یہ فرمان لے جاؤ اور اسے ان کی طرف ڈال دو پھر ان سے الگ ہٹ کر دیکھنا کہ

---

① ہر چیز ملنے سے مراد یہ ہے کہ اس عورت کو ہر اس چیز میں سے وافر حصہ ملا ہے جو بادشاہوں کے لئے شایان ہوتا ہے۔

② یہ آیت اور اس کے بعد والی آیت پڑھنے اور سننے والے پر سجدۂ تلاوت کرنا واجب ہو جاتا ہے۔

مَاذَا يَرْجِعُوْنَ ﴿۲۸﴾ قَالَتْ يٰۤاَيُّهَا الْمَلَؤُا اِنِّيْۤ اُلْقِيَ اِلَيَّ كِتٰبٌ كَرِيْمٌ ﴿۲۹﴾ اِنَّهٗ

مَاذَا	يَرْجِعُوْنَ ﴿۲۸﴾	قَالَتْ	يٰۤاَيُّهَا	الْمَلَؤُا	اِنِّيْۤ	اُلْقِيَ	اِلَيَّ	كِتٰبٌ كَرِيْمٌ ﴿۲۹﴾	اِنَّهٗ
کیا	وہ جواب دیتے ہیں	(عورت نے) کہا	اے	سردارو	بیشک میں	ڈالا گیا ہے	میری طرف	ایک عزت والا خط	بیشک وہ

وہ کیا جواب دیتے ہیں ○ عورت نے کہا: اے سردارو! بیشک میری طرف ایک عزت والا خط ڈالا گیا ہے ○ بیشک وہ

مِنْ سُلَيْمٰنَ وَ اِنَّهٗ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ﴿۳۰﴾ اَلَّا تَعْلُوْا عَلَيَّ

مِنْ سُلَيْمٰنَ	وَ	اِنَّهٗ	بِسْمِ اللّٰهِ ①	الرَّحْمٰنِ	الرَّحِيْمِ ﴿۳۰﴾	اَلَّا تَعْلُوْا	عَلَيَّ
سلیمان کی طرف سے (ہے)	اور	بیشک وہ	اللہ کے نام سے (ہے)	(جو) نہایت مہربان	رحم والا (ہے)	یہ کہ بلندی نہ چاہو	مجھ پر

سلیمان کی طرف سے ہے اور بیشک وہ اللہ کے نام سے ہے جو نہایت مہربان رحم والا ہے ○ یہ کہ میرے مقابلے میں بلندی نہ چاہو

وَ اْتُوْنِيْ مُسْلِمِيْنَ ﴿۳۱﴾ قَالَتْ يٰۤاَيُّهَا الْمَلَؤُا اَفْتُوْنِيْ فِيْۤ اَمْرِيْ ۚ مَا كُنْتُ

وَ اْتُوْنِيْ	مُسْلِمِيْنَ ﴿۳۱﴾	قَالَتْ	يٰۤاَيُّهَا	الْمَلَؤُا	اَفْتُوْنِيْ	فِيْۤ اَمْرِيْ	مَا كُنْتُ
اور حاضر ہو جاؤ میرے پاس	فرمانبردار بنتے ہوئے	(عورت نے) کہا	اے	سردارو	رائے دو مجھے	میرے معاملے میں	میں نہیں ہوں

اور میرے پاس فرمانبردار بنتے ہوئے حاضر ہو جاؤ ○ ملکہ نے کہا: اے سردارو! میرے اس معاملے میں مجھے رائے دو میں کسی معاملے میں

قَاطِعَةً اَمْرًا حَتّٰى تَشْهَدُوْنِ ﴿۳۲﴾ قَالُوْا نَحْنُ اُولُوْا قُوَّةٍ وَّ

قَاطِعَةً	اَمْرًا	حَتّٰى	تَشْهَدُوْنِ ﴿۳۲﴾	قَالُوْا	نَحْنُ	اُولُوْا قُوَّةٍ	وَّ
قطعی فیصلہ کرنے والی	کسی معاملے (کا)	یہاں تک کہ	تم موجود ہو میرے پاس	انہوں نے کہا	ہم	قوت والے	اور

کوئی قطعی فیصلہ نہیں کرتی جب تک تم میرے پاس موجود نہ ہو ○ انہوں نے کہا: ہم قوت والے اور

اُولُوْا بَاْسٍ شَدِيْدٍ ۙ۬ وَّ الْاَمْرُ اِلَيْكِ فَانْظُرِيْ مَاذَا تَاْمُرِيْنَ ﴿۳۳﴾ قَالَتْ اِنَّ

اُولُوْا بَاْسٍ شَدِيْدٍ	وَّ	الْاَمْرُ	اِلَيْكِ	فَانْظُرِيْ	مَاذَا	تَاْمُرِيْنَ ﴿۳۳﴾	قَالَتْ	اِنَّ
بڑی سخت لڑائی والے (ہیں)	اور	اختیار	تمہارے ہی پاس (ہے)	تو تم غور کر لو	کیا	تم حکم دیتی ہو	اس نے کہا	بیشک

بڑی سخت لڑائی والے ہیں اور اختیار تو تمہارے ہی پاس ہے تو تم غور کر لو کہ تم کیا حکم دیتی ہو؟ ○ اس نے کہا: بیشک

الْمُلُوْكَ اِذَا دَخَلُوْا قَرْيَةً اَفْسَدُوْهَا وَ جَعَلُوْۤا اَعِزَّةَ اَهْلِهَاۤ اَذِلَّةً ۚ

الْمُلُوْكَ	اِذَا	دَخَلُوْا	قَرْيَةً	اَفْسَدُوْهَا	وَ	جَعَلُوْۤا	اَعِزَّةَ اَهْلِهَاۤ	اَذِلَّةً
بادشاہ	جب	داخل ہوتے ہیں	کسی بستی (میں)	(تو) وہ تباہ کر دیتے ہیں اسے	اور	کر دیتے ہیں	اس کے عزت والوں (کو)	ذلیل

بادشاہ جب کسی بستی میں داخل ہوتے ہیں تو اسے تباہ کر دیتے ہیں اور اس کے عزت والوں کو ذلیل کر دیتے ہیں

وَ كَذٰلِكَ يَفْعَلُوْنَ ﴿۳۴﴾ وَ اِنِّيْ مُرْسِلَةٌ اِلَيْهِمْ بِهَدِيَّةٍ فَنٰظِرَةٌۢ بِمَ

وَ	كَذٰلِكَ	يَفْعَلُوْنَ ﴿۳۴﴾	وَ	اِنِّيْ	مُرْسِلَةٌ	اِلَيْهِمْ	بِهَدِيَّةٍ	فَنٰظِرَةٌۢ	بِمَ
اور	ایسا ہی	وہ کرتے ہیں	اور	بیشک میں	بھیجنے والی ہوں	ان کی طرف	ایک تحفہ	پھر دیکھتی ہوں	کس (جواب) کے ساتھ

اور وہ ایسا ہی کرتے ہیں ○ اور میں ان کی طرف ایک تحفہ بھیجنے والی ہوں پھر دیکھوں گی کہ قاصد کیا جواب لے کر

① یہاں جو "بسم اللہ" لکھی ہوئی ہے یہ اس آیت کا ایک حصہ ہے اور جو "بسم اللہ" ہر سورت کے شروع میں لکھی ہے، وہ سورت کے شروع کی آیت نہیں بلکہ پورے قرآن کی ایک آیت ہے جسے ہر سورت کے شروع میں لکھ دیا گیا تا کہ دو سورتوں کے درمیان فاصلہ ہو جائے۔

يَرْجِعُ الْمُرْسَلُوْنَ ۝٣٥ فَلَمَّا جَآءَ سُلَيْمٰنَ قَالَ اَتُمِدُّوْنَنِ بِمَالٍ

يَرْجِعُ	الْمُرْسَلُوْنَ ۝٣٥	فَلَمَّا	جَآءَ ①	سُلَيْمٰنَ	قَالَ	اَتُمِدُّوْنَنِ	بِمَالٍ
لوٹتے ہیں	بھیجے ہوئے (قاصد)	پھر جب	(قاصد) آیا	سلیمان (کے پاس)	(تو سلیمان نے) فرمایا	کیا تم مدد کرتے ہو میری	مال کے ذریعے

لوٹتے ہیں؟ ۝ پھر جب قاصد سلیمان کے پاس آیا تو سلیمان نے فرمایا: کیا تم مال کے ذریعے میری مدد کرتے ہو؟

فَمَآ اٰتٰىنِۦَ اللّٰهُ خَيْرٌ مِّمَّآ اٰتٰىكُمْ ۚ بَلْ اَنْتُمْ بِهَدِيَّتِكُمْ تَفْرَحُوْنَ ۝٣٦

فَمَآ	اٰتٰىنِۦَ اللّٰهُ	خَيْرٌ	مِّمَّآ	اٰتٰىكُمْ	بَلْ	اَنْتُمْ	بِهَدِيَّتِكُمْ	تَفْرَحُوْنَ ۝٣٦
تو جو کچھ	عطا کیا مجھے اللہ (نے)	(وہ) بہتر (ہے)	(اس) سے جو	اس نے عطا کیا تمہیں	بلکہ	تم (ہی)	اپنے تحفے پر	خوش ہوتے ہو

تو اللہ نے جو کچھ مجھے عطا فرما رکھا ہے وہ اُس سے بہتر ہے جو اس نے تمہیں دیا ہے بلکہ تم ہی اپنے تحفہ پر خوش ہوتے ہو ۝

اِرْجِعْ اِلَيْهِمْ فَلَنَاْتِيَنَّهُمْ بِجُنُوْدٍ لَّا قِبَلَ لَهُمْ بِهَا وَ

اِرْجِعْ	اِلَيْهِمْ	فَلَنَاْتِيَنَّهُمْ بِجُنُوْدٍ	لَّا	قِبَلَ	لَهُمْ	بِهَا	وَ
تم لوٹ جاؤ	ان کی طرف	تو ہم ضرور لائیں گے ان پر لشکر	نہ (ہوگی)	مقابلے کی طاقت	ان کو	ان (لشکروں) سے	اور

ان لوگوں کی طرف لوٹ جاؤ تو ضرور ہم ان پر ایسے لشکر لائیں گے جن کے مقابلے کی انہیں طاقت نہ ہوگی اور

لَنُخْرِجَنَّهُمْ مِّنْهَآ اَذِلَّةً وَّهُمْ صٰغِرُوْنَ ۝٣٧ قَالَ يٰۤاَيُّهَا الْمَلَؤُا

لَنُخْرِجَنَّهُمْ	مِّنْهَآ	اَذِلَّةً	وَّ	هُمْ	صٰغِرُوْنَ ۝٣٧	قَالَ	يٰۤاَيُّهَا	الْمَلَؤُا
ضرور ہم نکال دیں گے انہیں	اس (شہر سبا) سے	ذلیل (کرکے)	اور	وہ	رسوا ہوں گے	(سلیمان نے) فرمایا	اے	درباریو

ضرور ہم ان کو اس شہر سے ذلیل کرکے نکال دیں گے اور وہ رسوا ہوں گے ۝ سلیمان نے فرمایا: اے درباریو!

اَيُّكُمْ يَاْتِيْنِيْ بِعَرْشِهَا قَبْلَ اَنْ يَّاْتُوْنِيْ مُسْلِمِيْنَ ۝٣٨ قَالَ

اَيُّكُمْ	يَاْتِيْنِيْ بِعَرْشِهَا ②	قَبْلَ	اَنْ	يَّاْتُوْنِيْ	مُسْلِمِيْنَ ۝٣٨	قَالَ
تم میں کون	لے آئے گا میرے پاس اس (ملکہ) کا تخت	(اس سے) پہلے	کہ	وہ لوگ آئیں میرے پاس	فرمانبردار ہو کر	بولا

تم میں کون ہے جو ان کے میرے پاس فرمانبردار ہو کر آنے سے پہلے اس کا تخت میرے پاس لے آئے ۝ ایک بڑا خبیث

عِفْرِيْتٌ مِّنَ الْجِنِّ اَنَا اٰتِيْكَ بِهٖ قَبْلَ اَنْ تَقُوْمَ مِنْ مَّقَامِكَ ۚ

عِفْرِيْتٌ ③	مِّنَ الْجِنِّ	اَنَا	اٰتِيْكَ بِهٖ	قَبْلَ	اَنْ	تَقُوْمَ	مِنْ مَّقَامِكَ
ایک بڑا اسرکش، بڑا خبیث	جنوں میں سے	میں	میں لے آؤں گا تمہارے پاس اسے	(اس سے) پہلے	کہ	تم کھڑے ہو	اپنی جگہ سے

جن بولا کہ میں وہ تخت آپ کی خدمت میں آپ کے اس مقام سے کھڑے ہونے سے پہلے حاضر کردوں گا

① جب بلقیس کا قاصد تحائف لے کر حضرت سلیمان عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے پاس آیا تو آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے اس سے فرمایا: "کیا تم مال کے ذریعے میری مدد کرتے ہو؟ اللہ تعالیٰ نے جو کچھ مجھے علم، نبوت اور بادشاہت کی صورت میں عطا فرما رکھا ہے وہ اس دنیاوی مال و اسباب سے بہتر ہے جو اس نے تمہیں دیا ہے، تم فخر کرنے والے لوگ ہو، مالِ دنیا کی وجہ سے ایک دوسرے پر بڑائی جتاتے ہو اور ایک دوسرے کے تحفے پر خوش ہوتے ہو، مجھے نہ دنیا سے خوشی ہوتی ہے نہ اس کی حاجت، اللہ تعالیٰ نے مجھے اِتنا کثیر عطا فرمایا کہ اُتنا اوروں کو نہ دیا اور اس کے ساتھ ساتھ مجھے دین اور نبوت سے بھی مشرف کیا۔

② بلقیس کا تخت منگوانے سے حضرت سلیمان عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا مقصود یہ تھا کہ تخت حاضر کرکے اسے اللہ تعالیٰ کی قدرت اور اپنی نبوت پر دلالت کرنے والا معجزہ دکھادیں۔ یا یہ مقصود تھا کہ بلقیس کے آنے سے پہلے اس تخت کی وضع بدل دیں اور اس سے اس کی عقل کا امتحان فرمائیں کہ وہ اپنا تخت پہچان سکتی ہے یا نہیں۔

③ جن وہ چھپی ہوئی مخلوق ہے جسے اللہ تعالیٰ نے آگ سے پیدا فرمایا ہے اور جنوں میں سے بہت بڑے، قوی ہیکل دیو اور بڑے خبیث جن کو عفریت کہتے ہیں۔

وَ اِنِّیْ عَلَیْهِ لَقَوِیٌّ اَمِیْنٌ ﴿۳۹﴾ قَالَ الَّذِیْ عِنْدَهٗ عِلْمٌ مِّنَ الْكِتٰبِ

وَ	اِنِّیْ	عَلَیْهِ	لَقَوِیٌّ	اَمِیْنٌ ﴿۳۹﴾	قَالَ	الَّذِیْ عِنْدَهٗ	عِلْمٌ[1]	مِّنَ الْكِتٰبِ
اور	بیشک میں	اس پر	ضرور قوت رکھنے والا	امانتدار (ہوں)	اس نے عرض کی	جس کے پاس	علم (تھا)	کتاب سے

اور میں بیشک اس پر قوت رکھنے والا، امانتدار ہوں ○ اس نے عرض کی جس کے پاس کتاب کا علم تھا کہ

اَنَا اٰتِیْكَ بِهٖ قَبْلَ اَنْ یَّرْتَدَّ اِلَیْكَ طَرْفُكَ ؕ فَلَمَّا رَاٰهُ

اَنَا	اٰتِیْكَ بِهٖ	قَبْلَ	اَنْ	یَّرْتَدَّ	اِلَیْكَ	طَرْفُكَ	فَلَمَّا	رَاٰهُ
میں	لے آؤں گا تمہارے پاس اسے	(اس سے) پہلے	کہ	لوٹ آئے	تمہاری طرف	تمہاری پلک	پھر جب	(سلیمان نے) دیکھا اسے

میں اسے آپ کی بارگاہ میں آپ کے پلک جھپکنے سے پہلے لے آؤں گا (چنانچہ) پھر جب سلیمان نے اس تخت کو

مُسْتَقِرًّا عِنْدَهٗ قَالَ هٰذَا مِنْ فَضْلِ رَبِّیْ ۫ لِیَبْلُوَنِیْۤ ءَاَشْكُرُ اَمْ اَكْفُرُ ؕ

مُسْتَقِرًّا	عِنْدَهٗ	قَالَ	هٰذَا	مِنْ فَضْلِ رَبِّیْ	لِیَبْلُوَنِیْۤ	ءَاَشْكُرُ	اَمْ	اَكْفُرُ
رکھا ہوا	اپنے پاس	(تو) فرمایا	یہ	میرے رب کے فضل سے (ہے)	تاکہ وہ آزمائے مجھے	کیا میں شکر کرتا ہوں	یا	ناشکری کرتا ہوں

اپنے پاس رکھا ہوا دیکھا تو فرمایا: یہ میرے رب کے فضل سے ہے تاکہ وہ مجھے آزمائے کہ میں شکر کرتا ہوں یا ناشکری؟

وَمَنْ شَكَرَ فَاِنَّمَا یَشْكُرُ لِنَفْسِهٖ ۚ وَمَنْ كَفَرَ فَاِنَّ رَبِّیْ

وَ	مَنْ	شَكَرَ	فَاِنَّمَا	یَشْكُرُ	لِنَفْسِهٖ	وَ	مَنْ	كَفَرَ	فَاِنَّ	رَبِّیْ
اور	جس نے	شکر کیا	تو صرف	وہ شکر کرتا ہے	اپنی ذات کے لئے	اور	جس نے	ناشکری کی	تو بیشک	میرا رب

اور جو شکر کرے تو وہ اپنی ذات کیلئے ہی شکر کرتا ہے اور جو ناشکری کرتا ہے تو میرا رب

غَنِیٌّ كَرِیْمٌ ﴿۴۰﴾ قَالَ نَكِّرُوْا لَهَا عَرْشَهَا نَنْظُرْ اَتَهْتَدِیْۤ

غَنِیٌّ	كَرِیْمٌ ﴿۴۰﴾	قَالَ	نَكِّرُوْا	لَهَا	عَرْشَهَا	نَنْظُرْ	اَتَهْتَدِیْۤ
بے پرواہ	کرم فرمانے والا (ہے)	(سلیمان نے) فرمایا	ناقابل پہچان کر دو	اس (ملکہ) کے لئے	اس کا تخت	(تاکہ) ہم دیکھیں	کیا وہ راہ پاتی ہے

بے پرواہ ہے، کرم فرمانے والا ہے ○ حضرت سلیمان نے حکم دیا: اس ملکہ کیلئے اس کے تخت کو تبدیل کر دو تاکہ ہم دیکھیں کہ وہ راہ پاتی ہے

اَمْ تَكُوْنُ مِنَ الَّذِیْنَ لَا یَهْتَدُوْنَ ﴿۴۱﴾ فَلَمَّا جَآءَتْ قِیْلَ اَهٰكَذَا عَرْشُكِ ؕ

اَمْ	تَكُوْنُ	مِنَ الَّذِیْنَ	لَا یَهْتَدُوْنَ ﴿۴۱﴾	فَلَمَّا	جَآءَتْ	قِیْلَ	اَهٰكَذَا	عَرْشُكِ
یا	ہوتی ہے	ان لوگوں میں سے جو	راہ نہیں پاتے	پھر جب	وہ آئی	(تو) اس سے کہا گیا	کیا ایسا ہی (ہے)	تیرا تخت

یا راہ نہ پانے والوں میں سے ہوتی ہے ○ پھر جب وہ آئی تو اس سے کہا گیا: کیا تیرا تخت ایسا ہی ہے؟

قَالَتْ كَاَنَّهٗ هُوَ ۚ وَاُوْتِیْنَا الْعِلْمَ مِنْ قَبْلِهَا وَكُنَّا مُسْلِمِیْنَ ﴿۴۲﴾

قَالَتْ	كَاَنَّهٗ	هُوَ	وَ	اُوْتِیْنَا	الْعِلْمَ	مِنْ قَبْلِهَا	وَ	كُنَّا	مُسْلِمِیْنَ ﴿۴۲﴾
اس نے کہا	گویا کہ یہ	وہی (ہے)	اور	ہمیں دے دیا گیا	علم	اس (واقعہ) سے پہلے	اور	ہم ہوئے	فرمانبرداری کرنے والے

اس نے جواب دیا: گویا یہ وہی ہے اور ہم کو اس واقعہ سے پہلے خبر مل چکی اور ہم فرمانبردار ہوئے ○

① راجح اور جمہور مفسرین کے مختار قول کے مطابق کتاب کا علم رکھنے والے سے مراد حضرت سلیمان عَلَیْهِ السَّلَام کے وزیر حضرت آصف بن برخیا رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ ہیں، یہ اللہ تعالٰی کا اسمِ اعظم جانتے تھے۔ انہوں نے عرض کی کہ میں آپ عَلَیْهِ السَّلَام کی بارگاہ میں اس تخت کو آپ کے پلک جھپکنے سے پہلے لے آؤں گا۔ چنانچہ اجازت ملنے پر حضرت آصف بن برخیا رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے دعا کی تو اسی وقت تخت حضرت سلیمان عَلَیْهِ السَّلَام کے سامنے نمودار ہو گیا۔ یہ آیتِ مبارکہ اولیاءِ کرام سے کرامات ظاہر ہونے کی دلیل ہے۔

وَصَدَّهَا مَا كَانَتْ تَّعْبُدُ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ۭ اِنَّهَا كَانَتْ مِنْ قَوْمٍ كٰفِرِيْنَ ۝ قِيْلَ

قِيْلَ	مِنْ قَوْمٍ كٰفِرِيْنَ ۝	كَانَتْ	اِنَّهَا	مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ	كَانَتْ تَّعْبُدُ	مَا	صَدَّهَا	وَ
کہا گیا	کافر قوم میں سے	تھی	بیشک وہ	اللہ کے سوا	وہ عبادت کرتی تھی	(اس چیز نے) جس کی	روک رکھا تھا اسے	اور

اور اسے اُس چیز نے روک رکھا تھا جس کی وہ اللہ کے سوا عبادت کرتی تھی۔ بیشک وہ کافر قوم میں سے تھی ○ اس سے کہا گیا:

لَهَا ادْخُلِي الصَّرْحَ ۚ فَلَمَّا رَاَتْهُ حَسِبَتْهُ لُجَّةً وَّ كَشَفَتْ عَنْ سَاقَيْهَا ۭ

عَنْ سَاقَيْهَا	كَشَفَتْ	وَّ	لُجَّةً[1]	حَسِبَتْهُ	رَاَتْهُ	فَلَمَّا	الصَّرْحَ	ادْخُلِي	لَهَا
اپنی پنڈلیوں سے	اس نے (کپڑا) اٹھادیا	اور	گہرا پانی	وہ سمجھی اسے	اس نے دیکھا اسے	تو جب	صحن (میں)	داخل ہو جاؤ	اس سے

صحن میں داخل ہو جاؤ تو جب اس نے اس صحن کو دیکھا تو اسے گہرا پانی سمجھی اور اپنی پنڈلیوں سے (کپڑا) اٹھادیا،

قَالَ اِنَّهٗ صَرْحٌ مُّمَرَّدٌ مِّنْ قَوَارِيْرَ ۭ قَالَتْ رَبِّ اِنِّيْ

اِنِّيْ	رَبِّ	قَالَتْ	مُّمَرَّدٌ مِّنْ قَوَارِيْرَ	صَرْحٌ	اِنَّهٗ	قَالَ
بیشک میں	اے میرے رب	اس نے کہا	شیشوں سے جڑاؤ کیا ہوا	ایک ملائم صحن (ہے)	بیشک وہ	(سلیمان نے) فرمایا

سلیمان نے فرمایا: یہ تو شیشوں سے جڑاؤ کیا ہوا ایک ملائم صحن ہے۔ اس نے عرض کی: اے میرے رب! میں نے

ظَلَمْتُ نَفْسِيْ وَاَسْلَمْتُ مَعَ سُلَيْمٰنَ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝

لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝	مَعَ سُلَيْمٰنَ	اَسْلَمْتُ	وَ	نَفْسِيْ	ظَلَمْتُ
تمام جہانوں کے رب اللہ کے حضور	سلیمان کے ساتھ	میں نے گردن رکھی	اور	اپنی جان (پر)	میں نے ظلم کیا

اپنی جان پر ظلم کیا اور میں سلیمان کے ساتھ اس اللہ کے حضور گردن رکھتی ہوں جو سارے جہان کا رب ہے ○

ذہن نشین کیجیے

﴿1﴾ ... کوئی صحیح اور مضبوط دلیل پیش کرے تو اس کی بات مان لینی چاہیے۔

﴿2﴾ ... ہر اہم کام میں دوسروں سے مشورہ کرنا چاہیے۔

﴿3﴾ ... شیطان انسان کے برے اعمال کو اچھا بنا کر پیش کرتا ہے۔

﴿4﴾ ... ہمیں اپنے ہر اچھے کام کے شروع میں بسمِ اللہ پڑھنی چاہیے۔

﴿5﴾ ... لڑائی جھگڑے سے بچنے میں ہی بھلائی ہے۔

﴿6﴾ ... حضرت سلیمان عَلَیْہِ السَّلَام نے ملکہ بلقیس کا تخت منگوانے کے لیے اپنے درباریوں کی مدد لی۔

﴿7﴾ ... علم انسان کو ہمیشہ فائدہ دیتا ہے اور مشکل کام بھی آسان بنا دیتا ہے۔

﴿8﴾ ... مشکل حل ہو جانے پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنا چاہیے۔

① اس آیت میں جو واقعہ بیان کیا گیا کہ شیشے سے بنے ہوئے صحن کو دیکھ کر ملکہ اسے گہرا پانی سمجھی، اس سے یہ سمجھانا بھی مقصود ہو سکتا ہے کہ اشیاء جیسے نظر آئیں حقیقت میں ویسے ہو نا ضروری نہیں لہٰذا سورج کی پوجا کو ملکہ بلقیس جیسے درست سمجھتی آرہی تھی وہ حقیقت میں ویسی درست نہیں بلکہ مکمل طور پر خلافِ حقیقت اور خلافِ حق تھی۔

﴿9﴾...اللہ تعالیٰ کی نعمتوں پر اس کا شکر ادا کرنا چاہیے۔

﴿10﴾... گناہ ہو جانے پر اللہ تعالیٰ سے توبہ کرنی چاہیے۔

ذہنی مشق

سوالات کے جوابات دیجئے:

سوال 1: ملکِ سبا کی ملکہ کا نام کیا تھا نیز یہ بھی بتایئے کہ ہدہد نے اس کے پاس کیا کیا چیزیں دیکھی تھیں؟

جواب: ____________________

____

سوال 2: ملکہ بلقیس اور اس کی قوم کس کی عبادت کرتی تھی اور اس کی وجہ کیا تھی؟

جواب: ____________________

____

سوال 3: بلقیس نے حضرت سلیمان عَلَیْہِ السَّلَام کے پاس تحائف کیوں بھیجے تھے؟

جواب: ____________________

____

سوال 4: حضرت سلیمان عَلَیْہِ السَّلَام کی مجلس کب سے کب تک رہتی تھی؟

جواب: ____________________

____

سوال 5: تخت کو حاضر کرنے کے لیے کس کس نے اپنی خدمات پیش کیں نیز تخت لانے کی مدت بھی بتائیں؟

جواب: ____________________

____

سوال 6: ملکہ بلقیس نے حضرت سلیمان عَلَیْہِ السَّلَام کا خط پا کر اس کے بارے میں کیا کہا اور اس چیز نے اسے کیا فائدہ دیا؟

جواب: ____________________

____

اپنا جائزہ لیجیے:

﴿1﴾... آپ کہیں جانے سے پہلے اپنے گھر والوں سے اجازت لیتے ہیں؟

﴿2﴾... کیا آپ اپنے بڑوں کا ادب کرتے ہیں؟

﴾3﴿... کیا آپ اہم کاموں میں دوسروں سے مشورہ لیتے ہیں؟

﴾4﴿... آپ غلطی ہو جانے پر شرمندہ ہوتے ہیں یا اس پر ڈٹ جاتے ہیں؟

کرنے کے کام:

﴾1﴿... ہدہد نے حضرت سلیمان عَلَیْہِ السَّلَام کو جو خبر دی تھی، اسے اپنے الفاظ میں تحریر کیجیے۔

﴾2﴿... حضرت سلیمان عَلَیْہِ السَّلَام کے تخت منگوانے کا واقعہ اپنے الفاظ میں تحریر کیجیے۔

﴾3﴿... نیچے دی گئی آیتِ مبارکہ کے الفاظ کو ایک چارٹ پر مع ترجمہ خوشخط لکھیے۔

هٰذَا مِنْ فَضْلِ رَبِّیْ

ترجمہ: یہ میرے رب کا فضل ہے۔

دستخط ٹیچر:______________ دستخط سرپرست:______________

حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی دعا:

اللہ کے نبی حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم یہ دعا کرتے تھے اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ زَوَالِ نِعْمَتِكَ وَتَحَوُّلِ عَافِيَتِكَ وَفُجَاءَةِ نِقْمَتِكَ وَجَمِيعِ سَخَطِكَ، اے اللہ! میں تیری نعمت کے چھن جانے، تیرے اچانک عتاب، تیری عافیت کے پھر جانے اور تیری ہر طرح کی ناراضی سے تیری پناہ مانگتا ہوں (یعنی خدایا ہمیں ایسے کاموں سے بچا جو تیری ناراضی کا باعث ہیں)۔ (مسلم، ص1464، حدیث:2739)

خوشی پر سجدۂ شکر:

ہمارے پیارے نبی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو کوئی خوشی حاصل ہوتی تو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سجدۂ شکر ادا کرتے تھے۔ (ابن ماجہ، 2/163، حدیث:1394)

روزہ

معانی	مشکل الفاظ	معانی	مشکل الفاظ
وہ وقت جس پر رات ختم ہو جاتی ہے	صبحِ صادق	پیچھے	اوٹ
اُلٹ	بر عکس	سورج ڈوبنے کا وقت	غروبِ آفتاب
دھوکا	خیانت	خاموش	چپ چاپ
یہ آرزو کہ جو چیز دوسرے کو حاصل ہے مجھے بھی مل جائے	رشک	شریان کی جمع یعنی رگ	شریانوں

رمضان المبارک کا چاند دیکھنے کے لئے شایان اپنے گھر والوں کے ساتھ چھت پر موجود تھا کہ اچانک باجی کی آواز گونجی: وہ رہا چاند۔ باریک سا چاند بادلوں کی اوٹ سے نکل رہا تھا، شایان داداجان کی گود میں چڑھ گیا اور چاند دیکھ دیکھ کر خوش ہونے لگا سب نے ایک دوسرے کو رمضان المبارک کی آمد کی مبارک باد دی، شایان کو یہ سب بہت اچھا لگا۔ شایان نے چند دن تک گھر والوں کو روزہ رکھتے دیکھا تو اُس کے دل میں بھی روزہ رکھنے کا شوق پیدا ہوا، خوشی خوشی امی کے پاس پہنچا اور کہنے لگا: امی! کل مجھے سحری کے وقت اٹھائیے گا، امی نے کہا: بیٹا! اتنی جلدی اٹھ کر کیا کروگے؟ شایان نے کہا: میں کل روزہ رکھنا چاہتا ہوں، امی جان نے کہا: بیٹا! ابھی آپ کی روزہ رکھنے کی عمر نہیں ہے۔ شایان نے کہا: امی! باجی اور بھائی بھی تو روزہ رکھتے ہیں، امی نے شایان کے گالوں پر پیار کرتے ہوئے کہا: بیٹا! وہ بڑے ہیں اور آپ چھوٹے ہیں جب آپ بڑے ہو جائیں تو روزہ رکھ لیجیے گا۔ امی کی طرف سے اجازت نہ ملنے پر شایان اداس ہو گیا اور صوفے پر آکر بیٹھ گیا، دادا جان نے شایان کو یوں خاموش دیکھا تو سمجھ گئے کہ اس کی کوئی خواہش پوری نہیں ہوئی، لہٰذا پوچھنے لگے: کیا ہوا بیٹا؟ شایان نے کہا: میں روزہ رکھنا چاہتا ہوں اور دیکھئے نا! امی مجھے روزہ رکھنے سے منع کر رہی ہیں، دادا جان! روزہ رکھنا تو اچھی بات ہے نا؟ دادا جان نے کہا: جی ہاں روزہ رکھنا اچھی بات ہے لیکن آپ کس طرح روزہ رکھیں گے، روزے میں صبحِ صادق سے غروبِ آفتاب تک نہ کچھ کھاتے ہیں اور نہ ہی کچھ پیتے ہیں، بغیر کچھ کھائے پیئے اتنا لمبا دن آپ کیسے گزاریں گے؟ شایان نے کہا: داداجان! پلیز مجھے بھی روزہ رکھنے کی اجازت دے دیں میرے ایک دوست نے بھی روزہ رکھا تھا وہ سارا دن ٹی وی پر فلمیں اور کارٹون دیکھتا رہا اس نے بتایا تھا کہ اسے روزے کا پتا بھی نہیں چلا بس شام کے وقت کچھ بھوک محسوس ہوئی تھی، داداجان یہ سُن کر مسکرائے اور کہنے لگے: میرے ننھے میاں! روزہ اس چیز کا نام نہیں ہے کہ ہم دن بھر بھوکے رہ کر اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کریں اور شام کو افطار کرکے یہ ظاہر کریں کہ ہم نے روزہ رکھ لیا ہے ہمارے پیارے نبی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا ہے: جو بُری بات کہنا اور بُرے کام کرنا نہ چھوڑے تو اُس کے بُھوکا پیاسا رہنے کی اللہ تعالیٰ کو کچھ حاجت نہیں۔[1] جس طرح ظاہر کا روزہ ہوتا ہے اسی طرح ہماری آنکھ، کان، زبان اور جسم کے دوسرے حصوں کا بھی روزہ ہوتا ہے، زبان کا روزہ یہ ہے کہ روزہ دار اپنی زبان کو جھوٹ، چغلی اور گالی وغیرہ سے بچائے، آنکھ کا روزہ یہ ہے کہ بد نگاہی سے بچے، کان کا روزہ یہ ہے کہ گانے باجے اور غیبت سننے سے اپنے کانوں کو محفوظ رکھے اسی طرح ہاتھ سے کوئی گناہ نہ کرے، پاؤں سے کسی گناہ کے کام کی طرف نہ بڑھے، گناہوں سے عام دنوں میں بھی بچنا ضروری ہے جبکہ رمضان میں تو اور زیادہ بچنا چاہیے تاکہ روزے کے اصل فوائد مل سکیں۔

شایان نے کہا: دادا جان! روزے کے اصل فوائد کیا ہیں؟ داداجان نے کہا: بیٹا! پہلے تو یہ بات یاد رکھئے کہ ہم پر اللہ تعالیٰ کا یہ بہت بڑا احسان اور مہربانی ہے کہ اس نے ہم پر رمضان کے روزے فرض کئے اور یہ روزے صرف ہم پر ہی نہیں پچھلی امتوں پر بھی فرض تھے، روزے کا مقصد تو یہ ہے کہ ہم نیک اور پرہیز گار بن جائیں اور اپنے ربّ تعالیٰ کو راضی کرنے میں کامیاب ہو جائیں۔ اس کے علاوہ جسمانی اور معاشرتی فوائد بھی ہیں۔ شایان نے کہا: دادا جان! اور کیا فائدے ہیں؟ داداجان نے کہا: فائدے تو بہت سارے ہیں چند ایک سن لو: روزے میں پیٹ خالی رہتا ہے اور کئی جسمانی بیماریوں سے حفاظت رہتی ہے جیسے ہی کچھ کھانا ہمارے جسم میں پہنچتا ہے جسم کا نظام ایک کمپیوٹر کی طرح کام کرنے لگ جاتا ہے روزہ دن بھر ایک طرح سے اس سارے نظام کو آرام کرنے کا موقع دیتا ہے اس کا فائدہ خاص طور پر پیٹ اور جگر کو پہنچتا ہے اسی طرح روزے کی وجہ سے افطار کے وقت تک خون میں موجود غذائیت کے تمام ذرے حل ہو جاتے ہیں یوں خون کی شریانوں میں چربی یا دیگر اجزاء جم نہیں پاتے اور شریانیں سکڑنے سے محفوظ رہتی ہیں اور دل کے کئی امراض سے بھی نجات مل جاتی ہے۔ روزے میں اس بات کا اظہار ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمارا مالک ہے اور ہم اس کے بندے ہیں کیونکہ ہمارے سامنے کھانے پینے کی چیزیں موجود ہوتی ہیں مگر اللہ تعالیٰ کے حکم کی وجہ سے ہم نہ تو کوئی چیز کھاتے ہیں اور نہ ہی کچھ پیتے ہیں، روزے میں بھوک اور پیاس کی وجہ سے غذا اور پانی کی قدر ہوتی ہے اور انسان میں اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنے کا جذبہ پیدا ہوتا ہے۔ انسان خود بھوکا ہوتا ہے تو اسے غریبوں کی بھوک کا بھی احساس ہوتا ہے، ایک فائدہ یہ بھی ہے کہ روزہ رکھنے سے بھوک برداشت کرنے کی عادت پیدا ہو جاتی ہے اگر کبھی کھانا میسر نہ ہو تو انسان گھبراتا نہیں اس کے برعکس اگر بھوک برداشت کرنے کی عادت نہ ہو تو جس دن کھانا میسر نہ آسکے تو آدمی کے لئے بڑی آزمائش بن سکتی ہے۔ مسلسل پورے ماہ روزے رکھوا کر گویا بھوک برداشت کرنے کی مشق کروائی جاتی ہے۔ پھر افطار کے وقت اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی نعمتوں سے روزہ افطار کرنے سے نعمتوں کی قدر و منزلت کا صحیح احساس ہوتا ہے۔ شایان نے کہا: دادا جان! روزے کے اتنے زیادہ فوائد ہیں اب تو آپ مجھے روزہ رکھنے کی اجازت ضرور دیجئے، اللہ تعالیٰ نے چاہا تو میں صحیح طریقے سے روزہ رکھوں گا اور اللہ تعالیٰ کی نافرمانی والے کام بھی نہیں کروں گا۔ آخر کار داداجان نے شایان کو اجازت دے دی۔

شایان رات کو جلدی سو گیا اور سحری کے وقت خود ہی بیدار ہو گیا، گھر والوں کے ساتھ مل کر سحری کی، اس کے بعد داداجان کے ساتھ جا کر مسجد میں نماز پڑھی اور اسکول چلا گیا، اسکول میں بار بار دعا مانگتا رہا: اے میرے مالک! میں نے روزہ رکھ لیا ہے اب اسے مکمل کرنے کی ہمت بھی عطا فرما۔ اسکول سے واپس آکر ظہر کی نماز پڑھی اور کچھ دیر قرآن کی تلاوت کی پھر چپ چاپ لیٹ گیا اور کسی سے کوئی بات نہ کی۔ امی، ابو، بھائی، باجی سب نے شایان کے چہرے کو دیکھ کر اندازہ لگالیا کہ اسے بہت زیادہ بھوک لگ رہی ہے، کچھ دیر بعد داداجان کمرے میں داخل ہوئے اور دروازہ اندر سے بند کر کے شایان کے قریب آئے اور کہنے لگے: دیکھو بیٹا! میں تمہارے لئے سیب لایا ہوں، چپکے سے اسے کھالو اور اپنی بھوک مٹالو، شایان نے کہا: مگر داداجان! میرا تو روزہ ہے اور روزے میں کچھ نہیں کھاتے پیتے، داداجان نے کہا: بچوں کے روزے ایسے ہی ہوتے ہیں، لو! اسے کھالو، میں نے دروازہ بند کر دیا ہے، کوئی دیکھنے والا بھی نہیں ہے۔ شایان نے کہا: داداجان! میں نے روزہ اللہ تعالیٰ کو خوش کرنے کے لئے رکھا ہے اور اللہ تعالیٰ مجھے دیکھ رہا ہے پھر میں یہ سیب کیسے کھا سکتا ہوں؟ یہ سنتے

ہی داداجان کی آنکھوں سے آنسو بہنے لگے، انہوں نے شایان کو اپنے سینے سے لگا لیا پھر ڈھیر ساری دعائیں بھی دیں، افطار کے وقت سب گھر والوں نے شایان کو مبارکباد دی اور خوب حوصلہ افزائی کی اور سب نے مل کر روزہ افطار کیا۔

نوٹ: یادرہے کہ رمضان کے روزے 10 شعبان 2 ہجری میں فرض ہوئے تھے۔

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

پارہ 2، البقرۃ: 183 تا 185

یٰۤاَیُّهَا	الَّذِیْنَ	اٰمَنُوْا	كُتِبَ	عَلَیْكُمُ	الصِّیَامُ	كَمَا	كُتِبَ	عَلَى	الَّذِیْنَ
اے	وہ لوگو جو	ایمان لائے	لکھ دیا گیا، فرض کیا گیا	تم پر	روزے رکھنا	جیسے	لکھا گیا، فرض کیا گیا	پر، اوپر	ان لوگوں کے جو

اے ایمان والو! تم پر روزے فرض کیے گئے جیسے تم سے پہلے لوگوں

مِنْ	قَبْلِكُمْ	لَعَلَّكُمْ	تَتَّقُوْنَ ۱۸۳	اَیَّامًا	مَّعْدُوْدٰتٍ	فَمَنْ	كَانَ	مِنْكُمْ	مَّرِیْضًا	اَوْ
سے	تم سے پہلے	تاکہ تم	پرہیزگار بن جاؤ	دن	گنے ہوئے	تو جو	ہو	تم میں سے	مریض، بیمار	یا

پر فرض کئے گئے تھے تاکہ تم پرہیزگار بن جاؤ ○ گنتی کے چند دن ہیں تو تم میں جو کوئی بیمار ہو یا

عَلٰى سَفَرٍ[1]	فَعِدَّةٌ	مِّنْ	اَیَّامٍ	اُخَرَ	وَ	عَلَى	الَّذِیْنَ	یُطِیْقُوْنَهٗ
سفر پر (ہو)	تو گنے ہوئے (دن روزے رکھے)	سے	دنوں	دوسرے	اور	پر	ان لوگوں کے جو	طاقت نہیں رکھتے اس (روزے) کی

سفر میں ہو تو اتنے روزے اور دنوں میں رکھے اور جنہیں اس کی طاقت نہ ہو اُن پر

فِدْیَةٌ	طَعَامُ مِسْكِیْنٍ	فَمَنْ	تَطَوَّعَ	خَیْرًا	فَهُوَ	خَیْرٌ	لَّهٗ	وَ	اَنْ
فدیہ دینا، بدلہ دینا (ہے)	مسکین کا کھانا	پھر جو	اپنی طرف سے کرے	نیکی، بھلائی	تو وہ	بہتر (ہے)	اس کے لئے	اور	یہ کہ

ایک مسکین کا کھانا فدیہ ہے پھر جو اپنی طرف سے نیکی زیادہ کرے تو وہ اس کے لئے بہتر ہے اور اگر

تَصُوْمُوْا	خَیْرٌ	لَّكُمْ	اِنْ	كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۱۸۴	شَهْرُ رَمَضَانَ	الَّذِیْۤ	اُنْزِلَ	فِیْهِ
تم روزہ رکھو	بہتر (ہے)	تمہارے لئے	اگر	تم جانتے ہو	رمضان کا مہینہ	وہ جو	نازل کیا گیا، اتارا گیا	اس میں

تم جانو تو روزہ رکھنا تمہارے لئے زیادہ بہتر ہے ○ رمضان کا مہینہ ہے جس میں قرآن نازل کیا گیا

---

① مریض کوفی الحال روزہ نہ رکھنے کی رخصت اس صورت میں ہے کہ جب اسے روزہ رکھنے سے مرض کی زیادتی، یا ہلاک ہونے کا اندیشہ ہو اور مسافر کو رخصت اس صورت میں ہے جب وہ 92 کلومیٹر یا اس سے زائد مسافت کے سفر پر ہو۔

الْقُرْاٰنُ هُدًى لِّلنَّاسِ وَ بَيِّنٰتٍ مِّنَ الْهُدٰى وَ الْفُرْقَانِ ۚ فَمَنْ شَهِدَ

الْقُرْاٰنُ	هُدًى	لِّلنَّاسِ	وَ	بَيِّنٰتٍ	مِّنَ الْهُدٰى	وَ	الْفُرْقَانِ	فَمَنْ	شَهِدَ
قرآن	ہدایت (ہے)	لوگوں کے لئے	اور	واضح دلائل	ہدایت سے	اور	حق و باطل میں فرق کرنے والا	تو جو	پائے

جو لوگوں کے لئے ہدایت اور رہنمائی ہے اور فیصلے کی روشن باتوں (پر مشتمل ہے۔) تو تم میں جو کوئی

مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ ۭ وَ مَنْ كَانَ مَرِيْضًا اَوْ عَلٰى سَفَرٍ

مِنْكُمْ	الشَّهْرَ	فَلْيَصُمْهُ	وَ	مَنْ	كَانَ	مَرِيْضًا	اَوْ	عَلٰى سَفَرٍ
تم میں سے	مہینہ (رمضان کا)	تو ضرور وہ روزے رکھے اس کے	اور	جو	ہو	مریض، بیمار	یا	سفر پر

یہ مہینہ پائے تو ضرور اس کے روزے رکھے اور جو بیمار ہو یا سفر میں ہو

فَعِدَّةٌ مِّنْ اَيَّامٍ اُخَرَ ۭ يُرِيْدُ اللّٰهُ بِكُمُ الْيُسْرَ وَ

فَعِدَّةٌ	مِّنْ	اَيَّامٍ	اُخَرَ	يُرِيْدُ	اللّٰهُ	بِكُمْ	الْيُسْرَ	وَ
تو گنے ہوئے (دن روزے رکھے)	سے	دنوں	دوسرے	ارادہ رکھتا ہے، چاہتا ہے	اللہ	تم پر	آسانی	اور

تو اتنے روزے اور دنوں میں رکھے۔ اللہ تم پر آسانی چاہتا ہے اور

لَا يُرِيْدُ بِكُمُ الْعُسْرَ ۡ وَ لِتُكْمِلُوا الْعِدَّةَ وَ لِتُكَبِّرُوا اللّٰهَ

لَا يُرِيْدُ	بِكُمْ	الْعُسْرَ	وَ	لِتُكْمِلُوا	الْعِدَّةَ	وَ	لِتُكَبِّرُوا ①	اللّٰهَ
نہیں ارادہ رکھتا، نہیں چاہتا	تم پر	تنگی، دشواری	اور	تاکہ تم پوری کرو	گنتی (روزوں کی)	اور	تاکہ تم بڑائی بیان کرو	اللہ (کی)

تم پر دشواری نہیں چاہتا اور (یہ آسانیاں اس لئے ہیں) تاکہ تم (روزوں کی) تعداد پوری کرلو اور تاکہ تم اس بات پر اللہ کی بڑائی بیان کرو

عَلٰى مَا هَدٰىكُمْ وَ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ﴿۱۸۵﴾

عَلٰى	مَا	هَدٰىكُمْ	وَ	لَعَلَّكُمْ	تَشْكُرُوْنَ ﴿۱۸۵﴾
پر	(اس کے) جو	اس نے ہدایت دی تمہیں	اور	تاکہ تم	تم شکر گزار بن جاؤ

کہ اس نے تمہیں ہدایت دی اور تاکہ تم شکر گزار بن جاؤ ○

پارہ 2، البقرۃ:187

اُحِلَّ لَكُمْ لَيْلَةَ الصِّيَامِ الرَّفَثُ اِلٰى نِسَآىٕكُمْ ۭ هُنَّ لِبَاسٌ لَّكُمْ وَ اَنْتُمْ

اُحِلَّ	لَكُمْ	لَيْلَةَ الصِّيَامِ	الرَّفَثُ	اِلٰى	نِسَآىٕكُمْ	هُنَّ	لِبَاسٌ	لَّكُمْ	وَ	اَنْتُمْ
حلال کر دیا گیا	تمہارے لئے	روزوں کی رات	جماع کرنا	کی طرف	اپنی عورتوں	وہ	لباس (ہیں)	تمہارے لئے	اور	تم

تمہارے لئے روزوں کی راتوں میں اپنی عورتوں کے پاس جانا حلال کر دیا گیا، وہ تمہارے لئے لباس ہیں اور تم

① گنتی پوری کرنے سے مراد رمضان کے انتیس یا تیس دن پورے کرنا ہے اور تکبیر کہنے سے مراد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے تمہیں اپنے دین کے طریقے سکھائے تو تم اس پر اللہ تعالیٰ کی بڑائی بیان کرو اور ان چیزوں پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرو۔

لِبَاسٌ لَّهُنَّ ؕ عَلِمَ اللّٰهُ اَنَّكُمْ كُنْتُمْ تَخْتَانُوْنَ اَنْفُسَكُمْ فَتَابَ عَلَیْكُمْ وَ عَفَا

لِبَاسٌ	لَّهُنَّ	عَلِمَ	اللّٰهُ	اَنَّكُمْ	كُنْتُمْ تَخْتَانُوْنَ	اَنْفُسَكُمْ	فَتَابَ عَلَیْكُمْ	وَ	عَفَا
لباس (ہو)	ان کے لئے	جانتا ہے	اللہ	بیشک تم	تم خیانت میں ڈالتے تھے	اپنی جانیں	تو اس نے توبہ قبول کی تمہاری	اور	در گزر کیا

ان کے لئے لباس ہو۔ اللہ کو معلوم ہے کہ تم اپنی جانوں کو خیانت میں ڈالتے تھے تو اس نے تمہاری توبہ قبول کی اور تمہیں معاف فرمادیا

عَنْكُمْ ۚ فَالْـٰٔنَ بَاشِرُوْهُنَّ وَ ابْتَغُوْا مَا كَتَبَ اللّٰهُ لَكُمْ ۪ وَ كُلُوْا وَ

عَنْكُمْ	فَالْـٰٔنَ	بَاشِرُوْهُنَّ	وَ	ابْتَغُوْا	مَا	كَتَبَ	اللّٰهُ	لَكُمْ	وَ	كُلُوْا	وَ
تم سے	تو اب	ہم بستری کرلو ان سے	اور	تلاش کرو، طلب کرو	جو	لکھ دیا	اللہ (نے)	تمہارے لئے	اور	کھاؤ	اور

تو اب ان سے ہم بستری کرلو اور جو اللہ نے تمہارے نصیب میں لکھا ہوا ہے اسے طلب کرو اور کھاؤ اور

اشْرَبُوْا حَتّٰى یَتَبَیَّنَ لَكُمُ الْخَیْطُ الْاَبْیَضُ مِنَ الْخَیْطِ الْاَسْوَدِ

اشْرَبُوْا	حَتّٰى	یَتَبَیَّنَ	لَكُمُ	الْخَیْطُ	الْاَبْیَضُ	مِنَ	الْخَیْطِ	الْاَسْوَدِ
پیو	یہاں تک کہ	ظاہر ہو جائے، ممتاز ہو جائے	تمہارے لئے	دھاگہ، ڈورا	سفیدی (صبح کا)	سے	دھاگہ، ڈورا	سیاہی (رات کے)

پیو یہاں تک کہ تمہارے لئے فجر سے سفیدی (صبح) کا ڈورا سیاہی (رات) کے ڈورے

مِنَ الْفَجْرِ ۪ ثُمَّ اَتِمُّوا الصِّیَامَ اِلَى الَّیْلِ ۚ وَ لَا تُبَاشِرُوْهُنَّ وَ اَنْتُمْ

مِنَ	الْفَجْرِ	ثُمَّ	اَتِمُّوا	الصِّیَامَ	اِلَى	الَّیْلِ	وَ	لَا تُبَاشِرُوْهُنَّ	وَ	اَنْتُمْ
سے	فجر	پھر	تم پورا کرو	روزہ	تک	رات	اور	ہم بستری نہ کرو ان سے	اور (جبکہ)	تم

سے ممتاز ہو جائے پھر رات آنے تک روزوں کو پورا کرو اور عورتوں سے ہم بستری نہ کرو جبکہ تم

عٰكِفُوْنَ ۙ فِی الْمَسٰجِدِ ؕ تِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ فَلَا تَقْرَبُوْهَا ؕ كَذٰلِكَ

عٰكِفُوْنَ	فِی	الْمَسٰجِدِ	تِلْكَ	حُدُوْدُ اللّٰهِ	فَلَا تَقْرَبُوْهَا	كَذٰلِكَ
اعتکاف کرنے والے (ہو)	میں	مسجدوں	یہ	اللہ کی حدیں (ہیں)	تو تم قریب نہ جاؤ ان کے	اسی طرح

مسجدوں میں اعتکاف سے ہو۔ یہ اللہ کی حدیں ہیں تو ان کے پاس نہ جاؤ۔ اللہ یونہی

یُبَیِّنُ اللّٰهُ اٰیٰتِهٖ لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ یَتَّقُوْنَ ﴿۱۸۷﴾

یُبَیِّنُ	اللّٰهُ	اٰیٰتِهٖ	لِلنَّاسِ	لَعَلَّهُمْ	یَتَّقُوْنَ ﴿۱۸۷﴾
کھول کر بیان کرتا ہے	اللہ	اپنی آیتیں	لوگوں کے لئے	تاکہ وہ	پرہیز گار ہو جائیں

لوگوں کے لئے اپنی آیات کھول کر بیان فرماتا ہے تاکہ وہ پرہیز گار ہو جائیں ○

ذہن نشین کیجیے

﴿1﴾... روزے کا اصل مقصد نیک اور پرہیز گار بن کر اللہ تعالیٰ کو راضی کرنا ہے۔

﴿2﴾... روزے سے انسان کی قوتِ برداشت میں اضافہ ہوتا ہے۔

﴿3﴾... بندہ جب خود بھوکا ہوتا ہے تو اسے دوسروں کی بھوک کا بھی احساس ہوتا ہے۔

﴿4﴾... روزے میں گناہوں سے بھی بچنا لازم ہے۔

﴿5﴾... روزے پچھلی امتوں پر بھی فرض تھے۔

﴿6﴾... ہم پر رمضانُ المبارک کے روزے فرض ہیں۔

﴿7﴾... روزہ رکھنے سے کئی جسمانی بیماریوں سے حفاظت ہو جاتی ہے۔

﴿8﴾... روزہ میں کھانا پینا اور نفسانی خواہشات سے بچنا ضروری ہے۔

﴿9﴾... روزے کا وقت صبح صادق سے لے کر سورج کے مکمل غروب ہونے تک ہے۔

﴿10﴾... اللہ تعالیٰ ہمیں دیکھ رہا ہے۔

ذہنی مشق

سوالات کے جوابات دیجئے:

سوال 1: اسلام میں روزے کی کیا اہمیت ہے؟

جواب: ______

______

سوال 2: کس مہینے کے روزے رکھنا فرض ہیں؟

جواب: ______

______

سوال 3: رمضانُ المبارک کے روزے کب فرض ہوئے تھے؟

جواب: ______

______

سوال 4: روزہ کس پر فرض ہے؟

جواب: ______

______

سوال 5: کتنی عمر سے روزہ رکھنے کا حکم دیا جاتا ہے؟

جواب: ______

______

اپنا جائزہ لیجیے:

﴿1﴾... آپ روزہ رکھ کر اللہ تعالیٰ کی نافرمانی والے کام تو نہیں کرتے ؟

﴿2﴾... آپ روزہ صحیح اور درست طریقے سے رکھتے ہیں یا نہیں ؟

کرنے کے کام:

﴿1﴾... روزے کے متعلق تین احادیثِ نبویہ یاد کرکے دوستوں کو سنائیے۔

﴿2﴾... افطار کی دعا ترجمہ کے ساتھ یاد کرکے گھر والوں کو سنائیے۔

﴿3﴾... روزے کے 10 فوائد کا چارٹ بنا کر کسی نمایاں جگہ آویزاں کیجیے۔

دستخط ٹیچر: ____________ دستخط سرپرست: ____________

نفل روزوں کی فضیلت

گناہ مٹادیئے جاتے ہیں

نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: مجھے اللہ پر گمان ہے کہ عاشورہ (دسویں محرم) کا روزہ ایک سال قبل کے گناہ مٹادیتا ہے۔ (مسلم، ص590، حدیث:1162)

ساری عمر روزہ رکھنے والا

رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جس نے رمضان کے روزے رکھے پھر ان کے بعد چھ دن شوال میں رکھے تو ایسا ہے جیسے دہر کا (عمر بھر کے لئے) روزہ رکھا۔ (مسلم، ص592، حدیث:1164)

فرشتے مغفرت کی دعا کرتے ہیں

اللہ کے نبی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ایک صحابیہ کے گھر تشریف لائے تو انہوں نے کھانا پیش کیا، تو حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "تم بھی کھاؤ" انہوں نے عرض کی: میں روزے سے ہوں تو فرمایا: جب تک روزے دار کے سامنے کھایا جاتا ہے فرشتے اس روزہ دار کے لئے مغفرت کی دعا کرتے رہتے ہیں۔ (ترمذی 2/205، حدیث:785)

سورۃ العٰدیٰت

تعارف و مضامین:

مجاہدین کے ان گھوڑوں کو عادِیات کہتے ہیں جنہیں وہ دشمن کا پیچھا کرنے کیلئے تیزی سے دوڑاتے ہیں۔ اس سورت کی پہلی آیت میں اللہ تعالیٰ نے ان گھوڑوں کی قسم ارشاد فرمائی ہے اس مناسبت سے اسے ''سورۂ عادِیات'' کہتے ہیں۔ (1)

اس سورت میں اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کی ناشکری کرنے، دنیا کو آخرت پر ترجیح دینے اور آخرت میں لیے جانے والے حساب کی تیاری نہ کرنے پر انسان کو سرزنش کی گئی ہے۔ اس کے علاوہ اس سورت میں یہ مضامین بیان ہوئے ہیں:

سورت کی ابتداء میں اللہ تعالیٰ نے مجاہدین کے گھوڑوں کی قسم کے ساتھ ارشاد فرمایا کہ انسان اپنے رب کی نعمتوں کی ناشکری اور انکار کرتا ہے اور وہ اپنے اس عمل پر خود بھی گواہ ہے۔ اس سورت کے آخر میں مال کی محبت میں مضبوط اور اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا شکر ادا کرنے میں کمزور انسان کی مذمت بیان کی گئی اور وہ اعمال کرنے کی ترغیب دی گئی جو قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حساب دیتے وقت کام آئیں گے۔

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

پارہ 30، العٰدیٰت

وَ الْعٰدِيٰتِ ضَبْحًا ۙ﴿۱﴾ فَالْمُوْرِيٰتِ قَدْحًا ۙ﴿۲﴾ فَالْمُغِيْرٰتِ صُبْحًا ۙ﴿۳﴾		
وَ الْعٰدِيٰتِ ضَبْحًا ﴿۱﴾	فَالْمُوْرِيٰتِ قَدْحًا ﴿۲﴾	فَالْمُغِيْرٰتِ صُبْحًا ﴿۳﴾
ہانپتے ہوئے تیز دوڑنے والے (گھوڑوں) کی قسم	پھر سم مار کر پتھروں سے چنگاریاں نکالنے والوں (کی)	پھر صبح کے وقت غارت کر دینے والوں (کی)
ان گھوڑوں کی قسم جو ہانپتے ہوئے دوڑتے ہیں ○ پھر سم مار کر پتھروں سے چنگاریاں نکالنے والوں کی ○ پھر صبح کے وقت غارت کر دینے والوں کی ○		

فَاَثَرْنَ بِهٖ نَقْعًا ۙ﴿۴﴾ فَوَسَطْنَ بِهٖ جَمْعًا ۙ﴿۵﴾ اِنَّ الْاِنْسَانَ لِرَبِّهٖ								
فَاَثَرْنَ	بِهٖ	نَقْعًا ﴿۴﴾	فَوَسَطْنَ	بِهٖ	جَمْعًا ﴿۵﴾	اِنَّ	الْاِنْسَانَ	لِرَبِّهٖ
پھر اڑاتے ہیں	اس وقت	غبار	پھر بیچ میں گھس جاتے ہیں	اسی وقت	(دشمن کے) لشکر (کے)	بیشک	آدمی	اپنے رب کا
پھر اس وقت غبار اڑاتے ہیں ○ پھر اسی وقت دشمن کے لشکر میں گھس جاتے ہیں ○ بیشک انسان اپنے رب کا								

لَكَنُوْدٌ ۚ﴿۶﴾ وَ اِنَّهٗ عَلٰى ذٰلِكَ لَشَهِيْدٌ ۚ﴿۷﴾ وَ اِنَّهٗ لِحُبِّ الْخَيْرِ لَشَدِيْدٌ ؕ﴿۸﴾								
لَكَنُوْدٌ ﴿۶﴾	وَ	اِنَّهٗ	عَلٰى ذٰلِكَ	لَشَهِيْدٌ ﴿۷﴾	وَ	اِنَّهٗ	لِحُبِّ الْخَيْرِ	لَشَدِيْدٌ ﴿۸﴾
ضرور بڑا ناشکرا (ہے)	اور	بیشک وہ	اس (بات) پر	ضرور گواہ (ہے)	اور	بیشک وہ	بھلائی (یعنی مال) کی محبت میں	ضرور سخت (ہے)
بڑا ناشکرا ہے ○ اور بیشک وہ اس بات پر خود گواہ ہے ○ اور بیشک وہ مال کی محبت میں بہت شدید ہے ○								

اَفَلَا یَعْلَمُ اِذَا بُعْثِرَ مَا فِی الْقُبُوْرِ ﴿۹﴾ وَ حُصِّلَ مَا فِی الصُّدُوْرِ ﴿۱۰﴾								
اَفَلَا یَعْلَمُ	اِذَا	بُعْثِرَ	مَا	فِی الْقُبُوْرِ ﴿۹﴾	وَ	حُصِّلَ	مَا	فِی الصُّدُوْرِ ﴿۱۰﴾
تو کیا وہ نہیں جانتا	جب	اٹھایا جائے گا	(انہیں) جو	قبروں میں (ہیں)	اور	کھول دیا جائے گا	جو	سینوں میں (ہے)
تو کیا وہ نہیں جانتا جب وہ اٹھائے جائیں گے جو قبروں میں ہیں؟○ اور جو سینوں میں ہے وہ کھول دی جائے گی○								

اِنَّ رَبَّهُمْ بِهِمْ یَوْمَئِذٍ لَّخَبِیْرٌ ﴿۱۱﴾				
اِنَّ	رَبَّهُمْ	بِهِمْ	یَوْمَئِذٍ	لَّخَبِیْرٌ ﴿۱۱﴾
بیشک	ان کا رب	ان کی	اس دن	ضرور خوب خبر رکھنے والا (ہے)
بے شک ان کا رب اس دن ان کی خوب خبر رکھنے والا ہے○				

ذہن نشین کیجیے

﴿1﴾... غازیوں کی شان بہت اعلیٰ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کے گھوڑوں کی قسم ارشاد فرمائی۔

﴿2﴾... اللہ تعالیٰ کے مقبول بندوں سے دور کی نسبت بھی عزت کا سبب ہے۔

﴿3﴾... صبح کے وقت کئے جانے والے ہر دینی اور دُنیوی کام میں برکت ہوتی ہے۔

﴿4﴾... جو انسان مصیبتوں کو یاد رکھے اور اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کو بھول جائے وہ بھی ناشکرا ہے۔

﴿5﴾... اللہ تعالیٰ ہر ایک کے احوال سے باخبر ہے۔

ذہنی مشق

سوالات کے جوابات دیجئے:

سوال 1: عادِیات کسے کہتے ہیں؟

جواب: ____________________

____

سوال 2: سورۂ عادِیات میں اللہ تعالیٰ نے کس کی قسم ارشاد فرمائی ہے؟

جواب: ____________________

____

سوال 3: سورۂ عادِیات میں انسان کے بارے میں کیا کہا گیا ہے؟

جواب: ____________________

____

اپنا جائزہ لیجیے:

﴿1﴾... آپ اللہ تعالیٰ کی ناشکری تو نہیں کرتے؟

﴿2﴾... گناہ اور سرکشی کے لیے مال و دولت کی حرص کرنا بہت بری عادت ہے، کیا آپ اس سے بچنے کی کوشش کرتے ہیں؟

﴿3﴾... کیا آپ نعمتیں ملنے پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتے ہیں؟

کرنے کے کام:

﴿1﴾... ٹیچر سے پوچھ کر اللہ تعالیٰ کی ناشکری اور شکر گزاری کی پانچ پانچ مثالیں لکھیے۔

دستخط ٹیچر:__________ دستخط سرپرست:__________

سخی اللہ سے قریب ہے:

ہمارے پیارے نبی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا کہ سخی! اللہ سے قریب ہے، جنت سے قریب ہے، تمام لوگوں سے قریب ہے۔ (ترمذی، 3/387، حدیث:1968)

کنجوس کی مثال:

حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: بخیل اور خرچ کرنے والی کی مثال ان دو آدمیوں کی طرح ہے جنہوں نے لوہے کے دو کوٹ پہنے ہوئے ہوں، جو ان کے سینوں سے ان کے گلوں تک ہوں، رہا خرچ کرنے والا، وہ جوں جوں خرچ کرتا ہے اس کے لوہے کے کڑے ڈھیلے ہوتے جاتے ہیں اور اس کے جسم سے ان کڑوں کے نشان مٹتے جاتے ہیں اور بخیل جب بھی خرچ کرنے کا ارادہ کرے تو لوہے کا ہر کڑا اس کے جسم ساتھ اور چمٹتا جاتا ہے وہ اس کوٹ کو ڈھیلا کرنا چاہتا ہے مگر وہ ڈھیلا نہیں ہوتا۔ (بخاری، کتاب الزکاۃ، 1/486، حدیث:1443)

سورۃ القارعۃ

مشکل الفاظ	معانی	مشکل الفاظ	معانی
ہولناک	بھیانک، ڈراؤنا	ریزہ ریزہ ہونا	ٹکڑے ٹکڑے ہونا
دل دہل جانا	خوف کھانا، ڈرنا	پروانوں	پروانہ کی جمع: ایک پر دار کیڑا
دھنی ہوئی روئی	صاف کی ہوئی بے وزن روئی	سوزش	جلن، تکلیف

تعارف و مضامین:

اس سورت کا نام "اَلْقَارِعَۃ" ہے۔ قارعہ کا معنٰی ہے "دل دہلا دینے والی" اس سورت کی پہلی آیت میں لفظ "القارعۃ" موجود ہے اس مناسبت سے اسے "سورۂ قارِعَہ" کہتے ہیں۔(1)

اس سورت کا مرکزی مضمون یہ ہے کہ اس میں قیامت کی ہولناکیاں بیان کی گئی ہیں اور اس میں یہ مضامین بیان ہوئے ہیں:

سورت کی ابتداء میں بتایا گیا کہ قیامت کی دہشت اور سختی سے تمام لوگوں کے دل دہل جائیں گے۔ میدانِ قیامت میں لوگ پھیلے ہوئے پروانوں کی طرح ہوں گے اور پہاڑ ریزہ ریزہ ہو کر دُھنی ہوئی اون کے ریزوں کی طرح اُڑیں گے۔(2) اس سورت کے آخر میں بتایا گیا کہ جس کی نیکیوں کا ترازو بھاری ہو گا وہ جنت کی پسندیدہ زندگی میں ہو گا اور جس کی نیکیوں کا ترازو ہلکا ہو گا اس کا ٹھکانا شعلے مارتی آگ ہاوِیہ ہو گا جس میں انتہا کی سوزش اور تیزی ہے۔(3)

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

پارہ 30، القارعۃ

اَلْقَارِعَةُ ۙ﴿۱﴾ مَا الْقَارِعَةُ ۚ﴿۲﴾ وَ مَاۤ اَدْرٰىكَ مَا الْقَارِعَةُ ؕ﴿۳﴾ یَوْمَ یَكُوْنُ

اَلْقَارِعَةُ ﴿۱﴾	مَا	اَلْقَارِعَةُ ﴿۲﴾	وَ	مَاۤ اَدْرٰىكَ	مَا	الْقَارِعَةُ ﴿۳﴾	یَوْمَ	یَكُوْنُ
دل دہلا دینے والی	کیا (ہے)	دل دہلا دینے والی	اور	کیا معلوم تجھے	کیا (ہے)	دل دہلا دینے والی	(جس) دن	ہوں گے

وہ دل دہلا دینے والی ○ وہ دل دہلا دینے والی کیا ہے؟ ○ اور تجھے کیا معلوم کہ وہ دل دہلا دینے والی کیا ہے؟ ○ جس دن

النَّاسُ كَالْفَرَاشِ الْمَبْثُوْثِ ۙ﴿۴﴾ وَ تَكُوْنُ الْجِبَالُ كَالْعِهْنِ الْمَنْفُوْشِ ؕ﴿۵﴾ فَاَمَّا مَنْ ثَقُلَتْ

النَّاسُ	كَالْفَرَاشِ الْمَبْثُوْثِ ﴿۴﴾	وَ	تَكُوْنُ	الْجِبَالُ	كَالْعِهْنِ الْمَنْفُوْشِ ﴿۵﴾	فَاَمَّا	مَنْ	ثَقُلَتْ
آدمی	پھیلے ہوئے پروانوں کی طرح	اور	ہو جائیں گے	پہاڑ	دھنکی ہوئی اون کی طرح	تو بہر حال	وہ جو	بھاری ہوں گے

آدمی پھیلے ہوئے پروانوں کی طرح ہوں گے ○ اور پہاڑ رنگ برنگی دھنکی ہوئی اون کی طرح ہو جائیں گے ○ تو بہر حال

مَوَازِيْنُهٗ ۙ فَهُوَ فِيْ عِيْشَةٍ رَّاضِيَةٍ ؕ وَ اَمَّا مَنْ خَفَّتْ مَوَازِيْنُهٗ ۙ فَاُمُّهٗ هَاوِيَةٌ ؕ									
مَوَازِيْنُهٗ ⑥	فَهُوَ	فِيْ عِيْشَةٍ رَّاضِيَةٍ ⑦	وَ	اَمَّا	مَنْ	خَفَّتْ	مَوَازِيْنُهٗ ⑧	فَاُمُّهٗ	هَاوِيَةٌ ⑨
اس کے ترازو	تو وہ	پسندیدہ زندگی میں (ہوگا)	اور	بہر حال	وہ جو	ہلکے پڑیں گے	اس کے ترازو	تو اس کا ٹھکانہ	ہاویہ (ہوگا)
جس کے ترازو بھاری ہوں گے ○ وہ تو پسندیدہ زندگی میں ہوگا ○ اور بہر حال جس کے ترازو ہلکے پڑیں گے ○ تو اس کا ٹھکانہ ہاویہ ہوگا ○									

وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا هِيَهْ ؕ نَارٌ حَامِيَةٌ ؏			
وَ	مَآ اَدْرٰىكَ	مَا هِيَهْ ⑩	نَارٌ حَامِيَةٌ ⑪
اور	کیا معلوم تجھے	وہ کیا (ہے)	شعلے مارتی ایک آگ (ہے)
اور تجھے کیا معلوم کہ وہ کیا ہے ؟ ○ ایک شعلے مارتی آگ ہے ○			

ذہن نشین کیجیے

﴿1﴾... قیامت کا ایک نام "قارِعَہ" بھی ہے۔

﴿2﴾... قیامت کے دن پہاڑ ریزہ ریزہ ہو کر دُھنکی ہوئی رنگ برنگی اُون کے ذرّوں کی طرح ہوا میں اڑتے ہوں گے۔

﴿3﴾... قیامت میں جس کی نیکیوں کا پلڑا بھاری ہوا وہ عیش و عشرت کی زندگی بسر کرے گا۔

﴿4﴾... قیامت میں جس کی نیکیوں کا وزن کم ہوا اس کا ٹھکانہ جہنم ہوگا۔

﴿5﴾... جہنم کی آگ اور اس کی گرمی دنیا کی آگ اور گرمی سے بہت تیز ہے۔

ذہنی مشق

سوالات کے جوابات دیجئے:

سوال 1: اس سورت میں قیامت کو کیا نام دیا گیا ہے نیز اس کا مطلب بھی بتایئے؟

جواب: ____________________

____

سوال 2: قیامت کے دن انسان اور پہاڑ کس کیفیت میں ہوں گے؟

جواب: ____________________

____

سوال 3: قیامت کے دن جن لوگوں کے نیک اعمال کا پلڑا بھاری ہوگا انہیں کیا انعام ملے گا؟

جواب: ____________________

____

اپنا جائزہ لیجیے:

﴿1﴾... آپ قیامت کے دن کی ہولناکی سے بچنے کے لیے نیک اعمال کرنے کی کوشش کرتے ہیں؟

﴿2﴾... برے اعمال جہنم میں داخلے کا سبب ہیں، آپ برے اعمال سے بچنے کی کوشش کرتے ہیں؟

کرنے کے کام:

﴿1﴾... کوئی دس نیک اعمال کی فہرست بنا کر انہیں اپنانے کی کوشش کیجیے۔

﴿2﴾... کوئی دس برے اعمال کی فہرست بنا کر ان سے بچنے کا ذہن بنایئے۔

دستخط ٹیچر:__________ دستخط سرپرست:__________

جہنم کی خوفناک شکل

جہنم جب قیامت کے دن اپنی جگہ لائی جائے گی تو اس کو ستر ہزار لگامیں لگائی جائیں گی اور ہر لگام کو ستر ہزار فرشتے کھینچتے ہوں گے۔ (مسلم، ص1523، حدیث:2842)

دوزخ کی سیاہ آگ

حضور اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: فرشتوں نے ایک ہزار سال تک جہنم کی آگ کو بھڑکایا تو وہ سرخ ہو گئی پھر دوبارہ ایک ہزار برس تک بھڑکائی تو وہ سفید ہو گئی پھر تیسری بار جب ایک ہزار سال تک بھڑکائی گئی تو وہ کالے رنگ کی ہو گئی تو وہ نہایت ہی خوفناک کالے رنگ کی ہے۔ (ترمذی، 4/266، حدیث:2600)

دوزخ کی آگ کی گرمی

ہمارے نبی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم جہنم کی آگ کی گرمی دنیا کی آگ کی گرمی سے انہتر درجے زیادہ ہے۔ (بخاری، 2/396، حدیث:3265)

سورۃ التکاثر

تعارف و مضامین:

تَکاثُر کا معنیٰ ہے مال، اولاد اور خادموں کی کثرت پر فخر کرنا۔[1] اس سورت کی پہلی آیت میں لفظ تَکاثُر موجود ہے اس مناسبت سے اسے "سورۂ تَکاثُر" کہتے ہیں۔ **فضیلت:** حضرت عبداللہ بن عمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے روایت ہے، نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: "کیا تم میں سے کوئی اس کی طاقت نہیں رکھتا کہ وہ روزانہ ایک ہزار آیتوں کی تلاوت کرے؟ صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمْ نے عرض کی: اس کی طاقت کون رکھتا ہے؟ ارشاد فرمایا" کیا تم میں کوئی (روزانہ) "اَلْهٰىكُمُ التَّكَاثُرُ" پڑھنے کی طاقت نہیں رکھتا؟ (یعنی یہ سورت پڑھنا ثواب میں ایک ہزار آیتیں پڑھنے کے برابر ہے)۔[2]

اس سورت میں فقط دنیا کی بہتری کے لئے عمل کرنے کی مذمت بیان کی گئی اور آخرت کے لئے تیاری نہ کرنے پر تنبیہ کی گئی ہے۔ اس سورت میں یہ مضامین بیان ہوئے ہیں: (1) اس سورت کی ابتدا میں بتایا گیا کہ زیادہ مال جمع کرنے کی لالچ نے لوگوں کو آخرت کی تیاری سے غافل کر دیا ہے اور یہ حرص ان کے دلوں میں رہی یہاں تک کہ انہیں موت آگئی۔ (2) یہ بیان کیا گیا کہ نزع کے وقت زیادہ مال جمع کرنے کی حرص رکھنے والوں کو اس کا انجام معلوم ہو جائے گا اور اگر وہ اس کا انجام یقینی علم کے ساتھ جانتے تو مال سے کبھی محبت نہ رکھتے۔ (3) اس سورت کے آخر میں یہ بتایا گیا کہ مرنے کے بعد مال کی حرص رکھنے والے ضرور جہنم کو دیکھیں گے اور قیامت کے دن لوگوں سے نعمتوں کے بارے میں پوچھا جائے گا۔[3]

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

پارہ 30، التکاثر

اَلْهٰىكُمُ التَّكَاثُرُ ۙ﴿۱﴾ حَتّٰى زُرْتُمُ الْمَقَابِرَ ؕ﴿۲﴾ كَلَّا					
اَلْهٰىكُمُ	التَّكَاثُرُ ﴿۱﴾	حَتّٰى	زُرْتُمُ	الْمَقَابِرَ ﴿۲﴾	كَلَّا
غافل کر دیا تمہیں	زیادہ مال جمع کرنے کی طلب (نے)	یہاں تک کہ	تم نے منہ دیکھا	قبروں (کا)	ہاں ہاں
زیادہ مال جمع کرنے کی طلب نے تمہیں غافل کر دیا ○ یہاں تک کہ تم نے قبروں کا منہ دیکھا ○ ہاں ہاں					

سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ۙ﴿۳﴾ ثُمَّ كَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ؕ﴿۴﴾ كَلَّا لَوْ تَعْلَمُوْنَ						
سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ﴿۳﴾	ثُمَّ	كَلَّا	سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ﴿۴﴾	كَلَّا	لَوْ	تَعْلَمُوْنَ
عنقریب تم جان جاؤ گے	پھر	یقیناً	عنقریب تم جان جاؤ گے	یقیناً	اگر	تم جانتے
اب جلد جان جاؤ گے ○ پھر یقیناً تم جلد جان جاؤ گے ○ یقیناً اگر تم						

عِلْمَ الْیَقِیْنِ ؕ لَتَرَوُنَّ الْجَحِیْمَ ۙ ثُمَّ لَتَرَوُنَّهَا				
عِلْمَ الْیَقِیْنِ ۞	لَتَرَوُنَّ	الْجَحِیْمَ ۞	ثُمَّ	لَتَرَوُنَّهَا
یقینی علم (کے ساتھ تو مال سے محبت نہ رکھتے)	بیشک ضرور تم دیکھو گے	جہنم (کو)	پھر	بیشک ضرور تم دیکھو گے اسے
یقینی علم کے ساتھ جانتے (تو مال سے محبت نہ رکھتے) ۞ بیشک تم ضرور جہنم کو دیکھو گے ۞ پھر بیشک تم ضرور اسے				

عَیْنَ الْیَقِیْنِ ۙ ثُمَّ لَتُسْـَٔلُنَّ یَوْمَىٕذٍ عَنِ النَّعِیْمِ ۞				
عَیْنَ الْیَقِیْنِ ۞	ثُمَّ	لَتُسْـَٔلُنَّ	یَوْمَىٕذٍ	عَنِ النَّعِیْمِ ۞
یقین کی آنکھ (سے)	پھر	بیشک ضرور تم سے پوچھا جائے گا	اس دن	نعمتوں کے متعلق
یقین کی آنکھ سے دیکھو گے ۞ پھر بیشک ضرور اس دن تم سے نعمتوں کے متعلق پوچھا جائے گا ۞				

ذہن نشین کیجیے

﴿1﴾ ... زیادہ مال جمع کرنے کی طلب آدمی کو اُخروی سعادتوں سے محروم کر دیتی ہے۔

﴿2﴾ ... زیادہ مال جمع کرنے والوں کو اگر ان کا انجام معلوم ہو جائے تو وہ کبھی مال سے محبت نہ کریں۔

﴿3﴾ ... کل بروزِ قیامت لوگ جہنم کو یقینی طور پر دیکھیں گے۔

﴿4﴾ ... قیامت کے دن ہر نعمت حتّٰی کہ ٹھنڈے پانی، درخت کے سائے اور راحت کی نیند کے بارے میں بھی سوال ہو گا۔

ذہنی مشق

سوالات کے جوابات دیجئے:

سوال 1: سورۂ تکاثر کو "تکاثر" کیوں کہتے ہیں؟

جواب: ____________________

____

سوال 2: سورۂ تکاثر میں کس چیز کی مذمت بیان کی گئی ہے؟

جواب: ____________________

____

سوال 3: زیادہ مال طلب کرنے کی مذمت کیوں بیان کی گئی ہے؟

جواب: ____________________

____

سوال4: کل بروزِ قیامت کن چیزوں کے بارے میں پوچھا جائے گا؟

جواب: ________________________________

____

کرنے کے کام:

﴿1﴾... سورۂ تکاثر ترجمے کے ساتھ یاد کیجیے۔

﴿2﴾... سورۂ تکاثر کی فضیلت پر ایک حدیث یاد کیجیے۔

﴿3﴾... آخرت کی تیاری کے متعلق تین جملے لکھیے۔

﴿4﴾... کم از کم تین نیک کاموں کی نشاندہی کیجیے۔

دستخط ٹیچر: ____________ دستخط سرپرست: ____________

حرص

کسی کی چیز سے جی نہ بھرنے اور ہمیشہ زیادتی کی خواہش رکھنے کو حرص اور حرص رکھنے والے کو **حریص** کہتے ہیں۔ عام طور پر یہی سمجھا جاتا ہے کہ حرص کا تعلق صرف "مال و دولت" کے ساتھ ہوتا ہے حالانکہ ایسا نہیں ہے کیونکہ حرص تو کسی چیز کی مزید خواہش کرنے کا نام ہے اور وہ چیز کچھ بھی ہو سکتی ہے چاہے مال ہو یا کچھ اور۔ چنانچہ مزید مال کی خواہش رکھنے والے کو "مال کا حریص" اور نیکیوں میں اضافے کی تمنا رکھنے والے کو "نیکیوں کا حریص" کہیں گے

ابن آدم کی حرص:

ہمارے نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمان ہے: اگر ابن آدم کے پاس سونے کی دو وادیاں بھی ہوں تب بھی یہ تیسری کی خواہش کریگا اور ابن آدم کا پیٹ قبر کی مٹی ہی بھر سکتی ہے۔ (مسلم، ص522، حدیث:1048)

سورۃ العصر

مشکل الفاظ	معانی	مشکل الفاظ	معانی
مشغول ہونا	کسی کام کے کرنے میں لگ جانا	خسارہ	نقصان

تعارف و مضامین:

عربی میں زمانے کو عصر کہتے ہیں[1] اور اس سورت کی پہلی آیت میں اللہ تعالیٰ نے زمانے کی قسم ارشاد فرمائی اس مناسبت سے اس کا نام " عصر " رکھا گیا ہے۔ سورۂ عصر میں ایمان والوں کو نیک اعمال میں مشغولیت اور ایک دوسرے کو حق پر قائم رہنے کی تاکید اور صبر کی وصیت کی ترغیب دلائی گئی ہے۔

سورۂ عصر میں بنیادی طور پر دو طرح کے انسانوں کا ذکر کیا گیا ہے: (1) دل سے ایمان لانے کے بعد نیکیوں میں مشغول رہنے، بھلائی کی تلقین کرنے اور برائی سے روکنے والے، ایسے لوگ خسارے میں نہیں ہیں۔ (2) دل سے ایمان نہ لانے والے یا ایمان لانے کے بعد نیکیاں نہ کرنے والے، ایسے لوگ خسارے میں ہیں۔[2]

نتیجہ یہ نکلا کہ جو شخص خود کو خسارے سے بچانا چاہتا ہے وہ ایمان لائے اور نیکیوں میں خود کو مصروف رکھے۔

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

پارہ 30، العصر

وَ الْعَصْرِ ۙ﴿۱﴾ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَفِیْ خُسْرٍ ۙ﴿۲﴾ اِلَّا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا

وَالْعَصْرِ ﴿۱﴾	اِنَّ	الْاِنْسَانَ	لَفِیْ خُسْرٍ ﴿۲﴾	اِلَّا	الَّذِیْنَ	اٰمَنُوْا	وَ	عَمِلُوا
زمانے کی قسم	بیشک	آدمی	ضرور خسارے میں (ہے)	مگر	وہ لوگ جو	ایمان لائے	اور	انہوں نے عمل کئے

زمانے کی قسم ○ بیشک آدمی ضرور خسارے میں ہے ○ مگر جو ایمان لائے اور انہوں نے

الصّٰلِحٰتِ وَ تَوَاصَوْا بِالْحَقِّ ۙ۬ وَ تَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ ﴿۳﴾

الصّٰلِحٰتِ	وَ	تَوَاصَوْا	بِالْحَقِّ	وَ	تَوَاصَوْا	بِالصَّبْرِ ﴿۳﴾
اچھے، نیک	اور	ایک دوسرے کو تاکید کی	حق کی	اور	ایک دوسرے کو وصیت کی	صبر کی

اچھے کام کئے اور ایک دوسرے کو حق کی تاکید کی اور ایک دوسرے کو صبر کی وصیت کی ○

ذہن نشین کیجیے

﴿1﴾... جو انسان ایمان لانے کے بعد نیک اعمال بجالائے وہی فائدے میں ہے۔

﴿2﴾... جو ایمان نہ لائے وہ نقصان اور خسارے میں ہے۔

﴿3﴾... بغیر ایمان کوئی عمل مقبول نہیں۔

﴿4﴾... حق بات کی تاکید کرنا اور صبر کی وصیت کرنا دونوں عظیم کام ہیں۔

﴿5﴾... تکالیف، مصیبتوں اور پریشانیوں پر ایک دوسرے کو صبر کی تلقین کرنی چاہیے۔

﴿6﴾... بندے کو چاہیے کہ اپنی اِصلاح کی کوشش کرے اور دوسروں کو بھی نیک اَعمال کی ترغیب دلائے۔

ذہنی مشق

سوالات کے جوابات دیجئے:

سوال 1: سورۂ عصر کو "عصر" کیوں کہتے ہیں؟

جواب: ____________________

____

سوال 2: کون سے انسان فائدے میں ہیں؟

جواب: ____________________

____

سوال 3: خسارے میں کون سے انسان ہیں؟

جواب: ____________________

____

سوال 4: سورۂ عصر میں کن اَعمال کی ترغیب دلائی گئی ہے؟

جواب: ____________________

____

اپنا جائزہ لیجیے:

﴿1﴾... کیا آپ نیک اعمال بجالاتے ہیں؟

﴿2﴾... کیا آپ اپنے دوستوں کو نیک اَعمال کرنے کی ترغیب دلاتے ہیں؟

﴿3﴾... آپ کو کوئی تکلیف پہنچے تو بے صبری کا مظاہرہ تو نہیں کرتے؟

اَلفاظوں کو درست ترتیب دے کر جملے بنائیے:

ایمان	ہے	پر	اعمال	مقدم

جواب:

کیجئے	تکلیفوں	صبر	پر

جواب:

دیجئے	کی	ترغیب	کو	اچھی	باتوں	دوسروں

جواب:

ہیں	والے	اعمال	میں	نیک	کرنے	فائدے

جواب:

کرنے کے کام:

﴿1﴾... سورۂ عصر زبانی یاد کیجیے۔

﴿2﴾... ٹیچر کی رہنمائی سے اپنے دوستوں کو تین اچھی باتوں کی ترغیب دلائیے۔

﴿3﴾... ٹیچر کی رہنمائی سے اپنے دوستوں کو تین بری باتوں سے بچنے کی ترغیب دلائیے۔

﴿4﴾... ٹیچر سے پوچھ کر صبر کے تین فوائد بیان کیجیے۔

﴿5﴾... ٹیچر سے پوچھ کر بے صبری کے تین نقصان بیان کیجیے۔

دستخط ٹیچر:__________ دستخط سرپرست:__________

صابر کے لئے خوشخبری

حضور اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: جسے کوئی مصیبت پہنچی اور وہ مصیبت کو یاد کرکے اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رٰجِعُوْن کہے اگرچہ اس مصیبت کو کتنا ہی زمانہ گزر چکا ہو تو اللہ اس کے لئے وہی ثواب لکھے گا جو مصیبت کے دن لکھا تھا۔

ابن ماجہ، 2/268، حدیث:1600

سورۃ الھمزۃ

تعارف ومضامین:

ھُمَزَۃ کا معنیٰ ہے لوگوں کے منہ پر عیب نکالنے والا،[1] اس سورت کی پہلی آیت میں لفظ ھُمَزَۃ موجود ہے اس لیے اسے "سورۂ ھُمَزَۃ" کہتے ہیں۔ اس سورت میں آخرت میں نقصان اٹھانے والے شخص کے احوال بیان کیے گئے ہیں۔

سورۂ ھُمَزَۃ اُن کفار کے بارے میں نازل ہوئی جو رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اور آپ کے اصحاب عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان پر اِعتراضات کرتے اور ان کی غیبت کرتے تھے جیسے اَخنَس بن شُریق، اُمَیَّہ بن خَلَف اور وَلید بن مُغیرہ وغیرہ۔[2] اس سورت میں (1) لوگوں کے منہ پر عیب نکالنے والے (2) غیبت کرنے والے (3) اور دنیا کا مال جمع کرنے کے ایسے حریصوں کی مذمت بیان کی گئی ہے جو یہ سمجھتے ہیں کہ دنیا میں ہمیشہ رہنا ہے۔ ان کا انجام یہ ہو گا کہ انہیں جہنم کے اس طبقے میں پھینکا جائے گا جہاں آگ اُن کی ہڈیاں پسلیاں توڑ ڈالے گی۔

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

پارہ 30، الھمزۃ

وَیْلٌ لِّكُلِّ هُمَزَةٍ لُّمَزَةِ ﴿۱﴾ الَّذِیْ جَمَعَ مَالًا وَّ عَدَّدَهٗ ﴿۲﴾

وَیْلٌ	لِّكُلِّ هُمَزَةٍ لُّمَزَةِ ﴿۱﴾	الَّذِیْ	جَمَعَ	مَالًا	وَّ	عَدَّدَهٗ ﴿۲﴾
خرابی (ہے)	ہر منہ پر عیب نکالنے والے پیٹھ پیچھے برائی کرنے والے کے لئے	جس نے	جمع کیا	مال	اور	گن گن کر رکھا اسے

اس کے لیے خرابی ہے جو لوگوں کے منہ پر عیب نکالے، پیٹھ پیچھے برائی کرے ○ جس نے مال جوڑا اور اسے گن گن کر رکھا ○

یَحْسَبُ اَنَّ مَالَهٗۤ اَخْلَدَهٗ ﴿۳﴾ كَلَّا لَیُنْۢبَذَنَّ فِی الْحُطَمَةِ ﴿۴﴾

یَحْسَبُ	اَنَّ	مَالَهٗۤ	اَخْلَدَهٗ ﴿۳﴾	كَلَّا	لَیُنْۢبَذَنَّ	فِی الْحُطَمَةِ ﴿۴﴾
وہ سمجھتا ہے	کہ	اس کا مال	(دنیا میں) ہمیشہ رکھے گا اسے	ہر گز نہیں	وہ ضرور ضرور پھینکا جائے گا	چورا کر دینے والی میں

وہ سمجھتا ہے کہ اس کا مال اسے (دنیا میں) ہمیشہ رکھے گا ○ ہر گز نہیں، وہ ضرور ضرور چوراچورا کر دینے والی میں پھینکا جائے گا ○

وَمَاۤ اَدْرٰىكَ مَا الْحُطَمَةُ ﴿۵﴾ نَارُ اللّٰهِ الْمُوْقَدَةُ ﴿۶﴾ الَّتِیْ تَطَّلِعُ عَلَى الْاَفْـِٕدَةِ ﴿۷﴾

وَ	مَاۤ اَدْرٰىكَ	مَا	الْحُطَمَةُ ﴿۵﴾	نَارُ اللّٰهِ الْمُوْقَدَةُ ﴿۶﴾	الَّتِیْ	تَطَّلِعُ	عَلَى الْاَفْـِٕدَةِ ﴿۷﴾
اور	کیا معلوم تجھے	کیا (ہے)	چورا کر دینے والی	اللہ کی بھڑکائی ہوئی آگ (ہے)	وہ جو	چڑھ جائے گی	دلوں پر

اور تجھے کیا معلوم کہ وہ چوراچورا کر دینے والی کیا ہے؟ ○ وہ اللہ کی بھڑکائی ہوئی آگ ہے ○ وہ جو دلوں پر چڑھ جائے گی ○

اِنَّهَا عَلَیْهِمْ مُّؤْصَدَةٌ ﴿۸﴾ فِیْ عَمَدٍ مُّمَدَّدَةٍ ﴿۹﴾

اِنَّهَا	عَلَیْهِمْ	مُّؤْصَدَةٌ ﴿۸﴾	فِیْ عَمَدٍ مُّمَدَّدَةٍ ﴿۹﴾
بیشک وہ	ان پر	بند کر دی جائے گی	لمبے لمبے ستونوں میں

بیشک وہ ان پر بند کر دی جائے گی ○ لمبے لمبے ستونوں میں ○

ذہن نشین کیجیے

﴿1﴾... اپنے مسلمان بھائی کے منہ پر عیب نکالنا بہت ہی برا کام ہے۔

﴿2﴾... پیٹھ پیچھے کسی کی برائی یعنی غیبت کرنا گناہ ہے۔

﴿3﴾... جہنم کی آگ جہنمیوں کی ہڈیاں پسلیاں توڑ ڈالے گی۔

﴿4﴾... جہنم کی آگ جہنمیوں کے دلوں کو جلا کر رکھ دے گی۔

ذہنی مشق

سوالات کے جوابات دیجئے:

سوال 1: سورۂ ھُمَزَہْ میں کن لوگوں کا بیان ہے؟

جواب: ____________________

____

سوال 2: غیبت کسے کہتے ہیں؟

جواب: ____________________

____

سوال 3: قرآنِ پاک میں غیبت کرنے والے کو کس سے تشبیہ دی گئی ہے؟

جواب: ____________________

____

سوال 4: مال جمع کرنا اور گن گن کر رکھنا کب برا ہے؟

جواب: ____________________

____

سوال 5: غیبت کرنے اور منہ پر عیب نکالنے والے کا انجام کیا ہو گا؟

جواب: ____________________

____

اپنا جائزہ لیجیے:

﴿1﴾... کیا آپ اپنے دوستوں کی غیبت تو نہیں کرتے؟

﴿2﴾... کیا آپ کسی مسلمان کے سامنے اس کے عیب نکال کر اس کی دل آزاری تو نہیں کرتے ؟

﴿3﴾... کیا آپ نے غیبت کی تعریف یاد کر کے اپنے دوستوں کو سنائی ؟

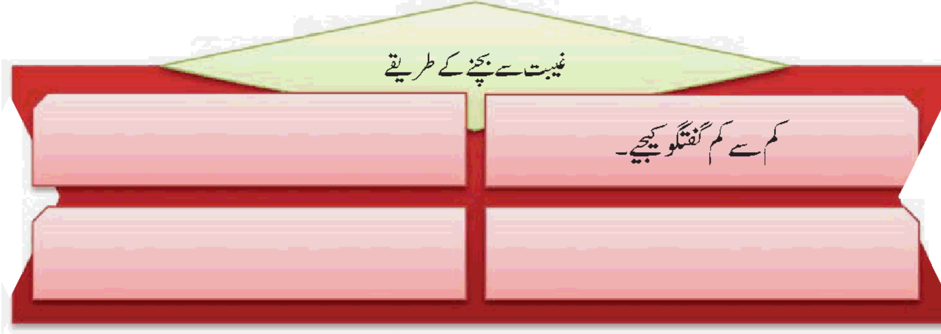
کرنے کے کام:

﴿1﴾... سورۂ ہمزہ ترجمے کے ساتھ یاد کیجیے۔

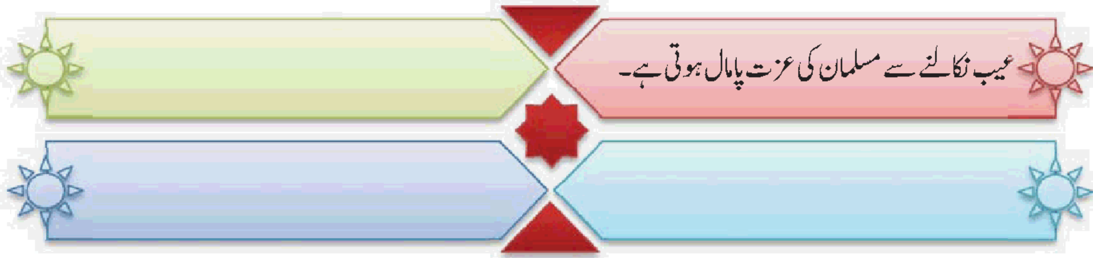
﴿2﴾... غیبت کی مذمت پر کوئی بھی ایک حدیث پاک بیان کیجیے۔

﴿3﴾... اگر خدانخواستہ کسی مسلمان کی بھولے سے غیبت ہو جائے تو اس کی توبہ کا طریقہ بیان کیجیے۔

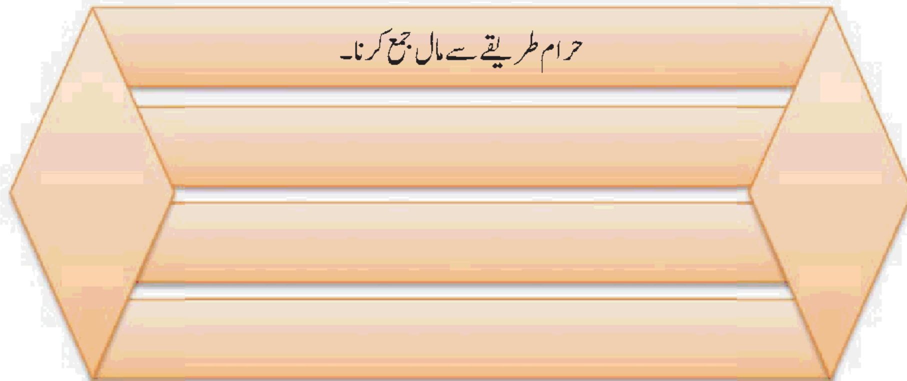
﴿4﴾... غیبت سے بچنے کے طریقوں کا چارٹ بنایئے اور کلاس میں آویزاں کیجیے۔



﴿5﴾... منہ پر عیب نکالنے کے نقصانات کا چارٹ بنا کر ٹیچر کو دکھایئے۔



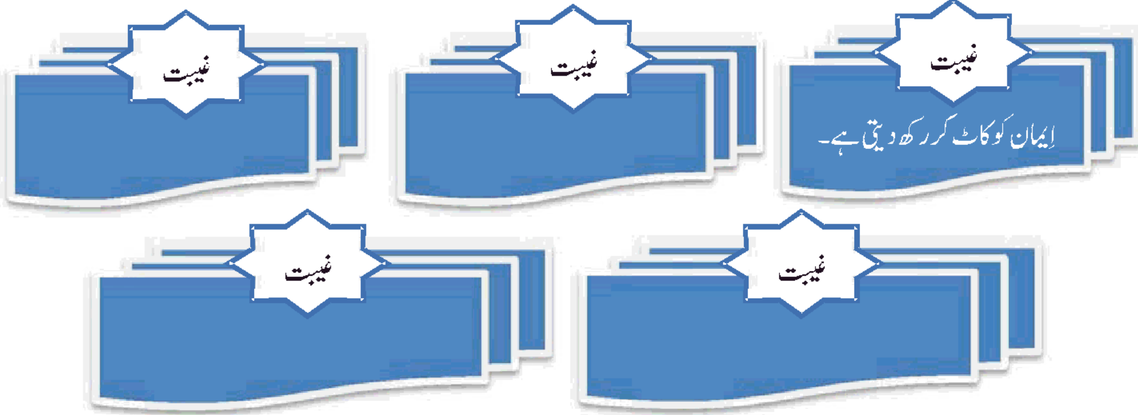
﴿6﴾... مال جمع کرنے کی مذموم یعنی بری صورتوں کا چارٹ بنایئے۔



﴿7﴾... غیبت کی مثالوں کا ڈائی گرام بنائیے اور اس میں سرخ رنگ بھریئے۔



﴿8﴾... غیبت کے نقصانات کا چارٹ بنا کر ٹیچر کو دکھایئے۔



دستخط ٹیچر:__________ دستخط سرپرست:__________

عمل ضائع کرنے والی چیزیں

اللہ کے رسول صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: چھ چیزیں عمل کو ضائع کر دیتی ہیں (1) مخلوق کے عیب ڈھونڈنے میں لگے رہنا (2) دل کی سختی (3) دنیا کی محبت (4) حیا کی کمی (5) لمبی امید (6) حد سے زیادہ ظلم۔

(کنز العمال، 16/36، حدیث: 44016)

دنیا میٹھی سرسبز

حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: دنیا میٹھی سرسبز ہے جو اس میں حلال طریقے سے کماتا ہے اور صحیح حقوق میں خرچ کرتا ہے اللہ اس کو ثواب عطا فرمائے گا اور اس کو جنت میں داخل فرمائے گا اور جو اس میں حرام طریقے سے مال کماتا ہے اور اس کو غیر حق میں خرچ کرتا ہے اللہ اس کو دارُ الْھَوَان (ذلت کے گھر) میں داخل فرمائے گا۔

(شعب الایمان 4/396، حدیث: 5527)

سورۂ قریش

تعارف:

قریش عرب کا ایک مشہور اور معزز قبیلہ ہے۔ ہمارے پیارے رسول صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم اِسی قبیلے میں پیدا ہوئے۔[1] کعبۃُ اللہ اور حاجیوں کی خدمت کرنے کے سبب اس قبیلے کو عزت کی نگاہ سے دیکھا جاتا تھا۔[2] اس سورت کی پہلی آیت میں چونکہ قریش کا ذکر ہے اسی لیے اسے ''سورۂ قریش'' کہا جاتا ہے۔

اس سورت میں اللہ تعالیٰ نے قریش کو اپنی نعمتیں یاد دلائی ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے قریش کو تجارت کے لئے ہر سال میں دو سفر کرنے کی رغبت دلائی اور اِن سفروں کی محبت اُن کے دل میں ڈال دی چنانچہ قریش تجارت کے لئے سردی کے موسم میں یمن کا اور گرمی کے موسم میں شام کا سفر کرتے تھے اور ہر جگہ کے لوگ انہیں ''اہلِ حرم'' کہتے اور اُن کی عزت کرتے تھے۔ اس لیے انہیں چاہیے کہ بتوں کے بجائے اس رب تعالیٰ کی عبادت کریں جس نے انہیں بھوک میں کھانا دیا اور انہیں کئی قسم کے خوف سے امن عطا کیا تو انہیں چاہیے کہ وہ اس نعمت کا شکر ادا کرتے ہوئے کعبۂ معظمہ کے رب کی عبادت کریں۔[3] اللہ تعالیٰ نے انہیں حرم شریف کے سبب اور مکہ والے ہونے کی وجہ سے خوف سے امن بخشا کہ کوئی ان کے ساتھ مزاحمت نہیں کرتا حالانکہ ان کے اَطراف اور قرب وجوار میں قتل و غارت گری ہوتی رہتی ہے، قافلے لٹتے ہیں اور مسافر مارے جاتے ہیں۔[4] اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنا اس کی نعمتوں کا شکر ادا کرنے کا ایک بہترین ذریعہ ہے۔

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

پارہ 30، قریش

لِاِيْلٰفِ قُرَيْشٍۙ ① اٖلٰفِهِمْ رِحْلَةَ الشِّتَآءِ وَالصَّيْفِۚ ② فَلْيَعْبُدُوْا			
لِاِيْلٰفِ قُرَيْشٍ ①	اٖلٰفِهِمْ	رِحْلَةَ الشِّتَآءِ وَالصَّيْفِ ②	فَلْيَعْبُدُوْا
قریش کو مانوس کرنے کی وجہ سے	انہیں مانوس کرنے (کی وجہ سے)	گرمی اور سردی کے سفر (سے)	تو انہیں چاہئے کہ عبادت کریں
قریش کو مانوس کرنے کی وجہ سے ○ انہیں سردی اور گرمی دونوں کے سفر سے مانوس کرنے کی وجہ سے ○ تو انہیں اِس گھر کے رب کی			

رَبَّ هٰذَا الْبَيْتِۙ ③ الَّذِیْۤ اَطْعَمَهُمْ مِّنْ جُوْعٍ ۙ۬ وَّ اٰمَنَهُمْ مِّنْ خَوْفٍ ④						
رَبَّ هٰذَا الْبَيْتِ ③	الَّذِیْۤ	اَطْعَمَهُمْ	مِّنْ جُوْعٍ	وَّ	اٰمَنَهُمْ	مِّنْ خَوْفٍ ④
اس گھر کے رب (کی)	جس نے	کھانا دیا انہیں	بھوک سے (میں)	اور	امن عطا کیا انہیں	خوف سے
عبادت کرنی چاہئے ○ جس نے انہیں بھوک میں کھانا دیا اور انہیں خوف سے امن بخشا ○						

ذہن نشین کیجیے

﴿1﴾... ہمارے پیارے نبی حضرت محمد صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے قبیلے کا نام قریش ہے۔

﴿2﴾... قریش کے قبیلے کو حرمِ کعبہ کے خدمت گار ہونے کی وجہ سے عزت واِحترام کی نگاہ سے دیکھا جاتا تھا۔

﴿3﴾... اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ نعمتوں پر اُس کا شکر ادا کرنا چاہیے۔

﴿4﴾... اللہ تعالیٰ اگرچہ ہر ادنیٰ واعلیٰ کا رب ہے لیکن اس کی رُبُوبیّت کو اس کی اعلیٰ مخلوق کی طرف منسوب کرنا چاہیے، جیسے یوں کہنا چاہئے اے محمد مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے رب! اے کعبہ معظمہ کے رب!

﴿5﴾... بھوک اور خوف سے نجات دینے والا رب تعالیٰ ہی ہے۔

ذہنی مشق

سوالات کے جوابات دیجئے:

سوال 1: ہمارے پیارے نبی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے قبیلے کا نام بتائیے۔

جواب: ____________________

سوال 2: سورۂ قریش کو "قریش" کیوں کہا جاتا ہے؟

جواب: ____________________

سوال 3: سورۂ قریش میں اللہ تعالیٰ نے کن نعمتوں کا ذکر فرمایا ہے؟

جواب: ____________________

سوال 4: سورۂ قریش میں عرب کے کون سے قبیلے کا ذکر ہے؟

جواب: ____________________

سوال 5: اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا شکر ادا کرنے کے کوئی پانچ طریقے لکھیے۔

جواب: ____________________

کرنے کے کام:

﴿1﴾... سورۂ قریش ترجمے کے ساتھ زبانی یاد کیجیے۔

﴿2﴾... اپنے جسم میں موجود اللہ تعالیٰ کی کوئی پانچ نعمتیں تحریر کیجیے۔

﴿3﴾... اللہ تعالیٰ کی نعمتوں پر شکر ادا کرنے کے کم از کم تین طریقے زبانی یاد کیجیے۔

﴿4﴾... ذیل میں دیئے گئے ہر چارٹ میں مختلف نعمتوں کے نام لکھیے:

پہلا چارٹ:				
دوسرا چارٹ:				
تیسرا چارٹ:				

﴿5﴾... ذیل میں دی گئی نعمتوں کے استعمال کا صحیح اور غلط کی صورت میں درست جواب دیجئے

پانی	پانی پینے کے بعد بچ جائے تو اسے پھینک دینا چاہیے۔	
پنکھا	اگر کمرے میں کوئی نہ ہو تو پنکھا بند کر دینا چاہیے۔	
کھانا	کھانا کھانے کے بعد اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنا چاہیے۔	
والدین	اپنے والدین کی بات نہیں ماننی چاہیے۔	
استاد	اپنے استاد کا ادب نہیں کرنا چاہیے۔	
وقت	فضول کاموں میں اپنے وقت کو ضائع نہیں کرنا چاہیے۔	

دستخط ٹیچر: ____________ دستخط سرپرست: ____________

سورۃ اللھب

شانِ نزول:

ایک مرتبہ رسولِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے کوہِ صفا پر چڑھ کر[1] قبیلہ قریش کو آواز دی۔ جب وہ جمع ہو گئے تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اے لوگو! اگر میں تم سے کہوں کہ اس پہاڑ کے پیچھے ایک لشکر چھپا ہوا ہے جو تم پر حملہ کرنے والا ہے تو کیا تم میری بات کا یقین کر لو گے؟ سب نے ایک زبان ہو کر کہا: ہاں! کیونکہ ہم نے آپ کو ہمیشہ سچ بولتے سنا ہے۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: تو پھر میں تمہیں اللہ تعالیٰ کے عذاب سے ڈراتا ہوں کہ اگر تم ایمان نہ لائے تو تم پر اللہ تعالیٰ کا عذاب آئے گا۔ یہ سن کر ابولہب نے آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے لئے توہین آمیز کلمات کہے۔ اس کے جواب میں اللہ تعالیٰ نے یہ سورت نازل فرمائی۔[2]

تعارف و مضامین:

لہب کا معنی ہے آگ کا شعلہ[3]، عبد المطّلب کا ایک بہت ہی گورا اور خوبصورت بیٹا عَبْدُ الْعُزّٰی تھا جس کی کنیت ابولہب تھی۔[4] اس سورت کی پہلی آیت میں یہ لفظ "اَبِیْ لَهَبٍ" موجود ہے اس مناسبت سے اسے سورۂ ابی لہب یا سورۂ لہب کہتے ہیں۔ ابولہب نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا حقیقی چچا تھا۔ یہ اور اس کی بیوی اُم جمیل اروٰی بنت حرب دونوں ہمارے نبی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے سخت دشمن تھے۔ دونوں میاں بیوی رسولِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو تکلیفیں دیا کرتے۔ اس سورت میں ان دونوں کا انجام بیان کیا گیا ہے کہ ابولہب نبیِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی دشمنی کی وجہ سے دنیا میں ذلّت و رسوائی کے ساتھ ہلاک ہو گا اور آخرت میں جہنم میں ڈال دیا جائے گا اور اس کی بیوی بھی عذاب میں اس کے ساتھ شریک ہو گی کیونکہ وہ اس کی مدد گار تھی۔[5]

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

پارہ 30، اللھب

تَبَّتْ یَدَاۤ اَبِیْ لَهَبٍ وَّ تَبَّؕ ۝١ مَاۤ اَغْنٰى عَنْهُ مَالُهٗ وَ مَا كَسَبَؕ ۝٢

تَبَّتْ	یَدَاۤ اَبِیْ لَهَبٍ	وَّ	تَبَّ ۝١	مَاۤ اَغْنٰى	عَنْهُ	مَالُهٗ	وَ	مَا	كَسَبَ ۝٢
تباہ ہو جائیں	ابو لہب کے دونوں ہاتھ	اور	وہ تباہ ہو گیا	کوئی فائدہ نہ دیا	اس سے (اسے)	اس کے مال (نے)	اور	جو	اس نے کمایا

ابو لہب کے دونوں ہاتھ تباہ ہو جائیں اور وہ تباہ ہو ہی گیا ○ اس کا مال اور اس کی کمائی اس کے کچھ کام نہ آئی ○

سَیَصْلٰى نَارًا ذَاتَ لَهَبٍۚۖ ۝٣ وَّ امْرَاَتُهٗؕ حَمَّالَةَ الْحَطَبِۚ ۝٤ فِیْ جِیْدِهَا حَبْلٌ مِّنْ مَّسَدٍ۠ ۝٥

سَیَصْلٰى	نَارًا ذَاتَ لَهَبٍ ۝٣	وَّ	امْرَاَتُهٗ	حَمَّالَةَ الْحَطَبِ ۝٤	فِیْ جِیْدِهَا	حَبْلٌ مِّنْ مَّسَدٍ ۝٥
عنقریب وہ داخل ہو گا	شعلوں والی آگ (میں)	اور	اس کی بیوی	لکڑیوں کا گٹھا اٹھانے والی (ہے)	اس کے گلے میں	کھجور کی چھال کی رسی (ہے)

اب شعلوں والی آگ میں داخل ہو گا ○ اور اس کی بیوی لکڑیوں کا گٹھا اٹھانے والی ہے ○ اس کے گلے میں کھجور کی چھال کی رسی ہے ○

ذہن نشین کیجیے

﴿1﴾... رسول اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی دشمنی کی وجہ سے ابولہب دنیا و آخرت میں ذلیل و رسوا ہوا۔

﴿2﴾... جسے اللہ تعالیٰ تباہ و برباد کرنے کا ارادہ فرمالے تو اسے کوئی نہیں بچا سکتا۔

﴿3﴾... مال واسباب کی کثرت اللہ تعالیٰ کے عذاب سے نہیں بچا سکتی۔

﴿4﴾... ہمارے نبی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اللہ تعالیٰ کے محبوب ترین بندے ہیں کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے گستاخوں کو اللہ تعالیٰ نے خود جواب دیا۔

﴿5﴾... رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بے ادبی اور گستاخی کرنے والا ضرور ہلاک و برباد ہوتا ہے۔

ذہنی مشق

سوالات کے جوابات دیجئے:

سوال 1: سورۂ لہب کا شانِ نزول بیان کیجئے۔

جواب: ______________________________

____

سوال 2: سورۂ لہب میں کون سے دشمنانِ رسول کی مذمت بیان کی گئی ہے؟

جواب: ______________________________

سوال 3: اس سورت میں مستقبل کی کن باتوں کی خبر دی گئی ہے؟

جواب: ______________________________

____

اپنا جائزہ لیجیے:

﴿1﴾... آپ کسی کو تکلیف تو نہیں پہنچاتے؟

﴿2﴾... آپ کسی کو حقیر تو نہیں سمجھتے؟

کرنے کے کام:

﴿1﴾... سورۂ لہب ترجمے کے ساتھ یاد کر کے گھر والوں کو سنائیے۔

﴿2﴾... اپنے ٹیچر سے پوچھ کر پیارے نبی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سیرت پر 5 لائنوں کا مضمون لکھئے۔

دستخط ٹیچر: ____________ دستخط سرپرست: ____________

”آئیے! قرآن سمجھتے ہیں (حصہ 2)“ کی تخاریج

قرآنِ پاک

(1) تفسیر طبری، 3/167	(2) پ6، النساء:163	(3) تفسیر طبری، 3/167
(4) پ29، الدھر:23	(5) پ14، الحجر:9	(6) تفسیر ابن ابی حاتم، 2/689
(7) پ2، البقرۃ:185	(8) پ19، الشعرا:193	(9) صراط الجنان، 1/23

حضرت آدم عَلَیْہِ السَّلَام

(1) در منثور، 1/111	(2) در منثور، 1/120	(3) در منثور، 1/123
(4) پ1، البقرۃ:35	(5) در منثور، 1/131	(6) در منثور، 1/142

اصحاب کہف

(1) خازن، 3/198، 199 ملخصاً	(2) خازن، 3/199	(3) خازن، 3/208
(4) خازن، 3/204	(5) پ15، الکھف:18، خازن 3/204 ملخصاً	(6) خازن، 3/199 ملخصاً
(7) خازن، 3/207	(8) خازن، 3/200 ملخصاً	(9) خازن، 3/200 ملخصاً
(10) خازن، 3/202، 203 ملخصاً	(11) خازن، 3/203 ملتقطاً	(12) جمل، 4/109

باجماعت نماز کی اہمیت

(1) بخاری، 1/196، حدیث:527	(2) پ1، البقرۃ:43	(3) ابوداود، 1/229، حدیث:552
(4) بخاری، 1/232، حدیث:645	(5) بخاری، 1/233، حدیث:647	(6) مسند احمد، 2/309، حدیث:5112
(7) ترمذی، 1/374، حدیث:358	(8) بخاری، 1/232، حدیث:644	(9) مسلم، ص:257، حدیث:1488

سُورۃُ التّین

(1) پ30، التین:1 تا 4	(2) پ30، التین:6	(5) خازن، 4/391 ملخصاً

انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام کے معجزات

(1) بہار شریعت، 1/56 ملخصاً	(2) بہار شریعت، 1/57	(3) بخاری، 3/396، حدیث:4981
(4) بہار شریعت، 1/57	(5) پ16، طٰہٰ:22	(6) پ16، طٰہٰ:20
(7) پ16، طٰہٰ:69، 70	(8) پ3، اٰل عمران:49 ملخصاً	(9) مدارک، ص 371
(10) مدارج النبوت، 1/181	(11) معجم کبیر، 24/144، حدیث:382	(12) مدارج النبوت، 1/175

حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام (حصہ 2)

(1) پ20، القصص:14 ملتقطاً	(2) صراط الجنان، 7/263 مفہوماً	(3) صراط الجنان، 7/266 ملخصاً
(4) خازن، 3/429 تا 431 ملتقطاً	(5) خازن، 3/431، 432 ملتقطاً	(6) پ16، طٰہٰ:27
(7) پ16، طٰہٰ:29 تا 32	(8) پ16، طٰہٰ:42 تا 44 ملخصاً	

حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام (حصہ 3)

(1) خازن، 2/129 ملتقطاً و مفہوماً	(2) ابن کثیر، 6/198 ملتقطاً	(3) پ30، النّٰزعات:24

(4)پ16،طٰہٰ:43	(5)خازن،3/383ملخصاً	(6)خازن،2/124
(7)پ19،الشعراء:29مفہوماً	(8)پ19،الشعراء:29تا33ملخصاً	(9)پ19،الشعراء:34تا35ملخصاً
(10)پ19،الشعراء:36تا39ملخصا	(11)پ9،سورۃ الاعراف،116،115	(12)خازن،2/127
(13)پ19،الشعراء:32	(14)پ19،الشعراء:45	(15)خازن،2/127
(16)پ16،طٰہٰ:71	(17)خزائن العرفان،ص19مفہوماً	

ظلم کا انجام

(1)صراط الجنان،1/369ملخصاً	(2) صراط الجنان،1/370 ملخصاً	(3)خازن،1/187ملخصاً
(4)خازن،1/187تا190ملتقطاً	(5)خازن،1/189،190ملخصاً	(6) جمل،1/308 ملخصاً
(7)جمل،1/309ملخصاً		

عفوودرگزر

(1) شعب الایمان،6/317،حدیث:8317	(2)الطریقۃ المحمدیۃ مع الحدیقۃ الندیۃ،3/86بالاختصار	(3)بخاری،2/359،حدیث:3149
(4) المستدرک،3/12،رقم:3215	(5)مسلم،ص1071،حدیث:6592	

سورۃ البینۃ

(1)خازن،4/398	(2)خازن،4/398ملخصاً	(3) پ30،البینۃ:6تا8

حضرت سلیمان عَلَيْهِ السَّلَام

(1)طبری،9/502	(2)پ2،البقرۃ:251	(3) تفسیر کبیر،8/164
(4) پ23،صٓ:35	(5)خزائن العرفان،ص843	(6)خازن،3/414،404
(7)خازن،3/404	(8)صراط الجنان،8/125	(9) پ22،السبا:12
(10)صراط الجنان،8/126	(11)خزائن العرفان،ص843	(12)پ19،النمل:18،19
(13)خزائن العرفان،ص701	(14)پ19،النمل:40	(15)پ19،النمل:44
(16)خزائن العرفان،ص795	(17)خازن،3/519	(18)پ22،سبا:14
(19)خازن،3/414		

سمجھدار چیونٹی

(1)خازن،3/405 ملتقطاً		

کامیابی کسے ملتی ہے؟

(1) پ4،اٰل عمران:102	(2)پ22،الاحزاب:41	(3)پ28،التحریم:8
(4)پ11،التوبۃ:122	(5)پ4،اٰل عمران:200	(6)پ3،البقرۃ:274
(7)پ4،اٰل عمران:134	(8) پ6،المائدۃ:1	(9)پ5،النساء:58
(10)پ22،الاحزاب:70	(11)پ20،القصص:55	(12)پ18،النور:56
(13)پ5،النساء:36	(14)پ4،اٰل عمران:110،104	(15)پ22،الاحزاب:35
(16)پ15،بنی اسرائیل:19	(17) پ21،الاحزاب:21	

سورۃ الزلزال

(1)لسان العرب، 1/1685	(2) ترمذی 4/409، حدیث:2902	(3)پ30، الزلزال:14
(4)پ30، الزلزال:6تا8	(5)خازن، 4/401 مفہوماً	

حضرت نوح عَلَیْہِ السَّلَام

(1)ابن کثیر، 3/387 ملخصاً	(2)در منثور، 3/480	(3)پ29، نوح:1
(4)صراط الجنان، 3/347 ملخصاً	(5)صراط الجنان، 3/347	(6)صراط الجنان، 3/347
(7)صراط الجنان، 4/425	(8)پ29، نوح:2، 3	(9)پ8، الاعراف:59 مفہوماً
(10)پ20، العنکبوت:14	(11)پ12، ھود:40 ملخصاً	(12)پ12، ھود:27 مفہوماً
(13)پ12، ہود:27 مفہوماً	(14)خازن، 2/348	(15)خازن، 2/348
(16)پ8، اعراف:63 مفہوماً	(17)صراط الجنان، 4/427 ملخصاً	(18)پ12، ہود:25
(19)پ12، ہود:29 مفہوماً	(20)پ29، النوح:23	(21)خازن، 4/312 ملخصاً
(22)خازن، 4/312 ملخصاً	(23)پ29، نوح:26، 27	(24) پ، 12ھود:38 ملخصاً
(25)تفسیر کبیر، 6/347، 348 ملخصاً	(26)خازن، 2/353 ملخصاً	(27)صراط الجنان، 4/441 مفہوماً
(28)پ12، ھود، 43، 42 ملتقطاً	(29)پ، 12، ھود:45	(30)پ، 12، ھود:46 مفہوماً
(31)صراط الجنان، 4/442 ملخصاً	(32)خازن، 2/354 ملخصاً	(33)روح البیان، 4/141

حضرت سلیمان عَلَیْہِ السَّلَام، ھدھد اور ملکۂ سبا

(1)معالم التنزیل، 3/353	(2)معالم التنزیل، 3/353 ملتقطاً، صراط الجنان، 7/192	(3)معالم التنزیل، 3/354 ملتقطاً
(4)معالم التنزیل، 3/355 تا 359 ملتقطاً	(5)معالم التنزیل، 3/359، 360 ملتقطاً	(6)معالم التنزیل، 3/360، 361 ملتقطاً

روزہ

(1)بخاری، 1/628، حدیث:1903		

سورۃ العٰدیٰت

(1) تفسیر ابو سعود، 5/896 ملخصاً		

سورۃ القارعۃ

(1)خازن، 4/403	(2)پ30، القارعۃ:4، 5	(3)خازن، 4/403

سورۃ التکاثر

(1)لسان العرب، 2/3394	(2)مستدرک، 2/276، حدیث:2127	(3)صراط الجنان، 10/808

سورۃ العصر

(1)لسان العرب، 2/2644	(2)ابن کثیر، 8/457 مفہوماً	

سورۃ الھمزۃ

(1)لسان العرب، 2/4161	(2) تفسیر کبیر، 11/283 ملتقطاً	

سورۂ قریش

(1) مسلم، ص962، حدیث:5938 مفہوماً (4) خازن، 4/412 ملخصاً	(2) عجائب القرآن مع غرائب القرآن، ص413 ملتقطاً	(3) ابن کثیر، 8/466، 467 ملتقطاً

سورۃ اللھب

(1) تفسیر کبیر، 11/348 (4) خازن، 4/424	(2) بخاری، 3/393، حدیث:4972 (5) ابن کثیر، 8/485، 486 ملتقطاً	(3) لسان العرب، 2/3613

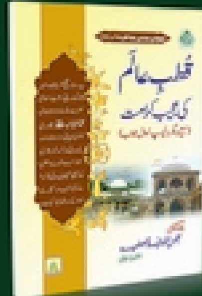
اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

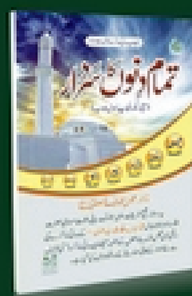
نیک نمازی بننے کیلئے

ہر جمعرات بعد نمازِ مغرب آپ کے یہاں ہونے والے **دعوتِ اسلامی** کے ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع میں رِضائے الٰہی کیلئے اچھی اچھی نیّتوں کے ساتھ ساری رات شرکت فرمایئے ❁ سنّتوں کی تربیت کے لئے **مَدَنی قافلے** میں عاشقانِ رسول کے ساتھ ہر ماہ تین دن سفر اور ❁ روزانہ ''**فکرِ مدینہ**'' کے ذَرِیعے **مَدَنی اِنعامات** کا رِسالہ پُر کر کے ہر مَدَنی ماہ کی پہلی تاریخ اپنے یہاں کے ذِمّے دار کو جمع کروانے کا معمول بنالیجئے۔

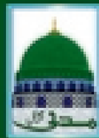
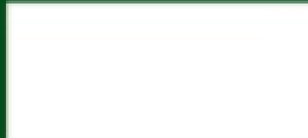
میرا مَدَنی مقصد: ''مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کرنی ہے۔'' اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ۔ اپنی اِصلاح کے لیے ''**مَدَنی اِنعامات**'' پر عمل اور ساری دنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کے لیے ''**مَدَنی قافلوں**'' میں سفر کرنا ہے۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ











فیضانِ مدینہ، محلہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی، باب المدینہ (کراچی)
UAN: +92 21 111 25 26 92 Ext: 2650 / 1144
Web: www.maktabatulmadinah.com / www.dawateislami.net
Email: feedback@maktabatulmadinah.com / ilmia@dawateislami.net